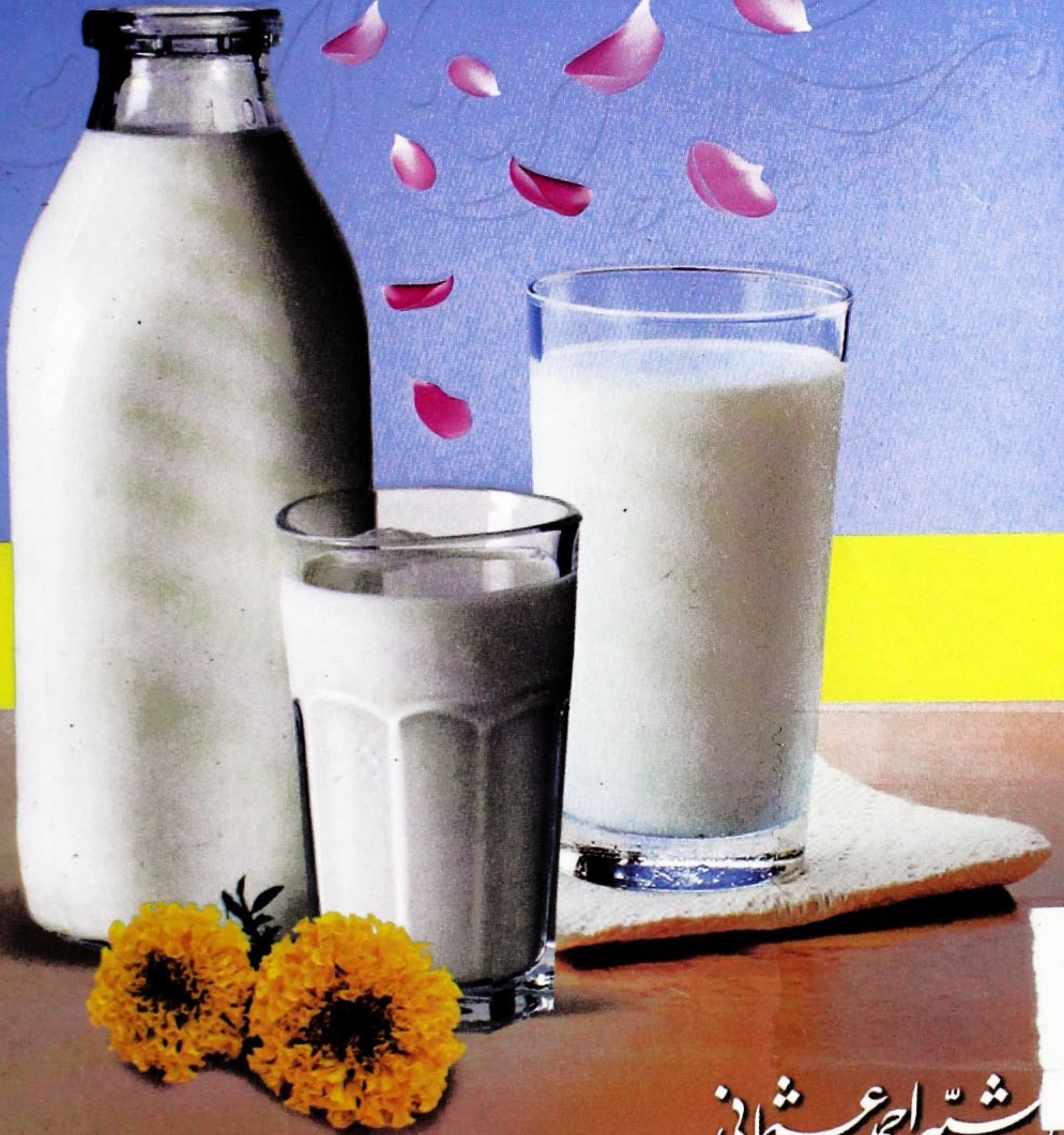


دودھ کے فضائل و احکام

دودھ کے فضائل و احکام پر ایک منفرد کتاب



الحل ایلچی کیشنز

ن شبیر احمد عثمانی
مہتمم و خطیب مدرسہ اسلامیہ کلف و یوزبری برطانیہ

مؤلف کا مختصر تعارف

مفتی شبیر احمد عثمانی

ابن حافظ بشیر احمد صاحب حفظ اللہ و رعاه

پیدائش

۲۲ ربیع الاول ۱۴۰۰ھ

برطانیق ۲۲ جنوری 1980ء، برطانیق

تعلیم

فاضل و مفتی درس نظامی و تخصص فی الافتاء

امامت و خطابت

مدرسہ ہرا، شین کلف، ڈیویز بری، برطانیق

(2005ء تا حال)

تصانیف

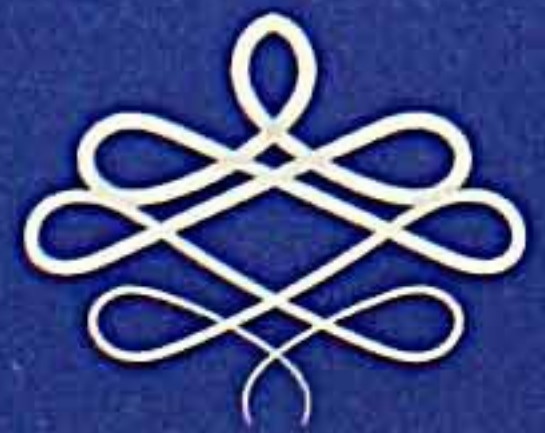
موبائل فون کے ذریعہ نکاح و طلاق

خوشبو کے فضائل و احکام

دودھ کے فضائل و احکام

پیروں اور جوتوں کے فضائل و احکام

مزید کتب زیر تالیف و طبع ہیں۔



دودھ کے فضائل و احکام پر ایک منفرد کتاب

دُودھ

کے فضائل و احکام

مفتی شبیر احمد عثمانی

مہتمم و خطیب مدرسہ اراٹھین کلف ڈیویژن برطانیہ

تقریظ

حضرت مولانا مفتی عتیق احمد صاحب بستوی قاسمی دامت برکاتہم

حضرت مولانا مفتی یوسف ساچا صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

الحیرا پبلی کیشنز

2-william street, wf13 4ay staincliffe, Dewsbury, UK.

Ph:0044 1924412315, Mob:0044 7783465233

✉ info@alhira.co.uk 🌐 www.alhira.co.uk

M-297474

DATA ENTERED

(جملہ حقوق بحق الحراپبلی کیشنز محفوظ ہیں)

دودھ کے فضائل و احکام

نام کتاب:

مفتی شبیر احمد عثمانی

مصنف:

جمادی الثانی ۱۴۳۸ھ مارچ ۲۰۱۷ء

طباعت اول:

۴۶۶

صفحات:

297-34
35
140015
۲۰

..... اسٹاکسٹ

مکتبہ عائشہ، حق سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔

042-37360541

جامع مسجد مدنی سرائے عالمگیر

0333-8885533

محمد احسن، سرائے عالمگیر

0300-5450837

مدرسہ حراشین کلف، ڈیویز بری، برطانیہ

0044 7783465233

0044 1924 412315

فہرست

صفحہ نمبر ۵	مضامین ۵	شمار نمبر ۵
۲۶		انتساب
۲۷	دودھ کے فضائل و احکام اہل علم کی نظر میں	
۲۸	تقریظ: حضرت مولانا مفتی یوسف ساچا صاحب مدظلہ	
۲۹	تقریظ: حضرت مولانا مفتی عتیق احمد صاحب قاسمی، بستوی مدظلہ	
۳۱	مقدمہ	
۳۲	تشکر و امتنان	
۳۵	باب نمبر (۱) دودھ	
۳۵	لفظ "دودھ" کے اشتقاقیات	
۳۷	(فصل نمبر ۱) قرآن مجید اور دودھ	
۳۷	جنت میں دودھ کی نہریں	
۳۸	گوبر اور خون سے خالص دودھ	
۳۹	(فصل نمبر ۲) حدیث کی روشنی میں دودھ کی افادیت	
۳۹	دودھ کھانے اور پینے کو کفایت کرتا ہے	

۷۱۵۱-۱۵-۵۵

صاحبزادہ طہری

۷۰۵/۲

(باب نمبر ۲)

دودھ کے آداب

۴۱	دودھ دیتے وقت دائیں طرف کا خیال رکھنا چاہیے
۴۲	دودھ کا برتن ڈھکا ہونا چاہیے
۴۲	دودھ دائیں ہاتھ سے پیے
۴۴	دودھ پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھے
۴۶	دودھ بیٹھ کر پینا چاہیے
۵۰	دودھ پینے کے بعد کی دعا
۵۲	دودھ پلانے والے کے لئے دعا کرے
۵۷	دودھ پینے کے بعد کلی کا حکم
۵۸	ایک شبہ کا ازالہ
۶۱	دودھ واپس نہیں کرنا چاہیے
۶۲	دودھ تین سانس میں پینا سنت ہے
۶۳	دودھ کو تین سے کم گھونٹ میں پینے کا حکم
۶۵	ایک سانس میں دودھ نہ پیے
۶۵	دودھ پیتے ہوئے برتن میں سانس نہیں لینا چاہیے
۶۶	دودھ پیتے ہوئے برتن میں سانس نہ لینے کی وجہ
۶۷	دودھ پیتے ہوئے سانس لینے کا مستحب طریقہ
۶۷	دودھ میں پھونک نہیں مارنا چاہیے
۶۸	دودھ کو ٹھنڈا کرنے کا طریقہ
۶۸	دودھ کو ٹوٹے ہوئے برتن میں نہ پیا جائے

(فصل نمبر ۱)

۷۰

دودھ اور رضاعت

(اولاد کو دودھ پلانا)

۷۱

ماں کے لئے کن صورتوں میں دودھ پلانا واجب ہے

۷۲

وہ صورتیں جن میں دودھ پلانا مستحب ہے واجب نہیں

۷۲

کب ماں کے لئے دودھ پلانا نہ واجب ہے نہ مستحب

۷۳

بلا وجہ ماں کو دودھ پلانے سے منع کرنے کا حکم

۷۳

باپ کب ماں کو دودھ پلانے سے روک سکتا ہے

۷۴

اجنبی عورت کے دودھ پلانے کی اجرت باپ پر ہے

۷۴

رضاعت کی مدت

۷۵

رضاعت کی مدت سے پہلے دودھ چھڑانے کا حکم

۷۵

شوہر کی اجازت کے بغیر دوسرے بچے کو دودھ پلانا

۷۵

بیوی کا پستان منہ میں لینے کا حکم

۷۶

بیوی کا دودھ پینے کا حکم

۷۶

حالت جنابت میں دودھ پلانے کا حکم

۷۷

دودھ پلانے کی مدت میں مباشرت کا حکم

۷۸

عورت کی چھاتی سے دودھ نکلنے کا حکم

۷۸

نماز میں عورت کا بچہ کو دودھ پلانا

۷۸

عورت کا سیال چیز میں دودھ ملا کر پلانا

۷۹

دو عورتوں کے دودھ مل جانے کا حکم

۷۹	عورت کا اپنے دودھ کا دہی بنا کر بچے کو کھلانا
۷۹	عورت کا اپنے دودھ میں جمی ہوئی چیز ملا کر بچے کو کھلانا
۸۰	عورت کا دودھ بند ہو جانے کے خوف سے وقفہ ڈالنا
۸۰	عورت کا پستان سے دودھ اتارنے کی دوا کے استعمال کا حکم
۸۲	شوہر کا بیوی کو بوتل کا دودھ پلانے پر اصرار کرنا
۸۲	حالت حمل میں بچے کو دودھ پلانا جائز ہے
۸۲	دودھ بینک (Milk Bank)
۸۵	ایک شبہ کا ازالہ
۸۷	مرد کی چھاتی سے دودھ کا اترنا اور اس کا کسی بچی کو پلانے کا حکم
۸۷	رضاعی ماں کا احترام لازم ہے
۸۸	ماں کے دودھ کے فوائد: ایک تحقیق
(فصل نمبر ۲)	
۸۹	دودھ پینے والے بچوں سے متعلق مختلف احکام
۸۹	بچے کا ماں کی چھاتی پر تے کر کے پستان چوسنے کا حکم
۸۹	بچے کے میمرز تبدیل کرنے سے وضو متاثر نہیں ہوتا
۹۱	دودھ پیتے بچوں کا پیشاب ناپاک ہے
۹۳	دودھ پیتے بچے کی تے کا حکم
(فصل نمبر ۳)	
۹۵	دودھ اور خواب
۹۵	خواب میں رسول اللہ ﷺ کا دودھ پینا اور پلانا

۹۶	خواب میں دودھ دیکھنے کی تعبیر
۹۶	خواب میں دودھ نوش کرنے کی تعبیر
۹۷	خواب میں دودھ فروش دیکھنے کی تعبیر
۹۷	دودھ کی نہر کی تعبیر
۹۷	دودھ کی مختلف تعبیریں
(فصل نمبر ۴)	
۹۹	دودھ سے متعلق مختلف مسائل
۹۹	دودھ میں ملے ہوئے پانی سے وضو کا حکم
۹۹	دودھ سے روزہ افطار کرنے کا حکم
۱۰۱	دودھ میں مینگنی کا حکم
۱۰۱	دوہتے وقت دودھ میں پیشاب پڑ جانے کا حکم
۱۰۲	بھینس کو ناپاک دودھ دے سکتے ہیں
۱۰۲	دودھ کے لیے بھینس یا گائے کی قیمت کا نصاب تک پہنچنے کا حکم
۱۰۲	علاج کے لئے گدھی کا دودھ استعمال کرنے کا حکم
۱۰۳	عورت کا دودھ بطور علاج استعمال کرنے کا حکم
۱۰۳	کسی کو عاریتاً دودھ کے لئے جانور دینا
۱۰۴	گھر میں دودھ پلا کر پرورش کیے ہوئے ہرن کی قربانی
۱۰۴	دودھ میں ملاوٹ کا حکم
۱۰۹	ملاوٹ شدہ دودھ فروخت کرنے کا حکم
۱۱۰	آدمی کا جھوٹا دودھ پاک ہے

۱۱۳	دودھ سے متعلق اغلاط العوام
	(فصل نمبر ۵)
۱۱۴	دودھ کے فوائد
۱۱۴	روزانہ تین گلاس دودھ پینے سے یادداشت تیز کیجئے
۱۱۴	دودھ صحت مند رہنے کے لیے اہم غذائی جزو
	(باب نمبر ۳)
۱۲۱	دودھ دینے والے جانور
۱۲۱	بکری
۱۲۱	قرآن مجید کی روشنی میں بکری کا تذکرہ
	(فصل نمبر ۱)
۱۲۳	احادیث کی روشنی میں بکری کا ذکر
۱۲۳	بکری کے ساتھ حسن سلوک کرو
۱۲۳	رسول اللہ ﷺ کی سو بکریاں
۱۲۴	رسول اللہ ﷺ کا بکریاں چرانا
۱۲۵	انبیاء کے بکریاں چرانے کی حکمت
۱۲۵	رسول اللہ ﷺ کا مردہ بکری کے بچے کا کان پکڑنا
۱۲۶	رسول اللہ ﷺ نے اپنے پیچھے بکری تک نہیں چھوڑی
۱۲۶	رسول اللہ ﷺ کا بکری کو نماز میں روکنا
۱۲۷	رسول اللہ ﷺ کا اپنے ویسے میں بکری ذبح کرنا

۱۲۷	رسول اللہ ﷺ نے بکری کا شانہ کھایا
۱۲۸	رسول اللہ ﷺ کا بکری کی کلیجی کھانا اور کھلانا
۱۲۹	رسول اللہ ﷺ کا بکری کا بھونا ہوا پیٹ کھانا
۱۳۰	رسول اللہ ﷺ کا بکری کا شوربہ پینا
۱۳۰	رسول اللہ ﷺ کا بکری بھوننے کا حکم دینا
۱۳۱	رسول اللہ ﷺ کا بکری کا گوشت کھانے سے رکنا
۱۳۲	رسول اللہ ﷺ کا بکری کی کھال اتارنا
۱۳۳	یہودیوں کا رسول اللہ ﷺ کو زہر آلود بکری دینا
۱۳۵	رسول اللہ نے بکری کا دودھ پیا کرتے تھے
۱۳۷	رسول اللہ کا ام معبد کی بکری کا دودھ دوہنا
۱۴۱	رسول اللہ ﷺ کا حضرت خبابؓ کی بکری کا دودھ دوہنا
۱۴۲	جمعہ کے دن آنے والے کو بکری کی قربانی کا ثواب
۱۴۲	حضرت جابرؓ کا بکری کا بچہ ذبح کرنا
۱۴۵	ایک انصاری صحابیؓ کا رسول اللہ کے لئے بکری ذبح کرنا
۱۴۶	ایک عورت کا رسول اللہ ﷺ کے لئے بکری ذبح کرنا
۱۴۷	بکری کے کھر کا ہدیہ حقیر نہ سمجھو
۱۴۸	بکری بطور ہدیہ
۱۴۸	کسی کو بکری دینا سب سے بڑی خصلت
۱۴۹	بکریاں ہلاک ہو گئیں
۱۵۰	بکری والوں میں نرمی اور اخلاق ہوتا ہے
۱۵۰	عروہ کا بکری خریدنا

۱۵۱	اندھے کا بکریوں کو پسند کرنا
۱۵۳	کافر کا سات بکریوں کا دودھ پینا
۱۵۵	بکری بہترین صدقہ
۱۵۶	اللہ تعالیٰ کا ایک عورت کی بکری واپس لوٹانا
۱۵۷	لوگوں کا بکریاں لوٹنا
۱۵۸	یہ بکری مالک کی اجازت کے بغیر ذبح کی گئی ہے
(فصل نمبر ۲)	
۱۶۰	صحابہؓ کے واقعات میں بکری کا تذکرہ
۱۶۰	حضرت ابو بکرؓ کا بکری کی ران بھیجنا
۱۶۱	حضرت عمرؓ کا بکری کے بارے میں ایک قول
۱۶۱	عبداللہ بن عمرؓ کا چرواہے کو کھانے کی دعوت دینا
۱۶۳	حضرت ام سلمہؓ کا بکری کے منہ سے روٹی نکالنا
۱۶۳	حضرت فاطمہؓ کا بکریوں پر مبارک کلمات کو ترجیح دینا
۱۶۵	تجھے اللہ نے ان بکریوں کے چرانے پر مزدور رکھا ہے
۱۶۶	بکری کی سری کا سات گھروں میں گھومنا
۱۶۶	حضرت عبدالرحمنؓ کا ترکہ میں تین ہزار بکریاں چھوڑنا
۱۶۷	چرواہے کا رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانا
۱۶۹	حضرت جابر بن عبداللہؓ کا بکریوں کے مقابلے میں کلمات کو ترجیح دینا
۱۷۰	حضرت ابو ہریرہؓ کا بھنی ہوئی بکری کھانے سے انکار

	(فصل نمبر ۳)
۱۷۱	پہلی امتوں کے واقعات میں بکری کا تذکرہ
۱۷۱	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بکریوں کا ریوڑ چرانا
۱۷۲	حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبوت ملنے کی وجہ
۱۷۳	اس کا دل تو بکریوں میں لگا ہوا ہے
۱۷۳	میں نے موت کو ایسے پایا جیسے زندہ بکری قصاب کے ہاتھ میں ہو
۱۷۴	مدین کے کنویں پر حضرت شعیب علیہ السلام کی بکریاں
۱۷۶	عمالیق کا حضرت اسماعیل علیہ السلام کو دس بکریاں دینا
۱۷۷	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک حاملہ بکری دیکھنا
۱۷۷	حضرت لقمان حکیم کا بکری ذبح کرنا
۱۷۸	کھیت اور بکریوں کے مالکوں میں جھگڑا
۱۷۸	بکریاں چرانے والے کا تھیلی اٹھانا
	(فصل نمبر ۴)
۱۸۰	بکری اور خواب
۱۸۰	رسول اللہ کا خواب میں سیاہ بکریاں دیکھنا
۱۸۱	خواب میں بکریوں کو دیکھنا
۱۸۲	خواب میں بکریوں کا دودھ حاصل کرنا
	(فصل نمبر ۵)
۱۸۳	بکری سے متعلق مختلف واقعات
۱۸۳	چرواہے کا بھیڑیے سے بکری چھڑانا

۱۸۵	حضرت مصعبیؓ کا بھیڑے کے ساتھ بکری کو دیکھنا
۱۸۶	بکری کا کاغذ کھانا
۱۸۷	مجھے بکری کی دو کھالیں دے دو
۱۸۷	ابو جعفر بصریؒ کا بکری کو ذبح کرنے کے لئے لٹانا
۱۸۸	بکری کے ایک تھن سے دودھ اور دوسرے سے شہد
۱۸۹	ہر بکری اپنی ٹانگ کے ساتھ معلق ہوتی ہے
۱۸۹	ایک بھیڑیے کا بکری کو مارنا
۱۹۰	بھیڑیوں اور بکریوں کے درمیان صلح
۱۹۱	بکریاں کھینچے ہوئے خط سے باہر نہ جاتیں
۱۹۱	قیامت کے دن بغیر سینگ والی بکری کا سینگ والی بکری سے بدلہ لینا
۱۹۳	(فصل نمبر ۶) بکری سے متعلق مختلف مسائل
۱۹۳	ڈاڑھی کو بکری کی دم کہنے والے کا حکم
۱۹۳	بکری کے سات اعضاء کھانا مکروہ ہے
۱۹۶	سائمہ بکری پر زکوٰۃ کا حکم
۱۹۸	بے گاہن بکری کا دودھ استعمال کرنے کا حکم
۱۹۸	ناجانز چارہ کھانے والی بکری کے گوشت کا حکم
۱۹۹	جس بکری پر بجلی گر جائے اس کو ذبح کر کے کھانا
۱۹۹	ایک سال سے کم بکری کی قربانی
۲۰۰	ہرن اور بکری سے پیدا شدہ کی قربانی کا حکم

۲۰۰	بلا تعین قربانی کی وصیت بکری پر واقع ہوگی
۲۰۱	خنثی بکری کی قربانی کا حکم
۲۰۱	کٹی ہوئی زبان والی بکری کی قربانی
۲۰۱	ایسی بکری کی قربانی جس کے دانت نہ ہوں
۲۰۱	بکری خریدنے کے وقت قربانی کی نیت کا نہ ہونا
۲۰۲	سور کے دودھ سے پلنے والے بکری کے بچے کی قربانی
۲۰۲	کتیا کا دودھ پینے والی بکری کی قربانی کا حکم
۲۰۳	بکری کی قربانی کا ایصال ثواب کرنے کا حکم
۲۱۶	بکری کا پیشاب ناپاک ہے
۲۱۸	ایک شبہ کا ازالہ
۲۲۰	بھیڑ، بکری اور دنبہ کی حلت کی وجہ
۲۲۱	(باب نمبر ۴) اونٹنی
۲۲۱	حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا واقعہ
۲۲۲	حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی ہلاکت کا واقعہ
۲۲۳	پہاڑی میں سے اونٹنی کی تخلیق
۲۲۳	حضرت صالح علیہ السلام کا پانی کی تقسیم کرنا
۲۲۵	حضرت صالح علیہ السلام کا اللہ کے احسانات گنوانا
۲۲۶	دو فریقوں کا آپس میں لڑنا
۲۲۸	اللہ تعالیٰ کی اونٹنی کے قتل کا منصوبہ

۲۲۹	قرآن کی زبانی عذاب کی تفصیل
۲۳۲	حضرت صالح علیہ السلام اونٹنی کے ساتھ رہتے تھے
۲۳۳	حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اونٹنی کا دودھ حرام نہیں تھا
(فصل نمبر ۱)	
۲۳۵	احادیث میں اونٹنی کا تذکرہ
۲۳۵	رسول اللہ ﷺ کا فتح مکہ کے موقع پر اونٹنی پر سورۃ فتح پڑھنا
۲۳۵	اونٹنی کا دودھ پینے سے وضو پر اثر نہیں پڑتا
۲۳۶	اللہ کے رستے میں اونٹنی دینا افضل صدقہ ہے
۲۳۶	ایک شخص کا رسول اللہ ﷺ کو نکیل والی اونٹنی دینا
۲۳۶	رسول اللہ ﷺ کا اونٹنی پر سوار ہونا
۲۳۸	ایک دیہاتی کا رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کی نکیل پکڑنا
۲۳۹	ذات القدر میں حضور ﷺ کی اونٹنیوں کا چرنا
۲۴۱	میں نے منی پہنچنے تک کسی اونٹنی کو تیز چلتے نہیں دیکھا
۲۴۱	میں حضرت یونسؑ کو سرخ رنگ والی اونٹنی پر سوار دیکھ رہا ہوں
۲۴۲	رسول اللہ ﷺ کا اونٹنی کا ہدیہ قبول کرنے سے انکار
۲۴۲	کھجور کے تنے سے اونٹنی کی طرح کی آواز
۲۴۳	رسول اللہ ﷺ کا حسنینؑ کے لئے اونٹنی کا دودھ دوہنا
۲۴۴	رسول ﷺ کی اونٹنی دشمنوں کے پاس
۲۴۴	رسول اللہ ﷺ کا حضرت عائشہؓ کو اونٹنی دینا
۲۴۵	اس اونٹنی کا دودھ کون دو ہے گا؟

۲۴۶	اونٹنی کا رسول اللہ ﷺ کے سامنے گفتگو کرنا
۲۴۸	مجھے ایک اونٹنی کجاوہ سمیت چاہیے
۲۵۰	اونٹنی کے دودھ دوہنے کے وقفے کے برابر جہاد میں شریک ہونے کا اجر
(فصل نمبر ۲)	
۲۵۱	صحابہ کرامؓ کے واقعات میں اونٹنی کا ذکر
۲۵۱	حضرت ابو بکرؓ کو رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کی آواز سنائی دینا
۲۵۲	حضرت عمرؓ کا اپنی اونٹنی کی لگام پکڑنا
۲۵۳	ابو سباع کا واٹلہ بن اسقعؓ کی اونٹنی خریدنا
۲۵۴	براء بن عازبؓ کی سرکش اونٹنی
۲۵۵	حضرت عمران بن حصینؓ کا اونٹنی پر لعنت بھیجنا
۲۵۵	اونٹنی کا حضرت علیؓ کی شکایت کرنے والے کو کچلنا
۲۵۶	سہیل بن بیضاءؓ کا رسول اللہ ﷺ کے پیچھے اونٹنی پر سوار ہونا
۲۵۷	علقمہ بن محرزؓ کا رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کو چلانا
۲۵۸	حضرت بلالؓ کا رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کی مہار پکڑنا
(فصل نمبر ۳)	
۲۵۹	اونٹنی تاریخ کی نظر میں
۲۵۹	اونٹنی کا سوار کو گرانا
۲۵۹	عبدال مطلب کا اونٹنی کو مظلوم کے حوالے کرنا

۲۶۱	(فصل نمبر ۴) اونٹنی اور خواب
۲۶۱	خواب میں ایک شخص کا اونٹنی کے حلق پر خنجر رکھنا
۲۶۲	خواب میں اونٹنی کا دودھ نکالنا
۲۶۳	خواب میں اونٹنی کا خون دوہنا
۲۶۷	(فصل نمبر ۵) اونٹنی سے متعلق مختلف مسائل
۲۶۷	اونٹنی پر لعنت بھیجنے کا حکم
۲۶۷	لعنت کے لغوی معنی
۲۶۷	لعنت کے شرعی معنی
۲۶۹	لعنت کے مستحقین قرآن کی نظر میں
۲۶۹	اللہ کے غضب اور لعنت کا مستحق قرار دینے کی ممانعت
۲۶۹	لَعَّان اور صدیق جمع نہیں ہو سکتے
۲۷۰	مؤمن لعنت کرنے والا نہیں ہوتا
۲۷۰	نبی ﷺ کو لعنت کرنے والا نہیں بنایا گیا
۲۷۲	لعنت کرنا فحش گوئی میں داخل ہے
۲۷۳	مؤمن پر لعنت کرنا اس کو قتل کرنے کے مترادف ہے
۲۷۳	کثرت لعنت کی وجہ سے خواتین کا جہنم میں جانا
۲۷۳	لعنت کا مستحق نہ ملنے پر واپس لوٹ آنا

۲۷۵	اپنے والدین پر لعنت کرنے کا گناہ
۲۷۵	ہوا پر لعنت کرنا منع ہے
۲۷۷	(فصل نمبر ۶) اونٹنی کے دودھ کے فوائد
۲۷۸	اونٹنی کا دودھ ایڈز کے افریقی مریضوں کے لئے نعمت
۲۷۹	اونٹنی کے دودھ سے تیار کی جانے والی مصنوعات
۲۸۰	(باب نمبر ۵) گائے
۲۸۰	قرآن مجید میں گائے کا ذکر
۲۸۲	بنی اسرائیل کے گائے ذبح کرنے کا واقعہ
۲۸۷	بنی اسرائیل کا سامری کے بچھڑے کی پرستش کرنا
۲۸۹	بادشاہ مصر کا خواب میں گائے دیکھنا
۲۹۳	(فصل نمبر ۱) احادیث میں گائے کا ذکر
۲۹۳	گائے کی عزت کرو
۲۹۳	رسول اللہ ﷺ کا مدینہ آمد پر گائے ذبح کرنا
۲۹۵	گائے کے دودھ میں شفاء ہے
۲۹۶	دوسری ساعت میں جمعہ کی نماز کے لئے جانے والے کو گائے ذبح کرنے کا ثواب
۲۹۶	گائے کا گفتگو کرنا

۲۹۷	گائے کی دموں کی طرح کوڑے
۲۹۹	(فصل نمبر ۲) گائے سے متعلق مختلف مسائل
۲۹۹	غیر اللہ کے نام پر مقرر کی گئی گائے کو صحیح نیت کے بعد اللہ کے نام سے ذبح کرنے کا حکم
۳۰۰	قربانی کی گائے میں کتنے افراد کی شرکت درست ہے
۳۰۶	قربانی کی گائے کی عمر
۳۰۸	قربانی کی گائے کی عمر دو سال سے زیادہ ہونے کا حکم
۳۰۹	قربانی کی گائے کے تھنوں سے دودھ کا نہ اترنا
۳۱۰	قربانی کی گائے کی زبان کٹ جانے کا حکم
۳۱۱	جس گائے کا بچہ مر گیا ہو اس کے دودھ کا حکم
۳۱۱	قربانی کے جانور کا دودھ استعمال کرنے کا حکم
۳۱۶	(فصل نمبر ۳) گائے سے متعلق متفرق مسائل
۳۲۰	(فصل نمبر ۴) سابقہ امتوں کے واقعات میں گائے کا ذکر
۳۲۰	حضرت آدم علیہ السلام کا دریائی گائے کو پتہ کھلانا
۳۲۰	شیطان کا حضرت ایوبؑ کی بیوی کو غیر اللہ کے نام پر بچھڑا ذبح کرنے کا مشورہ دینا
۳۲۲	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا در روزہ میں مبتلا گائے کے لیے دعا
۳۲۲	دو فرشتوں کا گائے کے بچھڑے کے بارے میں جھگڑا

۳۲۳	گرج سے ڈرنے والی گائے معبود نہیں ہو سکتی
۳۲۵	(فصل نمبر ۵) گائے سے متعلق چند معلوماتی باتیں
۳۲۵	گائے روزانہ تیس سے چالیس لیٹر دودھ دیتی ہے
۳۲۵	گائے کیوں دودھ دیتی ہے؟
۳۲۷	(فصل نمبر ۶) گائے سے متعلق مختلف تاریخی واقعات
۳۲۷	گائے کا پتھر بن جانا
۳۲۷	ایک بزرگ کا گائے کو ذبح کرنا
۳۲۸	بیل کو اپنے کندھے پر اٹھا کر گھومنے والا شخص
۳۲۸	ایک شخص کا گائے کے دودھ میں ملاوٹ کرنا
۳۲۹	ایک گائے کا تیس گائے کی مقدار دودھ دینا
۳۲۹	گائے نے دودھ کا ایک قطرہ بھی نہیں دیا
۳۳۱	بادشاہ کا بڑھیا کو ستر گائیں دے کر مالا مال کرنا
۳۳۳	(فصل نمبر ۷) گائے اور خواب
	خواب میں گائے کو دیکھنا
۳۳۵	(باب نمبر ۶) بھیڑ
۳۳۵	غریب کی بھیڑزبردستی لینے کا عجیب واقعہ

۳۳۷	حضرت اسماعیلؑ کے بدلے میں جنتی مینڈھے کا فدیہ
۳۳۸	حضرت ابراہیمؑ کا مینڈھے کی قربانی کے بعد خوش ہونا
۳۳۹	(فصل نمبر ۱)
	بھیڑا حدیث کی روشنی میں
۳۳۹	رسول اللہ ﷺ کا بھیڑ کا دودھ دوہنا
۳۴۰	ایک شخص کا دعا پر اسی بھیڑوں کو ترجیح دینا
۳۴۱	آپ ﷺ کی ڈھال میں مینڈھے کے سر کی تصویر
۳۴۱	قیامت کے دن موت کو مینڈھے کی شکل میں ذبح کیا جائے گا
۳۴۲	(فصل نمبر ۲)
	صحابہ کرامؓ کے واقعات میں بھیڑ کا ذکر
۳۴۲	برسات میں صحابہؓ کے کپڑوں سے بھیڑ کی بدبو آنا
۳۴۲	مصعب بن عمیر کا اپنی کمر پردنے کی کھال باندھنا
۳۴۳	(فصل نمبر ۳)
	مینڈھا اور خواب
۳۴۶	(فصل نمبر ۴)
	بھیڑ سے متعلق مختلف مسائل
۳۴۶	ایک سال سے کم بھیڑ یا دنے کی قربانی جائز ہے

۳۵۲	(باب نمبر ۷) دودھ سے تیار ہونے والی مصنوعات
۳۵۲	تلبینہ کی افادیت
۳۵۲	تلبینہ کی وجہ تسمیہ
۳۵۲	تلبینہ، بیمار کے لیے راحت کا سبب اور غم کم کرتا ہے
۳۵۷	تلبینہ پیٹ کو صاف کرتا ہے
۳۵۸	تلبینہ ہر بیماری کے لیے شفا ہے
۳۵۸	تلبینہ بنانے کا طریقہ
۳۵۹	خواصِ تلبینہ
۳۶۱	(فصل نمبر ۱) مکھن
۳۶۱	رسول اللہ ﷺ کو مکھن پسند تھا
۳۶۱	رسول اللہ ﷺ نے ولیمہ میں مکھن اور پنیر تیار کروایا
۳۶۲	(فصل نمبر ۲) مکھن سے متعلق مفید معلومات
۳۶۲	مکھن کو بدبودار ہونے سے بچانے کی ترکیب
۳۶۲	مکھن اور پنیر صحت کیلئے انتہائی مفید ہیں، تحقیق
۳۶۲	جھے ہوئے مکھن کو پگھلانے والی چھری ایجاد
۳۶۵	مکھن کے فوائد

(فصل نمبر ۳)

گھی

۳۶۶

۳۶۶

ام سلیمؓ کا روٹی پر گھی لگا کر رسولؐ کو دعوت دینا

۳۶۷

ام سلیمؓ کا رسول اللہؐ کی خدمت میں گھی پیش کرنا

۳۶۸

رسول اللہؐ کا گھی والی روٹی کی تمنا کرنا

۳۶۹

حضرت ام مالکؓ کا رسول اللہؐ کو گھی کا ہدیہ

۳۷۰

ام حفید بنت حارث کا رسول اللہؐ کو گھی کا ہدیہ

۳۷۱

حضرت عمرؓ کا قحط والے سال گھی اور گوشت نہ کھانا

۳۷۲

حضرت ابوبکرؓ کا گھی سے متعلق خواب کی تعبیر بیان کرنا

(فصل نمبر ۴)

گھی کے متعلق مختلف مسائل

۳۷۳

۳۷۳

جامد گھی میں چوہی کرنے کا حکم

(فصل نمبر ۵)

گھی کے فوائد

۳۷۶

۳۷۶

خالص گھی کی پہچان

۳۷۷

دماغی امراض

۳۷۷

نسیان، ضعف دماغ اور کمزوری نظر

۳۷۷

ضعف دماغ کی دوسری دوا

۳۷۸

گھی کی خوش ذائقہ چٹنی

۳۷۸

مائیخو لیا یعنی پاگل پن

۱۶۰۰۱۵

۳۷۹	پھیپھڑے اور معدے کی بیماریاں
۳۷۹	خشک کھانسی
۳۷۹	دمہ
۳۸۰	سل کے لیے آب حیات
۳۸۰	دامی قبض رفع کرنے کی تدبیر
(فصل نمبر ۶)	
۳۸۱	پنیر
۳۸۱	پنیر کا شرعی حکم
(باب نمبر ۸)	
۳۸۵	انبیاء نبی اور دودھ
۳۸۵	داؤد علیہ السلام کا دودھ کے بارے میں استفسار کرنا
(فصل نمبر ۱)	
۳۸۶	رسول اللہ اور دودھ
۳۸۶	رسول اللہ ﷺ کا دودھ کو منتخب کرنا
۳۹۵	رسول اللہ ﷺ کو دودھ پیا کرتے تھے
۳۹۷	رسول اللہ ﷺ کو دودھ کا ہدیہ
۳۹۹	رسول اللہ ﷺ کے انگوٹھے سے دودھ نکالنا
۳۹۹	رسول اللہ ﷺ کا دوران سفر دودھ سے روزہ افطار کرنا
۴۰۰	رسول اللہ ﷺ کو دودھ پلانے والیاں
۴۰۰	رسول اللہ ﷺ کا ایک چھاتی سے دودھ پینا

۲۰۱	رسول اللہ ﷺ بکریوں کا دودھ خود دیتے تھے
۲۰۲	(فصل نمبر ۲) دودھ اور صحابہؓ
۲۰۲	حضرت ابو بکرؓ کا دودھ پینا
۲۰۳	حضرت عمرؓ کو دودھ کا ہدیہ
۲۰۴	حضرت عمرؓ کے زخموں سے دودھ کا نکلنا
۲۰۹	حضرت عمرؓ کا دودھ پیتے بچوں کا وظیفہ مقرر کرنا
۲۱۰	میرے پاس دودھ والا جانور نہیں
۲۱۲	حضرت عمرؓ کا دودھ کے بارے میں استفسار کرنا
۲۱۲	حضرت علیؓ کا دودھ سے قوم کے لوگوں کی مہمانی کرنا
۲۱۶	حضرت انسؓ کا رسول اللہ ﷺ کو دودھ پلانا
۲۱۶	رسول اللہ ﷺ کا حضرت ابو ہریرہؓ کو دودھ پلانا
۲۱۸	دودھ عمار بن یاسر کا آخری مشروب
۲۱۸	حضرت سلمہؓ کا دودھ پینا
۲۳۴	حضرت مقدادؓ کا رسول اللہ ﷺ کا دودھ پینا
۲۳۸	محتاجوں کو دودھ دینے والے اعرابی کے لئے خوشخبری
۲۳۹	”پھر تم سات سمندر پار عمل کرو“ کا مطلب
۲۴۰	(باب نمبر ۹) دودھ سے متعلق مختلف واقعات
۲۴۰	ایک آدمی کا والدین کے لئے پوری رات دودھ لے کر کھڑا رہنا

۴۴۳	ماں کا دودھ پیتے ہوئے بچے کا دعا کرنا
۴۴۴	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ماں کی گود میں گفتگو کرنا
۴۴۴	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گود میں کلام کرنا
۴۴۵	حضرت یحییٰ علیہ السلام کا ماں کی گود میں کلام کرنا
۴۴۵	دودھ پیتے بچے کا جرتج کی گواہی دینا
۴۴۶	بچے کا ماں کو تسلی دینا
۴۵۲	رسول اللہ کا بچپن میں کلام کرنا
۴۵۲	مبارک الیمامہ کا کلام کرنا
۴۵۳	ماضیہ کے بیٹے کا گفتگو کرنا
۴۵۵	شیر خوار بچے کا حضرت یوسف علیہ السلام کی گواہی دینا
۴۵۷	جب تک دودھ تھن میں نہ چلا جائے
۴۵۷	نیک آدمی کا دودھ کی تمنا کرنا
۴۵۸	قبیلہ کے سردار کا شکرانے کے طور پر دودھ پلانا
۴۵۹	قیدی عورت کا بچوں کو دودھ پلانا
۴۶۰	حجر اسود دودھ سے سفید تھا
۴۶۰	حضرت ابراہیم بن ادہم کا چرواہے سے دودھ مانگنا
۴۶۱	دودھ پیتے بچے کا انگوٹھا چوسنے کی وجہ
۴۶۱	حضرت عیسیٰ سے ہرنی کا اپنے بچوں کو دودھ پلانے کی درخواست کرنا
۴۶۲	دجال کی دعا سے جانور زیادہ دودھ دیں گے

انتساب

میں اس کتاب کو اپنی بیٹی عمیرہ حفظہا اللہ تعالیٰ کے نام معنون کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں جس کی پیدائش نے مجھے اس موضوع پر قلم کو جنبش دینے کی طرف توجہ دلائی۔ اور مدت رضاعت کے دوران احقر کی توجہ اس طرف مبذول کروائی کہ ہمیں رب ذوالہمن کا بے حد شکریہ ادا کرنا چاہیے جس نے ہمیں دنیا کے اندر جنتی مشروب (دودھ) کا نمونہ عطا فرمایا۔

دودھ

کے

فضائل و احکام
اہل علم کی نظر میں

تقریظ

استاد محترم حضرت مولانا مفتی یوسف ساچا صاحب مدظلہ

(استاد حدیث دارالعلوم دعوت الایمان، بریڈ فورڈ)

دودھ سے متعلق احادیث میں فضائل وارد ہوئے ہیں اور سب سے بڑی خوبی کی بات یہ ہے کہ دودھ جنت کی نہروں میں سے ایک نہر ہے۔ مزید برآں اس کو پینے کی ترغیب بھی دی گئی ہے۔ شریعت میں دودھ سے متعلق مستقل احکامات موجود ہیں لیکن بعض ایسے مسائل بھی ہیں جن سے عوام ناواقف ہیں، الحمد للہ مولانا مفتی شبیر احمد عثمانی سلمہ اللہ تعالیٰ نے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اس کے متعلق فضائل و مسائل جمع فرما کر ایک مفید تالیف بنام ”دودھ کے فضائل و احکام“ کو مرتب فرمایا۔

بندہ نے اس کتاب کا اول تا آخر مطالعہ کیا اور بعض مقامات پر اصلاح کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے نشاندہی کی اور کچھ مشورے بھی دیے جن کو انہوں نے کتاب میں شامل کر لیا۔ کتاب اپنے مضمون کے اعتبار سے عوام و خواص سب کے لئے مفید ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو قبول فرمائے اور اس کا نفع عام و تام فرما کر مولف حفظہ اللہ تعالیٰ کے لئے صدقہ جاریہ بنائے اور انہیں جنتی مشروبات (دودھ) سے مستفید فرمائے۔

(استاد مکرم) یوسف ساچا عفی عنہ

تقریظ

حضرت مولانا مفتی عتیق احمد صاحب قاسمی، بستوی مدظلہ

Mob. 9839776083

MAHAD-AL-SHARIA

Aqsa Colony Mahipat Mau Hardoi Road

Post. Bawan Kalan, Lucknow (U.P.)

Pin: 227107 (INDIA)



معهد الشريعة

اقصی کالونی، مہت مو، ہردوئی روڈ

پوسٹ: براؤن کلاں، لکھنؤ (یوپی)

پین کوڈ: ۲۲۷۱۰۷ (انڈیا)

Ref:.....

Date: ۲۶/۱۲/۲۰۲۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على خاتم النبيين محمد وعلو آله
والصالحين

مبارک دروست کتاب مولانا مفتی عتیق احمد قاسمی (ڈیویز بری لکھنؤ) اور اللہ تعالیٰ نے
حاضر تہنیتی دوق رعایت عطا فرمایا ہے جس کو معلوم ہے جس سے تعلیم و استفادہ
کے ساتھ ہی اس کے ذریعہ سے لوگوں کے فائدے ہو رہے ہیں

میرے بچے محمد طاہر (سن ۲۰۱۲ء) کے موقع پر ان کے خورشید کے
موضوع پر اہد جارج کتاب پبلس لفظ لکھنے کے لئے دعویٰ کی جس پر کئی لکھے اور معائنہ
حاصل ہوئی تھی اس سال (جون ۲۰۱۵ء) میں برطانیہ حاضر کے موقع پر "دودھ کے فضائل
و اقسام" پر اس کی اہد جارج کتاب میرے پیش نظر ہے، پوری کتاب پر اجمالی نظر
ڈالی اور کچھ مباحث حرف بہ حرف پڑھے، مجموعی طور پر یہ کتاب اور دوسرے اسلامی
کتابچے میں قابل قدر اضافہ ہے، تصانیف باریہ پرندہ کو مستثنیٰ ہے لہذا یہ اپنے
موضوع سے تعلق رکھنے والی دور سے دور نادر اور کمی جھوٹا نہیں ہے، اس کتاب میں ان کے
دورہ کے فضائل و اقسام کے ساتھ دودھ دینے والے جانوروں اور دودھ سے ہی ہونے
والے اسباب پر جو سب سے حاصل لکھو کی ہے، انصاف کے گامی اقسام کو اس کتاب میں آگے

لے کر پڑھنا ایسا اور علمی تحقیقات سے جو اس کتاب میں تحریر ہے استفادہ

Mob. 9839776083

MAHAD-AL-SHARIA

Aqsa Colony Mahipat Mau Hardoi Road
Post. Brawan Kalan, Lucknow (U.P.)
Pin: 227107 (INDIA)



معهد الشريعة

آقسی کالونی، مہیپت مو، ہردوئی روڈ
پوسٹ: براؤن کلاں، لکھنؤ (یو پی)
پین کوڈ: ۲۲۷۱۰۷ (انڈیا)

Date:.....

Ref:.....

کتاب ہے بچوں کے لئے مائے دودھ کی حدیثیں طبی تحقیقات کے اعتبار سے کیا
احیاء و انقراض سے اور درحاضر میں مائے دودھ سے لحدیثی کی حد
بچوں پر کیا کیا جسمانی اور اخلاقی نقصانات سرسبز ہو رہے ہیں اس پر علمی
مصنف صاحب نے علمی تاریخ کے حوالے سے اچھی گفتگو کی ہے

کتاب میں حدیثوں کا سرفراہ احکام کیا گیا ہے، علاوہ دیگر مقامات پر مختصر کرتا
ہے کہ طویل حوالے کتاب کو گراں بار کر رہے ہیں ان میں کھجور اور انصاری
صورت سے

سبحان! یہ کتاب ایسے لومبرہ پر افسانہ اور قابل قدر کوشش سے
الستہ حال سے دعا ہے کہ اس کتاب کو قبولیت سے سرفراز فرمائے اور سدھان حوا
کے لئے نافع بنائے

عینق احمد قاسمی لیسر
استاذ دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ
داردحال ڈیوڑہ بری برطانیہ
۲۰۱۵/۶/۱۷

مقدمہ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمایا اور اس کی نشوونما کے لئے مختلف حلال و طیب رزق کا اہتمام بھی فرمادیا۔ یہ رزق ہمیں اناج اور پھل کے ذریعے بھی میسر آیا اور مختلف جانوروں اور پرندوں کے ذریعے بھی ملا۔ لیکن اُن کو کھانے کے طریقے، مختلف النوع غذاؤں میں استعمال کے طریقے اور اُن غذاؤں کی تاثیر کے بارے ارشادات ہمیں دربار رسالت ﷺ پر حاضری سے ملے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی عادت مبارک یہ تھی کہ جس قسم کا کھانا سامنے آتا اگر پسند ہوتا تو اسے تناول فرمالتے ورنہ چھوڑ دیتے۔

چنانچہ حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

”مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ، إِنْ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ،

وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ“۔^۱

ترجمہ: ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں کوئی عیب نہیں نکالا۔ اگر

پسند ہوا تو کھالیا اور اگر ناپسند ہوا تو چھوڑ دیا“۔

اللہ تعالیٰ نے کائنات میں انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے، طرح طرح کی نعمتیں غذاؤں میں ہیں۔ جن کو پیارے رسول ﷺ نے شرف قبولیت و پسندیدگی بخشا یقیناً اُن غذاؤں کے خواص بنی نوع انسان کے لئے فائدہ مند ثابت ہوئے ہیں۔ یہ بات لازم ملزوم ہے جس غذا کی تعریف و افادیت نبی کریم ﷺ نے بیان فرمادی ہے، اس کے اثرات کسی بھی طرح انسان کے لئے مضر نہیں ہو سکتے۔

دنیا شاہد ہے کہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے، اس میں زندگی کے ہر پہلو کے لئے آگاہی

۱..... (صحیح البخاری: کتاب الاطعمه/باب ما عاب النبي صلى الله عليه وسلم طعامًا،

ج، ۷، ص، ۷۴، رقم الحدیث، ۵۴۰۹، دار طوق النجاة)

اور رہنمائی ملتی ہے۔ اسلام کے حفظانِ صحت کے اصولوں پر عمل پیرا ہو کر ہر شخص اپنی صحت و تندرستی تا حیات برقرار رکھ سکتا ہے، اور ہمہ وقت حبیب پاک ﷺ کی سنت پر چلنے کا ثواب حاصل کر سکتا ہے۔ اللہ کے محبوب ﷺ نے انسانی صحت کو قائم رکھنے کے جو زریں اصول بیان فرمائے وہ تمام انسانوں کے لئے بہتر اور کافی ہیں۔

آج دنیا کے طبی ماہرین جدید خطوط اور مشاہدات کی روشنی میں انسانی صحت کو قائم اور درست رکھنے کے نئے نئے اصول اور ضابطے مرتب کرتے ہیں۔ لیکن تاریخ اس بات کی شاہد کہ اللہ کے پیارے حبیب ﷺ نے حفظانِ صحت کے جو اصول آج سے چودہ سو چھتیس (۱۴۳۶) سال پہلے بیان فرمادیئے اُن کی حقیقتوں کا اعتراف زمانے کے ہر دور میں ہوا ہے، اور انہی اصولوں کو بنیاد بنا کر قدیم اور جدید ماہرین طب نے اپنے تجربات کیے ہیں۔

کسی دوا کے بغیر غذاؤں کے استعمال سے ہی انسانی صحت کو درست رکھنے کی درخشندہ مثال صرف دین اسلام میں ہی ملتی ہے۔ ہمارے پیارے حبیب پاک ﷺ نے جن غذاؤں کو خود تناول فرما کر پسندیدگی کا اظہار کیا اُن کے بارے میں تحقیق سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ یہ غذائیں انسانی جسم کی تعمیر اور نشوونما میں بہترین کردار ادا کرتی ہیں۔

گو یہ موضوع اتنا طویل ہے کہ اس پر لاتعداد صفحات لکھے جاسکتے ہیں لیکن اس کتاب میں رسول اللہ ﷺ کی غذاؤں اور مشروبات میں سے صرف ایک مشروب ”دودھ“ کو تحقیق کا موضوع بنایا گیا ہے۔

دودھ رسول اللہ ﷺ کا پسندیدہ مشروب تھا، آپ ﷺ اس کو بڑے اہتمام سے نوش فرماتے۔ مزید برآں اس کے بہت سے فضائل و احکام بیان کیے ہیں، جن میں رضاعت، دودھ پینے کے آداب، دودھ سے متعلق واقعات، خواب میں دودھ دیکھنے اور پینے کی تعبیرات وغیرہ شامل ہیں۔

اس کتاب میں آپ ﷺ کے اس پسندیدہ مشروب (یعنی دودھ) سے متعلق احکام بیان

کیے گئے ہیں، احقر نے دودھ کے عنوان سے کوئی مستقل تصنیف نہیں دیکھی گو دودھ کے عنوان سے بہت سارے فضائل و احکام شریعت کی نہر دودھ میں بہ رہے ہیں، بالفاظِ دیگر یہ کتاب شریعتِ محمدیہ کی نہر دودھ میں بہنے والے ”دودھ کے فضائل و احکام“ کو ایک سرائی میں جمع کرنے کی ادنیٰ کاوش ہے، بہر حال ضرورت محسوس کرتے ہوئے احقر نے اس موضوع ”دودھ کے فضائل و احکام“ پر ایک مدلل کتاب تیار کی ہے۔ ہر مسئلے کے ساتھ حوالہ کا اہتمام کیا گیا ہے۔

اگر اہل علم کو اس کتاب میں کوئی غلطی محسوس ہو تو وہ بندہ کو مطلع فرما کر شکر یہ کا موقع عنایت فرمائیں۔

شبیر احمد عثمانی

خادم مدرسہ و دارالافتاء حراء، ڈیویز بری

مدرسہ نمبر: 0044:1924 412315

موبائل نمبر: 0044:7783465233

ای میل: daruliftahira@hotmail.co.uk

usmaniwithflowerr@hotmail.co.uk

www.alhira.co.uk

2 William Street

Wf13 4Ay

Staincliffe, Dewsbury

United Kingdom

تشکر و امتنان

اس رب کا شکر یہ ادا کرنے سے قاصر ہوں جس نے حضرت انسان کو دنیا میں جنتی مشروب دودھ سے نوازا، اسے ماں کی چھاتی میں جاری فرما کر نومولود کی غذا کا بندوبست فرمایا اور مخصوص جانوروں کے تھنوں میں پیدا فرما کر اسے انسانوں کی خوراک کا ذریعہ بنا دیا۔

میں تمام حضرات کا شکر یہ ادا کرنا چاہوں گا جنہوں نے بندہ اشیم کے ساتھ تعاون کیا خواہ وہ تحریری صورت میں ہو یا پھر موبائل فون کے ذریعہ۔ بالخصوص حضرت مولانا مفتی یوسف ساچا صاحب زید مجدہ جنہوں نے اس کتاب کو پڑھنے کے بعد تقریظ لکھنے کی زحمت فرما کر بندہ کی خوشی میں اضافہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت کو صحت عطا فرمائے اور ان کی عمر دراز فرمائے۔ اس کے ساتھ حضرت مولانا عتیق صاحب مدظلہ (انڈیا) کا بھی مشکور ہوں جنہوں نے برطانیہ کے دورے کے دوران تقریظ لکھ کر شکر یہ کا موقع دیا۔

میں اپنے والدین کا بھی مشکور ہوں جنہوں نے بندہ کی حوصلہ افزائی ہی نہیں فرمائی بلکہ اس کی طباعت کی ذمہ داری بھی اٹھائی۔ بالخصوص والد محترم حضرت حافظ بشیر احمد صاحب حفظہ اللہ و رعاه جنہوں نے اس کتاب کی طباعت کے لئے سفر کی مشقت اٹھائی۔ حقیقت یہ ہے کہ احقر ان کی دعاؤں اور حوصلہ افزائی کے بغیر یہ کام کبھی سرانجام دینے کے قابل ہی نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کا سایہ عاطفت تا دیر احقر کے سر پر قائم و دائم رکھے۔

آخر میں ام عمیرہ کا مشکور ہوں جنہوں نے دورانِ تالیف میری حوصلہ افزائی ہی نہیں فرمائی بلکہ گھر کی اکثر ذمہ داریوں کو اپنے کندھے پر اٹھا کر بندہ کو تالیف کے لئے فارغ کیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے، ام عمیرہ حفظہا اللہ تعالیٰ، ہمارے بچوں اور والدین کو جنت الفردوس میں جمع فرما کر دودھ جیسے لذیذ مشروب سے سیراب فرمائے۔ آمین

احقر و اجہل شبیر احمد عثمانی عفی عنہ

باب نمبر (۱)

دودھ

دودھ عام طور پر ایک سفید مائع ہوتا ہے جو کہ ممالیہ کے پستانوں میں پیدا ہوتا ہے، جیسے کہ گائے کا دودھ یا انسانی دودھ۔ یہ مائع ممالیہ غدودوں میں پیدا ہوتا ہے جسے مادہ ممالیہ کے پستان، تھن وغیرہ کہا جاتا ہے۔ چونکہ نومولود ممالیہ بچوں کے دانت پیدائش کے وقت موجود نہیں ہوتے اس لیے ان کو دودھ کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ ضرورت اس وقت تک باقی رہتی ہے جب تک کہ ان کے مکمل دانت ٹھوس خوراک کھانے کے قابل نہیں ہو جاتے۔ دودھ میں موجود غذائی اجزاء ممالیہ بچوں کی افزائش اور نشوونما میں بھی مددگار ثابت ہوتا ہے۔

دودھ انسانی استعمال کی خوراک میں ایک اہم جز کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس میں معدنیات جیسے کیلشیم کی وافر مقدار موجود ہوتی ہے جو کہ ہڈیوں اور دانتوں کی مضبوطی کے لیے نہایت ضروری ہیں۔ اس کے علاوہ دودھ جسم میں پروٹین کی بھی مقدار فراہم کرتا ہے اور جسم کی حیاتیاتی ضروریات کو پورا کرنے میں مدد دیتا ہے۔ ایک تحقیق میں یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ دودھ کا ایک گلاس روزانہ استعمال کرنے پر جسم کی 44% حیاتیاتی ضروریات پوری ہو جاتی ہیں۔ دودھ کی بعض اقسام میں معدنیات جیسے کیلشیم کی مقدار خاطر خواہ نہیں ہوتی، لیکن پھر بھی ان سے ملائی اور پنیر حاصل ہو سکتا ہے۔

لفظ ”دودھ“ کے اشتقاقیات

لفظ ”دودھ“ کی جڑ سنسکرت زبان کا لفظ ”دُگدھ“ ہے، لیکن اسکی ہند۔ یورپی جڑیں اور بھی گہری ہیں اور اس سے ملتے جلتے قرابت دار الفاظ کئی ہند۔ یورپی زبانوں میں ملتے ہیں۔

بطور مثال اوستائی زبان (ایک ہزاروں سال پرانی مشرقی فارسی زبان) میں دغد، ونی میں، دلیخ اور نئی فارسی میں دوغ پائے جاتے ہیں۔

وَاللّٰهُ سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ



.....<http://ur.wikipedia.org/wiki/%D8%AF%D9%88>

%D8%AF%DA%BE

(فصل نمبر ۱)

قرآن مجید اور دودھ

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں دودھ کا ذکر فرماتے ہیں۔

جنت میں دودھ کی نہریں

جنت میں ایسے دودھ کی نہریں ہوں گی جن کا ذائقہ تبدیل نہیں ہوگا۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وَعَدَ الْمُتَّقُونَ فِيهَا أَنْهَارٌ مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ
مِنْ لَبَنٍ لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِنْ خَمْرٍ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ مِنْ
عَسَلٍ مُصَفًّى وَلَهُمْ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ كَمَنْ
هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ“۔

ترجمہ: ”جس جنت کا متقیوں سے وعدہ کیا جاتا ہے اس کی کیفیت یہ ہے کہ اس
میں بہت سی نہریں ایسے پانی کی ہیں جن میں ذرا تغیر نہ ہوگا اور بہت سی نہریں
دودھ کی ہیں جن کا ذائقہ ذرا بدلا ہوا نہ ہوگا، اور بہت سی نہریں شراب کی ہیں جو
پینے والوں کو بہت لذیذ معلوم ہوگی اور بہت سی نہریں شہد کی ہیں جو بالکل صاف
ہوگا اور ان کیلئے وہاں ہر قسم کے پھل ہوں گے اور ان کے رب کی طرف سے
بخشش ہوگی، کیا ایسے لوگ ان جیسے ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اور
کھولتا ہوا پانی ان کو پلایا جائے گا سو وہ ان کی انتڑیوں کے ٹکڑے کر ڈالے گا۔“

گوبر اور خون سے خالص دودھ

اللہ تعالیٰ انسان کے لئے جانوروں کے پیٹوں سے خالص دودھ مہیا کرتے ہیں۔

چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

”وَإِنَّ لَكُمْ فِي لَأْنَعِمٍ لَعِبْرَةً نُّسْقِيكُمْ مِمَّا فِي بُطُونِهِ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ
وَدَمٍ لَبْنَا خَالِصًا سَائِغًا لِلشَّرْبِ“ ۱۔

ترجمہ: ”اور بلاشبہ تمہارے لئے چوپایوں میں عبرت ہے، ہم تمہیں اس چیز میں پلاتے ہیں جو ان کے پیٹوں میں ہے، گوبر اور خون کے درمیان سے ایسا دودھ جو خالص ہے پینے والوں کے حلق میں آسانی سے اترنے والا ہے۔“

وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

۱۔۔۔۔ (سورۃ النحل: رقم الآیۃ، ۶۶، پارہ، ۱۴)

(فصل نمبر ۲)

حدیث کی روشنی میں دودھ کی افادیت

دودھ ایک ایسی مکمل غذا ہے جو کھانے پینے کو کفایت کرتی ہے، اس کے علاوہ اس کے اور بھی فوائد ہیں جو اپنے مقام پر ذکر کیے جائیں گے۔

دودھ کھانے اور پینے کو کفایت کرتا ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

”دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَلَى مَيْمُونَةَ فَجَاءَ تَنَا بِنَاءٍ مِنْ لَبْنٍ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى يَمِينِهِ وَخَالِدٌ عَلَى شِمَالِهِ فَقَالَ لِي: الشَّرْبَةُ لَكَ، فَإِنْ شِئْتَ آثَرْتُ بِهَا خَالِدًا، فَقُلْتُ: مَا كُنْتُ أُوَثِّرُ عَلَى سُورِكَ أَحَدًا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَطْعَمَهُ اللَّهُ الطَّعَامَ فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ، وَمَنْ سَقَاهُ اللَّهُ لَبْنًا فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ. وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ شَيْءٌ يَجْزِي مَكَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَيْرُ اللَّبَنِ“^۱

”ترجمہ: ”میں اور خالد بن ولید نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حضرت میمونہؓ کے ہاں داخل ہوئے وہ ایک برتن میں دودھ لے کر آئیں۔ آپ ﷺ نے دودھ پیا۔

۱.... (سنن الترمذی: أبواب الدعوات/باب ما يقول إذا أكل طعامًا، ج، ۵، ص، ۳۸۳، رقم الحدیث، ۳۴۵۵، دار الغرب الإسلامي، بیروت)

میں آپ کے دائیں اور خالد بائیں جانب تھے۔ چنانچہ حضورؐ نے مجھ سے فرمایا
 پینے کی باری تمہاری ہے لیکن اگر چاہو تو خالد کو ترجیح دو۔ پس میں نے کہا میں آپ
 کے جھوٹے پر کسی کو ترجیح نہیں دے سکتا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر اللہ
 تعالیٰ کسی کو کچھ کھلائے تو اسے چاہیے کہ یہ دعا پڑھے **اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ**
وَاطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ (اے اللہ ہمارے لئے اس میں برکت پیدا فرما اور ہمیں اس
 سے بہتر کھلا) اور اگر کسی کو اللہ دودھ پلائے تو وہ کہے (اے اللہ ہمارے لئے اس
 میں برکت پیدا فرما اور یہ (دودھ) مزید عطا فرما) پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا
 دودھ کے علاوہ کوئی چیز ایسی نہیں کہ کھانے اور پینے دونوں کے لئے کافی ہو۔

وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتْمُّ وَأَحْكَمُ

(باب نمبر ۲)

دودھ کے آداب

دودھ دیتے وقت دائیں طرف کا خیال رکھنا چاہیے
مجلس میں دودھ یا کوئی اور کھانے پینے والی چیز دیتے وقت دائیں جانب کا خیال رکھنا چاہیے،
بالفاظ دیگر مجلس میں سب سے پہلے اس شخص کو دودھ دیا جائے جو دائیں جانب بیٹھا ہوا ہے
خواہ وہ مرتبے میں کتنا ہی کم کیوں نہ ہو۔

چنانچہ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ:

”قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرِ، وَمَاتَ وَأَنَا
ابْنُ عَشْرِينَ، وَكُنُّ أُمَّهَاتِي يَحْتَسِنِي عَلَى خِدْمَتِهِ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَارَنَا
فَحَلَبْنَا لَهُ مِنْ شَاةٍ دَاجِنٍ، وَشِيبَ لَهُ مِنْ بَثْرِ فِي الدَّارِ، فَشَرِبَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ، وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ شِمَالِهِ: يَا
رَسُولَ اللَّهِ، أَعْطِ أَبَا بَكْرٍ، فَأَعْطَاهُ أُعْرَابِيًّا عَنْ يَمِينِهِ، وَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْأَيْمَنُ فَالْأَيْمَنُ“ ۱۔

ترجمہ: ”نبی ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو میری عمر دس سال تھی اور جب آپ
کا وصال ہوا تو میری عمر بیس سال تھی اور میری ماں مجھے آپ (ﷺ) کی خدمت
کرنے کی ترغیب دیتی تھی ایک مرتبہ آپ (ﷺ) ہمارے گھر تشریف لائے تو
ہم نے آپ کے لئے ایک پالی ہوئی بکری کا دودھ دوہا اور گھر کے کنوئیں کا پانی

۱۔..... (صحیح مسلم: کتاب الأشربة/باب استحباب إدارة الماء واللبن ونحوهما عن يمين المبتدء،
ج، ۳، ص، ۱۶۰۳، رقم الحدیث، ۲۰۲۹، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا تو رسول اللہ ﷺ نے وہ پیا حضرت عمرؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول (ﷺ) حضرت ابو بکرؓ کو عطا فرمائیں اور حضرت ابو بکرؓ آپ ﷺ کے بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے تو آپ (ﷺ) نے ایک دیہاتی آدمی کو جو آپ کے دائیں طرف بیٹھا تھا عطا فرمایا اور رسول اللہ نے فرمایا دائیں طرف سے شروع کرنا چاہیے اور پھر بائیں طرف سے شروع کرنا چاہیے۔

دودھ کا برتن ڈھکا ہونا چاہیے

حضرت ابو حمید ساعدیؓ فرماتے ہیں کہ:

أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِ لَبَنٍ مِنَ النَّقِيعِ لَيْسَ مُخَمَّرًا، فَقَالَ: أَلَا خَمْرَتَهُ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُوْدًا، قَالَ أَبُو حَمِيْدٍ: إِنَّمَا أَمْرٌ بِالْأَسْقِيَةِ أَنْ تُوكَأَ لَيْلًا، وَبِالْأَبْوَابِ أَنْ تُغْلَقَ لَيْلًا. ۱

ترجمہ: ”نبی ﷺ کی خدمت میں نقیع کے مقام سے ایک (شخص) دودھ کا پیالہ لے کر آیا وہ پیالہ ڈھکا ہوا نہیں تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس پیالہ کو ڈھکا کیوں نہیں اگرچہ لکڑی کی ایک آڑ ہی سے اس کو ڈھک دیتے حضرت ابو حمید فرماتے ہیں کہ آپ نے رات کو مشکیزوں کے منہ باندھنے کا اور رات کو دروازوں کو بند رکھنے کا حکم فرمایا۔“

دودھ دائیں ہاتھ سے پیے

شریعت اسلامیہ نے اس بات کی تعلیم دی ہے کہ دائیں ہاتھ سے کھایا اور پیا جائے، بغیر کسی عذر کے صرف بائیں سے کھانا شیطانی فعل ہے۔

چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

۱.... (صحیح مسلم: کتاب الأشربة/رباب فی شرب النبیذ وتخمیر الأناء، ج، ۳، ص، ۱۵۹۳، رقم الحدیث، ۲۰۱۰، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

”لَا تَأْكُلُوا بِالشَّمَالِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِالشَّمَالِ“ ۱۔

ترجمہ: ”تم بائیں ہاتھ سے مت کھاؤ کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔“

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

”إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ، وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ، فَإِنَّ

الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ، وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ“ ۲۔

ترجمہ: ”جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب

کوئی (پانی) پیے تو دائیں ہاتھ سے پیے کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے

کھاتا اور پیتا ہے۔“

حضرت اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

”أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ،

فَقَالَ: كُلْ بِيَمِينِكَ، قَالَ: لَا أُسْتَطِيعُ، قَالَ: لَا اسْتَطَعْتَ، مَا مَنَعَهُ إِلَّا

الْكِبَرُ، قَالَ: فَمَا رَفَعَهَا إِلَيَّ فِيهِ“ ۳۔

ترجمہ: ”ایک آدمی نے رسول اللہ کے پاس اپنے بائیں ہاتھ سے کھانا کھایا تو

آپ نے فرمایا اپنے دائیں ہاتھ سے کھا تو وہ آدمی کہنے لگا کہ میں ایسا نہیں کر سکتا

آپ نے فرمایا (اللہ کرے) تو اسے اٹھا ہی نہ سکے اس آدمی کو سوائے تکبر اور غرور

کے اور کسی چیز نے اس طرح کرنے سے نہیں روکا راوی کہتے ہیں کہ وہ آدمی اپنے

ہاتھ کو اپنے منہ تک نہ اٹھا سکا۔“

۱.... (صحیح مسلم: کتاب الأشربة/بَابُ آدَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَأَحْكَامِهِمَا، ج، ۳، ص، ۱۵۹۸،

رقم الحدیث، ۲۰۱۹، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

۲.... (سنن ابی داود: کتاب الأطعمة/بَابُ الْأَكْلِ بِالْيَمِينِ، ج، ۳، ص، ۳۴۹، رقم الحدیث، ۳۷۷۶،

المکتبة العصرية، صیدا، بیروت)

۳.... (صحیح مسلم: کتاب الأشربة/بَابُ آدَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَأَحْكَامِهِمَا، ج، ۳، ص،

۱۵۹۹، رقم الحدیث، ۲۰۲۱، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

مذکورہ روایات سے معلوم ہوا کہ دائیں ہاتھ سے کھانا پینا چاہیے اور بغیر کسی عذر کے صرف بائیں ہاتھ سے کھانا نہیں چاہیے اس لئے کہ یہ شیطانی عمل ہے، ہاں اگر کوئی کھانے یا پینے میں دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں ہاتھ کو معاون بنانا چاہے تو اس کی اجازت ہے جبکہ اصل کھانے کا عمل دائیں ہاتھ سے انجام دیا جائے۔ ۱۔

دودھ پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھے

کھانے یا پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھنی چاہیے۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ:

”أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَشْرَبُ فِي ثَلَاثَةِ أَنْفَاسٍ، إِذَا أَدْنَى الْإِنَاءَ إِلَى فِيهِ سَمَى اللَّهُ، فَإِذَا أَخْرَهُ حَمِدَ اللَّهُ، يَفْعَلُ بِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ“ ۲۔

ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ تین سانس میں پیتے تھے، جب برتن کو اپنے منہ کے قریب لاتے، تو اللہ تعالیٰ کا نام لیتے، اور جب اُس کو الگ کرتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے، یہ عمل تین مرتبہ کرتے تھے۔“

اور حضرت نوفل بن معاویہ دیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

”رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ بِثَلَاثَةِ أَنْفَاسٍ،

۱۔.... ”فَإِنْ اخْتَبَجَ إِلَى الْإِسْتِعَانَةِ بِالشَّمَالِ فَبِحَكْمِ التَّبَعِيَّةِ“.

(عملة القاري: كتاب الاطعمة/باب التسمية على الطعام والاكل باليمين، ج، ۲۱، ص، ۲۹، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

۲۔.... (المعجم الاوسط للطبرانی: ج، ۱، ص، ۲۵۷، رقم الحديث، ۸۳۰، دار الحرمین، القاهرة) قال الهیثمی: رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ عَتِيقُ بْنُ يَعْقُوبَ وَهُوَ أَحَدُ رِجَالِ الْمُوطَأِ عَنْ مَالِكٍ، رَوَاهُ عَنْهُ جَمَاعَةٌ مِنْهُمْ أَبُو زُرْعَةَ وَقَالَ: بَلَغَنِي أَنَّهُ حَفِظَ الْمُوطَأَ فِي حَيَاةِ الْإِمَامِ مَالِكٍ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

(مجمع الزوائد: ج، ۵، ص، ۸۱، تحت رقم الحديث، ۸۲۵۹، مكتبة القدسی، القاهرة)

يُسَمَّى اللَّهُ فِي أَوْلِيهَا، وَيَحْمَدُهُ فِي آخِرِهَا“ ۱۔

ترجمہ: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو تین سانس میں پیتے ہوئے دیکھا، اُس کے

شروع میں اللہ تعالیٰ کا نام لیا، اور اس کے آخر میں اللہ کی حمد کی“۔

مذکورہ روایات سے معلوم ہوا کہ دودھ یا کوئی اور مشروب پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھنی چاہیے۔ ۲۔

۱۔۔۔۔ (المعجم الاوسط للطبرانی: ج، ۱، ص، ۲۵۷، رقم الحدیث، ۸۴۰، دار الحرمین، القاہرہ)

قال الهیثمی: رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَفِيهِ شِبْلُ بَنِ الْعَلَاءِ وَهُوَ ضَعِيفٌ.

(مجمع الزوائد: ج، ۵، ص، ۸۱، تحت رقم الحدیث، ۸۲۶۰، مكتبة القدسی، القاہرہ)

۲۔۔۔۔ ”(كان يشرب ثلاثة أنفاس يسمى الله في أوله ويحمد الله في آخره) أي يسميه في ابتداء

الثلاث ويحمده في انتهائها ويحتمل أن المراد يسمي في أول كل شربة وآخرها ويؤيده في أوسط

الطبراني قال ابن حجر: حسن عن أبي هريرة أن المصطفى صلى الله عليه وسلم كان يشرب في

ثلاثة أنفاس إذا أدنى الإناء إلى فيه سمى الله وإذا آخره حمد الله يفعل ذلك ثلاثا وأصله في ابن

ماجه قال ابن القيم: للتسمية في الأول والحمد في الآخر تأثير عجيب في نفع الطعام والشراب

ودفع مضرته قال الإمام أحمد: إذا جمع الطعام أربعا فقد كمل إذا ذكر الله في أوله وحمده في آخره

وكثرة الأيدي عليه وكان من حل وقال الزين العراقي: هذا الخبر لا يعارضه خبر أبي الشيخ عن زيد

بن الأرقم بسند ضعيف أن النبي صلى الله عليه وسلم كان شربه بنفس واحد في خبر الحاكم عن

أبي قتادة وصححه إذا شرب أحدكم فليشرب بنفس واحد لحمل هذين الحديثين على ترك

النفس في الإناء

(ابن السني عن) أبي معاوية (نوفل بن معاوية) الدبلي بكسر الدال وسكون التحتية صحابي شهد

الفتح ومات بالمدينة زمن يزيد وقضية صنيع المؤلف أن هذا لم يخرج في أحد الكتب المشاهير

الذين وضع لهم الرموز وهو عجب فقد خرج الطبراني باللفظ المزبور عن نوفل المذكور ورواه

الطبراني أيضا في الأوسط والكبير بلفظ كان يشرب في ثلاثة أنفاس إذا أدنى الإناء إلى فيه سمى

الله وإذا آخره حمد الله يفعل ذلك ثلاث مرات قال الهیثمی: فيه عتيق بن يعقوب لم أعرفه وبقية

رجالہ رجال الصحیح“۔

(فيض القدير للمناوي: ج، ۵، ص، ۲۲۱، تحت رقم الحدیث، ۷۰۵۵، المكتبة التجارية الكبرى)

”أَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ بِسَنَدٍ حَسَنٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَشْرَبُ

فِي ثَلَاثَةِ أَنْفَاسٍ إِذَا أَدْنَى الْإِنَاءَ إِلَى فِيهِ يُسَمِّي اللَّهُ فَإِذَا آخَرَهُ حَمِدَ اللَّهُ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثًا وَأَصْلُهُ فِي بَنِ

مَاجَةَ وَلَهُ شَاهِدٌ مِنْ حَدِيثِ بَنِ مَسْعُودٍ عِنْدَ الْبَزَّارِ وَالطَّبْرَانِيِّ وَأَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ مِنْ حَدِيثِ بَنِ عَبَّاسٍ

الْمُشَارِ إِلَيْهِ قَبْلَ وَسَمُّوا إِذَا أَنْتُمْ شَرِبْتُمْ وَأَحْمَدُوا إِذَا أَنْتُمْ رَفَعْتُمْ وَهَذَا يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ شَاهِدًا

لِحَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ الْمَذْكُورِ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ الْمُرَادُ بِهِ فِي الْإِبْتِدَاءِ وَالْإِنْتِهَاءِ فَقَطْ وَاللَّهُ أَعْلَمُ“۔

(فتح الباري لابن حجر: كتاب الاشربة/ قوله باب الشرب بنفسين أو ثلاثة، ج، ۱۰، ص، ۹۳، دار

المعرفة، بيروت)

دودھ بیٹھ کر پینا چاہیے

کھڑے ہو کر دودھ یا پانی وغیرہ پینا سنت عمل نہیں، بلکہ بعض روایات میں کھڑے ہو کر کھانے پینے کی ممانعت آئی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

”أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا“ ۱۔

ترجمہ: ”نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر پینے سے تنبیہ فرمائی۔“

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

”أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا“ ۲۔

ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا۔“

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

”لَا يَشْرَبَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَائِمًا، فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِءْ“ ۳۔

ترجمہ: ”تم میں سے کوئی آدمی کھڑے ہو کر (پانی وغیرہ) نہ پیے اور جو آدمی بھول

کر پی لے تو وہ اسے قے کر ڈالے۔“

لیکن مذکورہ روایات کے برعکس بعض روایات میں کھڑے ہو کر پینے کا ذکر بھی ہے۔

چنانچہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن شعیب اپنے

والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ:

۱۔۔۔۔ (صحیح مسلم: کتاب الأشربة/باب كراهية الشرب قائماً، ج، ۳، ص، ۱۶۰۰، رقم الحديث،

۲۰۲۴، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

۲۔۔۔۔ (صحیح مسلم: کتاب الأشربة/باب كراهية الشرب قائماً، ج، ۳، ص، ۱۶۰۱، رقم الحديث،

۲۰۲۵، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

۳۔۔۔۔ (صحیح مسلم: کتاب الأشربة/باب كراهية الشرب قائماً، ج، ۳، ص، ۱۶۰۱، رقم الحديث،

۲۰۲۶، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

”رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا“۔^۱

ترجمہ: ”میں نے نبی کریم کو کھڑے اور بیٹھ کر (دونوں طرح) پیتے ہوئے دیکھا ہے۔“

اس کے علاوہ صحابہ کرام کے کھڑے ہو کر پینے کا ذکر روایات میں آتا ہے۔

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ:

”كُنَّا نَأْكُلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ

نَمْشِي، وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ“۔^۲

ترجمہ: ”ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں چلتے پھرتے اور کھڑے ہو

کر کھایا پیا کرتے تھے۔“

مسلم سے روایت ہے کہ:

”رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَشْرَبُ قَائِمًا“۔^۳

ترجمہ: ”میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھڑے ہو کر پانی پیتے ہوئے دیکھا۔“

عبداللہ بن عامر سے روایت ہے کہ:

”أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عُمَرَ يَشْرَبُ قَائِمًا“۔^۴

ترجمہ: ”انہوں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ کو کھڑے ہو کر پانی پیتے ہوئے دیکھا۔“

حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ:

۱.... (سنن الترمذی: أبواب الأشربة/باب ما جاء في الرخصة في الشرب قائمًا، ج، ۴، ص، ۳۰۱،

رقم الحدیث، ۱۸۸۳، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي، مصر)

قال الترمذی: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۲.... (سنن الترمذی: أبواب الأشربة/باب ما جاء في النهي عن الشرب قائمًا، ج، ۴، ص، ۳۰۰، رقم

الحدیث، ۱۸۸۰، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي، مصر)

۳.... (مصنف لابن أبي شيبة: كتاب الأشربة/من رخص في الشرب قائمًا، ج، ۵، ص، ۱۰۰، رقم

الحدیث، ۲۴۱۰۲، مكتبة الرشد، الرياض)

۴.... (مصنف لابن أبي شيبة: كتاب الأشربة/من رخص في الشرب قائمًا، ج، ۵، ص، ۱۰۱، رقم

الحدیث، ۲۴۱۱۰، مكتبة الرشد، الرياض)

”أَنَا فَأَكُلُ قَائِمًا، وَأَشْرَبُ قَائِمًا“۔^۱

ترجمہ: ”میں کھڑا ہو کر کھاتا ہوں اور پیتا ہوں“۔

نزال بن سبرہ کہتے ہیں کہ:

”أَتَى عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى بَابِ الرَّحْبَةِ فَشَرِبَ قَائِمًا فَقَالَ: إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُ أَحَدَهُمْ أَنْ يَشْرَبَ وَهُوَ قَائِمٌ، وَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَمَا رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ“۔^۲

ترجمہ: ”وہ علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مسجد کوفہ کے صحن میں حاضر ہوئے پھر علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر پیا اور کہا کہ کچھ لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو مکروہ سمجھتے ہیں حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کرتے دیکھا ہے جس طرح تم نے مجھے اس وقت کھڑے ہو کر پانی پیتے دیکھا ہے“۔

زہری فرماتے ہیں کہ:

”كَانَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَا يَرِيَانِ بِالشُّرْبِ قَائِمًا بَأْسًا كَانَا يَشْرَبَانِ وَهُمَا قَائِمَانِ وَرَوَيْنَا عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُ قَائِمًا“۔^۳

ترجمہ: ”سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کھڑے ہو کر پینے میں کوئی حرج محسوس نہ کرتے تھے اور دونوں کھڑے ہو کر پی لیتے تھے اور ابو بکرہ سے منقول ہے کہ وہ بھی کھڑے ہو کر پی لیتے تھے“۔

۱.....(السنن الكبرى للبيهقي: أبواب الوليمة/بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ قَائِمًا، ج، ۷، ص، ۴۶۱، رقم الحديث، ۱۴۶۳۸، دار الكتب العلمية، بيروت)

۲.....(صحيح البخاري: كتاب الأشربة/بَابُ الشُّرْبِ قَائِمًا، ج، ۷، ص، ۱۱۰، رقم الحديث، ۵۶۱۵، دار طوق النجاة)

۳.....(السنن الكبرى للبيهقي: أبواب الوليمة/بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ قَائِمًا، ج، ۷، ص، ۴۶۱، رقم الحديث، ۱۴۶۵۰، دار الكتب العلمية، بيروت)

مذکورہ روایات کے پیش نظر کھڑے ہو کر دودھ یا کوئی اور مشروب پینے کے حکم کے متعلق اہل علم سے مختلف اقوال منقول ہیں، بعض نے اگرچہ کھڑے ہو کر پینے کو حرام قرار دیا ہے، لیکن دلائل کی روشنی میں زیادہ قول یہی راجح معلوم ہوتا ہے کہ کھڑے ہو کر پینے میں گناہ لازم نہیں آتا جیسا کہ کئی روایات سے معلوم ہوتا ہے۔ ۱

وہ روایات جن میں کھڑے ہو کر پینے کی ممانعت یا ناپسندیدگی کا اظہار کیا گیا ہے، وہ اس صورت میں ہے جبکہ اس کو عادت بنا لیا جائے یا ضرورت نہ ہونے کی وجہ سے مکروہ تنزیہی مراد ہے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ مشروب خواہ دودھ ہو یا پانی بیٹھ کر ہی پیا جائے، اور کھڑے ہو کر پینے کی عادت سے پرہیز کرنا چاہیے۔ ۲

۱..... " (وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى: أَيُّ فِي تَنْزِيهِهِ وَتَأْدِيبِ وَتَنْبِيهِ. (أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا): قَالَ النَّوَوِيُّ: وَفِي رِوَايَةٍ "حَدَّثَ عَنِ الشَّرْبِ قَائِمًا. " وَفِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ: لَا يَشْرَبَنَّ أَحَدُكُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِءْ. وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: (سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ "، وَفِي أُخْرَى: أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ "، وَرَوَى أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ شَرِبَ قَائِمًا وَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّ كَمَا رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ، وَقَدْ أَشْكَلَ عَلَيَّ بَعْضُهُمْ وَجْهَ التَّوْفِيقِ بَيْنَ هَذِهِ الْأَحَادِيثِ، وَأَوْلُوا فِيهَا بِمَا لَا جَدْوَى فِي نَقْلِهِ، وَالصُّوَابُ فِيهَا أَنَّ النَّهْيَ مَحْمُولٌ عَلَى كَرَاهَةِ التَّنْزِيهِ، وَأَمَّا شَرْبُهُ قَائِمًا فَبَيَانٌ لِلْجَوَازِ، وَأَمَّا مَنْ زَعَمَ النَّسْخَ أَوْ الضَّعْفَ فَقَدْ غَلَطَ غَلَطًا فَاجْشًا، وَكَيْفَ يُصَارُ إِلَى النَّسْخِ مَعَ إِمْكَانِ الْجَمْعِ بَيْنَهُمَا لَوْ ثَبَتَ التَّارِيخُ، وَأَنِّي لَهُ بِذَلِكَ وَإِلَى الْقَوْلِ بِالضَّعْفِ مَعَ صِحَّةِ الْكُلِّ، وَأَمَّا قَوْلُهُ: (فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِءْ) فَمَحْمُولٌ عَلَى الْإِسْتِحْبَابِ فَيُسْتَحَبُّ لِمَنْ شَرِبَ قَائِمًا أَنْ يَتَّقِيَاهُ لِهَذَا الْحَدِيثِ الصَّحِيحِ الصَّرِيحِ، فَإِنَّ الْأَمْرَ إِذَا تَعَدَّرَ حَمَلُهُ عَلَى الْوُجُوبِ حُمِلَ عَلَى الْإِسْتِحْبَابِ. وَقَالَ الْقَاضِي رَحِمَهُ اللَّهُ: هَذَا النَّهْيُ مِنْ قَبِيلِ التَّأْدِيبِ وَالْإِرْشَادِ إِلَى مَا هُوَ الْأَخْلَقُ وَالْأَوْلَى، وَلَيْسَ نَهْيٌ تَحْرِيمٌ حَتَّى يُعَارِضَهُ مَا رَوَى أَنَّهُ فَعَلَ خِلَافَ ذَلِكَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ".

(مرقاة المفاتيح: ج، ۷، ص، ۲۷۶، تحت رقم الحديث، ۴۲۶۶، دار الفكر، بيروت، لبنان)

۲..... "وَاسْتَدَلُّ أَهْلُ الظَّاهِرِ بِهَذِهِ الْأَحَادِيثِ عَلَى تَحْرِيمِ الشَّرْبِ قَائِمًا ثُمَّ كَيْفِيَّةِ الْجَمْعِ بَيْنَهُمَا عَلَى أَقْوَالٍ: أَحَدُهَا: أَنَّ النَّهْيَ مَحْمُولٌ عَلَى التَّنْزِيهِ لَا عَلَى التَّحْرِيمِ، وَهُوَ الَّذِي صَارَ إِلَيْهِ الْأَيْمَةُ الْجَامِعُونَ بَيْنَ الْحَدِيثِ وَالْفِقْهِ..... وَقَالَ النَّوَوِيُّ فِي (شرح مُسَلِّم) الصُّوَابُ أَنَّ النَّهْيَ مَحْمُولٌ عَلَى كَرَاهَةِ التَّنْزِيهِ، وَأَمَّا شَرْبُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا فَبَيَانُهُ لِلْجَوَازِ فَلَا إِشْكَالَ وَلَا تَعَارُضَ ".

(عمدة القاري: كتاب الأشربة/باب الشرب قائما، ج، ۲۱، ص، ۱۹۳، دار إحياء التراث العربی)

"وَسَلَّكَ الْعُلَمَاءُ فِي ذَلِكَ مَسَالِكَ أَحَدُهَا التَّرْجِيحُ وَأَنَّ أَحَادِيثَ الْجَوَازِ اثْبَتُ مِنْ أَحَادِيثِ النَّهْيِ

﴿بقية حاشية الگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

دودھ پینے کے بعد کی دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ:

”دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ
عَلَى مَيْمُونَةَ فَجَاءَ تَنَا بِنَاءٍ مِنْ لَبَنِ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

وَهَذِهِ طَرِيقَةُ أَبِي بَكْرٍ الْأَثَرِمِ فَقَالَ حَدِيثٌ أَنَسٍ يَعْنِي فِي النَّهْيِ جَيِّدُ الْإِسْنَادِ وَلَكِنْ قَدْ جَاءَ عَنْهُ خِلَافُهُ
يَعْنِي فِي الْجَوَازِ قَالَ وَلَا يَلْزَمُ مِنْ كَوْنِ الطَّرِيقِ إِلَيْهِ فِي النَّهْيِ اثْبَتَ مِنَ الطَّرِيقِ إِلَيْهِ فِي الْجَوَازِ أَنْ لَا
يَكُونَ الَّذِي يُقَابِلُهُ أَقْوَى لِأَنَّ الثَّبْتَ قَدْ يَرَوَى مَنْ هُوَ ذُوهُ الشَّيْءِ فَيَرْجَحُ عَلَيْهِ فَقَدْ رُجِحَ نَافِعٌ عَلَى
سَالِمٍ فِي بَعْضِ الْأَحَادِيثِ عَنْ بَنِ عُمَرَ وَسَالِمٍ مُقَدَّمٌ عَلَى نَافِعٍ فِي الثَّبْتِ وَقَدَّمَ شَرِيكَ عَلَى الثَّوْرِيِّ فِي
حَدِيثَيْنِ وَسُفْيَانَ مُقَدَّمٌ عَلَيْهِ فِي جُمْلَةِ أَحَادِيثِ ثُمَّ أَسَدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا بَأْسَ بِالشُّرْبِ قَائِمًا قَالَ
الْأَثَرِمُ قَدَلُّ عَلَى أَنَّ الرَّوَايَةَ عَنْهُ فِي النَّهْيِ لَيْسَتْ ثَابِتَةً وَإِلَّا لَمَا قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ قَالَ وَيَدُلُّ عَلَى وَهَاءِ
أَحَادِيثِ النَّهْيِ أَيْضًا اتِّفَاقُ الْعُلَمَاءِ عَلَى أَنَّهُ لَيْسَ عَلَى أَحَدٍ شَرِبَ قَائِمًا أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْمَسْلُوكَ الثَّانِي
دَعْوَى النَّسْخِ وَإِلَيْهَا جَنَحَ الْأَثَرِمُ وَبَنِ شَاهِينَ فَقَرَّرَا عَلَى أَنَّ أَحَادِيثَ النَّهْيِ عَلَى تَقْدِيرِ ثُبُوتِهَا مَنْسُوخَةٌ
بِأَحَادِيثِ الْجَوَازِ بِقَرِينَةِ عَمَلِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ وَمُعْظَمِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ بِالْجَوَازِ وَقَدْ عَكَسَ
ذَلِكَ بَنِ حَزْمٍ فَادَّعَى نَسْخَ أَحَادِيثِ الْجَوَازِ بِأَحَادِيثِ النَّهْيِ مُتَمَسِّكًا بِأَنَّ الْجَوَازَ عَلَى وَفْقِ الْأَصْلِ
وَأَحَادِيثِ النَّهْيِ مُقَرَّرَةٌ لِحُكْمِ الشَّرْعِ فَمَنْ ادَّعَى الْجَوَازَ بَعْدَ النَّهْيِ فَعَلَيْهِ الْبَيَانُ فَإِنَّ النَّسْخَ لَا يَثْبُتُ
بِالْإِحْتِمَالِ وَأَجَابَ بَعْضُهُمْ بِأَنَّ أَحَادِيثَ الْجَوَازِ مُتَأَخَّرَةٌ لِمَا وَقَعَ مِنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجَّةِ
الْوَدَاعِ كَمَا سَيَأْتِي ذِكْرُهُ فِي هَذَا الْبَابِ مِنْ حَدِيثِ بَنِ عَبَّاسٍ وَإِذَا كَانَ ذَلِكَ الْأَخِيرُ مِنْ فِعْلِهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَلَّ عَلَى الْجَوَازِ وَيَتَأَيَّدُ بِفِعْلِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ بَعْدَهُ الْمَسْلُوكِ الثَّلَاثُ الْجَمْعُ بَيْنَ
الْخَبَرَيْنِ بِضَرْبٍ مِنَ التَّأْوِيلِ فَقَالَ أَبُو الْفَرَجِ الثَّقَفِيُّ فِي نَصْرِهِ الصَّحَاحَ وَالْمُرَادُ بِالْقِيَامِ هُنَا الْمَشْيُ
يُقَالُ قَامَ فِي الْأَمْرِ إِذَا مَشَى فِيهِ وَقَمْتُ فِي حَاجَتِي إِذَا سَعَيْتُ فِيهَا وَقَضَيْتُهَا وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالَى إِلَّا مَا
دُمْتُ عَلَيْهِ قَائِمًا أَيُّ مُوَاطِبًا بِالْمَشْيِ عَلَيْهِ وَجَنَحَ الطَّحَاوِيُّ إِلَى تَأْوِيلِ آخِرٍ وَهُوَ حَمَلُ النَّهْيِ عَلَى مَنْ
لَمْ يُسَمَّ عِنْدَ شُرْبِهِ وَهَذَا إِنْ سَلِمَ لَهُ فِي بَعْضِ الْأَفَاطِ الْأَحَادِيثِ لَمْ يَسَلِّمْ لَهُ فِي بَقِيَّتِهَا وَسَلِّكَ آخَرُونَ
فِي الْجَمْعِ حَمَلُ أَحَادِيثِ النَّهْيِ عَلَى كَرَاهَةِ التَّنْزِيهِ وَأَحَادِيثِ الْجَوَازِ عَلَى بَيَانِهِ وَهِيَ طَرِيقَةُ الْخَطَابِيِّ
وَبَنِ بَطَّالٍ فِي آخَرِينَ وَهَذَا أَحْسَنُ الْمَسَالِكِ وَأَسْلَمُهَا وَأَبْعَدُهَا مِنَ الْإِعْتِرَاضِ وَقَدْ أَشَارَ الْأَثَرِمُ إِلَى
ذَلِكَ أَخِيرًا فَقَالَ إِنْ ثَبَّتَ الْكَرَاهَةَ حُمِلَتْ عَلَى الْإِرْشَادِ وَالتَّأْدِيبِ لَا عَلَى التَّحْرِيمِ وَبِذَلِكَ جَزَمَ
الطَّبْرِيُّ وَأَيْدَهُ بِأَنَّهُ لَوْ كَانَ جَائِزًا لَمْ يَكُنْ حَرْمًا أَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يَكُنْ جَوَازًا لَبَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذَلِكَ بَيَانًا وَاصِحًا فَلَمَّا تَعَارَضَتِ الْأَخْبَارُ بِذَلِكَ جَمَعْنَا بَيْنَهُمَا بِهَذَا وَقِيلَ إِنَّ النَّهْيَ عَنْ ذَلِكَ إِنَّمَا هُوَ
مِنْ جِهَةِ الطَّبِّ مَخَافَةً وَقُوعِ ضَرَرٍ بِهِ فَإِنَّ الشُّرْبَ قَاعِدًا أَمَكْنُ وَأَبْعَدُ مِنَ الشَّرْقِ وَحُصُولِ الْوَجَعِ فِي
الْكَبِدِ أَوْ الْحَلْقِ وَكُلُّ ذَلِكَ قَدْ لَا يَأْمَنُ مِنْهُ مَنْ شَرِبَ قَائِمًا“

(فتح الباري لابن حجر: قوله باب الشرب قائما، ج، ۱۰، ص، ۸۴، دار المعرفه، بيروت)

عَلَى يَمِينِهِ وَخَالِدٌ عَلَى شِمَالِهِ فَقَالَ لِي: الشَّرْبَةُ لَكَ، فَإِنْ شِئْتَ
 آثَرْتُ بِهَا خَالِدًا، فَقُلْتُ: مَا كُنْتُ أُؤَثِّرُ عَلَى سُورِكَ أَحَدًا، ثُمَّ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَطْعَمَهُ اللَّهُ الطَّعَامَ
 فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ، وَمَنْ سَقَاهُ اللَّهُ لَبَنًا
 فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ. وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ
 شَيْءٌ يَجْزِي مَكَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَيْرُ اللَّبَنِ“ ۱۔

ترجمہ: ”میں اور خالد بن ولیدؓ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حضرت میمونہؓ کے ہاں
 داخل ہوئے وہ ایک برتن میں دودھ لے کر آئیں۔ آپؐ نے دودھ پیا۔ میں
 آپ ﷺ کے دائیں اور خالد بائیں جانب تھے۔ چنانچہ حضور ﷺ نے مجھ سے
 فرمایا پینے کی باری تمہاری ہے لیکن اگر چاہو تو خالد کو ترجیح دو۔ پس میں نے کہا میں
 آپؐ کے جھوٹے پر کسی کو ترجیح نہیں دے سکتا۔ پھر رسول اللہؐ نے فرمایا اگر اللہ
 تعالیٰ کسی کو کچھ کھلائے تو اسے چاہیے کہ یہ دعا پڑھے اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ
 وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهَا (اے اللہ ہمارے لئے اس میں برکت پیدا فرما اور ہمیں
 اس سے بہتر کھلا) اور اگر کسی کو اللہ دودھ پلائے تو وہ کہے (اے اللہ ہمارے لئے
 اس میں برکت پیدا فرما اور یہ (دودھ) مزید عطا فرما) پھر نبی اکرمؐ نے فرمایا
 دودھ کے علاوہ کوئی چیز ایسی نہیں کہ کھانے اور پینے دونوں کے لئے کافی ہو۔“

مذکورہ روایت سے معلوم ہوا کہ دودھ پینے کے بعد رسول اللہ ﷺ کی سکھائی ہوئی دعا مانگنی
 چاہیے۔ مزید برآں یہ روایت واضح طور پر دلالت کر رہی ہے کہ دودھ سے بڑھ کر کوئی چیز
 نہیں، اسی وجہ سے نومولود کی پہلی غذا بھی دودھ کو قرار دیا، اللہ تعالیٰ نے اس میں عجیب و غریب

۱۔.... (سنن الترمذی: ابواب الدعوات/باب ما يقول إذا أكل طعام، ج، ۵، ص، ۳۸۳، رقم الحدیث،
 ۳۳۵۵، دار الغرب الإسلامي، بیروت)

فوائد رکھے ہیں۔

چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

”وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُسْقِيكُمْ مِمَّا فِي بُطُونِهِ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ
وَدَمٍ لَبْنَا خَالِصًا سَائِغًا لِلشَّارِبِينَ“ ۱۔

ترجمہ: ”اور تمہارے لیے مویشیوں میں بھی ایک سبق موجود ہے۔ ان کے پیٹ سے گوبر اور خون کے درمیان ہم ایک چیز تمہیں پلاتے ہیں، یعنی خالص دودھ، جو پینے والوں کے لیے نہایت خوشگوار ہے۔“

اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو محبوب رکھتے ہیں جو مشروب پینے کے بعد اللہ کی حمد کرتا ہے۔

چنانچہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تبارک و تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

”إِنَّ اللَّهَ لَيْرْضَىٰ عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا أَوْ
يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا“ ۲۔

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ اس بندے پر خوش ہوتا ہے جو ایک کھانا کھا کر اس پر اللہ کا شکر ادا کرے یا جو بھی چیز پیے اس پر اللہ کا شکر ادا کرے۔“

دودھ پلانے والے کے لئے دعا کرے

جو شخص کسی دوسرے کو کھلائے یا پلائے تو اسے چاہیے کہ کھلانے یا پلانے والے کو دعا دے اس

۱۔۔۔۔ (سورۃ النحل: رقم الآیة ۶۶، پارہ ۱۴)

”فِيهِ دَلَالَةٌ ظَاهِرَةٌ عَلَىٰ أَنَّهُ لَا شَيْءَ خَيْرٌ مِنَ اللَّبَنِ؛ وَلِذَا جُعِلَ غِذَاءَ الصَّبِيِّ فِي أَوَّلِ الْفِطْرَةِ مَعَ مَا فِيهِ مِنْ عَجَائِبِ الْقُدْرَةِ الْبَاهِرَةِ حَيْثُ قَالَ تَعَالَى: (نُسْقِيكُمْ مِمَّا فِي بُطُونِهِ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَبْنَا خَالِصًا سَائِغًا لِلشَّارِبِينَ“

(مرقاۃ لمفاتیح: کتاب الأطعمة/باب الأشربة، ج، ۷، ص، ۲۷۵، تحت رقم الحدیث، ۴۲۸۳، دار الفکر، بیروت، لبنان)

۲۔۔۔۔ (صحیح مسلم: باب استحباب حمد اللہ تعالیٰ بعد الأکل والشرب/کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، ج، ۴، ص، ۲۰۹۵، رقم الحدیث، ۲۷۳۳، دار إحياء التراث العربی، بیروت)

لئے کہ کھانے سے فارغ ہونے پر پلانے یا کھلانے والے کے لئے دعا کرنا رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔

چنانچہ حضرت مقدادؓ سے روایت ہے کہ:

”أَقْبَلْتُ أَنَا وَصَاحِبَانِ لِي، وَقَدْ ذَهَبَتْ أَسْمَاعُنَا وَأَبْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ، فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ أَنْفُسَنَا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْهُمْ يَقْبَلُنَا، فَاتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ بِنَا إِلَى أَهْلِهِ، فَإِذَا ثَلَاثَةٌ أَعْزِرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْتَلِبُوا هَذَا اللَّبْنَ بَيْنَنَا، قَالَ: فَكُنَّا نَحْتَلِبُ فَيُشْرَبُ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنَّا نَصِيبَهُ، وَنَرْفَعُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيبَهُ، قَالَ: فَيَجِيءُ مِنْ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيمًا لَا يُوقِظُ نَائِمًا، وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ، قَالَ: ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي، ثُمَّ يَأْتِي شَرَابَهُ فَيُشْرَبُ، فَاتَانِي الشَّيْطَانُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَقَدْ شَرِبْتُ نَصِيبِي، فَقَالَ: مُحَمَّدٌ يَأْتِي الْأَنْصَارَ فَيُتَحَفُونَهُ، وَيُصِيبُ عِنْدَهُمْ مَا بِهِ حَاجَةٌ إِلَى هَذِهِ الْجُرْعَةِ، فَاتَيْتُهَا فَشَرِبْتُهَا، فَلَمَّا أَنْ وَغَلْتُ فِي بَطْنِي، وَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ إِلَيْهَا سَبِيلٌ، قَالَ: نَدَمَنِي الشَّيْطَانُ، فَقَالَ: وَيُحَكُّ، مَا صَنَعْتَ أَشْرَبْتَ شَرَابَ مُحَمَّدٍ، فَيَجِيءُ فَلَا يَجِدُهُ فَيَدْعُو عَلَيْكَ فَتَهْلِكُ فَتَذْهَبُ دُنْيَاكَ وَآخِرَتُكَ، وَعَلَى شِمْلَةٍ إِذَا وَضَعْتُهَا عَلَى قَدَمِي خَرَجَ رَأْسِي، وَإِذَا وَضَعْتُهَا عَلَى رَأْسِي خَرَجَ قَدَمَايَ، وَجَعَلَ لَا يَجِيئُنِي النَّوْمُ، وَأَمَّا صَاحِبَايَ فَنَامَا وَلَمْ يَصْنَعَا مَا صَنَعْتُ، قَالَ: فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ، فَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يُسَلِّمُ، ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى، ثُمَّ أَتَى شَرَابَهُ فَكَشَفَ عَنْهُ، فَلَمْ يَجِدْ فِيهِ شَيْئًا، فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَقُلْتُ: الْآنَ يَدْعُو

عَلَىٰ فَاهْلِكَ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ، اطْعِمْ مَنْ اطْعَمَنِي، وَأَسْقِ مَنْ أَسْقَانِي،
 قَالَ: فَعَمَدْتُ إِلَى الشَّمْلَةِ فَشَدَدْتُهَا عَلَيَّ، وَأَخَذْتُ الشَّفْرَةَ
 فَانْطَلَقْتُ إِلَى الْأَعْنُرِ أَيُّهَا أَسْمَنُ، فَأَذْبَحُهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا هِيَ حَافِلَةٌ، وَإِذَا هُنَّ حُفْلٌ كُلُّهُنَّ، فَعَمَدْتُ إِلَى إِنَاءِ
 لَالٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانُوا يَطْمَعُونَ أَنْ يَحْتَلِبُوا فِيهِ،
 قَالَ: فَحَلَبْتُ فِيهِ حَتَّى عَلَتْهُ رَعْوَةٌ، فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَشْرَبْتُمْ شَرَابَكُمْ اللَّيْلَةَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ،
 اشْرَبْ، فَشَرِبَ، ثُمَّ نَاوَلَنِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اشْرَبْ، فَشَرِبَ،
 ثُمَّ نَاوَلَنِي، فَلَمَّا عَرَفْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَوَى
 وَأَصَبْتُ دَعْوَتَهُ، ضَحِكْتُ حَتَّى أُلْقِيْتُ إِلَى الْأَرْضِ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِحْدَى سَوَاتِكِ يَا مِقْدَادُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ
 اللَّهِ، كَانَ مِنْ أَمْرِي كَذَا وَكَذَا وَفَعَلْتُ كَذَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا هَذِهِ إِلَّا رَحْمَةٌ مِنَ اللَّهِ، أَفَلَا كُنْتَ آذَنْتَنِي فَنُوقِظَ
 صَاحِبِينَا فَيُصَيِّبَانِ مِنْهَا، قَالَ: فَقُلْتُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا أَبَالِي
 إِذَا أَصَبْتَهَا وَأَصَبْتُهَا مَعَكَ مَنْ أَصَابَهَا مِنَ النَّاسِ“ ۱۔

ترجمہ: ”میں اور میرے دو ساتھی آئے اور تکلیف کی وجہ سے ہماری قوت سماعت اور قوت بصارت چلی گئی تھی ہم نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ (رضی اللہ عنہم) پر پیش کیا تو اس میں سے کسی نے بھی ہمیں قبول نہیں کیا پھر ہم نبی کی خدمت میں آئے آپ ﷺ ہمیں اپنے گھر کی طرف لے گئے تین بکریاں تھیں

۱۔۔۔۔ (صحیح مسلم: کتاب الأشربة/باب إكرام الضيف وفضل إيثاره، ج، ۳، ص، ۱۶۲۵، رقم الحدیث، ۲۰۵۵، دار إحياء التراث العربی، بیروت)

نبی ﷺ نے فرمایا ان بکریوں کا دودھ نکالو پھر ہم ان کا دودھ نکالتے تھے اور ہم میں سے ہر ایک آدمی اپنے حصے کا دودھ پیتا اور ہم نبی ﷺ کا حصہ اٹھا کر رکھ دیتے راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ رات کے وقت تشریف لاتے سلام کرتے کہ سونے والا بیدار نہ ہوتا اور جاگنے والا سن لیتا پھر آپ ﷺ مسجد میں تشریف لاتے اور نماز پڑھتے پھر آپ اپنے دودھ کے پاس آئے اور اسے پیتے ایک رات شیطان آیا جبکہ میں اپنے حصے کا دودھ پی چکا تھا شیطان کہنے لگا کہ محمد انصار کے پاس آتے ہیں اور آپ ﷺ کو تحفے دیتے ہیں اور آپ ﷺ کو جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے وہ مل جاتی ہے آپ ﷺ کو اس ایک گھونٹ دودھ کی کیا ضرورت ہوگی پھر میں آیا اور میں نے وہ دودھ پی لیا جب وہ دودھ میرے پیٹ میں چلا گیا اور مجھے اس بات کا یقین ہو گیا کہ اب آپ ﷺ کو دودھ ملنے کا کوئی راستہ نہیں ہے تو شیطان نے مجھے ندامت دلائی اور کہنے لگا تیری خرابی ہو تو نے یہ کیا کیا تو نے محمد ﷺ کے حصے کا دودھ بھی پی لیا آپ آئیں گے اور وہ دودھ نہیں پائیں گے تو تجھے بد دعا دیں گے تو ہلاک ہو جائے گا اور تیری دنیا و آخرت برباد ہو جائے گی میرے پاس ایک چادر تھی جب میں اسے اپنے پاؤں پر ڈالتا تو میرا سر کھل جاتا اور جب میں اسے اپنے سر پر ڈالتا تو میرے پاؤں کھل جاتے اور مجھے نیند بھی نہیں آرہی تھی جبکہ میرے دونوں ساتھی سو رہے تھے انہوں نے وہ کام نہیں کیا جو میں نے کیا تھا بالآخر نبی ﷺ تشریف لائے اور نماز پڑھی پھر آپ اپنے دودھ کی طرف آئے برتن کھولا تو اس میں آپ ﷺ نے کچھ نہ پایا تو آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا میں نے دل میں کہا اب آپ میرے لئے بد دعا فرمائیں گے پھر میں ہلاک ہو جاؤں گا تو آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ! تو اسے کھلا جو مجھے کھلائے اور تو اسے پلا جو مجھے پلائے (میں نے یہ سن

کر) اپنی چادر مضبوط کر کے باندھ لی پھر میں چھری پکڑ کر بکریوں کی طرف چل پڑا کہ ان بکریوں میں سے جو موٹی بکری ہو اسے رسول اللہ ﷺ کے لئے ذبح کر ڈالوں میں نے دیکھا کہ اس میں ایک تھن دودھ سے بھرا پڑا ہے بلکہ سب بکریوں کے تھن دودھ سے بھرے پڑے تھے پھر میں نے اس گھر کے برتنوں میں سے وہ برتن لیا کہ جس میں دودھ نہیں دوہا جاتا تھا پھر میں نے اس برتن میں دودھ نکالا یہاں تک کہ دودھ کی جھاگ اوپر تک آگئی پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم نے رات کو اپنے حصہ کا دودھ پی لیا تھا میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ دودھ پیں آپ نے وہ دودھ پیا پھر آپ ﷺ نے مجھے دیا پھر جب مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ ﷺ سیر ہو گئے ہیں اور آپ ﷺ کی دعا میں نے لے لی ہے تو میں ہنس پڑا یہاں تک کہ مارے خوشی کے میں زمین پر لوٹ پوٹ ہونے لگا نبی ﷺ نے فرمایا اے مقدا یہ تیری ایک بری عادت ہے میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میرے ساتھ تو اس طرح کا معاملہ ہوا ہے اور میں نے اس طرح کر لیا ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا اس وقت کا دودھ سوائے اللہ کی رحمت کے اور کچھ نہ تھا تو نے مجھے پہلے ہی کیوں نہ بتا دیا تا کہ ہم اپنے ساتھیوں کو بھی جگا دیتے وہ بھی اس میں سے دودھ پی لیتے میں نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے جب آپ ﷺ نے یہ دودھ پی لیا ہے اور میں نے بھی یہ دودھ پی لیا ہے تو اب مجھے اور کوئی پرواہ نہیں (یعنی میں نے اللہ کی رحمت حاصل کر لی ہے تو اب مجھے کیا پرواہ) (بوجہ خوشی) کہ لوگوں میں سے کوئی اور بھی یہ رحمت حاصل کرے یا نہ کرے۔“

عبداللہ بن بسر فرماتے ہیں کہ:

نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي، قَالَ: فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ

طَعَامًا وَوَطْبَةً، فَأَكَلَ مِنْهَا، ثُمَّ أَتَى بِتَمْرٍ فَكَانَ يَأْكُلُهُ وَيُلْقِي النَّوَى
بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ، وَيَجْمَعُ السَّبَابَةَ وَالْوُسْطَى قَالَ شُعْبَةُ: هُوَ ظَنِّي وَهُوَ فِيهِ
إِنْ شَاءَ اللَّهُ إِلْقَاءُ النَّوَى بَيْنَ الْإِصْبَعَيْنِ ثُمَّ أَتَى بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ، ثُمَّ
نَاوَلَهُ الَّذِي عَنْ يَمِينِهِ، قَالَ: فَقَالَ أَبِي: وَأَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ، ادْعُ اللَّهَ
لَنَا، فَقَالَ: اللَّهُمَّ، بَارِكْ لَهُمْ فِي مَا رَزَقْتَهُمْ، وَاعْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ۔^۱
ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ میرے والد کی طرف تشریف لائے تو ہم نے آپ کی
خدمت میں کھانا اور وطبہ (کھجوروں سے بنا ہوا ایک قسم کا کھانا) پیش کیا تو آپ
نے اس میں سے کھایا پھر خشک کھجوریں لائی گئیں تو آپ نے وہ بھی کھائیں اور
کھجوروں کی گٹھلیاں اپنی دونوں انگلیوں یعنی شہادت والی انگلی اور درمیانی انگلی
کے بیچ میں ڈالنے لگے شعبہ کہتے ہیں کہ میرا بھی یہی گمان ہے کہ اس حدیث میں
ہے کہ اگر اللہ نے چاہا کہ گٹھلیاں دونوں انگلیوں کے درمیان ڈالنا پھر (آپ کے
سامنے) پینے کی چیز لائی گئی تو آپ ﷺ نے اسے پیا پھر آپ ﷺ نے اسے
دیا جو آپ کے دائیں طرف بیٹھا تھا حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ پھر میرے والد
نے آپ ﷺ کے جانور کی لگام پکڑی اور عرض کرنے لگے (اے اللہ کے رسول
ﷺ!) ہمارے لئے دعا فرمائیں تو آپ نے یہ دعا فرمائی اے اللہ! ان کے
رزق میں برکت عطا فرما اور ان کی مغفرت فرما اور ان پر رحم فرما۔“

دودھ پینے کے بعد کلی کا حکم

دودھ کے بعد کلی کرنی چاہیے کیونکہ اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔

چنانچہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ

۱..... (صحیح مسلم: کتاب الاشربة/باب استحباب وضع النوى خارج التمر، واستحباب دعاء الضيف لأهل الطعام، وطلب الدعاء من الضيف الصالح وإجابته لذلك، ج، ۳، ص، ۱۶۱۵، رقم الحديث، ۲۰۲۲، دار إحياء التراث العربی، بیروت)

”أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضَّمَصْ،
ثُمَّ قَالَ: إِنَّ لَهُ دَسْمًا“ ۱۔

ترجمہ: ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا، پھر پانی منگا کر کلی کی اور فرمایا:
اس میں چکنائی ہوتی ہے۔“

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ:

”أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَتَمَضَّمَصْ، وَقَالَ:
إِنَّ لَهُ دَسْمًا“ ۲۔

ترجمہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا، پھر کلی کی اور فرمایا اس میں
چکنائی ہوتی ہے۔“

حضرت ام سلمیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”إِذَا شَرِبْتُمُ اللَّبْنَ فَتَمَضَّمُوا؛ فَإِنَّ لَهُ دَسْمًا“ ۳۔

ترجمہ: ”جب تم دودھ پیو تو کلی کر لیا کرو کیونکہ اس میں چکنائی ہوتی ہے۔“

مذکورہ روایات سے معلوم ہوا کہ دودھ پینے کے بعد کلی کر لینا چاہیے، لیکن یہ مستحب ہے
نہ کہ واجب۔

ایک شبہ کا ازالہ

اگر دودھ پینے کے بعد کلی کرنا مستحب ہے تو پھر سنن ابن ماجہ کی روایت میں صیغہ امر کے ساتھ
دودھ پینے کے بعد کلی کرنے کا حکم ہے، لہذا واجب ہونا چاہیے نہ کہ مستحب۔ اس شبہ کا جواب

۱.... (سنن ابی داؤد: کتاب الطہارۃ/بَابُ فِي الْوُضُوءِ مِنَ اللَّبَنِ، ج، ۱، ص، ۵۰، رقم الحدیث،
۱۹۶، المكتبة العصرية، صیدا، بیروت)

۲.... (صحیح البخاری: کتاب الوضوء/بَابُ: هَلْ يُتَمَضَّمُ مِنَ اللَّبَنِ؟ ج، ۱، ص، ۵۲، رقم
الحدیث، ۲۱۱، دار طوق النجاة)

۳.... (سنن ابن ماجہ: کتاب الطہارۃ و سننہا/بَابُ الْمُتَمَضَّمَةِ مِنْ شُرْبِ اللَّبَنِ، ج، ۱، ص، ۱۶۷،
رقم الحدیث، ۴۹۹، دار إحياء الكتب العربية، فيصل عيسى البابي الحلبي)

دینے سے پہلے ذیل میں دودھ پینے کے بعد کلی کرنے کی روایت کو ذکر کیا جاتا ہے۔
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:
”مَضْمُضُوا مِنَ اللَّبَنِ؛ فَإِنَّ لَهُ دَسْمًا“۔^۱

ترجمہ: ”دودھ پی کر کلی کر لیا کرو کیونکہ اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔“

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دودھ پینے کے بعد کلی کرنا واجب ہے، لیکن حدیث انسؓ میں یہ بات واضح طور پر بیان کی گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ پینے کے بعد کلی نہیں فرمائی۔ مزید برآں حدیث انسؓ کی سند بھی صحیح ہے۔

چنانچہ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ:

”إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا، فَلَمْ يَمْضِضْ
وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَصَلَّى“۔^۲

ترجمہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا پھر نہ کلی کی اور نہ (دوبارہ) وضو کیا اور نماز پڑھی۔“

مذکورہ روایت سے معلوم ہوا کہ دودھ پینے کے بعد کلی کرنا مستحب ہے نہ کہ واجب۔ اگر واجب ہوتا تو رسول اللہ ﷺ دودھ پینے کے بعد کلی کرتے۔^۳

۱.... (سنن ابن ماجہ: کتاب الطہارۃ و سننہا/بَابُ الْمَضْمُضَةِ مِنْ شُرْبِ اللَّبَنِ، ج، ۱، ص، ۱۶۷، رقم

الحدیث، ۵۰۰، دار إحياء الكتب العربية، فیصل عیسی البابی الحلبي)

۲.... (سنن ابي داؤد: کتاب الطہارۃ/بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ، ج، ۱، ص، ۵۰، رقم

الحدیث، ۱۹۷، المكتبة العصرية، صيدا، بیروت)

۳.... ”قلت: حاصل النظر أن الاحادیث التي أخرجها ابن ماجه وغيره بصيغة الأمر تدل

الجواب، قلت: ولكن الحديث الذي رواه أبو داؤد بسند لا بأس به الى أنس بن مالك إن رسول الله

صلى الله عليه وسلم شرب لبنًا، فلم يَمْضِضْ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَصَلَّى“ . يدل على نسخ المضمضة“.

بذل المجهود في حل سنن ابي داؤد: کتاب الطہارۃ/بَابُ فِي الوُضُوءِ مِنَ اللَّبَنِ، ج، ۲، ص، ۱۰۲،

تحت رقم الحدیث، ۱۹۶، دار البشائر الاسلامیة)

”فهذا يدل على أن شرب اللبن لا يجب منه الوضوء ولا المضمضة، فصيغة الأمر الذي ورد فيه

محمول على الاستحباب“۔ ﴿بقية حاشية الكلي صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں﴾

دوسرا اس حدیث سے ہاتھوں کو صفائی کے لیے دھونا مستحب ہوتا ہے۔ علامہ نووی فرماتے ہیں علماء نے کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونے کے مستحب ہونے میں اختلاف کیا ہے۔ سب سے ظاہر بات وہ یہ ہے کہ کھانے سے پہلے غسل یدین مستحب ہیں الا یہ کہ ہاتھوں کا ناپاکی اور میل کچیل سے پاک و صاف ہونا یقینی ہو اور فارغ ہونے کے بعد مستحب ہے مگر یہ کہ کھانے کا اثر ہاتھ پر باقی نہ رہا ہو و مثلاً یہ کہ کھانا کوئی خشک چیز ہو یا کھانا ہاتھ میں نہ لگا ہو۔ بعض حضرات کا یہ کہنا ہے کہ پانی کے ساتھ کلی کرنا ہر چکناہٹ والی چیز سے مستحب ہے۔ اس لئے کہ وہ منہ میں باقی رہے گی اور نماز میں اندر چلی جائے گی، پس اس بنیاد پر اس چیز کے کھانے کے بعد کلی کی جائے گی، جس کا باطن تک پہنچنے کا خدشہ ہو۔

مسئلہ: اگر میٹھا (شکر) یا حلوہ کھالیا پھر نماز پڑھنے لگ پڑا اس حال میں کہ مٹھا اس کے منہ میں تھی اور وہ تھوک کے ساتھ اندر چلی گئی تو نماز فاسد نہ ہوگی۔

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

بذل المجہود فی حل سنن ابی داؤد: کتاب الطہارۃ رباب الرخصة فی ذلک، ج، ۲، ص، ۱۰۵، تحت رقم الحدیث، ۱۹۷، دار البشائر الاسلامیہ

”قوله تابعه اى عقيلاً يونس اى بن يزيد و حديثه موصول عند مسلم و حديث صالح موصول عند ابى العباس السراج فى مسنده و تابعهم ايضا الأوزاعى أخرجه المصنف فى الألفية عن أبى عاصم عنه بلفظ حديث الباب لكن رواه بن ماجه من طريق الوليد بن مسلم قال حدثنا الأوزاعى فذكره بصيغة الأمر مضمضوا من اللبن الحديث كذا رواه الطبري من طريق آخرى عن الليث بالإسناد المذكور وأخرج بن ماجه من حديث أم سلمة و سهل بن سعد مثله و إسناد كل منهما حسن و الدليل على أن الأمر فيه للاستحباب ما رواه الشافعى عن بن عباس راوى الحديث أنه شرب لبناً فمضمض ثم قال لو لم أتمضمض ما باليت و روى أبو داؤد بإسناد حسن عن أنس أن النبى صلى الله عليه وسلم شرب لبناً فلم يتمضمض ولم يتوضأ و أغرب بن شاهين فجعل حديث أنس ناسخاً لحديث بن عباس و لم يذكر من قال فيه بالوجوب حتى يحتاج إلى دعوى النسخ“

(فتح البارى: باب هل يمضمض من اللبن، ج، ۱، ص، ۳۱۳، تحت رقم الحدیث، ۲۱۱، دار المعرفه) ل..... ”زاد مسلم: ثم دعا بماء فمضمض اى: غسل فمه. ذكر الأبهري قال الشيخ: ويستنبط منه غسل اليدين للتنظيف. قال النووي: اختلف العلماء فى استحباب غسل اليدين قبل الطعام وبعده و الأظهر استحبابه لا إلا أن يتيقن نفاقة اليدين من النجاسة و الوسخ و استحبابه بعد الفراغ إلا أن لا ﴿ بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں ﴾

دودھ واپس نہیں کرنا چاہیے

اگر کسی کو دودھ پیش کیا جائے تو اسے واپس نہیں کرنا چاہیے۔

چنانچہ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ: الْوَسَائِدُ، وَالذُّهْنُ، وَاللَّبَنُ“۔

ترجمہ: تین چیزیں ایسی ہیں جنہیں واپس نہیں کرنا چاہیے (یعنی ان کو قبول کرنے

سے انکار نہیں کرنا چاہیے) (۱) تکیہ (۲) تیل (۳) دودھ۔

مذکورہ روایت سے معلوم ہوا کہ اگر کسی کو تکیہ، تیل یا دودھ پیش کیا جائے تو مناسب یہ ہے کہ

اسے واپس نہ کیا جائے کیونکہ ان کا احسان کم ہوتا ہے اور انکار سے تحفہ دینے والے کو تکلیف

پہنچتی ہے۔ علامہ طیبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ مہمان کی تواضع اور

احترام تکیہ، خوشبو اور دودھ کے ساتھ کیا جائے۔ ۲

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

يَبْقَى عَلَى الْيَدِ أَثَرُ الطَّعَامِ بَأَنْ كَانَ يَابِسًا أَوْ لَمْ يَمَسَّهُ بِهَا (وَقَالَ) صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّ لَهُ دَسْمًا):
بِفَتْحَتَيْنِ أَوْ زُهُومَةً. قَالَ الطَّبَّيُّ: جُمْلَةٌ اسْتِنَافِيَّةٌ تَعْلِيلٌ لِلتَّمْضُضِ وَفِيهِ إِشْعَارٌ بِأَنَّ التَّمْضُضَ
مُنَاسِبٌ، وَقِيلَ: الْمَضْمُضَةُ بِالْمَاءِ مُسْتَحَبَّةٌ عَنْ كُلِّ مَا لَهُ دُسُومَةٌ إِذْ يَبْقَى فِي الْفَمِ بَقِيَّةٌ تَصِلُ إِلَى بَاطِنِهِ
فِي الصَّلَاةِ فَعَلَى هَذَا يَنْبَغِي أَنْ يُمَضَّمْ مِنْ كُلِّ مَا خِيفَ مِنْهُ الْوُضُوءُ إِلَى الْبَاطِنِ طَرْدًا لِلْعِلَّةِ وَيُؤَيِّدُهُ
حَدِيثُ السُّوَيْقِ أَه. قَالَ ابْنُ الْمَلِكِ: هَذَا عِنْدَ الشَّافِعِيَّةِ، وَأَمَّا عِنْدَنَا فَفِي الظُّهَيْرِيَّةِ لَوْ أَكَلَ السُّكَّرَ أَوْ
الْحَلْوَاءَ، ثُمَّ شَرَعَ فِي الصَّلَاةِ وَالْحَلَاوَةِ فِي فَمِهِ فَدَخَلَ مَعَ الرَّيْقِ لَا يُفْسِدُ“.

(مرقاۃ المفاتیح: کتاب الطہارۃ/باب ما یوجب الوضوء، ج، ۱، ص، ۳۶۱، تحت رقم الحدیث،

۳۰۷، دار الفکر، بیروت، لبنان)

”إِنَّمَا فِيهِ بَيَانُ الْعِلَّةِ لِلْمَضْمُضَةِ مِنَ اللَّبَنِ فَيَدُلُّ عَلَى اسْتِحْبَابِهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ دَسِمٍ وَيُسْتَنْبَطُ مِنْهُ
اسْتِحْبَابُ غَسْلِ الْيَدَيْنِ لِلتَّنْظِيفِ“.

(فتح الباری: باب هل یمضمض من اللبن، ج، ۱، ص، ۳۱۳، تحت رقم الحدیث، ۲۱۱، دار المعرفۃ)

۱.... (الشمائل المحمدية للترمذي: باب ما جاء في تعطر رسول الله صلى الله عليه وسلم، ج، ۱،

ص، ۱۷۹، رقم الحدیث، ۲۱۹، المكتبة التجارية، مصطفى أحمد الباز، مكة المكرمة)

۲.... ”ثَلَاثٌ مِنَ الْهَدَايَا لَا تُرَدُّ (أَي: لَا يَنْبَغِي أَنْ تُرَدَّ لِقِلَّةِ مَنَّتِهَا وَتَأْدَى الْمُهْدَى إِيَّاهَا) الْوَسَائِدُ وَالذُّهْنُ

وَاللَّبَنُ قَالَ الطَّبَّيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ يُرِيدُ أَنْ يُكْرَمَ الضَّيْفُ بِالْوَسَادَةِ وَالطَّيْبِ وَاللَّبَنِ، وَهِيَ هَدِيَّةٌ قَلِيلَةٌ الْمِنَّةِ

فَلَا يَنْبَغِي أَنْ تُرَدَّ“.

﴿ بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں ﴾

دودھ تین سانس میں پینا سنت ہے

رسول اللہ ﷺ پانی تین سانس میں پانی پیا کرتے تھے۔

چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

”أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ: إِذَا شَرِبَ تَنَفَّسَ ثَلَاثًا، وَقَالَ:
هُوَ أَهْنَاءُ، وَأَمْرَأُ، وَأَبْرَأُ“۔ ۱

ترجمہ: ”جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیتے تو تین سانس میں پیتے اور فرماتے:

یہ خوب پیاس کو مارنے والا، ہاضم اور صحت بخش ہے۔“

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

”كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا، وَيَقُولُ: إِنَّهُ أَرْوَى
وَأَبْرَأُ وَأَمْرَأُ، قَالَ أَنَسٌ: فَأَنَا أَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا“۔ ۲

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

(مرقاة المفاتیح: کتاب البیوع/باب العطایا، ج، ۵، ص، ۲۰۱۳، تحت رقم الحدیث، ۳۰۲۹، دار
الفکر، بیروت، لبنان)

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ یہ غریب ہے۔

قال الترمذي: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

(سنن الترمذی: أبواب الأدب/باب ما جاء في كراهية رد الطيب، ج، ۵، ص، ۱۰۸، تحت رقم
الحدیث، ۲۷۹۰، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي، مصر)

۱.... (سنن أبي داود: كتاب الأشربة/باب في الساقى متى يشرب، ج، ۳، ص، ۳۳۸، رقم الحدیث،
۳۷۲۷، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

۲.... (صحيح مسلم: كتاب الأشربة/باب كراهية التنفس في نفس الإناء، واستحباب التنفس ثلاثا
خارج الإناء، ج، ۳، ص، ۱۶۰۲، ۲۰۲۸، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

” (كان إذا شرب تنفس) خارج الإناء (ثلاثا) من المرات إن كان يشرب ثلاث دفعات والمراد
التنفس خارج الإناء يسمى الله في أول كل مرة ويحمده في آخرها كما جاء مصرحاً به في رواية
واستحب بعضهم أن يكون التنفس الأول في الشرب خفيفاً والثاني أطول والثالث إلى ربه ولم أقف
له على أصل (ويقول هو) أي الشرب بثلاث دفعات (أهناً) بالهمز من الهناء وفي رواية بدله أروى من
الرى بكسر الراء أي أكثر رياً قال ابن العربي: والهناء خلوص الشيء عن النصب والنكد

﴿بقية حاشية الكلي صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں﴾

ترجمہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پینے میں تین بار سانس لیتے اور فرماتے تھے کہ ایسا کرنے سے خوب سیری ہوتی ہے اور پیاس خوب بجھتی ہے یا بیماری سے تندرستی ہوتی ہے اور پانی اچھی طرح ہضم ہوتا ہے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں بھی پانی پینے میں تین بار سانس لیتا ہوں۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ:

”أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَشْرَبُ فِي ثَلَاثَةِ أَنْفَاسٍ، إِذَا أَذْنَى الْإِنَاءَ إِلَى فِيهِ سَمَى اللَّهُ، فَإِذَا أَخْرَهُ حَمِدَ اللَّهَ، يَفْعَلُ بِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ“۔

ترجمہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین سانس میں پیتے تھے، جب برتن کو اپنے منہ کے قریب لاتے، تو اللہ تعالیٰ کا نام لیتے، اور جب اُس کو الگ کرتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے، یہ عمل تین مرتبہ کرتے تھے۔“

اور حضرت نوفل بن معاویہ دیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

”رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ بِثَلَاثَةِ أَنْفَاسٍ،“

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

والاستمرار الملائمة واللذة (وامراً) بالهمز من المريء أى أكثر مرارة أى أقمع للظما وأقوى على الهضم (وأبراً) بالهمز من البراءة أو من البرء أى أكثر برء أى صحة للبدن فهو يبرء كثيراً من شدة العطش لتردده على المعدة الملتهبة بدفعات فتسكن الثانية ما عجزت الأولى عن تسكينه والثالثة ما عجزت عنه الثانية وذلك اسلم للحرارة الغريزية فإن هجوم البارد يطفئها ويفسد مزاج الكبد والتنفس استمداد النفس“.

(فيض القدير للمناوي: ج، ۵، ص، ۱۴۵، تحت رقم الحديث، ۶۷۲۹، المكتبة التجارية الكبرى)

ل.... (المعجم الاوسط للطبراني: ج، ۱، ص، ۲۵۷، رقم الحديث، ۸۴۰، دار الحرمين، القاهرة) قال الهيثمي: رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ عَتِيقُ بْنُ يَعْقُوبَ وَهُوَ أَحَدُ رِجَالِ الْمُوْطَأُ عَنْ مَالِكٍ، رَوَاهُ عَنْهُ جَمَاعَةٌ مِنْهُمْ أَبُو زُرْعَةَ وَقَالَ: بَلَّغَنِي أَنَّهُ حَفِظَ الْمُوْطَأُ فِي حَيَاةِ الْأَمَامِ مَالِكٍ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

(مجمع الزوائد: ج، ۵، ص، ۸۱، تحت رقم الحديث، ۸۲۵۹، مكتبة القدسي، القاهرة)

يُسَمَّى اللّٰهَ فِي أَوَّلِهَا، وَيَحْمَدُهُ فِي آخِرِهَا“ ۱۔

ترجمہ: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو تین سانس میں پیتے ہوئے دیکھا، اُس کے شروع میں اللہ تعالیٰ کا نام لیا، اور اس کے آخر میں اللہ کی حمد کی“۔

مذکورہ روایات سے معلوم ہوا کہ پانی تین سانسوں میں پینا چاہیے اور پانی پینے سے پہلے بسم اللہ اور آخر میں الحمد للہ پڑھنا چاہیے، اور اگر کوئی ہر سانس کے شروع میں بسم اللہ اور ہر سانس کے آخر میں منہ سے برتن جدا کر کے الحمد للہ کہے تو زیادہ بہتر ہے۔

نوٹ: پانی کے علاوہ دودھ اور دیگر مشروبات کو بھی تین سانس میں پینا سنت ہے، لیکن اگر کسی چیز کو تین سانس میں پی کر ختم کرنا مشکل ہو، مثلاً ربری، دودھ کا بڑا پیالا، سوپ اور جوس وغیرہ تو ایسی چیز کو تین سے زیادہ سانس میں پینے میں مضائقہ نہیں، اور جن چیزوں میں غذائیت کی آمیزش ہو مثلاً سوپ وغیرہ وہ ایک طرح کھانا کھانے جیسا ہے، لہذا ضرورت کے وقت ان کو تین سے زیادہ سانس میں پینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

دودھ کو تین سے کم گھونٹ میں پینے کا حکم

دودھ یا کسی اور مشروب کو تین سے کم سانس میں پینا گناہ نہیں، اسی طرح تین سانس سے زائد میں پینے میں بھی گناہ لازم نہیں آتا، بالخصوص بوقت ضرورت ایسا کیا جائے، مثلاً کسی مرض یا دودھ کے زیادہ ٹھنڈا ہونے کی وجہ سے تین سانس سے زیادہ تھوڑا تھوڑا کر کے پیا جائے۔ ۲۔

۱۔۔۔۔ (المعجم الاوسط للطبرانی: ج، ۱، ص، ۲۵۷، رقم الحدیث، ۸۴۰، دار الحرمین، القاہرہ) قال الہیثمی: رواہ الطبرانی فی الأوسط و فیہ شبلی بن العلاء و هو ضعیف.

(مجمع الزوائد: ج، ۵، ص، ۸۱، تحت رقم الحدیث، ۸۲۶۰، مکتبۃ القدسی، القاہرہ)

۲۔۔۔۔ ”فإن قلت: ما التوفيق بينهما؟ قلت: هذا ليس بنص على المرّتين بل هو من باب الاكتفاء، والأصل أن المستحبّ الشرب في ثلاثة أنفاس. وفي حديث ابن عباس المذکور عن قريب، وهو قوله اشربوا مثنى وثلاث، وفيه الإقتصار على الشرب مرّتين إذا حصل الإكتفاء بذلك، ولكن ينبغي أن يزيد ثالثة، وإن اكتفى بمرتين.

واختلفوا: هل يجوز الشرب بنفس واحد؟ فروى عن ابن المسيب وعطاء بن أبي رباح أنّهما أجازاه

﴿بقية حاشية الكلي صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں﴾

لیکن تین سانس میں پینا افضل ہے۔

ایک سانس میں دودھ نہ پیے

دودھ یا کوئی اور مشروب ایک سانس میں نہیں پینا چاہیے اس لئے کہ ایک سانس میں پینے کی وجہ سے جگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔

چنانچہ ابن ابی حسین فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

”أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْصْ مَصًّا، وَلَا يَعْْبُ عَبًّا فَإِنَّ الْكِبَادَ مِنَ الْعَبِّ“ ۱۔

ترجمہ: ”جب تم میں سے کوئی پیے تو آہستہ آہستہ پیے، ایک سانس میں نہ پیے، کیونکہ جگر کی بیماری ایک سانس میں پینے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔“

دودھ پیتے ہوئے برتن میں سانس نہیں لینا چاہیے

رسول اللہ ﷺ نے برتن میں سانس لینے سے منع فرمایا ہے۔

چنانچہ ابوقتاہدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

”إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ، وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسُّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ، وَلَا يَتَمَسَّحُ بِيَمِينِهِ“ ۲۔

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

بِنَفْسٍ وَاحِدٍ، وَرَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَطَاوُوسٍ وَعِكْرِمَةَ كَرَاهَةَ الشَّرْبِ بِنَفْسٍ وَاحِدٍ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هُوَ شَرِبَ الشَّيْطَانَ، وَقَالَ الْأَثْرَمُ: هَذِهِ الْأَحَادِيثُ فِي ظَاهِرِهَا مُخْتَلِفَةٌ وَالْوَجْهَ فِيهَا عِنْدَنَا أَنَّهُ يَجُوزُ الشَّرْبُ بِنَفْسٍ وَبِأَيْمَنِ وَبِثَلَاثَةٍ وَبِأَكْثَرِ مِنْهَا، لِأَنَّ اخْتِلَافَ الرَّوَايَةِ فِي ذَلِكَ يَدُلُّ عَلَى التَّسْهِيلِ فِيهِ، وَإِنْ اخْتَارَ الثَّلَاثَ فَحَسَنٌ“.

(عملنة القاري: كتاب الاشرية/باب الشرب بنفسين او ثلاثة، ج، ۲۱، ص، ۲۰۱، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

۱۔....(السنن الكبرى للبيهقي: أبواب الوليمة/باب الشرب بثلاثة أنفاس، ج، ۷، ص، ۴۶۴، رقم الحديث، ۱۴۶۵۹، دار الكتب العلمية، بيروت)

۲۔....(صحيح البخاري: كتاب الوضوء/باب النهي عن الاستنجاء باليمين، ج، ۱، ص، ۴۲، رقم الحديث، ۱۵۳، دار طوق النجاة)

ترجمہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی پانی پیے تو برتن میں سانس نہ لے اور جب بیت الخلاء میں جائے تو اپنی شرمگاہ کو داہنے ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجاء کرے۔“

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ:

”نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ، أَوْ يُنْفَخَ فِيهِ“ ۱۔

ترجمہ: ”رسول اللہ نے برتن میں سانس لینے یا پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔“

مذکورہ روایات سے معلوم ہوا کہ دودھ اور دیگر مشروبات پیتے ہوئے برتن میں سانس نہیں لینا چاہیے۔

دودھ پیتے ہوئے برتن میں سانس نہ لینے کی وجہ

دودھ یا دیگر مشروبات پیتے ہوئے برتن میں سانس لینا مکروہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے جیسا کہ پہلے گزرا ہے، برتن میں سانس لیتے ہوئے تھوک وغیرہ گرنے کا اندیشہ ہوتا ہے جو کہ دوسروں کے لیے نفرت کا سبب بن سکتا ہے، بعض حضرات نے کہا کہ اگر کوئی پانی یا دودھ وغیرہ اکیلا پی رہا ہے اور اس کے ساتھ کوئی اور شریک نہیں تو اس صورت میں منع نہیں۔ ۲

۱.... (سنن أبي داود: كتاب الأشرية/باب في النفخ في الشراب والتنفيس فيه، ج، ۳، ص، ۳۳۸، رقم الحديث، ۳۷۲۸، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

۲.... ”وقال الملهب: التنفس إنما نهى عنه كما نهى عن النفخ في الطعام والشراب والله أعلم من أجل أنه لا بد أن يقع فيه شيء من ريقه فيعافه الطاعم له ويستقدر أكله فنهى لذلك لتلا يفسد على من يريد تناوله، وهذا إذا أكل أو شرب مع غيره، وإذا كان وحده أو مع من يعلم أنه لا يستقدر شيئاً منه فلا بأس بالتنفس في الإناء.“

(عمدة القاري: ج، ۲۱، ص، ۲۰۰، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

”وَلَا يُتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ مَعْنَاهُ لَا يُتَنَفَّسُ فِي نَفْسِ الْإِنَاءِ وَأَمَّا التَّنْفِيسُ ثَلَاثًا خَارِجَ الْإِنَاءِ فَسُنَّةٌ مَعْرُوفَةٌ قَالَ الْعُلَمَاءُ وَالنَّهْيُ عَنِ التَّنْفِيسِ فِي الْإِنَاءِ هُوَ مِنْ طَرِيقِ الْأَدَبِ مَخَافَةَ مِنْ تَقْدِيرِهِ وَنَتْنِهِ وَسُقُوطِ شَيْءٍ مِنَ الْقَمِيمِ وَالْأَنْفِ فِيهِ وَنَحْوِ ذَلِكَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ“

(شرح النووي على مسلم: باب الاستطابة، ج، ۳، ص، ۱۶۰، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

دودھ پیتے ہوئے سانس لینے کا مستحب طریقہ

دودھ یا پانی وغیرہ تین سانس میں پیا جائے اور اس کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ پہلے سانس میں تھوڑا پیا جائے، دوسرے سانس میں اس سے کچھ زیادہ اور تیسرے سانس میں اس کو مکمل کیا جائے۔ سانس لیتے ہوئے منہ کو برتن سے جدا رکھا جائے۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا

”ذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ، فَلَا يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَعُودَ، فَلْيُنْحَ

الْإِنَاءَ، ثُمَّ لِيَعُدَّ إِنْ كَانَ يُرِيدُ“۔^۱

”ترجمہ: ”جب تم میں سے کوئی کچھ پیے تو برتن میں سانس نہ لے، اور اگر سانس

لینا چاہے تو برتن کو منہ سے علیحدہ کر لے، پھر اگر چاہے تو دوبارہ پیے۔“

دودھ میں پھونک نہیں مارنا چاہیے

رسول اللہ ﷺ نے پانی میں پھونک مارنے سے منع فرمایا۔

چنانچہ حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ:

”أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّفْخِ فِي الشُّرْبِ فَقَالَ

رَجُلٌ: الْقَدَاةُ أَرَاهَا فِي الْإِنَاءِ؟ قَالَ: أَهْرِقُهَا، قَالَ: فَإِنِّي لَا أَرُوى مِنْ

نَفْسٍ وَاحِدَةٍ؟ قَالَ: فَأَبِنِ الْقَدْحَ إِذْ نَ عَنْ فَيْكَ“۔^۲

۱.... (سنن ابن ماجہ: کتاب الأشربة/بَابُ التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ، ج، ۲، ص، ۱۱۳۳، رقم الحدیث،

۳۳۲۷، دار إحياء الكتب العربية، فيصل عيسى البابي الحلبي)

۲.... (سنن الترمذی: أبواب الأشربة/بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّفْخِ فِي الشُّرَابِ، ج، ۴، ص، ۳۰۳،

رقم الحدیث، ۱۸۸۷، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي، مصر)

”وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّفْخِ فِي

الشُّرَابِ: وَفِي مَعْنَاهُ الطَّعَامُ، وَقَدْ أَخْرَجَ أَحْمَدُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَفْظُهُ " نَهَى عَنِ النَّفْخِ فِي الطَّعَامِ

وَالشُّرَابِ، وَرَوَى الطَّبْرَانِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ بَلَفَظَ نَهَى عَنِ النَّفْخِ فِي الشُّرَابِ. (فَقَالَ

رَجُلٌ: الْقَدَاةُ): بِفَتْحِ الْقَافِ مَا يَسْقُطُ فِي الشُّرَابِ وَالْعَيْنِ وَهِيَ بِالنُّصْبِ عَلَى شَرِيْطَةِ التَّفْسِيرِ

﴿بقية حاشية اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

ترجمہ: ”نبی اکرم ﷺ نے پینے کی چیز میں پیتے وقت پھونکیں مارنے سے منع فرمایا۔ ایک آدمی نے عرض کیا اگر برتن میں تنکا وغیرہ ہو تو۔ آپ نے فرمایا اسے گرا دو۔ اس نے عرض کیا میں ایک مرتبہ سانس میں سیر نہیں ہوتا۔ آپ نے فرمایا جب تم سانس لو تو پیالہ اپنے منہ سے ہٹا دو۔“

مذکورہ روایت سے معلوم ہوا کہ پانی یا دودھ وغیرہ میں پھونک نہیں مارنی چاہیے۔

دودھ کو ٹھنڈا کرنے کا طریقہ

کھانے اور پینے والی چیز میں پھونک مارنے سے پرہیز کرنا چاہیے البتہ اگر کسی کو جلدی ہو اور گرم دودھ کو پھونک مارنے کی ضرورت پڑ جائے تو بعض حضرات نے آواز نکالے بغیر پھونک مارنے کی اجازت دی ہے۔

دودھ کو ٹوٹے ہوئے برتن میں نہ پیا جائے

دودھ کو ٹوٹے ہوئے برتن میں نہ پیا جائے، اگر کسی کو مجبوراً پینا پڑ جائے تو وہ برتن کے ٹوٹے

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

(أَرَاهَا): أَي أَبْصَرُهَا (فِي الْإِنَاءِ قَالَ: أَهْرِقَهَا): أَي بَعْضَ الْمَاءِ لِتُخْرَجَ تِلْكَ الْقَدَاةُ مِنْهَا، وَالْمَاءُ قَدْ يُؤْتَى كَمَا ذَكَرَهُ الْمُظْهِرُ فِي حَاشِيَةِ الْبَيْضَاوِيِّ عِنْدَ قَوْلِهِ تَعَالَى: (فَسَأَلَتْ أُرْدِيَةَ بِقَدْرِهَا)، وَأَشَارَ إِلَيْهِ صَاحِبُ الْقَامُوسِ بِقَوْلِهِ: مُوَيَّةٌ وَمُوَيَّهَةٌ. (قَالَ: فَبَانِي لَا أُرْوِي): بِفَتْحِ الْوَاوِ (مِنْ نَفْسٍ): بِفَتْحِ الْفَاءِ أَي بِتَنْفُسٍ (وَاحِدٍ. قَالَ: فَابِنٍ): أَمْرٌ مِنَ الْإِبَانَةِ أَي أَبْعِدِ الْقَدْحَ (عَنْ فَيْكٍ): أَي فَيْكٍ (ثُمَّ تَنْفُسٍ): أَي خَارِجِ الْإِنَاءِ، ثُمَّ اشْرَبْ وَفِيهِ إِيْمَاءٌ إِلَى جَوَازِ الْاِقْتِصَارِ عَلَى مَرَّتَيْنِ، وَإِنْ كَانَ التَّلْبِيكُ أَنْفَسَ لِكُونِهِ أَمْرًا وَأَهْنَأَ وَأَرْوَى وَلِأَنَّ اللَّهَ وَتَرْتِيحُ الْوَتْرِ، وَهُوَ أَكْثَرُ أَحْوَالِهِ مِنْ عَادَتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرِدْ فِي حَدِيثٍ أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْتَصَرَ عَلَى مَرَّةٍ، وَإِنْ كَانَ هَذَا الْحَدِيثُ يُفِيدُ جَوَازَهُ إِذَا رُوِيَ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدٍ. (مِرْقَاةُ الْمَفَاتِيحِ: بَابُ الْأَشْرَبَةِ، ج، ۷، ص، ۲۷۵، دار الفکر، بیروت، لبنان)

..... "أَنَّهُ لَا يُكْرَهُ النَّفْخُ فِي الطَّعَامِ إِلَّا بِمَا لَهُ صَوْتٌ نَحْوُ أَفٍّ وَهُوَ مَحْمَلُ النَّهْيِ".

(رد المحتار مع الدر المختار: كتاب الحظر والاباحة، ج، ۶، ص، ۳۳۰، دار الفکر، بیروت)

"فِي النَّوَادِرِ قَالَ فَضْلُ بْنُ غَانِمٍ سَأَلْتُ أَبَا يُوسُفَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَنِ النَّفْخِ فِي الطَّعَامِ هَلْ يُكْرَهُ؟ قَالَ: لَا إِلَّا مَا لَهُ صَوْتٌ مِثْلُ "أَفٍّ"، وَهُوَ تَفْسِيرُ النَّهْيِ".

(الفتاوى الهندية: كتاب الكراهية، الباب الحادى عشر فى الكراهية فى الأكل وما يتصل به، ج، ۵،

ص، ۳۳۷، دار الفکر، بیروت)

ہوئے حصے پر اپنا منہ نہ لگائے۔

چنانچہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

”نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ

الْقَدَحِ، وَأَنْ يُنْفَخَ فِي الشَّرَابِ“^۱۔

ترجمہ: ”حضور اکرم ﷺ نے منع فرمایا اس بات سے کہ پیالہ کے سوراخ یا اس

کے ٹوٹے ہوئے حصے سے پیا جائے اور اس بات سے کہ پانی (یا مشروب) میں

پھونکا جائے۔“

ٹوٹے ہوئے مقام میں میل کچیل جمع ہوتا ہے، اور بعض اوقات ٹوٹا ہوا مقام پینے والے کے

لئے اذیت کا باعث بن جاتا ہے، اور دودھ یا کسی اور مشروب کا ٹوٹے ہوئے مقام سے پینے

والے پر گرنے کا اندیشہ ہوتا ہے، اس لئے ٹوٹے ہوئے مقام سے پینا نہیں چاہیے۔^۲

وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

=====

۱.... (سنن ابی داؤد: کتاب الأشربة/بَابُ فِي الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ، ج، ۳، ص، ۳۳۷، رقم

الحدیث، ۳۷۲۲، المكتبة العصرية، صیدا، بیروت)

۲.... ”(نہی عن الشرب) الحق به الأكل (من ثلثة القدح) بضم المثلثة محل الكسر منه لأن الوسخ

والقذى والزهومة يجتمع في الثلثة ولا يصل إليه الغسل ومن ثم جاء في رواية أنه مقعد الشيطان

وأنه لا يماسك عليه الفم فر بما انصب على الشارب (وأن ينفخ في الشراب) أى المشروب بنحو

تنفسه فيه ثم يفصل القدح عن فيه ثم يتنفس فقد يسقط من ريقه فيه ما يقدره والنفخ في الطعام كهو

في الشراب والنفخ أشد كراهة من التنفس فيه“.

(فيض القدير للمناوي: ج، ۶، ص، ۳۱۶، تحت رقم الحدیث، ۹۳۹۹، المكتبة التجارية الكبرى)

(فصل نمبر ۱)

دودھ اور رضاعت

(اولاد کو دودھ پلانا)

شریعتِ مطہرہ نے عورتوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنی اولاد کو ماں ہونے کی حیثیت سے دودھ پلائیں۔

چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

”وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ“ ۱۔

ترجمہ: ”اور مائیں اپنی اولاد کو دودھ پلائیں پورے دو سال“۔

مطلب یہ کہ ماؤں کے لیے لازم ہے کہ وہ اپنی اولاد کو پورے دو سال دودھ پلائیں۔
چنانچہ جلالین کے حاشیہ میں ہے:

”قوله والوالدات ولو مطلقات فان الارضاع من خصائص الزوجية

ولهذا ورد في الحديث انها حق بها ما لم تزوج“ ۲۔

ترجمہ: بچے کو بچے کی ماں دودھ پلائے اگرچہ اس کو بچے کے والد نے طلاق دے

دی ہو، اور وہ حالتِ عدت میں ہو، اس لئے کہ حدیث میں وارد ہے کہ ماں اپنے

بچے کو دودھ پلانے کا زیادہ حق رکھتی ہے جب تک کہ دوسری شادی نہ کر لے۔

لیکن ماں کے لئے مطلقاً دودھ پلانا واجب نہیں ہے بلکہ فقہاء نے کچھ صورتیں بیان کی ہیں

جن میں سے کچھ صورتوں میں دودھ پلانا واجب ہے اور کچھ میں واجب نہیں ہے۔

۱۔.... (سورة البقرة: رقم الآية، ۲۳۳، پارہ ۲، ۲)۔

۲۔.... (حاشیة جلالین: سورة البقرة، ص ۳۵، رقم الحاشیة، ۱۶)۔

ماں کے لئے کن صورتوں میں دودھ پلانا واجب ہے

۱..... بچہ اور اس کا والد غریب ہے، دودھ پلانے کی اجرت دینے کی استطاعت نہیں ہے، اور ماں کو کوئی عذر لاحق بھی نہیں (مثلاً اسے کوئی ایسی بیماری اور کمزوری بھی نہیں کہ اگر دودھ پلائے تو اسے نقصان ہو) تو ماں کے لئے واجب ہے کہ وہ اپنے بچے کو دودھ پلائے۔ ۱

۲..... کوئی ایسی عورت میسر نہیں جو دودھ پلائے یا اگر میسر ہے تو بچے کو اس کا دودھ موافق نہیں آتا تو ایسی صورت میں ماں کے لئے ضروری (واجب) ہے کہ وہ اپنے بچے کو دودھ پلائے۔

۳..... بچہ اپنی ماں کے علاوہ کسی دوسری خاتون یا ڈبہ یا جانور وغیرہ کا دودھ پیتا ہی نہیں تو ایسی صورت میں ماں پر دودھ پلانا واجب ہے۔

بہر کیف مذکورہ تینوں صورتوں میں ماں کو اس بات پر مجبور کیا جائے گا کہ وہ اپنے بچے کو دودھ پلائے، اگر بغیر کسی وجہ کے نہیں پلائے گی تو عند اللہ گناہ گار ہوگی، اس لئے کہ ماں کے دودھ نہ پلانے کی صورت میں والد کو تکلیف اٹھانی پڑے گی۔ حالانکہ قرآن نے بچے کی وجہ سے والد کو تکلیف میں ڈالنے سے منع کیا ہے۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”وَلَا مَوْلُودٌ لَهُ بِوَالِدِهِ“ ۲

ترجمہ: ”اور نہ اس کو تکلیف دی جائے جس کا بچہ ہے اس کے بچہ کی وجہ سے“۔

۴..... جب بیوی اپنے خاوند کے نکاح میں ہو یا طلاق کے بعد عدت میں ہو تو ایسی صورت میں عورت کے لئے وہی نفقہ کافی ہوگا جو شوہر کے ذمہ واجب ہے، وہ علیحدہ سے بچے کو دودھ پلانے کی اجرت نہیں مانگ سکتی، اور نہ شوہر کے لئے اجرت کا دینا واجب ہے۔ عورت کو قضاء

۱..... ”وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لِلْأَبِ وَلَا لِلْوَالِدِ مَالٌ تُجْبَرُ الْأُمُّ عَلَى إِرْضَاعِهِ عِنْدَ الْكُلِّ“

(رد المحتار مع الدر المختار: باب النفقة/مطلب في إرضاع الصغير، ج، ۳، ص، ۶۱۸، دار الفکر)

۲..... (سورة البقرة: رقم الآية، ۲۳۳، پارہ، ۲)

بلا معاوضہ دودھ پلانے پر مجبور کیا جائے گا۔ اگر عورت نے مدتِ عدت گزار لی ہے تو چونکہ اس صورت میں شوہر پر نفقہ لازم نہیں رہا اب اگر وہ اپنے بچے کو دودھ پلانے کی اجرت کا مطالبہ کرتی ہے تو باپ پر اس (اجرت) کو ادا کرنا واجب ہے، اب بلا معاوضہ دودھ پلانے پر مجبور کرنے کا حق نہیں رہا۔

وہ صورتیں جن میں دودھ پلانا مستحب ہے واجب نہیں

۱..... بچہ اتنا مال دار ہے کہ اس کے مال سے دودھ پلانے والی کی اجرت دی جاسکتی ہے یا والد اجرت دینے کی قدرت رکھتا ہے۔

۲..... والد کے صاحبِ استطاعت ہونے کے ساتھ اجرت پر دودھ پلانے والی دستیاب ہو۔

۳..... بچہ کسی جانور یا دوسری عورت کا دودھ پی لیتا ہے۔

مذکورہ تینوں صورتوں میں ماں پر دودھ پلانا واجب نہیں، لہذا اس کو دودھ پلانے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔ ہاں البتہ مستحب یہ ہے کہ ماں بچے کو دودھ پلائے، اس کے خاوند اور بچے کی مالدار کی وجہ سے دودھ پلانے سے انکار کرنا بے مروتی ہے۔

کب ماں کے لئے دودھ پلانا واجب ہے نہ مستحب

اگر ماں کو مرض لاحق ہے یا وہ کمزور ہے یا اس کے علاوہ ایسا عذر ہے کہ اگر وہ بچے کو دودھ پلائے گی تو اس کو ضرر پہنچ سکتا ہے تو ایسی صورت میں ماں کے لئے دودھ پلانا نہ تو واجب کا درجہ رکھتا ہے اور نہ استحباب کا (یعنی ماں پر واجب نہیں بلکہ مستحب بھی نہیں کہ وہ اپنے بچے کو دودھ پلائے)۔ ایسی عورت کو دودھ پلانے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔ قرآن مجید نے اس بات

۱..... (کذا فی بیان القرآن: ج، ۱، ص، ۱۳۸)

۲..... ”یرضعن آہ ای فالآیۃ خبر بمعنی الامر وهذا الامر للندب و للوجوب فالاول عند استجماع ثلاثہ شروط قدرة الاب علی الاستجار و وجود غیر الام و قبول الولد لبن الغیر و للوجوب عند فقد واحد منها“

(حاشیہ جلالین: سورۃ البقرۃ، ص، ۳۵، رقم الحاشیہ، ۱۷۱)

سے منع کیا ہے۔

چنانچہ قرآن مجید میں ہے کہ:

”لَا تُضَارُّ وَالِدَةَ بِوَلَدِهَا“ ۱۔

ترجمہ: ”نہ تو تکلیف پہنچائی جائے کسی والدہ کو اپنے بچے کی وجہ سے“۔

بلاوجہ ماں کو دودھ پلانے سے منع کرنے کا حکم

اگر ماں اپنے بچے کو دودھ پلانے پر رضامند ہے، اور اس کا دودھ بچے کے لئے نقصان دہ بھی

نہیں ہے تو ایسی صورت میں شوہر کے لئے جائز نہیں کہ وہ ماں کو کسی ناچاقی کی بناء پر دودھ

پلانے سے روک کر کسی دوسری عورت سے دودھ پلوائے۔ یہ صورت بھی ”لَا تُضَارُّ وَالِدَةَ

بِوَلَدِهَا“ کے اندر داخل ہے۔ ۲

باپ کب ماں کو دودھ پلانے سے روک سکتا ہے

ماں اپنے بچے کو دودھ پلانے پر رضامند تو ہے، مگر اس کا دودھ بچے کے لئے نفع بخش نہیں بلکہ

نقصان دہ ہے یا ماں کی اخلاقی حالت بگڑی ہوئی ہے جس کی وجہ سے دودھ پلانے کی صورت

میں بچے کے دینی اور اخلاقی حالت پر منفی اثرات مرتب ہونے کا خطرہ ہے تو ایسی صورت

میں باپ ماں کو دودھ پلانے سے روک سکتا ہے، اور دودھ کسی اور عورت سے پلواسکتا ہے۔

چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

”وَإِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ“ ۳۔

ترجمہ: ”اور اگر تم اپنے بچوں کو کسی اور سے دودھ پلوانا چاہو تو بھی تم پر کچھ

گناہ نہیں“۔

۱.... (سورة البقرة، رقم الآية، ۲۳۳، پارہ، ۲)

۲.... (بیان القرآن: ج، ۱، ص، ۱۳۸)

۳.... (سورة البقرة: رقم الآية، ۲۳۳، پارہ، ۲)

اجنبی عورت کے دودھ پلانے کی اجرت باپ پر ہے
 اگر ماں کے علاوہ کوئی اجنبی عورت بچے کو دودھ پلاتی ہے تو ایسی صورت میں اس کی اجرت
 باپ پر ہے، اگر باپ نہیں تو اس کی اجرت دوسرے ورثہ کے ذمہ لازم ہے۔
 چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”وَإِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُمْ مَا
 آتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوفِ“ ۱۔

ترجمہ: ”ترجمہ: ”اور اگر تم اپنے بچوں کو کسی اور سے دودھ پلوانا چاہو تو بھی تم پر
 کچھ گناہ نہیں جب کہ تم (بچے کی ماں کو) وہ سب کچھ دے دو جس کا کہ تم نے دینا
 ٹھہرایا تھا دستور کے موافق۔“

رضاعت کی مدت

دودھ پلانے کی مدت کے بارے میں قرآن مجید کا ارشاد ہے کہ:

”وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ“ ۲۔

ترجمہ: ”اور مائیں اپنی اولاد کو دودھ پلائیں پورے دو سال۔“

یہی مذہب صاحبین کا ہے، اور اسی پر فتویٰ ہے، لیکن امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک تیس ماہ یعنی
 اڑھائی سال ہے، لہذا اگر اڑھائی سال تک بچے کو کمزوری کی وجہ سے دودھ پلا دیا جائے تو
 کوئی حرج نہیں لیکن بچے کو اڑھائی سال کے بعد دودھ پلانا با اتفاق حرام ہے۔

نوٹ: دودھ پلانے کی اجرت کی مدت دو سال تک ہے، لہذا اگر دو سال کے بعد مطلقہ دودھ
 کی اجرت کا مطالبہ کرے تو دو سال کے بعد کی اجرت باپ کے ذمہ لازم نہیں اور نہ ہی اسے

۱۔.... (سورۃ البقرۃ: رقم الآیۃ، ۲۳۳، پارہ، ۲)

۲۔.... (سورۃ البقرۃ: رقم الآیۃ، ۲۳۳، پارہ، ۲)

دینے پر مجبور کیا جاسکتا ہے۔ ۱۔

رضاعت کی مدت سے پہلے دودھ چھڑانے کا حکم
بچے کے کسی مرض یا ماں کی کمزوری کی وجہ سے اگر ماں باپ رضامندی سے دو سال کی مدت
سے پہلے ہی بچے کا دودھ چھڑادیں تو اس میں کوئی قباحت نہیں۔
چنانچہ قرآن مجید میں ہے کہ:

”فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا“۔ ۲

ترجمہ: ”پھر اگر ماں باپ چاہیں کہ دودھ چھڑالیں (دو برس کے اندر ہی) باہمی
رضامندی اور صلاح سے تو ان دونوں پر کچھ گناہ نہیں۔“

شوہر کی اجازت کے بغیر دوسرے بچے کو دودھ پلانا
کوئی بھی عورت کسی دوسرے کے بچے کو اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر دودھ نہ پلائے، البتہ
اگر بھوک کی وجہ سے کوئی بچہ مر رہا ہو تو اس کی جان بچانے کی غرض سے خاوند کی اجازت کے
بغیر بھی دودھ پلانا جائز ہے۔ ۳

بیوی کا پستان منہ میں لینے کا حکم

مرکود اپنی بیوی سے ہر قسم کا استمتاع صحیح ہے، مثلاً ہونٹوں کا چومنا اور رخسار کو چومنا، اسی طرح

۱..... ”وَوَقْتُ الرُّضَاعِ فِي قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى مُقَدَّرٌ بِثَلَاثِينَ شَهْرًا وَقَالَ مُقَدَّرٌ بِحَوْلَيْنِ
هَكَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانَ وَأَجْمَعُوا عَلَى أَنَّ مُدَّةَ الرُّضَاعِ فِي اسْتِحْقَاقِ أَجْرَةِ الرُّضَاعِ مُقَدَّرٌ بِحَوْلَيْنِ
حَتَّى أَنْ الْمَطْلُوقَةَ إِذَا طَالَبْتَهُ بَعْدَ الْحَوْلَيْنِ بِأَجْرَةِ الرُّضَاعِ فَأَبَى الْأَبُ أَنْ يُعْطَى لَا يُجْبَرُ وَيُجْبَرُ
فِي الْحَوْلَيْنِ“.

(الفتاویٰ الہندیہ: کتاب الرضاع، ج، ۱، ص، ۳۳۲، دار الفکر)

۲..... (سورۃ البقرۃ: رقم الآیۃ، ۲۳۳ پارہ، ۲)

۳..... ”يُكْرَهُ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تُرَضِعَ صَبِيًّا بِلَا إِذْنِ زَوْجِهَا إِلَّا إِذَا خَافَتْ هَلَاكَهُ“.

(الفتاویٰ الہندیہ: کتاب الرضاع، ج، ۳، ص، ۲۱۳، دار الفکر، بیروت)

بیوی کی چھاتی منہ میں لینا درست ہے البتہ اگر دودھ آنے کا گمان ہو تو ایسا نہ کرے۔
بیوی کا دودھ پینے کا حکم

اپنی بیوی کا دودھ پینا حرام ہے اور گناہ کا سبب ہے، لیکن اس سے حرمتِ رضاعت ثابت نہیں ہوگی۔ ۲

حالت جنابت میں دودھ پلانے کا حکم

ماں اپنے بچے کو حالت جنابت میں، بغیر وضو اور تیمم کے دودھ پلا سکتی ہے، کیونکہ جنابت کی وجہ سے جنبی کی ذات نجس نہیں ہوتی۔ ۳

۱..... "قَوْلُهُ وَمُبَاشَرَتُهَا لَهُ) سَبَبُ تَرُدُّدِهِ فِي الْمُبَاشَرَةِ تَرُدُّدُ الْبَحْرِ فِيهَا، حَيْثُ قَالَ: وَلَمْ أَرْ لَهُمْ حُكْمَ مُبَاشَرَتِهَا لَهُ.

وَلِقَائِلِ أَنْ يَمْنَعَهُ بِأَنَّهُ لَمَّا حَرَّمَ تَمَكِينُهَا مِنْ اسْتِمْتَاعِهِ بِهَا حَرَّمَ فِعْلَهَا بِهِ بِالْأُولَى. وَلِقَائِلِ أَنْ يُجَوِّزَهُ بِأَنَّ حُرْمَتَهُ عَلَيْهِ لِكُونِهَا حَائِضًا، وَهُوَ مَفْقُودٌ فِي حَقِّهِ فَحَلَّ لَهَا الْاسْتِمْتَاعُ بِهِ وَلِأَنَّ غَايَةَ مَسْئَلِهِ لِدَكَرِهِ أَنَّهُ اسْتِمْتَاعٌ بِكِفِّهَا وَهُوَ جَائِزٌ قَطْعًا. اهـ. وَاسْتَظْهَرَ فِي النَّهْرِ الثَّانِي..... يُجَوِّزُ لَهُ أَنْ يَلْمَسَ بِجَمِيعِ بَدَنِهِ حَتَّى يَذَكَرَهُ جَمِيعَ بَدَنِهَا إِلَّا مَا تَحْتَ الْإِزَارِ فَكَذَلِكَ هِيَ لَهَا أَنْ تَلْمَسَ بِجَمِيعِ بَدَنِهَا إِلَّا مَا تَحْتَ الْإِزَارِ جَمِيعَ بَدَنِهِ حَتَّى ذَكَرَهُ".

(رد المختار مع الدر المختار: كتاب الطهارة/باب الحيض، ج، ۱، ص، ۴۸۷، دار الكتب العلمية)

(و كذا في البحر الرائق: كتاب الطهارة/باب الحيض، ج، ۱، ص، ۳۴۴، رشيدية)

(و كذا في حاشية الطحطاوي على الدر المختار: كتاب الطهارة/باب الحيض، ج، ۱، ص، ۱۵۰، دار المعرفة، بيروت)

(وتفسير الخازن: سورة البقرة: ۲۲۳، ج، ۱، ۶۳، حافظ كتب خانہ، کوئٹہ)

۲..... "وَلَمْ يُبَحِّ الْأَرْضَاعُ بَعْدَ مَدَّتِهِ) لِأَنَّهُ جَزْءُ آدَمِيٍّ وَالْإِنْتِفَاعُ بِهِ لِغَيْرِ ضَرُورَةٍ حَرَامٌ عَلَى الصَّحِيحِ".

(الدر المختار مع رد المختار: كتاب النكاح/باب الرضاع، ج، ۴، ص، ۳۹۷، دار الكتب العلمية)

"واما الذي يوجب حرمة المصاهرة. فهو اربعة أمور: أحدها: العقد الصحيح. ثانيها: الوط، سواء كان بعقد صحيح أو فاسد أو زنا، ثالثها: المس، رابعها: نظر الرجل الى داخل فرج المرأة، ونظر المرأة الى ذكر الرجل.....".

(كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: كتاب النكاح/مبحث فيما ثبتت به حرمة المصاهرة، ج، ۴، ص، ۵۸، دار الفكر)

(وانظر أيضاً الفقه النافع: كتاب النكاح، رقم القاعدة، ۲۵۹، ۲/۲، ۵-۲، بيروت)

۳.... " (إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجَسُ).... ﴿بقية حاشية الكلي صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں﴾

دودھ پلانے کی مدت میں مباشرت کا حکم

دودھ پلانے کے زمانے میں بیوی سے مباشرت بلا کر ہت جائز ہے، البتہ اگر اس سے دودھ پر اثر پڑتا ہو یعنی خراب ہو جاتا ہو یا پینے والے بچے کو نقصان پہنچنے کا ڈر ہو تو اس صورت میں اجتناب کرنا بہتر ہے، کیونکہ مباشرت کی صورت میں دوسرے حمل کی ابتدا کا امکان ہے جو کہ دودھ کے بند ہو جانے کا ذریعہ ہوتا ہے، مزید برآں دودھ میں خرابی بھی پیدا ہونے کا امکان ہوتا ہے۔

چنانچہ جد امہ اسدیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

”لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغَيْلَةِ حَتَّى ذَكَرْتُ أَنَّ الرُّومَ، وَفَارِسَ
يَفْعَلُونَ ذَلِكَ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ قَالَ مَالِكٌ: الْغَيْلَةُ: أَنْ يَمَسَّ
الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ تُرَضِعُ“۔

ترجمہ: ”میں نے قصد کر لیا تھا کہ غیلہ سے منع کر دوں پھر مجھے یاد آیا کہ روم اور

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

أَي: لَا يَصِيرُ عَيْنُهُ نَجَسًا..... وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ: فِيهِ جَوَازُ مُصَافَحَةِ الْجُنْبِ وَمُخَالَطَتِهِ، وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ
الْعُلَمَاءِ، وَافْتَقَرُوا عَلَى طَهَارَةِ عَرَقِ الْجُنْبِ وَمُخَالَطَتِهِ..... لَا يَنْجَسُ أَي: حَقِيقَةً لَا حُكْمًا، أَوْ ظَاهِرًا،
أَوْ بَاطِنًا“.

(مرقاۃ المفاتیح: کتاب الطہارۃ/بابُ مُخَالَطَةِ الْجُنْبِ وَمَا يُبَاحُ لَهُ، ج، ۲، ص، ۴۳۴، دار الفکر)
”قَدْ نَقَلَ الشَّيْخُ سِرَاجُ الدِّينِ الْهِنْدِيُّ الْإِجْمَاعَ عَلَى أَنَّهُ لَا يَجِبُ الْوُضُوءُ عَلَى الْمُحَدِّثِ وَالْغُسْلُ عَلَى
الْجُنْبِ وَالْحَائِضِ وَالنَّفْسَاءِ قَبْلَ وَجُوبِ الصَّلَاةِ..... لَا بَأْسَ لِلْجُنْبِ أَنْ يَنَامَ وَيُعَاوِدَ أَهْلَهُ قَبْلَ أَنْ
يَتَوَضَّأَ وَإِنْ تَوَضَّأَ فَحَسَنٌ وَإِنْ أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ فَيَنْبَغِي أَنْ يَتَمَضَّمَضَ وَيَغْسِلَ يَدَيْهِ. كَذَا فِي
السَّرَاجِ الْوَهَّاجِ“.

(الفتاویٰ الہندیہ: کتاب الطہارۃ/الباب الثانی فی الغسل، الفصل الثالث فی المعانی الموجبۃ
للغسل، ج، ۱، ص، ۱۹، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

۱..... (سنن ابی داؤد: کتاب الطب/باب فی الغیل، ج، ۴، ص، ۹، رقم الحدیث، ۳۸۸۲، المكتبة
العصریة، صیدا، بیروت)

فارس کے لوگ ایسا کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو اس سے کوئی ضرر نہیں پہنچتا۔ مالک کہتے ہیں: بغیلہ یہ ہے کہ آدمی اپنی بیوی سے حالت رضاعت میں جماع کرے۔
نوٹ: مذکورہ روایت سے معلوم ہوا کہ دودھ پلانے کی مدت میں بیوی سے مباشرت کرنا جائز ہے مگر ضرر پہنچنے کی صورت میں اجتناب کرنا بہتر ہے۔

عورت کی چھاتی سے دودھ نکلنے کا حکم

عورت کی چھاتی سے دودھ نکلنا ناقص وضو نہیں ہے۔ ۱۔

نماز میں عورت کا بچہ کو دودھ پلانا

اگر نماز کے دوران عورت کا دودھ نکل آئے اور وہ بچہ کو پلا بھی دے تو اس صورت میں اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ ۲۔

عورت کا سیال چیز میں دودھ ملا کر پلانا

اگر پانی یا دوا عورت کے دودھ یا جانور کے دودھ میں یا کسی سیال چیز میں مل گیا اور اسے کسی بچے نے پی لیا تو غالب کا اعتبار کیا جائے گا، اگر تو عورت کا دودھ ان تمام چیزوں پر غالب ہے تو حرمت رضاعت ثابت ہو جائے گی، اور اگر دوسری چیزیں عورت کے دودھ پر غالب

۱۔... " (وَيَنْقُضُهُ) خُرُوجُ كُلِّ خَارِجٍ (نَجَسٍ).... (مِنْهُ) "۔

(الدر المختار مع رد المحتار: كتاب الطهارة / مطلب نواقض الوضوء، ج، ۱، ص، ۲۶۰، دار الكتب العلمية، بيروت)

۲۔... "مَصَّ صَبِيٍّ ثَدْيِهَا وَخَرَجَ اللَّبَنُ: تَفْسُدُ صَلَاتُهَا"۔

(رد المحتار مع الدر المختار: كتاب الصلاة / باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، فروع، فُرُوعٌ سَمِعَ الْمُصَلِّي اسْمَ اللَّهِ تَعَالَى فَقَالَ جَلُّ جَلَالُهُ أَوْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى عَلَيْهِ، ج، ۲، ص، ۳۸۵، دار الكتب العلمية، بيروت)

"صَبِيٍّ مَصَّ ثَدْيِ امْرَأَةٍ مُصَلِّيَةٍ إِنْ خَرَجَ اللَّبَنُ فَسَدَتْ وَإِلَّا فَلَا؛ لِأَنَّهُ مَتَى خَرَجَ اللَّبَنُ يَكُونُ إِرْضَاعًا وَيُدُونُهُ لَا. كَذَا فِي مَجِيذِ السَّرْحَسِيِّ وَإِنْ مَصَّ ثَلَاثَ مَصَّاتٍ تَفْسُدُ صَلَاتُهَا وَإِنْ لَمْ يَنْزِلِ اللَّبَنُ. كَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانَ وَالْخُلَاصَةِ"۔

(الفتاوى الهندية: كتاب الطهارة / الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول فيما يفسدُها، ج، ۱، ص، ۴۵، دار الفكر)

ہیں تو اس صورت میں حرمتِ رضاعت ثابت نہیں ہوگی۔ غالب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ بو رنگ اور مزہ تینوں اشیاء یا ان میں سے کوئی ایک چیز معلوم ہو، اگر ملی ہوئی سیال اشیاء اور دودھ برابر ہیں تو حرمت کا ثابت ہونا لازمی ہے کیونکہ دودھ پر دوسری اشیاء کا غلبہ ثابت نہیں ہوا۔ ۱۔

دو عورتوں کے دودھ مل جانے کا حکم

اگر دو عورتوں کا دودھ مل گیا تو امام صاحبؒ اور امام یوسفؒ کے نزدیک اس عورت سے حرمت ثابت ہو جائے گی، جس کا دودھ زیادہ ہوگا، لیکن امام محمدؒ کا کہنا یہ ہے کہ دونوں عورتوں سے حرمت ثابت ہو جائے گی، یہی قول صحیح اور احتیاط پر بھی مبنی ہے۔ دونوں عورتوں کا دودھ برابر ہونے کی صورت میں دونوں سے حرمت ثابت ہو جائے گی۔ ۲۔

عورت کا اپنے دودھ کا دہی بنا کر بچے کو کھلانا

اگر ماں نے اپنے دودھ کا دہی یا پنیر وغیرہ بنا کر کسی بچے کو کھلایا تو اس سے رضاعت ثابت نہیں ہوگی، کیونکہ ان اشیاء کو دودھ کے نام سے جانا نہیں جاتا (یعنی ان چیزوں پر دودھ کا اطلاق نہیں ہوتا۔ ۳۔

عورت کا اپنے دودھ میں جمی ہوئی چیز ملا کر بچے کو کھلانا

کسی عورت نے اپنے دودھ میں جمی ہوئی چیز ملائی مثلاً بسکٹ، ستوا اور روٹی وغیرہ، اگر تو ان

۱..... "وَمَخْلُوطٌ بِمَاءٍ أَوْ دَوَاءٍ أَوْ لَبَنٍ أُخْرَى أَوْ لَبَنٍ شَاةٍ إِذَا غَلَبَ لَبَنُ الْمَرْأَةِ وَكَذَا إِذَا اسْتَوَيَا) إِجْمَاعًا لِعَدَمِ الْأَوْلَوِيَّةِ". (الدر المختار) "تُعْتَبَرُ الْغَلْبَةُ بِالْأَجْزَاءِ فِي الْجِنْسِ، وَفِي غَيْرِهِ بِتَغْيِيرِ طَعْمٍ أَوْ لَوْنٍ أَوْ رِيحٍ كَمَا رَوَى عَنْ أَبِي يُوسُفَ".

(رد المحتار مع الدر المختار: كتاب النكاح/باب الرضاع، ج، ۳، ص، ۲۱۸، دار الفكر، بيروت)

۲..... "وَعَلَّقَ مُحَمَّدٌ الْحُرْمَةَ بِالْمَرَاتَيْنِ مُطْلَقًا، قِيلَ: وَهُوَ الْأَصْحَحُ" (الدر المختار) "وَلَوْ اسْتَوَيَا تَعَلَّقَ بِهِمَا".

(رد المحتار مع الدر المختار: كتاب النكاح/باب الرضاع، ج، ۳، ص، ۲۱۸، دار الفكر، بيروت)

۳..... "قَالَ فِي الْبَحْرِ: وَلَوْ جَعَلَ اللَّبَنَ مَخِيضًا أَوْ رَائِبًا أَوْ شِيرَازًا أَوْ جُبْنَا أَوْ أَقْطًا أَوْ مَصْلًا فَتَنَّاوَلَهُ الصَّبِيُّ لَا تَثْبُتُ بِهِ الْحُرْمَةُ لِأَنَّ اسْمَ الرُّضَاعِ لَا يَقَعُ عَلَيْهِ".

(رد المحتار مع الدر المختار: كتاب النكاح/باب الرضاع، ج، ۳، ص، ۲۱۹، دار الفكر، بيروت)

اشیاء نے دودھ کو جذب کر لیا پھر وہی کھانا بچے کو کھلایا گیا اور اس میں دودھ کا مزہ موجود ہے تو اس صورت میں اس شرط کے ساتھ حرمتِ رضاعت ثابت ہو جائے گی کہ اسے لقمہ لقمہ کر کے کھلایا گیا ہو، اور اگر اسے گھونٹ گھونٹ کر پلایا گیا پھر ذائقہ کا ہونا لازمی نہیں مطلقاً رضاعت ثابت ہو جائے گی۔ اگر ان اشیاء کو دودھ میں ملا کر پکایا گیا ہو تو پھر کسی صورت رضاعت ثابت نہیں ہوگی، خواہ دودھ ان اشیاء پر غالب ہو یا مغلوب کیونکہ دودھ کی ماہیت تبدیل ہوگئی۔ ۱۔

عورت کا دودھ بند ہو جانے کے خوف سے وقفہ ڈالنا

ایک عورت کو اس بات کا خوف ہو کہ اگر وہ حاملہ ہو جائے تو اس کا دودھ بند ہو جائے گا، تو ایسی صورت میں اگر وہ وقتی طور پر مانعِ حمل جائز طریقے اختیار کرے تو اس کی گنجائش ہے۔ ۲۔

عورت کا پستان سے دودھ اتارنے کی دوا کے استعمال کا حکم

اگر کوئی عورت اپنی چھاتی میں دودھ اتارنے کے لئے کسی دوائی کا استعمال کر کے کسی دودھ پیتے بچے کو دودھ پلا دے، تو کیا اس بچے کا عورت اور اس کے خاوند سے رشتہ رضاعت ثابت ہو جائے گا یا نہیں؟ کیا بے اولاد خواتین یا کنواری لڑکیاں (جو بچہ پالنے کا ارادہ رکھتی ہیں) مذکورہ طریقہ اپنا سکتی ہیں یا نہیں؟ تو اس سلسلے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر دودھ بالغ عورت کی چھاتی میں دوائی کے استعمال سے اترے اور وہ یہ دودھ کسی دودھ پیتے بچے کو پلائے تو اس

۱۔.... "وَقَالَ: إِنْ كَانَ غَالِبًا يَحْرُمُ، وَالْخِلَافُ مُقَيَّدٌ بِالذِّمَّةِ لَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ، فَإِذَا طُبِحَ فَلَا تَحْرِيمَ مُطْلَقًا اتِّفَاقًا..... (قَوْلُهُ وَإِنْ حَسَاهُ حَسَوًا) تَثَبُّتُ الْحُرْمَةِ فِي قَوْلِهِمْ جَمِيعًا."

رد المحتار مع الدر المختار: کتاب النکاح/باب الرضاع، ج، ۳، ص، ۲۱۸، ۲۱۹، دار الفکر

۲۔.... "امْرَأَةٌ مُرْضِعَةٌ ظَهَرَ بِهَا حَبْلٌ وَانْقَطَعَ لَبْنُهَا وَتَخَافُ عَلَى وَلَدِهَا الْهَلَاقَ وَلَيْسَ لِأَبِي هَذَا الْوَلَدِ سَعَةٌ حَتَّى يَسْتَأْجِرَ الظَّرْفَ يَبَاحٌ لَهَا أَنْ تَعَالَجَ فِي اسْتِنْزَالِ الدَّمِ مَا دَامَ نُطْفَةً أَوْ مُضْغَةً أَوْ عَلَقَةً لَمْ يُخْلَقْ لَهُ عُضْوٌ وَخَلْقُهُ لَا يَسْتَبِينُ إِلَّا بَعْدَ مِائَةٍ وَعِشْرِينَ يَوْمًا."

(الفتاوى العالمكيرية: كتاب الكراهية/الباب الثامن عشر في التداوى والمعالجات، ج، ۵، ص، ۳۵۶، دار الفکر)

"(وَجَازَ عَزْلُهُ عَنْ أُمَّتِهِ بِغَيْرِ إِذْنِهَا وَعَنْ عَرْسِهِ بِهِ) أَيُّ بِإِذْنِ حُرَّةٍ أَوْ مَوْلَى أُمِّهِ قَبْلَ يَجُوزُ بِذَوْنِهِ لِفَسَادِ الزَّمَانِ ذَكَرَهُ ابْنُ سُلْطَانَ."

(الدر المختار مع رد المحتار: كتاب الحظر والاباحة/فصل في النظر والمس، ج، ۶، ص، ۳۷۴، دار الفکر)

عورت کا اس بچے کے ساتھ رشتہ رضاعت ثابت ہو جائے گا، البتہ اس عورت کے شوہر کے متعلق حکم یہ ہے کہ:

اگر بیوی اور شوہر کے درمیان مباشرت کا عمل پایا گیا تو اس صورت میں خاوند کا بچے کے ساتھ رضاعت کا رشتہ قائم ہو جائے گا، بالفاظ دیگر شوہر بچی کا رضاعی والد کہلائے گا اور اس کے لئے محرم ہوگا۔

اور اگر میاں بیوی کے درمیان مباشرت کا عمل نہیں پایا گیا تو اس صورت میں بچی اور خاوند کے درمیان رشتہ رضاعت ثابت نہ ہوگا، جب رضاعت کا رشتہ قائم نہیں ہوا تو شوہر اس بچی کا رضاعی باپ نہیں کہلائے گا، جب رضاعی والد نہیں کہلائے گا تو بچی کا محرم بھی نہیں ہوگا جب بچی کا محرم نہیں ہوگا تو شوہر سے اس بچی کا پردہ واجب ہوگا۔ ۱

جہاں تک بے اولاد اور کنواری خواتین کا دودھ اتارنے کی دوائی کے استعمال کا تعلق ہے مذکورہ تفصیل کے مطابق ایسی دواؤں کا استعمال کیا جاسکتا ہے، لیکن یہاں ایک بات واضح کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ میاں بیوی کی رضاعی بچی کے ساتھ حرمت رضاعت قائم بھی ہو جائے، لہذا بچی کی بلوغت کے بعد احتیاطاً خلوت سے احتراز لازم ہے۔ ۲

۱..... "لَوْ أَرْضَعْتَ الْبُكْرُ صَبِيًّا صَارَتْ أُمًّا لِلصَّبِيِّ وَتَثْبُتُ جَمِيعُ أَحْكَامِ الرِّضَاعِ بَيْنَهُمَا حَتَّىٰ لَوْ تَزَوَّجَتْ الْبُكْرُ رَجُلًا ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ الدُّخُولِ بِهَا كَانَ لِهَذَا الزَّوْجِ أَنْ يَتَزَوَّجَ الصَّبِيَّةَ، وَإِنْ طَلَّقَهَا بَعْدَ الدُّخُولِ بِهَا لَا يَكُونُ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا لِأَنَّهَا صَارَتْ مِنَ الرَّبَائِبِ الَّتِي دَخَلَ بِأُمَّهَا"

(البحر الرائق: کتاب الرضاع / الْمُحْرِمَاتُ بِسَبَبِ الرِّضَاعِ، ج، ۳، ص، ۲۴۵، دار الكتاب الإسلامي)

"وَكَذَا الْبُكْرُ إِذَا نَزَلَ لَهَا لَبَنٌ وَهِيَ لَمْ تَتَزَوَّجْ قَطُّ؛ فَالرِّضَاعُ يَكُونُ مِنْهَا خَاصَّةً."

بدائع الصنائع: کتاب الرضاع / فَضْلُ فِي الْمُحْرِمَاتِ بِالرِّضَاعِ، ج، ۴، ص، ۴، دار الكتب العلمية)

"وَإِنْ لَمْ تَبْلُغْ تَسَعُ سِنِينَ فَنَزَلَ لَهَا لَبَنٌ لَا يَحْرُمُ"

(ردالمحتار مع الدر المختار: کتاب الرضاع، ج، ۳، ص، ۲۱۸، دار الفكر، بیروت)

۲..... "الْمَحْرَمُ عِنْدَنَا مَنْ حَرَّمَ نِكَاحَهُ عَلَى التَّابِيدِ بِنَسَبٍ أَوْ مُصَاهَرَةٍ أَوْ رِضَاعٍ."

وَلَوْ بَوَّطَ حَرَامٌ..... وَأَحْكَامُهُ: تَحْرِيمُ النِّكَاحِ وَجَوَازُ النَّظَرِ وَالْخُلُوةِ وَالْمُسَافَرَةِ إِلَّا الْمَحْرَمَ مِنَ الرِّضَاعِ، فَإِنَّ الْخُلُوةَ بِهَا مَكْرُوهَةٌ."

(الاشباه والنظائر لابن نجيم: الفن الثالث: الجمع والفرق / واختص المحرم النسبي باحكام، ص،

۲۸۵، دار الكتب العلمية، بیروت)

شوہر کا بیوی کو بوتل کا دودھ پلانے پر اصرار کرنا

اگر شوہر بیوی کو کہے کہ وہ بچے کو پستان کا دودھ نہ پلائے بلکہ بوتل کا دودھ پلائے، اور عورت چاہتی ہو کہ وہ بوتل کے دودھ کے علاوہ پستان کا دودھ بھی پلائے تو ایسی صورت میں عورت اپنی چاہت کے مطابق بچے کو اپنا دودھ پلائے، کیونکہ دودھ پلانے کا زیادہ حق ماں کو ہے، تاہم بوتل کے دودھ کے استعمال کی ممانعت بھی نہیں ہے۔^۱

حالت حمل میں بچے کو دودھ پلانا جائز ہے

عورت اپنے بچے کو حالت حمل میں دودھ پلا سکتی ہے۔

چنانچہ حضرت جدامہ بنت وہب اسدیہ^۲ سے روایت ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ:

”لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهِيَ عَنِ الْغَيْلَةِ، حَتَّى ذَكَرْتُ أَنَّ الرُّومَ وَفَارِسَ
يَصْنَعُونَ ذَلِكَ، فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ“^۲

ترجمہ: ”میں نے غیلہ سے منع کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا تھا یہاں تک کہ مجھے یاد آیا کہ اہل روم و فارس ایسا کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو کوئی نقصان نہیں ہوتا۔“

دودھ بینک (Milk Bank)

اصولی طور پر اسلام ایک خاتون کو اپنے بچے کے علاوہ دوسرے بچوں کو دودھ پلانے کی اجازت دیتا ہے۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

۱... ”فَجَعَلَ الْأُمَّ أَحَقَّ بِرِضَاعِ الْوَالِدِ هَذِهِ الْمُدَّةُ ثُمَّ أَكَّدَ ذَلِكَ بِقَوْلِهِ تَعَالَى لَا تَضَارُّ وَالِدَةَ بِوَالِدِهَا يَغْنَى
أَنَّهَا إِذَا رَضِيَتْ بِأَنْ تُرَضَّ بِمِثْلِ مَا تُرَضُّ بِهِ غَيْرُهَا لَمْ يَكُنْ لِلْأَبِ أَنْ يُضَارَّهَا فَيُدْفَعَهُ إِلَى غَيْرِهَا“

(احکام القرآن للجصاص: ج، ۲، ص، ۱۰۶، دار إحياء التراث العربی، بیروت)

۲.... (صحیح مسلم: کتاب النکاح/باب جواز الغیلة، وهي وطء المُرَضِّع، وَكَرَاهَةُ الْعَزْلِ، ج،

۲، ص، ۱۰۶۶، رقم الحدیث، ۱۴۴۲، دار إحياء التراث العربی، بیروت)

”وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ
الرُّضَاعَةَ وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ لَا تُكَلَّفُ
نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا لَا تُضَارُّ وَالِدَةُ بَوْلِدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَهُ بِوَالِدِهِ وَعَلَى
الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا
جُنَاحَ عَلَيْهِمَا وَإِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
إِذَا سَلَّمْتُمْ مَا آتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِمَا
تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ“۔^۱

ترجمہ: ”اور مائیں دودھ پلائیں اپنی اولاد کو دو سال پورے اس کے لئے جو دودھ
پلانے کی مدت پوری کرنا چاہے اور جس کی اولاد ہے اس کے ذمہ ماؤں کا کھانا اور
کپڑا ہے قاعدہ کے مطابق، کسی جان کو تکلیف نہیں دی جاتی مگر اس کی برداشت
کے مطابق، نہ تکلیف دی جائے والدہ کو اس کے بچہ کی وجہ سے اور نہ اس کو تکلیف
دی جائے جس کا بچہ ہے اس کے بچہ کی وجہ سے، اور وارث کے ذمہ اسی طرح سے
لازم ہے، سواگر دونوں آپس کی رضا مندی اور باہم مشورے سے دودھ چھڑانا
چاہیں تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں ہے، اور اگر تم اپنی اولاد کو دودھ پلوانا چاہو تو
اس میں کچھ گناہ نہیں ہے جبکہ تم سپرد کردو جو کچھ ان کو دینا طے کیا ہے قاعدہ کے
موافق، اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ بلاشہ اللہ ان کاموں کو دیکھتا ہے جنہیں تم
کرتے ہو“۔

رسول اللہ ﷺ کو حلیمہ سعدیہ اور ثویبہ نے دودھ پلایا تھا۔ ۲

۱.... (سورۃ البقرۃ: رقم الآیۃ، ۲۳۳، پارہ، ۲)

۲.... ”عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: فَذَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَى أُمِّهِ، وَالتَّمِسَ لَهُ الرُّضْعَاءُ،
وَاسْتَرْضِعَ لَهُ مِنْ حَلِيمَةَ بِنْتِ أَبِي ذُوَيْبٍ.“

(دلائل النبوة: ج، ۱، ص ۱۳۲، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

کتب حدیث میں اس کی مثالیں بکثرت ملتی ہیں اور نکاح میں اسی اصول پر حرمتِ رضاعت کے تمام احکام مبنی ہیں، بشرطیکہ دودھ مدتِ رضاعت میں پلایا گیا ہو، امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مدتِ رضاعت اڑھائی سال جبکہ امام یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک دو سال ہیں۔ ۱۔

جہاں تک رشتہ رضاعت کے قائم ہونے کا تعلق ہے تو تقریباً اکثر فقہاء اس بات پر متفق ہیں کہ عورت کا دودھ جس طریقے سے بھی پیا جائے خواہ بوتل کے ذریعے ہو یا براہ راست چھاتی سے، رشتہ رضاعت ثابت ہو جائے گا۔

چنانچہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ:

”جَاءَتْ سَهْلَةَ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حُدَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ وَهُوَ حَلِيفُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَرْضِعِيهِ، قَالَتْ: وَكَيْفَ أَرْضِعُهُ؟ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيرٌ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ رَجُلٌ كَبِيرٌ، زَادَ عَمْرُو فِي حَدِيثِهِ: وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، وَفِي رِوَايَةٍ ابْنِ أَبِي عُمَرَ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ“ ۲۔

ترجمہ: ”حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ سہلہ بنت سہیلؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ میں نے اب حذیفہ کے چہرہ میں سالم کے آنے کی وجہ سے کچھ ناراضگی کے آثار دیکھے ہیں حالانکہ وہ ان کا حلیف ہے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم اسے دودھ

۱۔.... ”ثم مدة الرضاع ثلاثون شهرا عند أبي حنيفة رحمه الله وقال سنان“.

(الهداية: كتاب الرضاع / ما يحرم بالرضاع، ج، ۱، ۲۱، ۷، دار احياء التراث العربى، بيروت، لبنان)

۲۔.... (صحيح مسلم، كتاب الرضاع / باب رِضَاعَةِ الْكَبِيرِ، ج، ۲، ص، ۱۰۷۶، رقم الحديث، ۱۳۵۳،

دار احياء التراث العربى، بيروت)

پلا دو اس نے عرض کیا میں اسے کیسے دودھ پلاؤں حالانکہ وہ نوجوان آدمی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے مسکراتے ہوئے فرمایا میں جانتا ہوں کہ وہ نوجوان آدمی ہے حضرت عمرو نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ وہ سالم بدر میں حاضر ہوئے تھے اور ابن ابی عمر کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کھلکھلا کر ہنستے۔

محدثین نے اس حدیث کے تحت بیان کیا ہے کہ سالم چونکہ بلوغت کو پہنچ چکے تھے اس لئے سہلہ ایک ڈبیایا برتن میں بچے کو دودھ پلانے کی مقدار دودھ نکالتی تھیں اور اسے سالم ہر روز پی لیتے یہاں تک کہ پانچ روز گزر گئے، اس کے بعد وہ ان کے گھر جاتے تو کبھی ننگے سر ہوتیں۔

ایک شبہ کا ازالہ

امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مدت رضاعت اڑھائی سال جبکہ صاحبین کے نزدیک دو سال ہے تو پھر سالم کا رشتہ رضاعت کیسے ثابت ہوا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ سہولت صرف سہلہ کو دی تھی۔

اس قسم کے دودھ بینک (Milk Bank) قائم کرنے میں دو مسئلے زیر بحث آئیں گے، ایک تو دودھ خریدنے کا اور دوسرا دودھ فروخت کرنے کا، اس پر تو فقہاء متفق ہیں کہ دودھ پلانے والی عورت کے لئے دودھ پلائی کی اجرت درست ہے، اور خود قرآن مجید میں اس کی صراحت موجود ہے۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

۱.... "قال ابن سعد: كانت ارضعت سالما مولی ابی حذیفة، فذكر القصة فی رضاع الکبیر، ثم اخرج عن خالد بن مخلد، عن سلیمان بن بلال، عن یحیی بن سعید، حدثنی عمرة بنت عبد الرحمن ان امرأة ابی حذیفة ذكرت دخول سالم علیها، فأمرها رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ترضعه فأرضعته، وهو رجل کبیر بعد ما شهد بدرا. ثم اخرج عن الواقدی، عن محمد بن عبد الله ابن اخی الزهري، عن ابیه، قال: كانت تحلب فی مسعط أو إناء قدر رضة فیشر به سالم فی کل یوم حتی مضت خمسة أيام، فكان بعد یدخل علیها وهي حاسر، رخصة من رسول الله صلی الله علیه وسلم لسهولة".

(الاصابة فی تمیز الصحابة: کتاب النساء/حرف السین، ج، ۸، ص، ۹۳، دارالکتب العلمیة)

”وَإِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُمْ مَا آتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوفِ“ ۱۔

ترجمہ: ”اور اگر تم اپنی اولاد کو دودھ پلوانا چاہو تو اس میں کچھ گناہ نہیں ہے جبکہ تم سپرد کرو جو کچھ ان کو دینا طے کیا ہے قاعدہ کے موافق“۔

لیکن واضح رہے کہ بیع اور اجارہ کے درمیان فرق ہے۔ چنانچہ بیع نام ہے مال کے مال سے تبادلہ کا جو باہمی رضامندی سے ہو۔ ۲

اور شرعاً اجارہ منافع پر بمقابلہ عوض کے عقد کرنے کا نام ہے۔ ۳
دودھ کے اجزائے انسانی میں سے ہونے کی وجہ سے اس کی بیع احناف کے نزدیک درست نہ ہوگی اور حنفیہ کا نقطہ نظر عین فطرت، اور نصوص کے مطابق ہے، جبکہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دودھ کی بیع درست ہے۔ ۴

خلاصہ کلام یہ ہے کہ دودھ بینک کا قیام دو شرطوں کے ساتھ جائز ہے۔

(۱)..... ایک عورت کے دودھ میں کسی دوسری عورت کے دودھ کی ملاوٹ نہ ہو۔

۱..... (سورۃ البقرۃ: رقم الآیۃ، ۲۳۳، پارہ ۲، ص ۲)

۲..... ”أَمَّا تَعْرِيفُهُ فَمُبَادَلَةُ الْمَالِ بِالْمَالِ بِالْتَرَاضِي“

(الفتاویٰ العالمکیریۃ: کتاب البیوع / البَابُ الْأَوَّلُ فِي تَعْرِيفِ الْبَيْعِ وَرُكُوبِهِ وَشَرْطِهِ وَحُكْمِهِ وَأَنْوَاعِهِ، ج، ۳، ص، ۲، دار الفکر)

”مبادلة مال بمال على سبيل التملك عن تراض“.

(معجم لغة الفقهاء: ص، ۱۱۳، دار النفائس للطباعة والنشر والتوزيع)

۳..... ”فَهِيَ عَقْدٌ عَلَى الْمَنَافِعِ بِعَوْضٍ، كَذَا فِي الْهَدَايَةِ“.

(الفتاویٰ العالمکیریۃ: کتاب الاجارۃ، ج، ۴، ص، ۴۰۹، دار الفکر)

۴..... ”ولا بيع لبن امرأة في قدح وقال الشافعي رحمه الله يجوز بيعه لأنه مشروب طاهر، ولنا أنه جزء الأدمى وهو بجميع أجزائه مكرم مصون عن الابتذال بالبيع، ولا فرق في ظاهر الرواية بين لبن الحرة والأمة. وعن أبي يوسف رحمه الله أنه يجوز بيع لبن الأمة لأنه يجوز إيراد العقد على نفسها فكذا على جزئها. قلنا: الرق قد حل نفسها، فأما اللبن فلا رق فيه لأنه يختص بمحل يتحقق فيه القوة التي هي ضده وهو الحي ولا حياة في اللبن“.

(الهداية: كتاب البیوع / باب بیع الفاسد، ج، ۳، ص، ۴۶، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان)

(۲)..... انسانی دودھ کو نہ فروخت کیا جائے اور نہ خرید جائے۔

لہذا صرف انسانی دودھ کے فروخت کے لئے دودھ بینک (Milk Bank) کا قیام جائز نہیں ہوگا۔

مرد کی چھاتی سے دودھ کا اترنا اور اس کا کسی بچی کو پلانے کا حکم

اگر کسی مرد کے چھاتی سے دودھ اترتا اور اس نے کسی بچے کو پلا دیا تو اس سے حرمتِ رضاعت ثابت نہیں ہوگی، کیونکہ تحقیق یہ ہے کہ وہ دودھ نہیں ہے اس لئے اس سے نشوونما متعلق نہیں ہوگی، یہ اس وجہ سے ہے کہ حقیقی دودھ اسی (نسل) سے متصور ہے جس سے ولادت متصور ہے۔

رضاعی ماں کا احترام لازم ہے

دودھ پلانی والی عورت کی حیثیت ماں کی سی ہوتی ہے اس کی عزت و تکریم آپ ﷺ سے ثابت ہے۔

چنانچہ حضرت ابو طفیل غنویؓ کہتے ہیں کہ:

”كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ فَبَسَطَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجْلَهُ حَتَّى قَعَدَتْ عَلَيْهِ فَلَمَّا ذَهَبَتْ

قِيلَ هَذِهِ أَرْضَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“ . ۲

ترجمہ: ”ایک دن میں نبی کریم ﷺ کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک ایک

خاتون یعنی دایہ حلیمہ آئیں آنحضرت ﷺ نے ان کی تعظیم و تکریم اور ان کی خوشی

کے لئے اپنی چادر مبارک بچھادی اور وہ اس پر بیٹھ گئیں پھر جب وہ کہیں چلی گئیں

۱..... ”وإذا نزل للرجل لبن فأرضع به صبيًا لم يتعلق التحريم لأنه ليس بلبن على التحقيق فلا يتعلق به النشوء والنمو وهذا لأن اللبن إنما يتصور ممن يتصور منه الولادة“.

(الهداية: كتاب الرضاع، ج، ۱، ص، ۲۱۹، دار احياء التراث العربی، بیروت، لبنان)

۲..... (مشكلة المصايح: كتاب النكاح/باب المحرمات، الفصل الثاني، ج، ۲، ص، ۹۲۸، رقم

الحديث، ۳۱۷۵، المكتب الإسلامي، بیروت)

(تو وہ لوگ جو آپ ﷺ کی اس تعظیم و تکریم کی وجہ سے اور آپ کی مبارک چادر پر ان خاتون کے بیٹھ جانے سے حیران و متعجب تھے) بتایا گیا کہ یہ وہ خاتون ہیں جنہوں نے نبی کریم ﷺ کو دودھ پلایا ہے۔“

ماں کے دودھ کے فوائد: ایک تحقیق

آکسفورڈ کی ایک تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ چار ماہ تک ماں کا دودھ پینے والے بچوں میں صحت کے مسائل کم ہوتے ہیں۔

اس ریسرچ میں دس ہزار ماؤں اور ان کے بچوں کو شامل کیا گیا تھا۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ماں کا دودھ ماں اور بچے کے درمیان بہتر تعلق کو فروغ دیتا ہے۔

اس تحقیق میں شامل ہونے والی ماؤں سے کہا گیا کہ وہ پانچ برس کی عمر سے اپنے بچوں کی حرکتوں اور رویے کا جائزہ لیں جس میں جھوٹ بولنا، چوری کرنا، بے چینی، بے اطمینانی اور ماں کے ساتھ چپکے رہنا شامل ہے۔

ماں کا دودھ پینے والے صرف چھ فیصد بچوں میں مسائل نظر آئے جبکہ جن بچوں نے فارمولا دودھ پیا تھا ان میں ۱۶ فیصد بچوں میں مسائل دیکھے گئے۔

اس تحقیق کی سربراہ ماریہ کونگلی کا کہنا تھا کہ تحقیق نے ماں کے دودھ کے مزید فوائد کو اجاگر کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ماں کے دودھ میں بڑی مقدار میں ایک خاص قسم کا ایسڈ ہوتا ہے جو بچوں کے دماغ اور اعصابی نظام کی نشوونما کے لیے بہت اہم ہے اور ایسے بچے بیمار بھی بہت کم ہوتے ہیں۔

وَاللّٰهُ سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ

(فصل نمبر ۲)

دودھ پینے والے بچوں سے متعلق مختلف احکام

بچے کا ماں کی چھاتی پر تے کر کے پستان چوسنے کا حکم
اگر بچے نے ماں کے پستان پر تے کی پھر اس پستان کو بہت دفعہ چوسا تو اس صورت میں وہ
پاک ہو جائے گی۔ ۱۔

بچے کے پیپر تبدیل کرنے سے وضو متاثر نہیں ہوتا
اگر ماں اپنے بچے کا پیپر تبدیل کرے تو اس صورت میں اس کا وضو نہیں ٹوٹتا۔ گندگی اٹھانے
سے وضو متاثر نہیں ہوتا بلکہ پاخانہ پیشاب وغیرہ سے وضو ٹوٹتا ہے۔
چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ
وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ
وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ
مِّنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا
طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ
حَرَجٍ وَلَكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهَّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ“ ۲۔
ترجمہ ”اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے اٹھو تو اپنے منہ کو اور اپنے ہاتھوں کو

۱۔.... ”الصَّبِيُّ إِذَا قَاءَ عَلَىٰ ثَدْيِ الْأُمِّ ثُمَّ مَضَىٰ ثَدْيَ مِرَارًا يَطْهَرُ. كَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانَ.
(الفتاوى الهندية: كتاب الصلاة/باب السابع في النجاسة وأحكامها، الفصل الثاني في الأغنيان
النجسة، ج، ۱، ص، ۱۰۳، دار الفكر)
۲۔.... (سورة المائدة: رقم الآية، ۶، پارہ، ۲، ۶۰۵)

کہنیوں سمیت دھولو۔ اپنے سروں کو مسح کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھولو اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو غسل کر لو ہاں اگر تم بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو یا تم سے کوئی حاجت ضروری فارغ ہو کر آیا ہو، یا تم عورتوں سے ملے ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لو، اسے اپنے چہروں پر اور ہاتھوں پر مل لو اللہ تعالیٰ تم پر کسی قسم کی تنگی ڈالنا نہیں چاہتا بلکہ اس کا ارادہ تمہیں پاک کرنے کا اور تمہیں اپنی بھرپور نعمت دینے کا ہے تاکہ تم شکر ادا کرتے رہو۔

مذکورہ آیت سے معلوم ہوا کہ پاخانہ اور پیشاب کے رستے سے نکلنے والی گندگی سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

صفوان بن عسالؓ سے روایت ہے کہ:

”كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفَرًا أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ، إِلَّا مِنْ جَنَابَةِ، وَلَكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ“ ۱۔

ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ اگر ہم سفر میں ہوں تو تین دن تین رات تک موزے نہ اتاریں مگر جنابت کے سبب سے اور نہ اتاریں ہم پیشاب پاخانہ یا نیند کے سبب سے۔“

زر کہتے ہیں کہ:

”يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا مُسَافِرِينَ أَنْ نَمْسَحَ عَلَى خِفَافِنَا وَلَا نَنْزِعَهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ إِلَّا مِنْ جَنَابَةِ“ ۲۔

۱۔۔۔۔ (سنن الترمذی: أبواب الطهارة / باب المَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ لِلْمُسَافِرِ وَالْمُقِيمِ، ج، ۱، ص، ۱۵۹، رقم الحدیث، ۹۶، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي، مصر)
 ۲۔۔۔۔ (سنن النسائي: كتاب الطهارة / باب التَّوْقِيتِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ لِلْمُسَافِرِ، ج، ۱، ص، ۸۳، رقم الحدیث، ۱۲۷، مكتب المطبوعات الإسلامية، حلب)
 ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

ترجمہ: ”میں نے صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کے بارے میں پوچھا؟ تو انہوں نے کہا: جب ہم مسافر ہوتے تو ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیتے کہ ہم اپنے موزوں پر مسح کریں، اور اسے تین دن تک پیشاب، پاخانہ اور نیند کی وجہ سے نہ اتاریں سوائے جنابت کے۔“

دودھ پیتے بچوں کا پیشاب ناپاک ہے
دودھ پیتے بچوں کا پیشاب ناپاک ہے، کپڑوں یا بدن پر لگنے کی صورت میں دھونا ضروری ہے۔

چنانچہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ:

”أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ، فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ،
فَدَعَا بِمَاءٍ فَاتَّبَعَهُ إِيَّاهُ“ ۱۔

ترجمہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بچہ لایا گیا۔ اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا تو آپ نے پانی منگایا اور اس پر ڈال دیا۔“

ہشام بن عروہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

”كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوتَى بِالصَّبِيَّانِ فَيَدْعُو لَهُمْ، وَإِنَّهُ أُتِيَ بِصَبِيٍّ،
فَبَالَ عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: صُبُّوا عَلَيْهِ الْمَاءَ صَبًّا“ ۲۔

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

”مِنْهَا مَا يَخْرُجُ مِنَ السَّبِيلَيْنِ مِنَ الْبَوْلِ وَالْفَائِطِ وَالرَّيْحِ الْخَارِجَةِ مِنَ الدُّبْرِ وَالْوَدْيِ وَالْمَذْيِ وَالْمَنِيِّ
وَالدُّوْدَةِ وَالْحَصَلَةِ، الْفَائِطُ يُوجِبُ الْوُضُوءَ قَلَّ أَوْ كَثُرَ وَكَذَلِكَ الْبَوْلُ وَالرَّيْحُ الْخَارِجَةُ مِنَ
الدُّبْرِ. كَذَا فِي الْمُحِيطِ“.

(الفتاوى الهندية: كتاب الطهارة/ الفصل الخامس في نواقض الوضوء، ج، ۱، ص، ۹، دار الفكر)

۱..... (صحيح البخاري: كتاب الوضوء/ باب بول الصبيان، ج، ۱، ص، ۵۴، رقم الحديث، ۲۲۲،
دار طوق النجاة)

۲..... (مسند أحمد: مسند الصديقة عائشة بنت الصديق رضي الله عنها، ج، ۴۰، ص، ۲۲۵، رقم

الحديث، ۲۴۱۹۲، مؤسسة الرسالة)

ترجمہ: ”جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس دعا کے لئے بچوں کو لایا جاتا آپ ان کے لئے دعا فرماتے ایک مرتبہ آپ کے پاس ایک بچہ لایا گیا جس نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا تو آپ نے فرمایا اس پر اچھی طرح پانی بہا دو۔“
حضرت ابولیلی رضی اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ:

”كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِيءَ بِالْحَسَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَبَالَ عَلَيْهِ، فَأَرَادَ الْقَوْمُ أَنْ يُعْجِلُوهُ، فَقَالَ: ابْنِي ابْنِي فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ بَوْلِهِ، صَبَّ عَلَيْهِ الْمَاءَ“۔^۱

ترجمہ ”میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھا تھا حضرت حسنؑ نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا صحابہ کرامؓ نے جلدی سے اسے پکڑنا چاہا تو آپ نے فرمایا میرے بیٹے کو رہنے دو جب پیشاب کر لیا تو اس پر پانی بہا دیا گیا۔“

مذکورہ روایات سے معلوم ہوا کہ بچے کا پیشاب ناپاک ہے، اور اسے دھونا لازمی ہے، مزید برآں پیشاب لگ جانے کی وجہ سے قبر کا عذاب ہوگا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ:

”مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ: إِنَّهُمَا لِيَعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ مِنْ كَبِيرٍ ثُمَّ قَالَ: بَلَىٰ أَمَا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَسْعَىٰ بِالنَّمِيمَةِ، وَأَمَا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ قَالَ: ثُمَّ أَخَذَ عُودًا رَطْبًا، فَكَسَرَهُ بِإِثْنَيْنِ، ثُمَّ غَرَزَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى قَبْرِ، ثُمَّ قَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَبْسَا“۔^۲

۱.... (شرح معانی الآثار: كتاب الطهارة رباب حُكْمِ بَوْلِ الْغُلَامِ وَالْجَارِيَةِ قَبْلَ أَنْ يَأْكُلَا الطَّعَامَ، ج، ۱، ص، ۹۳، رقم الحديث، ۶۰۲، عالم الكتب)

۲.... (صحيح البخارى: كتاب الجنائز رباب عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْغَيْبَةِ وَالْبَوْلِ، ج، ۲، ص، ۹۹، رقم الحديث، ۱۳۷۸، دار طوق النجاة)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر دو قبروں پر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دونوں کے مردوں پر عذاب ہو رہا ہے اور یہ بھی نہیں کہ کسی بڑی اہم بات پر ہو رہا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں! ان میں ایک شخص تو چغلی کیا کرتا تھا اور دوسرا پیشاب سے بچنے کے لیے احتیاط نہیں کرتا تھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہری ٹہنی لی اور اس کے دو ٹکڑے کر کے دونوں کی قبروں پر گاڑ دیا اور فرمایا کہ شاید جب تک یہ خشک نہ ہوں ان کا عذاب کم ہو جائے۔“

دودھ پیتے بچے اور بچی کے پیشاب کا حکم برابر ہے یعنی دونوں کے پیشاب لگنے کی صورت میں کپڑا دھونا لازمی ہے۔ ۱

دودھ پیتے بچے کی قے کا حکم

دودھ پیتا بچہ اگر منہ بھر کر قے کرے، اور وہ کپڑے اور جسم کو لگ جائے تو وہ ناپاک ہو جاتا ہے، لہذا ان کا پاک کرنا ضروری ہے۔

جو قے منہ بھر کے ہو وہ پیٹ کے نچلے حصے سے آتی ہے جہاں غذا گندگی بن چکی ہوتی ہے، لہذا منہ بھر کے قے آنا نجس ہے۔ اور اگر منہ بھر کر قے نہ آئے تو وہ نجس نہیں کیونکہ وہ پیٹ کے اوپر کے حصے سے آتی ہے جہاں غذا نجاست نہیں بنی ہوتی اس لئے وہ پاک ہے۔ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قے آنے پر وضو فرمایا۔

۱..... ”(وَبَوْلٍ غَيْرِ مَا تَكُولُ وَلَوْ مِنْ صَغِيرٍ لَمْ يَطْعَمُ)..... (الدر المختار) (قَوْلُهُ: لَمْ يَطْعَمُ) بِفَتْحِ الْيَاءِ أَيْ: لَمْ يَأْكُلْ فَلَا بُدَّ مِنْ غَسْلِهِ“.

(رد المحتار مع الدر المختار: کتاب الطہارۃ/باب الأنجاس، ج، ۱، ص، ۱۸، ۳، دار الفکر)
”فالغليظة كخمر..... بول ما لا يؤكل لحمي كالآدمي ولو رضيعاً“ (مراقى الفلاح)
قوله: ولو رضيعاً” لم يطعم سواء كان ذكراً أو أنثى“.

(حاشية الطحطاوي: کتاب الطہارۃ/باب الأنجاس، ص، ۱۵۴، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)
(و کذا فی الفتاویٰ الہندیۃ: الفصل الثانی فی الأعیان النجسۃ، ج، ۱، ص، ۲۶، رشیدیۃ)

چنانچہ حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ:

”أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَاءَ، فَتَوَضَّأَ، فَلَقِيْتُ ثُوبَانَ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: صَدَقَ، أَنَا صَبَبْتُ لَهُ وَضُوءَهُ“ ۱۔

ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ نے تے کی اور وضو کیا پھر جب میری ملاقات ثوبان سے دمشق کی مسجد میں ہوئی اور میں نے ان سے اس کا ذکر کیا انہوں نے کہا سچ کہا ابو درداءؓ نے اس لئے کہ میں نے خود حضور ﷺ کے وضو کے لئے پانی ڈالا تھا۔“

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”مَنْ أَصَابَهُ قَيْءٌ أَوْ رُعَافٌ أَوْ قَلَسٌ أَوْ مَذْيٌ، فَلْيَنْصِرِفْ، فَلْيَتَوَضَّأْ ثُمَّ لِيَبْنِ عَلَى صَلَاتِهِ، وَهُوَ فِي ذَلِكَ لَا يَتَكَلَّمُ“ ۲۔

ترجمہ: ”جسے نماز میں تے، نکسیر، منہ بھر کر پانی یا مذی آجائے تو وہ لوٹ جائے، وضو کرے پھر اپنی نماز پر بنا کرے، لیکن اس دوران کسی سے کلام نہ کرے۔“

مذکورہ روایات سے معلوم ہوا کہ منہ بھر کر تے نجس ہے۔

نوٹ: بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو تے ہوئی اور آپ ﷺ نے وضو نہیں فرمایا تو ان احادیث کو اسی بات پر محمول کیا جائے گا کہ وہ تے منہ بھر کر نہیں تھی، اور جن روایات میں تے آنے پر وضو کرنے کا ذکر ہے وہ منہ بھر کر تے تھی۔ ۳۔

۱.... (سنن الترمذی: أبواب الطهارة/باب الوضوء من القيء والرُعاف، ج، ۱، ص، ۱۳۵، رقم الحدیث، ۸۷، دار الغرب الإسلامی، بیروت)

۲.... (سنن ابن ماجہ: کتاب إقامة الصلاة، والسنة فيها/باب ما جاء في البناء على الصلاة، ج، ۱، ص، ۳۸۵، رقم الحدیث، ۱۲۲۱، دار إحياء الكتب العربية، فيصل عيسى البابي الحلبي)

۳.... ”(و) يَنْقُضُهُ (قَيْءٌ مَلَأَ فَاهُ) بِأَنْ يُضْبَطَ بِتَكْلُفٍ (مِنْ مِرَّةٍ) بِالْكَسْرِ: أَي صَفْرَاءَ (أَوْ عَلَقٍ) أَي سَوْدَاءَ، وَأَمَّا الْعَلَقُ النَّازِلُ مِنَ الرَّأْسِ فَعَبْرٌ نَاقِضٌ (أَوْ طَعَامٌ أَوْ مَاءٌ) إِذَا وَصَلَ إِلَى مَعْدَتِهِ وَإِنْ لَمْ يَسْتَقِرَّ، وَهُوَ نَجَسٌ مُغْلَظٌ، وَلَوْ مِنْ صَبِيٍّ سَاعَةً ارْتِضَاعِهِ، هُوَ الصَّحِيحُ لِمُخَالَطَةِ النَّجَاسَةِ“

(الدر المختار مع رد المحتار: كتاب الطهارة/نواقض الوضوء، ج، ۱، ص، ۱۳۷، دار الفكر)

(و كذا في الحلبي الكبير: نواقض الوضوء، ص، ۱۲۹، سهيل اكيڈمی، لاہور)

(فصل نمبر ۳)

دودھ اور خواب

خواب میں رسول اللہ ﷺ کا دودھ پینا اور پلانا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

رَأَيْتُ كَأَنِّي أُعْطِيتُ عَسًا مَمْلُوءًا لَبْنًا، فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى تَمَلَّاتُ،
فَرَأَيْتُهَا تَجْرِي فِي عُرْوِقِي بَيْنَ الْجِلْدِ وَاللَّحْمِ، فَفَضَلْتُ مِنْهَا فَضْلَةً،
فَأُعْطِيتُهَا أَبَا بَكْرٍ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا عَلِمَ أُعْطَاكَهُ اللَّهُ حَتَّى
إِذَا تَمَلَّاتُ مِنْهُ، فَضَلْتُ فَضْلَةً، فَأُعْطِيتُهَا أَبَا بَكْرٍ؟ فَقَالَ قَدْ أَصَبْتُمْ^۱۔

ترجمہ: ”میں نے (خواب میں) دیکھا کہ مجھے دودھ سے بھرا ہوا ایک بڑا پیالہ
پیش کیا گیا، میں نے اُس سے پیا، یہاں تک کہ میں سیر ہو گیا، میں نے دیکھا کہ
میری رگوں میں دودھ کھال اور گوشت کے درمیان چل رہا ہے، اُس میں سے کچھ
بیچ گیا، تو میں نے وہ ابو بکر کو دے دیا، صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اے اللہ کے
رسول! یہ علم ہے جو اللہ تعالیٰ آپ کو عطا فرمائے گا، یہاں تک کہ جب اُس سے
آپ شکم سیر ہو جائیں گے، اُس میں سے جو کچھ بچے گا وہ آپ حضرت ابو بکر کو
دے دیں گے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے بالکل صحیح کہا۔“

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ:

”بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أُتِيتُ بِقَدَحٍ لَبْنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ، ثُمَّ أُعْطِيتُ فَضْلِي

۱.... (صحیح ابن حبان: ذِکْرُ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي قُحَافَةَ الصَّدِيقِ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَرَحْمَتُهُ وَقَدْ
فَعَلَ، ج، ۵۱، ص، ۲۶۹، رقم الحدیث، ۶۸۵۲، مؤسسة الرسالة، بیروت)
فی حاشیة ابن حبان: اسنادہ صحیح علی شرط شیخین.

عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالُوا: فَمَا أَوْلَتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الْعِلْمُ“۔^۱
ترجمہ: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں سو رہا تھا کہ ایک
دودھ کا پیالہ لایا گیا میں نے اس میں سے پیا اور جو باقی بچا وہ عمر بن خطاب کو
دے دیا صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ اس کی کیا تعبیر ہوئی آپ ﷺ
نے فرمایا علم۔“

خواب میں دودھ دیکھنے کی تعبیر

اگر کسی نے خواب میں دودھ کو دیکھا تو اس سے توحید کا علم مراد ہے، کیونکہ علم توحید فطرت کے
عین مطابق ہے۔^۲

خواب میں دودھ نوش کرنے کی تعبیر

اگر کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ دودھ نوش کر رہا ہے، تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ

۱.... (سنن الترمذی: أبواب الرؤيا، باب في رؤيا النبي صلى الله عليه وسلم اللبن والقمص،
ج، ۴، ص، ۵۳۹، رقم الحديث، ۲۲۸۴، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي، مصر)
واللفظ له: المستدرک للحاکم: رقم الحديث، ۴۴۹۶، المعجم الكبير للطبراني: رقم الحديث،
۱۳۱۵۵.

۲.... ”(اللبن في المنام فطرة) لأن العالم القدسي يصاغ فيه الصور من العالم الحسي لتدرك منه
المعاني فلما كان اللبن في العالم الحسي من أول ما يحصل به التربية ويرسخ به المولود صيغ منه
مثالا للفطرة التي بها تتم القوة الروحانية وتنشأ عنها الخاصة الإنسانية ذكره بعض الأعلام وقال
العارف ابن عربي: أراد بالفطرة هنا علم التوحيد لا غير فهو الفطرة التي فطر الحق عليها عباده حتى
أشهدهم حين قبضهم من ظهورهم (أست بربكم قالوا بلى) فشهدوا الربوبية قبل كل شيء ولولا
حقيقة مناسبة جامعة بين العلم واللبن لما ظهر بصورته في عالم الخيال عرف ذلك من عرفه وجهله
من جهله فالعارف من يأخذ عن الله لا عن نفسه وشتان بين مؤلف يقول حدثني فلان رحمه الله عن
فلان رحمه الله تعالى وبين من يقول حدثني قلبي عن ربي وإن كان هذا رفيع القدر فشتان بينه وبين
من يقول حدثني ربي عن ربي أي حدثني ربي عن نفسه وهذا هو العلم الحاصل للقلب عن
المشاهدة الذاتية التي منها يفيض عن السر والروح والنفس فمن كان هذا مشربه كيف يعرف
مذهبه“.

(فيض القدير للمناوي: ج، ۵، ص، ۴۰۰، تحت رقم الحديث، ۷۷۴۶، المكتبة التجارية الكبرى)

اسے توحید کا علم اور ایمان کی مضبوطی عطا فرمائیں گے۔ ۱

خواب میں دودھ فروش دیکھنے کی تعبیر

خواب میں دودھ فروش دیکھنا علم، رزقِ حلال اور ہدایت و فطرت کی علامت ہے۔ ۲

دودھ کی نہر کی تعبیر

دودھ کی نہر فطرت کی علامت ہے۔ ۳

دودھ کی مختلف تعبیریں

خواب میں دودھ پینا حاجت مندی، یتیمی، تلف و ہلاکت اور مزاج کی تبدیلی کی علامت ہے، اگر کوئی عورت دیکھے کہ وہ کسی انسان کو دودھ پلاتی ہے تو یہ خواب دونوں پر دنیا یا جسم بند ہونے کی علامت ہے، کیونکہ دودھ پلانے والی قید خانہ کی طرح ہے حتیٰ کہ وہ شیر خوار اس کی چھاتی کو چھوڑ دے، جو دیکھے کہ وہ دودھ چھڑانے کے بعد کسی بچے کو دودھ پلاتا ہے تو وہ قید ہو گیا بیمار ہو گیا یا اس پر دنیا کا دروازہ بند ہوگا، اور جو کسی شکار کو دودھ پلائے یا اس کا دودھ پئے تو وہ کسی سختی میں مبتلا ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ وہ سختی دور فرمادیں گے، جو شخص دیکھے کہ اس کی دونوں چھاتیوں میں دودھ ہے تو اگر کسی نے وہ دودھ نہیں پیا ہے تو وہ شخص دنیا کی زیادتی کی طرف مائل ہے اور اس کی تدبیر کرتا ہے، اگر وہ دودھ دوسرے کسی کو پلایا ہے تو پلانے والے کے لئے اس میں خیر کی کوئی بات نہیں ہے، اگر عورت دیکھے کہ کسی شخص نے اس کا دودھ پیا ہے تو وہ

۱..... "أى اذا رأى الانسان فى نومه أنه يشرب لبناً دلّ على تمكن الايمان و حصول علم التوحيد فانه الفطرة التى فطر الله الخلق عليها (البزار عن أبى هريرة) و اسنادہ حسن."

(التيسير بشرح الجامع الصغير: حرف اللام، ج، ۲، ص، ۳۳۵، مكتبة الإمام الشافعى، الرياض)

۲..... "هو فى المنام تدل رؤيته على العلم والرزق الحلال والهداة والفطرة."

(تعطير الأنام فى تعبیر المنام: ص، ۳۰۷، دار الفكر، بيروت)

۳..... "ونهر اللبن دليل على الفطرة."

(تعطير الأنام فى تعبیر المنام: باب النون، ص، ۳۶۲، دار الفكر، بيروت)

شخص اس عورت کا مال دودھ کے بقدر اس کی ناگواری کے باوجود لے گا، اور جب خواب میں مریض دیکھے کہ وہ دودھ پیتا ہے تو وہ اپنے مرض سے شفا یاب ہوگا۔

وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ



..... ”ہو فی المنام يدل على الاحتياج والتيمم والتلف وتغيير المزاج فإن رأت امرأة أنها ترضع إنساناً فإنها انغلاق الدنيا عليهما أو حبسهما لأن المرضع كالمحبوس إلى أن يخلي الصبي الثدي وذلك لأن ثديها في فم الصبي ولا يمكنها النهوض وكذلك الذي يمص اللبن كائناً من كان من صبي أو رجل أو امرأة.

(ومن رأى) أنه يرضع صبياً بعد الفطام فإنه يسجن أو يمرض أو يعلق عليه باب فإن كانت امرأة وكانت حاملاً سلمت بحملها ومن أرضع صيداً أو ارتضع منه تناله شدة ثم يفرج الله تعالى عنه.

(ومن رأى) أن في ثدييه لبناً فإنه مشرف على زيادة دنيا تدبر له أو لمن هو فيه ما لم يرضعه أحد فإنه لا خير فيه للراضع وللمرضع وإن رأت المرأة أن ارتضع من لبنها فإنه يأخذ من مالها بقدر ما أخذ من اللبن وهي كارهة.

(ومن رأى) أنه يطوف النساء يرضعن فلا يجرى له لبن فإنه يقبل الصبيان والمريض إذا رأى أنه يرضع فإنه يبرأ من مرضه لأن باللبن كان نشؤه.

(تعطير الأنام في تعبير المنام: باب الرءاء، ص ۱۳۰، دار الفكر، بيروت)

(فصل نمبر ۴)

دودھ سے متعلق مختلف مسائل

دودھ میں ملے ہوئے پانی سے وضو کا حکم

ایسے دودھ سے وضو کرنے کا کیا حکم ہے جس میں پانی مل گیا ہو؟ اس سلسلہ میں تفصیل یہ ہے کہ اگر پانی کا رنگ دودھ کی طرح ہو گیا تو وضو صحیح نہیں، اور اگر دودھ بہت کم ہے (یعنی پانی کا رنگ تبدیل نہیں ہوا) تو وضو درست ہے۔ ۱

دودھ سے روزہ افطار کرنے کا حکم

رسول اللہ ﷺ کھجور کے ساتھ روزہ افطار کرتے تھے۔

چنانچہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ:

”أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْدَأُ إِذَا أَفْطَرَ بِالتَّمْرِ“ . ۲

ترجمہ: ”نبیؐ جب افطار کرتے تھے تو کھجور سے شروع فرماتے تھے۔“

حضرت انس بن مالکؓ روایت ہے کہ:

”كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ عَلَى رُطَبَاتٍ قَبْلَ أَنْ

۱.... ولا يجوز (الوضوء) بماء شجر وثمر الى قوله ولا بماء زال طبعه: بالطبخ أو بغلبة غيره عليه..... والغلبة في المائعات: بظهور وصف واحد من مائع له وصفان فقط كاللبن له اللون والطعم ولا رائحة له.

(نور الايضاح: كتاب الطهارة/المياه، ج، ۱، ص، ۱۴، المكتبة العصرية)

۲.... (السنن الكبرى للنسائي: كتاب الصيام/باب ما يستحب للصائم ان يفطر عليه، ج، ۳، ص، ۳۷۱، رقم الحديث، ۳۳۰۲، مؤسسة الرسالة، بيروت)

فالا سناد صحيح (سلسلة الاحاديث الصحيحة للالباني: ج، ۵، ص، ۱۹۳، تحت رقم الحديث، ۲۱۱۷، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض)

يُصَلِّي، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٍ، فَعَلَى تَمْرَاتٍ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ حَسَا
حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ“۔^۱

ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ تر کھجور سے روزہ افطار کرتے تھے نماز مغرب سے پہلے
اگر تر کھجور نہ ہوتی تو خشک کھجور سے افطار کرتے اور اگر یہ بھی نہ ملتی تو پھر چند گھونٹ
پانی پی لیتے“۔

مذکورہ روایات سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ عام حالات میں کھجور سے روزہ افطار کرتے
تھے، اور اگر کھجور دستیاب نہ ہوتی تو چھواروں سے افطار کرتے اور ان کی عدم دستیابی کی
صورت میں پانی سے افطار کرتے تھے۔^۲

حضرت ام موسیٰ رحمہا اللہ تعالیٰ فرماتی ہیں کہ:

”كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يُفْطِرُوا عَلَى الْبُسْرِ أَوْ التَّمْرِ“۔^۳

۱..... (سنن ابی داؤد: کتاب الصوم/باب مَا يُفْطَرُ عَلَيْهِ، ج، ۲، ص، ۲، ۳۰۶، رقم الحدیث، ۲۳۵۶،
المکتبۃ العصریۃ، صیدا، بیروت)

۲..... ”(إذا أفطر أحدكم) أي دخل وقت فطره من صومه (فليفطر) ندبا (على تمر) أي بتمر والأفضل
سبع والأولى من رطب فعجوة لخبر الترمذی كان يفطر على رطبات فإن لم يكن فتمرات فإن لم
يكن حسا حسوات من ماء ولم ينص على الرطب هنا لقصر زمنه (فإنه بركة) أي فإن الإفطار عليه
ثوابا كثيرا فالأمر به شرعی وفيه شوب إرشاد لأن الصوم ينقص البصر ويفرقه والتمر يجمعه ويرد
الذاهب لخاصية فيه ولأن التمر إن وصل إلى المعدة وهي خالية أغذى وإلا أخرج بقايا الطعام (فإن
لم يجد تمرا) یعنی لم يتيسر (فليفطر على الماء) القراح (فإنه طهور) بالفتح مطهر محصل للمقصود
مزيل للوصال الممنوع ومن ثم من الله به على عباده بقوله تعالی (وأنزلنا من السماء ماء طهورا)
وبما تقرر علم وجه حكمة تخصيص التمر دون غيره مما في معناه من نحو تين وزبيب وأنه لا يقوم
غيره مقامه عند تيسره فزعم أن القصد منه أن لا يدخل جوفه إلا حلوا لم تمسه النار في حيز المنع
وورد الفطر على اللبن لكن سنده ساقط فيقدم الماء عليه لهذا الحديث (حم وابن خزيمة
حب) كلهم في الصوم (عن سلمان) بفتح فسكون (ابن عامر) بن أوس (الضبي) بفتح المعجمة وكسر
الموحدة صحابي سكن البصرة وبها مات. قال مسلم: ليس في الصحب ضبي غيره واعترض قال
الترمذی حسن صحيح“.

(فيض القدير للمناوي: ج، ۱، ص، ۲۹۰، تحت رقم الحدیث، ۴۶۳، المکتبۃ التجاریۃ الکبری)

۳..... (مصنف لابن ابی شیبۃ: کتاب الصیام/مَنْ كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُفْطَرَ عَلَى تَمْرٍ أَوْ مَاءٍ، ج، ۲، ص،
۳۳۹، رقم الحدیث، ۹۷۹۹، مکتبۃ الرشد، الرياض)

ترجمہ: صحابہ کرام کو یہ بات پسند تھی کہ وہ تازہ کھجور یا چھوارے سے روزہ افطار کریں۔
افضل یہ ہے کہ کھجور سے افطار کیا جائے اور اگر وہ میسر نہ ہو تو چھوارے سے اور اگر یہ بھی
دستیاب نہ ہو تو پھر پانی سے افطار کیا جائے۔ اگر پانی میں کوئی دوسرا مشروب دودھ وغیرہ ڈال
لیا جائے تو بھی کوئی مضائقہ نہیں۔

ایک روایت میں دودھ سے افطار کرنے کا ذکر بھی ملتا ہے۔^۱
جس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ کھجور، چھوارے اور پانی سے افطار کرنا لازمی نہیں بلکہ کسی
اور چیز مثلاً دودھ وغیرہ سے بھی افطار کرنا درست ہے۔

دودھ میں مینگنی کا حکم

اگر دودھ میں مینگنی گر جائے تو وہ اس وقت تک پاک قرار دیا جائے گا جب تک کہ اس کا ذائقہ
اور رنگ تبدیل نہ ہو۔^۲

دوہتے وقت دودھ میں پیشاب پڑ جانے کا حکم

اگر دودھ نکالتے وقت اسی جانور کا پیشاب دودھ میں گر گیا تو اس صورت میں دودھ ناپاک ہو

۱.... "انا أبو القاسم بن حبابہ نا أبو بکر محمد بن ابراہیم بن نیروز الأنماطی نا أبو یعقوب إسحاق
بن الضیف نا عبد الرزاق نا جعفر بن سلیمان عن ثابت عن أنس قال قال رسول الله (صلى الله عليه
وسلم) يستحب إذا أفطر أن يفطر على لبن فإن لم يجد فتمر فإن لم يجد حسا حسوات من ماء."
(تاریخ دمشق لابن عساکر: ج، ۸، ص، ۲۲۶، دار الفکر للطباعة والنشر والتوزیع)
(کان يستحب إذا أفطر) من صومه (أن يفطر على لبن) هذا محمول على ما إذا فقد الرطب أو التمر
أو الحلو أو على أنه جمع مع التمر غيره كاللبن جمعاً بين الأخبار.
(قط عن أنس) بن مالک رمز المصنف لحسنه."

(فیض القدیر: ج، ۵، ص، ۲۱۷، تحت رقم الحدیث ۷۰۳۷، المكتبة التجارية الكبرى، مصر)
۲.... "وَلَا يُفْسِدُ خُرُّ الْفَأْرِيَةِ (الدُّهْنِ وَالْمَاءِ وَالْحِنْطَةِ) لِلضَّرُورَةِ (إِلَّا إِذَا ظَهَرَ طَعْمُهُ أَوْ لَوْنُهُ) فِي
الدُّهْنِ وَنَحْوِهِ لِفُحْشِهِ وَإِمْكَانِ التَّحَرُّزِ عَنْهُ جِنْتِد (رد المحتار) وقال ابن عابدين: وَفِي الْقَهْطَانِيِّ عَنْ
الْمُحِيطِ خُرُّ الْفَأْرِيَةِ لَا يُفْسِدُ الدُّهْنِ وَالْحِنْطَةَ الْمَطْحُونَةَ مَا لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهَا. قَالَ أَبُو اللَّيْثِ: وَبِهِ
نَأْخُذُ". (رد المحتار: كتاب الخنثى، ج، ۶، ص، ۷۳۲، سعيد)

(و كذا في غنية المستملي (الحلبي الكبير)، باب الأنجاس، ص، ۱۵۰، سهيل اكيڈمي، لاہور)
(و كذا في التاتارخانية: الفصل السابع في النجاسات ج، ۱، ص، ۲۸۹، ادارة القرآن، كراتشي)

جائے گا۔ ۱

بھینس کو ناپاک دودھ دے سکتے ہیں

اگر دودھ میں کتے نے منہ ڈال دیا تو وہ دودھ جانوروں کو دینا جائز ہے۔ ۲

دودھ کے لیے بھینس یا گائے کی قیمت کا نصاب تک پہنچنے کا حکم

کسی کے پاس دودھ کے لیے ایک گائے یا بھینس ہے، اور اس کی قیمت نصاب کو پہنچتی ہے (یعنی ساڑھے باون تولہ چاندی) تو ایسا شخص صاحب نصاب شمار ہوگا اور اس پر قربانی واجب ہوگی۔ ۳

علاج کے لئے گدھی کا دودھ استعمال کرنے کا حکم

اگر دیندار تجربہ کار ڈاکٹر تجویز کرے کہ دوا کے ساتھ گدھی کا دودھ ضروری ہے (یعنی اس بیماری کا یہی علاج ہے اور اس کے علاوہ دوسرا علاج مفید نہیں ہے) تو ایسی صورت میں علاج کے لئے گدھی کا دودھ استعمال کرنے کی گنجائش ہے۔ ۴

۱..... " (وَبَوْلٍ مَا كُؤِلِ) اللَّحْمِ (نَجِسٍ) نَجَاسَةٌ مُخَفَّفَةٌ، وَطَهْرُهُ مُحَمَّدٌ (وَلَا يُشْرَبُ) بَوْلُهُ (أَصْلًا) لَا لِلتَّدَاوِي وَلَا لِغَيْرِهِ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ "

(الدر المختار مع رد المحتار: كتاب الطهارة/باب المياہ، ج، ۱، ص، ۳۶۵، دار الفكر، بيروت)

۲..... " وَمَا عَجِنَ بِهِ فَيُطَعَّمُ لِلْكَلابِ؛ وَقِيلَ يُبَاعُ مِنْ شَافِعِي (الدر المختار) لِأَنَّ مَا تَنَجَّسَ بِاخْتِلَاطِ النُّجَاسَةِ بِهِ وَالنُّجَاسَةُ مَغْلُوبَةٌ لَا يُبَاحُ أَكْلُهُ وَيُبَاحُ الْإِنْتِفَاعُ بِهِ فِيمَا وَرَاءَ الْأَكْلِ كَالدَّهْنِ النَّجِسِ يَسْتَصْبِحُ بِهِ إِذَا كَانَ الطَّاهِرُ غَالِبًا فَكَذَا هَذَا جَلِيَّةٌ عَنِ الْبَدَائِعِ وَعَنْ أَبِي يُوسُفَ لَا يُطَعَّمُ بَنِي آدَمَ وَلِهَذَا عَبَّرَ عَنْهُ الشَّارِحُ بِقِيلَ وَجَزَمَ بِالْأَوَّلِ " (رد المحتار مع الدر المختار: كتاب الطهارة/باب

المياہ، فصل في البئر، ج، ۱، ص، ۳۷۶، دار الكتب العلمية، بيروت)

۳..... " وَالزَّرَاعُ بِثَوْرَيْنِ وَآلَةِ الْفَدَّانِ لَيْسَ بِغَنِيٍّ، وَبِبَقْرَةٍ وَاحِدَةٍ غَنِيٌّ "

(الفتاوى الهندية: كتاب الأضحية/الباب الأول في تفسير الأضحية ورُكْنِهَا وَصِفَتِهَا وَشَرَائِطِهَا وَحُكْمِهَا، ج، ۵، ص، ۲۹۳، دار الفكر)

۴..... " يَجُوزُ لِلْعَلِيلِ شُرْبُ الدَّمِ وَالبَوْلِ وَأَكْلُ الْمَيْتَةِ لِلتَّدَاوِي إِذَا أَخْبَرَهُ طَبِيبٌ مُسَلِّمٌ أَنَّ شِفَاءَهُ فِيهِ وَلَمْ يَجِدْ مِنَ الْمُبَاحِ مَا يَقُومُ مَقَامَهُ "

(الفتاوى العالمية كبرى كتاب الكراهية/الباب الثامن عشر في التداوي والمعالجات، ج، ۵، ص،

﴿بقية حاشية اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

(۳۵۵، رشیدیہ)

عورت کا دودھ بطور علاج استعمال کرنے کا حکم

عورت کا دودھ (خواہ اپنی عورت کا ہو یا کسی اور کا) بطور علاج استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔

کسی کو عاریتاً دودھ کے لئے جانور دینا

حضرت براء سے روایت ہے کہ:

”مَنْ مَنَحَ مَنِحَةَ لَبَنٍ أَوْ وَرِقٍ أَوْ هَدَى زُقَاقًا كَانَ لَهُ مِثْلَ عِتْقِ رَقَبَةٍ“۔ ۱

ترجمہ: ”جو شخص کسی کو جانور دودھ کے لیے عاریتاً دے یا قرض دے یا چاندی

دے۔ یعنی پیسہ وغیرہ یا بھولنے والے کو راستہ بتلائے یا نابینے کو گلی بتائے اس کے

لیے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔“

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

(و كذا في الدر المختار رد المختار: كتاب الحظر والاباحة/فصل في البيع، ج، ۶، ص، ۳۸۹، سعید)

”وَيُقَدَّمُ الْمَيْتَةُ عَلَى الصَّيْدِ وَالصَّيْدُ عَلَى مَالِ الْغَيْرِ وَلَحْمِ الْإِنْسَانِ، قِيلَ وَالْخِنْزِيرُ“.

(الدر المختار مع رد المختار: كتاب الحج/باب الجنایات، ج، ۲، ص، ۵۶۲، سعید)

(و كذا في رد المختار: كتاب الطهارة/باب المياه، مطلب في التداوي بالمحرم، ج، ۱، ص، ۲۱۰)

”الاستشفاء بالمحرم إنما لا يجوز إذا لم يعلم أن فيه شفاءً؛ أما إذا علم أن فيه شفاءً، وليس له دواء

آخر غيره فيجوز الاستشفاء به“.

(المحيط البرهاني: كتاب الاستحسان/الفصل التاسع عشر في التداوي والمعالجات، ج، ۵، ص،

۳۷۳، دار الكتب العلمية، بيروت)

۱..... ”وَلَمْ يَيْحُ الْأَرْضَاعُ بَعْدَ مَدَّتِهِ لِأَنَّهُ جَزْءُ آدَمِيٍّ وَالْإِنْتِفَاعُ بِهِ لِغَيْرِ ضَرُورَةٍ حَرَامٌ عَلَى الصَّحِيحِ“.

(الدر المختار مع رد المختار: كتاب النكاح/باب الرضاع، ج، ۴، ص، ۳۹۷، دار الكتب العلمية)

”واما الذي يوجب حرمة المصاهرة. فهو اربعة أمور: أحدها: العقد الصحيح. ثانيها: الوط، سواء كان

بعقد صحيح أو فاسد أو زنا، ثالثها: المس، رابعها: نظر الرجل الى داخل فرج المرأة، ونظر المرأة

الى ذكر الرجل.....“.

(كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: كتاب النكاح/مبحث فيما ثبت به حرمة المصاهرة، ج، ۴،

ص، ۵۸، دار الفكر)

(وانظر أيضاً الفقه النافع: كتاب النكاح، رقم القاعدة، ۲۵۹، ۲/۲، ۵-۲، بيروت)

۲... (سنن الترمذي: أبواب البر والصلة، ج، ۳، ص، ۴۰۴، رقم الحديث، ۱۹۵۷، دار الغرب الإسلامي)

گھر میں دودھ پلا کر پرورش کیے ہوئے ہرن کی قربانی

اگر ہرن کے بچہ کی پرورش اپنے گھر میں دودھ پلا کر کی گئی ہو، تو اس کی قربانی درست نہیں ہے۔

دودھ میں ملاوٹ کا حکم

آج کل معاشرے میں ملاوٹ عام ہوتی جا رہی ہے، بہت سے تاجر اس گناہ میں مبتلا نظر آتے ہیں، ملاوٹ شدہ اشیاء کو اصلی بنا کر بیچ دیا جاتا ہے، جس کے استعمال سے انسانی صحت متاثر ہو رہی ہے، ایسی غذاؤں کے استعمال سے مختلف اقسام کی بیماریاں پیدا ہو رہی ہیں، اسی سلسلہ میں ایک مضمون نظر سے گزر جائے سپرد قلم کیا جا رہا ہے۔

کینسر کا نام سنتے ہی سب کی آنکھیں پھٹی رہ گئیں۔ بلڈ کینسر، مگر کیسے؟ سب ہونق بنے ڈاکٹر کا چہرہ دیکھ رہے تھے۔ ڈاکٹر نے کہا: آپ غیر معیاری خشک دودھ استعمال کرتے رہے۔ کینسر تو

ہونا ہی تھا۔ آج ہر دوسرا پاکستانی "فوڈ پوائزنگ" کا شکار ہے۔ اس کا بنیادی سبب ملاوٹ شدہ غذائی اشیاء کا استعمال ہے۔ ۲۰۱۱ء میں ہونے والے نیشنل نیوٹریشنل سروے (NNS)

کے مطابق پاکستان کی ۵۸ فیصد آبادی غذائی عدم تحفظ (Food Insecurity) کا شکار ہے۔ ہر سال ۷ کروڑ پاکستانی فوڈ پوائزنگ (Food Poisoning) کی وجہ سے بیمار

ہو جاتے ہیں۔ شاید آپ کے لیے یہ بات حیران کن ہو کہ ۱۸ کروڑ میں سے ۷ کروڑ آخر کیسے

ملاوٹ شدہ چیزیں کھانے سے بیمار ہوتے ہیں؟ مگر ایک لمحے کو رکھیے اور سوچیے! جس ملک

میں چنے کے چھلکے پیس کر چائے کی پتی تیار کی جائے۔ پھر اس چھلکے پر رنگ کر کے چائے میں

ملا دیا جائے، وہاں بیماریاں ہوں گی کہ نہیں؟ جہاں ہر روز ۹ کروڑ روپے کی چائے پی

لے..... "وَتَجُوزُ بِالْجَامُوسِ لِأَنَّهُ نَوْعٌ مِنَ الْبَقَرِ بِخِلَافِ بَقَرِ الْوَحْشِ حَيْثُ لَا تَجُوزُ الْأَضْحِيَّةُ بِهِ لِأَنَّ جَوَازَهَا عَرَفَ بِالشَّرْعِ، وَفِي الْبَقَرِ الْأَهْلِيِّ ذَوْنَ الْوَحْشِيِّ وَالْقِيَاسُ مُمْتَنِعٌ."

(البحر الرائق: کتاب الاضحیہ، ج ۸، ص ۲۰۱، دار الكتاب الاسلامی)

"وَلَا يَجُوزُ فِي الْأَضْحِيِّ شَيْءٌ مِنَ الْوَحْشِيِّ."

(الفتاویٰ الہندیہ: کتاب الاضحیہ، الباب الخامس، ج ۵، ص ۲۹۷، دار الفکر)

جائے وہاں بیماریاں ہوں گی کہ نہیں؟ جس دلیس میں مرچوں میں چوکر ملا دی جائے وہاں صحت خراب نہ ہو تو پھر کیا ہو؟ ہلدی میں میدہ اور چاول کا آٹا رنگ کر کے ڈال دیا جائے تو بیماریاں کیوں نہ بڑھیں؟ ٹماٹروں کے بجائے آلو، کدو، اراروٹ اور رنگ ڈال کر مضر صحت کچپ تیار کیا جائے تو لوگ کیسے صحت مند رہیں؟ یہاں پر، دیسی دال میں آسٹریلیا دال ملا کر بیچی جاتی ہے۔ دودھ میں پانی کی ملاوٹ تو عام تھی ہی، ۲۱ ویں صدی میں ملاوٹ بھی جدید ترین طریقے سے کی جا رہی ہے۔ اب یورپ سے چکنائی نکال کر بنایا گیا خشک دودھ (Whay Powder) دو کلو اور ایک کلو کو کنگ آئل ملا کر اس میں ۳ کلو پانی ڈال دیا جاتا ہے۔ یہ محلول دودھ یا رنگ اختیار کر جاتا ہے۔ پھر اسے شیشے کی بوتلوں میں بھر کر دودھ کے نام پر بیچ دیا جاتا ہے۔ گوشت کا تو ذکر ہی کیا۔ گوشت کا وزن بڑھانے کے لیے جانور کی شہ رگ میں پانی ڈالا جاتا ہے۔ مگر تحقیقات سے پتہ چلتا ہے مردہ جانوروں کا گوشت بازار میں بیچا جا رہا ہے۔ مردہ جانوروں کی چربی سے گھی تیار کیا جا رہا ہے۔

ملاوٹ کی دل خراش کہانیاں بیان کرنے کا جگر کہاں سے لائیں۔ یہاں تو بلیوں کو پلایا جانے والا امپورٹڈ جوس (Whisks) بازار میں مینگو جوس کے نام سے فروخت کیا جاتا رہا ہے۔ یورپی ممالک میں جس خوراک کی تاریخ گزر جاتی ہے تو اسے اسکرپ کے ساتھ پاکستان درآمد (Import) کر لیا جاتا ہے۔ یہاں اس کا لیبل تبدیل کیا جاتا ہے۔ نئی تاریخ ڈال کر مارکیٹ میں کھلے عام بیچ دیا جاتا ہے۔ ۲۰۱۰ء میں ہمارے وزیر داخلہ نے خود اعتراف کیا تھا کہ پاکستان میں فروخت ہونے والی ۴۰ سے ۵۰ فیصد ادویہ جعلی ہیں۔ گزشتہ سال دل کے مرض کی ایک دوا میں ملاوٹ کی گئی۔ اس کے نتیجے میں ۱۱۱۹ افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ چند مہینے پہلے کھانسی کے ملاوٹ شدہ شربت پینے کی وجہ سے ۵۰ افراد ہلاک ہو گئے تھے۔

خوراک کا اثر براہ راست ہمارے جسم پر پڑتا ہے، اس سے اخلاق و معاشرت بدلتے ہیں۔ ہم سب جانتے ہیں ہمارے معاشرے کی افراتفری، نفسا نفسی، آپادھاپی، ہمارے دلوں کا

سکون اڑا چکی ہے، ہمارے گھروں سے برکت کو غائب کر چکی ہے، ہر شخص بے حال ہے۔ یہ سب حرام کا اثر نہیں تو کیا ہے؟

اسلام نے فریب دھوکہ سے منع کیا ہے، اور ملاوٹ کرنے والے شخص کے لئے سخت وعید فرمائی ہے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ:

”أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى صُبْرَةٍ طَعَامٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا، فَنَالَتْ أَصَابِعُهُ بَلَلًا فَقَالَ: مَا هَذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ؟ قَالَ أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ كَمَا يَرَاهُ النَّاسُ، مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي“ ۲

ترجمہ: ”رسول اللہؐ کے ایک ڈھیر پر سے گزرے آپؐ نے اس میں اپنا مبارک ہاتھ ڈالا تو انگلیاں تر ہو گئیں، آپؐ نے غلہ کے مالک سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ یہ بارش کی وجہ سے بھیگ گیا ہے آپؐ نے فرمایا کیا تم یہ تر حصہ اوپر نہیں کر سکتے تھے کہ لوگ اس کو دیکھ لیتے پھر فرمایا جس نے دھوکہ دیا ہو مجھ سے نہیں۔“

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ:

”أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ يَبِيعُ طَعَامًا فَسَأَلَهُ كَيْفَ تَبِيعُ؟ فَأَخْبَرَهُ فَأَوْحَى إِلَيْهِ أَنْ أَدْخِلْ يَدَكَ فِيهِ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ فَإِذَا هُوَ مَبْلُورٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّ“ ۳

http://www.shariahandbiz.com/index.php/abdul-muni

m-faiz/232-jis-ne-milawat-ki-wo-ham-me-se-nahe

۲.... (صحیح مسلم: کتاب الایمان/باب قول النبیؐ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا، ج، ۱، ص، ۹۹، رقم الحدیث، ۱۰۲، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

۳.... (سنن ابی داؤد: ابواب الاجارة/باب النهی عن الغش، ج، ۳، ص، ۲۷۲، رقم الحدیث، ۳۲۵۲، المكتبة العصرية، صیدا، بیروت)

ترجمہ: ”جناب رسول اللہ ایک ایسے آدمی کے پاس سے گزرے جو غلہ بیچ رہا تھا آپ نے اس سے پوچھا کہ تم اسے کس طرح فروخت کرتے ہو اس نے آپ کو بتایا (لیکن کچھ غلط بیانی سے کام لیا) اس دوران آپ پر وحی نازل ہوئی کہ اپنا دست مبارک اس غلہ کے اندر داخل کریں جب حضور نے اپنا دست مبارک اس غلہ میں داخل کیا تو وہ اندر سے گیلا اور تر نکلا تو رسول اللہ نے فرمایا کہ جس نے ملاوٹ اور دھوکہ دہی سے کام لیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ:

”مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَبِيعُ طَعَامًا، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ فَإِذَا هُوَ مَغْشُوشٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّ“ ۱۔
ترجمہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو گیہوں (غلہ) بیچ رہا تھا، آپ نے اپنا ہاتھ اس کے اندر ڈالا تو وہ مغشوش (غیر خالص اور دھوکے والا گڑ بڑ) تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دھوکہ فریب دے، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

”أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ يُخَدَعُ فِي الْبَيْعِ، فَقَالَ: إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ“ ۲۔
ترجمہ: ”ایک شخص (حبان بن منقر رضی اللہ عنہ) نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ وہ اکثر خرید و فروخت میں دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ اس پر آپ نے

۱.... (سنن ابن ماجہ: کتاب التجارات/باب النہی عن الغش، ج، ۲، ص، ۷۴۹، رقم الحدیث، ۲۲۲۴، دار احیاء الکتب العربیة، فیصل عیسی البابی الحلبي)
۲.... (صحیح البخاری: کتب البیوع/باب ما یُکرہ من الخداع فی البیع، ج، ۳، ص، ۶۵، رقم الحدیث، ۲۱۱۷، دار طوق النجاة)

ان سے فرمایا کہ جب تم کسی چیز کی خرید و فروخت کرو تو یوں کہہ دیا کرو کہ بھائی دھوکہ اور فریب کا کام نہیں۔“

لیکن افسوس سے یہ لکھنا پڑ رہا ہے کہ مسلم معاشرہ اس گھناؤنے جرم کا ارتکاب کرتے ہوئے نظر آتا ہے، ایسی ملاوٹی اشیاء کو بیچ کر ان کا ضمیر بھی انہیں ملامت نہیں کرتا۔ آئے دن اخبارات میں یہ انکشافات ہوتے ہیں کہ فلاں شہر میں فلاں شخص دودھ میں کیمیکلز (chemicals) ڈال کر فروخت کر رہا ہے۔

چنانچہ جھنگ اخبار نے اسی طرح کا انکشاف کیا تھا۔

”موضع چھتہ جھنگ کے رہائشی شہری منیر خان نے جھنگ پولیس کوریسیکیو ۱۵ پر اطلاع دی کہ میرے گھر کے قریب محمد نواز، فیصل، احمد حیات، شیر امیر وغیرہ دودھ میں مضر صحت کیمیکلز کی ملاوٹ کر کے مختلف کمپنیوں کو سپلائی کرتے ہیں اگر فوری کارروائی کی جائے تو رنگے ہاتھوں گرفتار کیا جاسکتا ہے پولیس اہلکار ہمراہ گل شیراے ایس آئی تھانہ قادر پور موقع پر پہنچ گئے اور ملاوٹ شدہ دودھ، دیگر مضر صحت اشیاء قبضہ میں لے کر مذکورہ ملاوٹ کرنے والوں کو گرفتار کر لیا اور منیر خان کو تھانے آنے کا کہا کہ آپکی مدعیت میں مقدمہ درج کر لیتے ہیں منیر خان کے تھانے پہنچنے سے قبل ہی گل شیر مذکور ملزمان سے ساز باز ہو گیا اور اطلاع دینے والے منیر خان کو ہی حوالات میں بند کر دیا جبکہ با اثر ملاوٹ مافیا کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی اور قبضہ میں لیا ہوا ملاوٹی مال بھی واپس کر دیا اس واقع کی اطلاع صحافیوں کو ہوئی تو صحافی ٹیم تھانہ قادر پور پہنچی وہاں بد عنوانی کی اطلاع دینے والا حوالات میں تھا جبکہ مذکورہ اے ایس آئی اور تھانہ ایس ایچ او اپنی ہٹ دھرمی اور پیسوں کی چمک کی وجہ سے منہ بند کیے ہوئے تھے اور کسی بھی قسم کے موقف دینے سے انکاری تھے میڈیا کے نمائندوں کے جانے کے بعد گل شیر وغیرہ نے منیر خان کو کہا کہ میڈیا کو اطلاع دینے کا تجھے سبق سکھاتے ہیں اور اس غریب شخص پر جھوٹا مقدمہ قائم کر دیا۔“

<http://unnepakistan.com/> جھنگ، دودھ، میں، مضر، صحت، کیمیکلز، کی، ملاوٹ، ا.....

ملاوٹ شدہ دودھ فروخت کرنے کا حکم

اسلام نے ملاوٹ شدہ اشیاء کو بیچنے سے منع کیا ہے اور اسے دھوکہ اور فریب قرار دیا ہے، جیسا کہ پہلے گزرا لیکن اگر ملاوٹ والا دودھ یا کوئی دوسری چیز اس طرح فروخت کی جائے کہ اس میں ملاوٹ یا اس کا عیب مکمل وضاحت کے ساتھ خریدنے والے کے سامنے بیان کر دیا جائے اور خالص اور ملاوٹ شدہ چیز کی قیمت کا فرق بھی واضح طور پر بیان کر دیا جائے اور اس کے باوجود خریدار اسے خریدے تو پھر شرعی طور پر جائز ہے۔

چنانچہ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، أَوْ قَالَ حَتَّى يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيْنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا“^۱

ترجمہ: ”خریدنے اور بیچنے والوں کو اس وقت تک اختیار (بیع ختم کر دینے کا) ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ما لم يتفرقا کے بجائے) حَتَّى يَتَفَرَّقَا فرمایا۔ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید ارشاد فرمایا) پس اگر دونوں نے سچائی سے کام لیا اور ہر بات صاف صاف کھول دی تو ان کی خرید و فروخت میں برکت ہوتی ہے لیکن اگر کوئی بات چھپا رکھی یا جھوٹ کہی تو ان کی برکت ختم کر دی جاتی ہے۔“

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا:

”الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ بَاعَ مِنْ أَخِيهِ بَيْعًا فِيهِ غَيْبٌ إِلَّا بَيْنَهُ لَهُ“^۲

۱.... (صحيح البخاري: كتاب البيوع/باب إذا بين البيعان ولم يكتما ونصحا ويذكر عن العداء بن خالد..... ج، ۳، ص، ۵۸، رقم الحديث، ۲۰۷۹، دار طوق النجاة)

۲.... (سنن ابن ماجه: كتاب التجارات/باب من باع غيباً فليبينه، ج، ۲، ص، ۷۵۵، ۲۲۳۶، دار إحياء الكتب العربية، فيصل عيسى البابي الحلبي)

ترجمہ: ”مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے ہاتھ کوئی ایسی چیز بیچے جس میں عیب ہو، مگر یہ کہ وہ اس کو اس سے بیان کر دے۔“

مذکورہ روایات سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی ملاوٹ شدہ چیز واضح کر دے اور خریدار باوجود وضاحت کے اسے خرید لے تو گنجائش ہے۔

آدمی کا جھوٹا دودھ پاک ہے

آدمی کا جھوٹا دودھ پاک ہے خواہ وہ شخص مسلمان ہو یا کافر، بچہ ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت، پاک ہو یا ناپاک، حائضہ ہو یا جنبی مرد، ہاں البتہ اگر کوئی شخص شراب پی رہا ہو، تو اس کا جھوٹا ناپاک ہوگا۔

چنانچہ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ:

”قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرِ، وَمَاتَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرِينَ، وَكُنَّ أُمَّهَاتِي يَحْتُسِنِي عَلَى خِدْمَتِهِ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَارَنَا فَحَلَبْنَا لَهُ مِنْ شَاةٍ دَاجِنٍ، وَشِيبَ لَهُ مِنْ بَثْرِ فِي الدَّارِ، فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ، وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ شِمَالِهِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَعْطَى أَبَا بَكْرٍ، فَأَعْطَاهُ

۱.... ”قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، فَإِنْ صَدَقَا“، أَي: فِي صِفَةِ الْمَبِيعِ وَالثَّمَنِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِمَا وَبَيْنَا“، أَي: عَيْبِ الثَّمَنِ وَالْمَبِيعِ (بُورِكَ“، أَي: كَثْرَ النَّفْعِ) لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، أَي: وَشِرَائِهِمَا، أَوِ الْمُرَادُ فِي عَقْدِهِمَا وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَّتْ“، بِصِيغَةِ الْمَجْهُولِ أَي: أَرِيلْتُ وَذَهَبَتْ بَرَكَةٌ بَيْعِهِمَا“.

(مرقاة المفاتيح: كتاب البيوع/باب الخيار، الفصل الأول، ج، ۵، ص، ۱۹۱۳، رقم الحديث، ۲۸۰۲، دار الفكر، بيروت، لبنان)

”أجمع الفقهاء على ان البراءة من عيوب سماها للمشتري ولم يرها جائزة“.

(اعلاء السنن: باب البيع بالبرائة من كل عيب، ج، ۱۲، ص، ۹۳، ادرة القرآن، كراتشي)

”وصح البيع بشرط البرائة من كل عيب“.

(تنقيح الفتاوى الحامدية: باب الخيارات ومطالبه، ج، ۱، ص، ۲۷۳، مكتبة ميمية، مصر)

(وكذا في شرح المجلة لسليم رستم باز: رقم المادة، ۱۸۹، ص، ۸۹، مكتبة حنفيه، كوثه)

أَعْرَابِيًّا عَنْ يَمِينِهِ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ الْأَيْمَنُ فَالْأَيْمَنُ“ ۱۔
ترجمہ: ”نبیؐ مدینہ منورہ تشریف لائے تو میری عمر دس سال تھی اور جب آپؐ کا
وصال ہوا تو میری عمر بیس سال تھی اور میری ماں مجھے آپؐ (ﷺ) کی خدمت
کرنے کی ترغیب دیتی تھی ایک مرتبہ آپؐ (ﷺ) ہمارے گھر تشریف لائے تو
ہم نے آپؐ کے لئے ایک پالی ہوئی بکری کا دودھ دوہا اور گھر کے کنوئیں کا پانی
آپؐ کی خدمت میں پیش کیا تو رسول اللہؐ نے وہ پیا حضرت عمرؓ نے عرض کیا اے
اللہ کے رسول (ﷺ) حضرت ابوبکرؓ کو عطا فرمائیں اور حضرت ابوبکرؓ آپؐ کے
بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے تو آپؐ (ﷺ) نے ایک دیہاتی آدمی کو جو آپؐ
کے دائیں طرف بیٹھا تھا عطا فرمایا اور رسول اللہؐ نے فرمایا دائیں طرف سے
شروع کرنا چاہیے اور پھر بائیں طرف سے شروع کرنا چاہیے۔“

حضرت شریح رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ:

”أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ هَلْ تَأْكُلُ الْمَرْأَةُ مَعَ زَوْجِهَا وَهِيَ طَامِتٌ؟ قَالَتْ:
نَعَمْ. كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُونِي فَأَكُلُ مَعَهُ، وَأَنَا عَارِكٌ كَانَ
يَأْخُذُ الْعَرَقَ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ، فَأَعْتَرِقُ مِنْهُ ثُمَّ أَضَعُهُ، فَيَأْخُذُهُ
فَيَعْتَرِقُ مِنْهُ، وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِي مِنَ الْعَرَقِ، وَيَدْعُو
بِالشَّرَابِ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَشْرَبَ مِنْهُ، فَأَخُذُهُ فَأَشْرَبَ
مِنْهُ، ثُمَّ أَضَعُهُ، فَيَأْخُذُهُ فَيَشْرَبُ مِنْهُ، وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِي
مِنَ الْقَدَحِ“ ۲۔

۱۔۔۔۔ (صحیح مسلم: کتاب الأشربة/باب استِحْبَابِ إِدَارَةِ الْمَاءِ وَاللَّبَنِ وَنَحْوِهِمَا عَنْ يَمِينِ الْمُبْتَدِءِ،
ج، ۳، ص، ۱۶۰۳، رقم الحدیث، ۲۰۲۹، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

۲۔۔۔۔ (سنن النسائی: کتاب الحيض والاستحاضة/باب مؤاكلة الحيض والشرب من
سورها، ج، ۱، ص، ۱۹۰، رقم الحدیث، ۳۷۷، مکتب المطبوعات الإسلامية، حلب)

ترجمہ: ”انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا کہ حیض کی حالت میں عورت اپنے شوہر کے ساتھ کھا سکتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں! رسول اللہ ﷺ مجھے بلاتے تھے تو میں آپ (ﷺ) کے ساتھ کھاتی تھی، اور میں اس وقت حالت حیض میں ہوتی تھی، رسول اللہ ﷺ ہڈی اٹھاتے اور میرا حصہ بھی اس میں رکھتے، میں پہلے اس ہڈی کو چوستی پھر اس کو رکھ دیتی، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اس کو چوستے اور اس جگہ منہ لگاتے کہ جس جگہ میں نے منہ لگایا تھا، رسول اللہ پانی منگواتے، اس میں بھی حصہ رکھتے، میں پہلے وہ پانی پی لیتی، پھر اس کو رکھ دیتی، پھر رسول اللہ اس کو اٹھا کر پی لیا کرتے اور رسول اللہ ﷺ اپنے منہ کو پیالے میں اسی جگہ لگاتے تھے، جس جگہ میں نے منہ لگایا تھا۔“

مذکورہ روایات سے معلوم ہوا کہ آدمی دوسرے شخص کا جھوٹا دودھ یا پانی پی سکتا ہے، علاوہ ازیں انسان کا جھوٹا اس کے گوشت سے مخلوط ہو کر برآمد ہوتا ہے اور انسان کا گوشت پاک ہے لہذا اس کا جھوٹا بھی پاک ہوگا۔ ہاں البتہ اگر کوئی شخص شراب پی رہا ہو، تو اس حالت میں چونکہ اس کا منہ شراب کی نجاست کے ساتھ ناپاک ہوتا ہے، لہذا اس حالت میں اس کا جھوٹا بھی ناپاک ہوگا۔

۱.... ”وَلَا نَسُورَةَ مَتَحَلَّبٍ مِنْ لَحْمِهِ وَلَحْمُهُ طَاهِرٌ فَكَانَ سُورُهُ طَاهِرًا إِلَّا فِي حَالِ شُرْبِ الْخَمْرِ؛ لِنَجَاسَةِ فِيهِ، وَقِيلَ: هَذَا إِذَا شَرِبَ الْمَاءَ مِنْ سَاعَتِهِ، فَأَمَّا إِذَا شَرِبَ الْمَاءَ بَعْدَ سَاعَةٍ مُعْتَبَرَةٍ ابْتَلَعَ بُزَاقَهُ فِيهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، يَكُونُ طَاهِرًا عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ.“

(بدائع الصنائع: کتاب الطہارۃ/فصل فی الطہارۃ الحقیقۃ، ج، ۱، ص، ۶۳، دار الکتب العلمیۃ)
 ”(وَشَارِبِ خَمْرٍ فَوْرَ شُرْبِهَا) وَلَوْ شَارِبُهُ طَوِيلًا لَا يَسْتَوْعِبُهُ اللِّسَانُ فَتَجَسَّسَ وَلَوْ بَعْدَ زَمَانٍ“. (الدر المختار) ”(قَوْلُهُ فَوْرَ شُرْبِهَا) أَيُّ بِخِلَافِ مَا إِذَا مَكَتْ سَاعَةً ابْتَلَعَ رِيْقَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بَعْدَ لِحْسِ شَفْتَيْهِ بِلِسَانِهِ وَرِيْقِهِ ثُمَّ شَرِبَ فَإِنَّهُ لَا يُنَجِّسُ، وَلَا بُدَّ أَنْ يَكُونَ الْمُرَادُ إِذَا لَمْ يَكُنْ فِي بُزَاقِهِ أَثَرُ الْخَمْرِ مِنْ طَعْمٍ أَوْ رِيْحٍ. اهـ حَلِيَّةٌ (قَوْلُهُ لَا يَسْتَوْعِبُهُ اللِّسَانُ) أَيُّ لَا يَتِمَكَّنُ أَنْ يَعْمَهُ بِرِيْقِهِ (قَوْلُهُ وَلَوْ بَعْدَ زَمَانٍ) أَيُّ وَلَوْ كَانَ شُرْبُهُ الْمَاءَ بَعْدَ زَمَانٍ طَوِيلٍ. وَفِي أَنْجَاسِ التَّارِخَانِيَّةِ عَنِ الْحَاوِي: وَقِيلَ إِذَا كَانَ الْإِنَاءُ مَمْلُوءًا يُنَجِّسُ الْمَاءَ وَالْإِنَاءُ بِمُلَاقَاةِ فِيهِ وَإِلَّا فَلَا. اهـ أَيُّ؛ لِأَنَّهُ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَمْلُوءًا يَكُونُ الْمَاءُ وَارِدًا عَلَى الشَّارِبِ فَإِذَا ابْتَلَعَهُ يَكُونُ كَالْحَاوِي.“ ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

دودھ سے متعلق اغلاط العوام

بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ دودھ چاول کھا کر شکر نہیں کرنا چاہیے، اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ یہ بھی مشہور ہے کہ میاں بیوی ایک برتن میں دودھ نہ پیئیں ورنہ دودھ شریک بھائی بہن ہو جائیں گے، یہ بھی غلط ہے۔

وَاللّٰهُ سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

(رد المحتار مع الدر المختار: کتاب الطہارۃ/فصل فی البئر، ج، ۱، ص، ۲۲۳، دار الفکر)
”ذَهَبَ الْفُقَهَاءُ إِلَى طَهَارَةِ عَرَقِ الْإِنْسَانِ مُطْلَقًا، لَا فَرْقَ فِي ذَلِكَ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْكَافِرِ، الصَّاحِبِ وَالسُّكْرَانَ، وَالطَّاهِرِ وَالْحَائِضِ وَالْجُنْبِ“.

(الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة، ”عرق“، ج، ۳۰، ص، ۶۲، وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية، الكويت)

”وَلَأَنَّ سُورَ الْأَدْمِيِّ مُتَحَلِّبٌ مِنْ لَحْمِهِ، وَلَحْمُهُ طَاهِرٌ، فَكَانَ سُورُهُ طَاهِرًا، إِلَّا فِي حَالِ شُرْبِ الْخَمْرِ فَيَكُونُ سُورُهُ نَجَسًا؛ لِنَجَاسَةِ فَمِهِ بِالْخَمْرِ“.

(الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة، ”سور“، ج، ۲۳، ص، ۱۰۱، وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية، الكويت)

۱..... (اغلاط العوام بتغیر، ص، ۱۹۱)

(فصل نمبر ۵)

دودھ کے فوائد

دودھ ایک لطیف اور زود ہضم غذا ہے جس میں حیاتین چربی کاربوہائیڈریٹس یعنی نشاستہ دار غذا اور نمک جیسے قیمتی اجزاء ہوتے ہیں۔ دودھ گائے بھینس بکری اور اونٹ سے حاصل کیا جاتا ہے۔ ہر طرح کے دودھ کے علیحدہ فوائد ہوتے ہیں بطور خاص ہڈیوں کی مضبوطی کے لئے دودھ سے بہتر کوئی چیز نہیں۔

روزانہ تین گلاس دودھ پینے سے یادداشت تیز کیجئے

دودھ پینے کو ہڈیوں کی مضبوطی کی ضمانت تصور کیا جاتا ہے لیکن نئی تحقیق میں انکشاف ہوا ہے کہ دودھ پینا ہماری دماغی صحت کے لیے بھی انتہائی ضروری ہے۔

سائنسی جریدے امریکن جرنل آف کلینکل نیوٹریشن میں امریکا کی یونیورسٹی آف کینساس کے شعبہ عصبی سائنس کے ایسوسی ایٹ پروفیسر ان ینگ چوئی اور شعبہ غذائیت کی سربراہ پروفیسر ڈبیرا سیلو کی مشترکہ تحقیق شائع ہوئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ دماغ میں قدرتی طور پر اینٹی آکسیڈنٹ مادہ گلوٹا تھائی اون پایا جاتا ہے جو دماغ کے خلیوں کو مختلف نقصانات سے محفوظ رکھتا ہے۔

تحقیق کے دوران انکشاف ہوا کہ روزانہ ۳ گلاس دودھ پینے والے افراد کے دماغ میں گلوٹا تھائی اون کی مقدار دیگر افراد کے مقابلے میں زیادہ تھی۔ سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ دودھ کے استعمال سے الزائمر، آٹزم، پارکنسن اور دیگر دماغی امراض سے بچا جاسکتا ہے۔

دودھ صحت مند رہنے کے لیے اہم غذائی جزو

دودھ کی مختلف اقسام بازار میں دستیاب ہوتی ہیں، خالص دودھ براہ راست گائے سے

حاصل کیے گئے دودھ سے قریب تر ہوتا ہے یعنی کسی حد تک خالص ہوتا ہے۔ کم چکنائی اور بالائی سے پاک دودھ اس دودھ میں سے تمام کریم اور بالائی ختم کر دی جاتی ہے، چکنائی کے علاوہ کیلشیم اور پروٹین اس میں اصلی حالت میں موجود رہتے ہیں۔ تا دیر استعمال کے قابل دودھ عموماً ڈبوں میں دستیاب دودھ لمبے عرصے تک استعمال کے قابل ہوتا ہے اس کی وجہ یہ کہ اس کو بہت زیادہ درجہ حرارت پر گرم کیا جاتا ہے۔ خاص دودھ اس میں اومیگا تھری، فائبر، فائیٹو ٹیرولز اور کیلشیم خصوصی طور پر شامل کیے جاتے ہیں۔ ذائقے دار دودھ اس میں چاکلیٹ، اسٹریبری، کیلا اور دوسرے پھلوں اور آئس کریم کے مصنوعی ذائقے شامل کیے جاتے ہیں۔ دودھ کے علاوہ کیلشیم کن ذرائع سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ کیلشیم سے بھرپور سویا بین ملا دودھ استعمال کر کے کیلشیم حاصل کیا جاسکتا ہے لیکن اگر آپ دودھ کی الرجی کا شکار ہیں تو ہو سکتا ہے کہ سویا بین ملا دودھ بھی آپ کو اس نہ آئے۔ جو لوگ سویا بین ملا دودھ ہضم نہیں کر پاتے وہ چاول اور جو کے آٹے سے بھی کیلشیم حاصل کر سکتے ہیں۔ گوکہ ادویات کے ذریعے کیلشیم حاصل کرنا قدرتی طریقہ نہیں ہے لیکن کیلشیم کی کمی کی صورت میں یہ ایک بہترین متبادل ہو سکتا ہے۔ مچھلی، ہری اور پتوں والی سبزیاں، گری دار میوے اور بیج کھانے سے بھی حتی المقدور کیلشیم حاصل کیا جاسکتا ہے۔

دودھ ڈیری مصنوعات میں شامل ایک اہم غذائی جزو ہے۔ دودھ کے فوائد سے متعلق مختلف دعوے کیے جاتے ہیں ان دعوؤں کا تعلق کس قدر حقیقت سے ہے۔ یہ جاننے کے لیے مختلف تحقیقات کی روشنی میں ثبوت اور شواہد بیان کیے گئے ہیں۔ جن کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔ دودھ صحت مند غذا کا ایک اہم حصہ ہے نیشنل ہیلتھ اینڈ میڈیکل ریسرچ کونسل آسٹریلیا کے مطابق دودھ ایک مکمل غذا ہے۔ اس میں کیلشیم کے ساتھ ساتھ کاربوہائیڈریٹ، پروٹین، فاسفورس، پوٹاشیم، ریبولیون، وٹامن اے، بی ۱۲، میگنیشیم اور زنک وغیرہ موجود ہوتے ہیں۔ دودھ میں یہ تمام غذائی اجزاء کم کیلوریز اور انجذاب پزیر حالت میں پائے جاتے ہیں۔ تحقیق

سے پتہ چلتا ہے کہ دودھ پینے سے ہائی بلڈ پریشر اور بڑی آنت کے کینسر کے خطرات سے بچا جاسکتا ہے۔ دودھ میں چکنائی کی مقدار بھی کم پائی جاتی ہے۔ دودھ کے علاوہ سبزیوں اور پھلوں کا استعمال بھی دل کی شریانوں کی مختلف بیماریوں جیسے جسم میں کولیسٹرول کی مقدار بڑھنے جیسے خطرات کو کم کرتا ہے۔ دودھ سے کیلشیم حاصل کرنے کے بجائے اگر ادویات اور مقوی غذاؤں کا سہارا لیا جائے تو وزن اور جسم میں چربی کی مقدار پر بہت گہرا اثر پڑتا ہے۔ ڈیری مصنوعات میں بلڈ شوگر لیول بڑھنے کی رفتار کم ہوتی ہے۔ پنیر کے استعمال سے دانت خراب ہونے سے محفوظ رہتے ہیں۔ اس لیے کوشش کرنی چاہیے کہ دودھ باقاعدگی سے استعمال کیا جائے کیوں کہ دودھ نہ صرف شیر خوار بچوں بلکہ بڑی عمر کے افراد کے لیے بھی بے پناہ فوائد کا باعث بنتا ہے، بالخصوص حاملہ خواتین کو دودھ ضرور استعمال کرنا چاہیے۔ بہت سے افراد کو دودھ سے الرجی ہو جاتی ہے دودھ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ غذا سے ہونے والی چار قسم کی شدید الرجی میں سے ایک ہے۔ بارہ سال سے کم عمر ۵۰ بچوں میں سے ایک بچہ دودھ کی الرجی کا شکار ہے جس کی وجہ سے زودحسی اور ایکزیمیا میں شدت سے پیٹ درد اور متلی کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اس لیے اکثر لوگ اس کشمکش کا شکار ہوتے ہیں کہ دودھ کا استعمال کریں یا نہیں۔ اکثر افراد شکایت کرتے ہیں کہ دودھ کی الرجی سے انہیں پیٹ درد، ناک کا بہنا اور خارش جیسی شکایات ہو جاتی ہیں۔ حالانکہ یہ تمام مسائل الرجی کی وجہ سے نہیں ہوتے بلکہ غذا کو ہضم کرنے کی صلاحیت میں کمی یا براشت نہ کرنے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس لیے ایسے بچے جو دودھ سے الرجی کا شکار ہوتے ہیں وہ اسکول جانے کی عمر میں اس سے چھٹکارا پاسکتے ہیں اور دودھ ان کی نشوونما میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ اگر کسی کو یہ شبہ ہے کہ دودھ پینے سے اسے الرجی ہوتی ہے تو خود سے فرض کرنے کے بجائے اس کے لیے جلد اور خون کا ٹیسٹ کروانا چاہیے تاکہ اس کی مناسب تشخیص ہو سکے۔ گائے کا دودھ آسانی سے ہضم نہیں ہوتا یہ حقیقت ہے کہ دودھ پینے سے بعض افراد کو کچھ مسائل کا سامنا کرنا پڑتا

ہے۔ اسے لیکٹوز عدم برداشت بھی کہا جاتا ہے کیوں کہ اس میں انسانی جسم گائے کے دودھ میں موجود اہم جزو شکر کو ہضم نہیں کر پاتا۔ کایشیا کے باشندوں میں سے ۱۱۲ افراد اس مسئلے کا شکار ہیں۔ ایشیا، مشرق وسطیٰ، افریقہ اور بحیرہ روم کے لوگوں میں ۵۰ فیصد افراد گائے کے دودھ کو ہضم نہیں کر پاتے۔ بعض ایشیائی ممالک میں یہ مسئلہ ۱۰۰ فیصد تک پہنچ چکا ہے۔ یہ عموماً اس وقت ہوتا ہے جب جسم میں لیکٹیز (ایک اہم خامرہ جو دودھ میں موجود شکر کو ہضم کرنے میں مدد دیتا ہے) نہیں بنتا۔ اس خامرے کے بغیر لیکٹوز آنتوں میں ہی ختم ہو جاتا ہے۔ جس کے باعث چڑچڑاپن، سوجن اور متلی جیسی شکایات پیدا ہوتی ہیں۔ یہ علامات بعد ازاں معدے کی ایک پیچیدہ بیماری (Irritable Bowel Syndrome) IBS کا باعث بنتی ہیں جو دن بدن عام ہوتی جا رہی ہے۔ خوراک کے ایک مانے جانے ماہر امنڈا پیٹھم کا کہنا ہے کہ مختلف تجربات کے مشاہدے میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ جن افراد میں اس مرض کی تشخیص ہوتی ہے اگر ان کی غذا میں سے دودھ کا استعمال خارج کر دیا جائے تو یہ علامات خود بخود ختم ہو جاتی ہیں۔ لیکٹوز کو ہضم نہ کر پانا دوسرے کھانوں کو برداشت نہ کرنے سے قطعاً مختلف ہے۔ تاہم لوگوں میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ انہیں دودھ سے الرجی ہے جب کہ حقیقت میں خوراک کی عدم برداشت کا شکار ہوتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق دودھ میں مصنوعی ذائقوں کا استعمال اور انہیں دیر پانے کے لیے جو کیمیکل استعمال کیے جاتے ہیں ان کی وجہ سے بھی اسے ہضم کرنے میں دشواری ہوتی ہے۔ اگر آپ لیکٹوز کی عدم برداشت کا شکار ہیں اس صورت میں بھی دودھ سے مکمل پرہیز نہیں کرنا چاہیے کیوں کہ یہ مسئلہ صرف اس صورت میں ہوتا ہے جب ۱۲.۵ گرام یا ایک گلاس دودھ سے زائد مقدار پی جائے۔ چائے اور کافی میں دودھ کا استعمال بغیر کسی پریشانی کے آرام سے کیا جاسکتا ہے۔ دودھ بیماری سے منسوب ہے بعض تحقیقات کے مطابق دودھ پینے سے صحت کے پیچیدہ مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ بے شک یہ سفید جھوٹ ہے۔ برطانیہ میں ویجی ٹیرین اینڈ ویجن فاؤنڈیشن کی ایک

رپورٹ کے مطابق اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ گائے کا دودھ پینے سے الرجی، جوڑوں کا درد، دل کی بیماری، کروہن کا مرض، ذیابیطیس، شیزوفرینیا، گردوں کے امراض، اپنی خواہش کے مطابق سوچنے کی بیماری، اور موٹاپے جیسے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ دیگر محققین کے مطابق دودھ کینسر بالخصوص چھاتی، پروسٹیٹ، اووری اور بڑی آنت کے کینسر کا باعث بنتا ہے۔ ایک متنازعہ تحقیق کے مطابق ڈیری مصنوعات کا استعمال حیاتیاتی طریقے کو متاثر کرتا ہے جو جسم میں سرطان پیدا کرنے والے عامل کا باعث بنتا ہے۔ دودھ کے بارے میں ان شبہات کے جواب میں آسٹریلیا کی نیوساؤتھ ویلز کینسر کونسل نے اعلان کیا کہ دودھ کے استعمال سے ہونے والے صحت مند فوائد مخصوص قسم کے خطرات کو کم کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اس کونسل نے نشاندہی کی ہے کہ دودھ اصل میں کینسر کی متعدد اقسام سے حفاظت کرتا ہے۔ دودھ کے بارے میں یہ بھی الزام ہے کہ یہ دے کے مرض میں شدت پیدا کرتا ہے، ایکزیما اور تپ کا ہی کا باعث بنتا ہے۔ دودھ کے اس کردار کو متعدد تحقیقات کی مدد سے جانچا گیا۔ دریں اثناء نیشنل اسٹیمما کونسل آسٹریلیا کے مطابق ان تحقیقات میں اس بات کا کوئی ثبوت موجود نہیں ہے کہ ڈیری مصنوعات کے عدم استعمال سے دے کے خطرات کو کم کیا جاسکتا ہے اور یہ بات یقینی ہے کہ دودھ زیادہ بلغم پیدا نہیں ہونے دیتا۔ ۲۰ سال سے سائنس دان اس بات کا سراغ لگانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ اگر دودھ اور ذیابیطیس میں کوئی تعلق ہے تو یہ نظریہ کیا ہے کہ گائے کے دودھ میں شامل پروٹین خاص طور پر کیسیین (Casein) اپنے انسولین پیداواری خلیات پر حملہ کر کے نقصان پہنچا کر جسم کو دھوکہ دیتا ہے۔ اس پر مزید تحقیق کی جانی چاہیے۔ تاہم ماہرین کے مطابق اسے جلد از جلد عوامی صحت کی سفارشات بنانے کی کوشش کی جائے گی۔ ایک اور اہم معاملہ جس پر بات ہونی چاہیے وہ ہے آٹزم اور اعصابی بیماری (ADHD) (Attention Deficit Hyperactivity Disorder) اس قسم کی بیماری کا شکار افراد میں وہ خامرہ نہیں بن پاتا جو گلوشن (آٹے اور روٹی میں موجود

لحمیات) اور کیسین (دودھ میں موجود پروٹین) کو ہضم کرتا ہے۔ پروٹین کے ریزے آنت کو پار کر جاتے ہیں اور مارفین کی نقل کرتے ہیں۔ اسے اوپائیڈ افیکٹ کہا جاتا ہے۔ ذہنی امراض کے حامل بچوں میں تکراری رد عمل اور سماجی انخلاء جیسی علامات پیدا ہوتی ہیں۔ تاہم ڈیری آسٹریلیا کے مطابق یہ اس بات کے ناکافی ثبوت ہیں کہ ڈیری مصنوعات سے پاک غذا آئزم کا شکار بچوں کے لیے ایک موثر ایجاد ہے۔ دودھ ہڈیوں کو مضبوط بناتا ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ کیلشیم ہماری ہڈیوں اور دانتوں کو مضبوط بناتا ہے اور اعصاب، پٹھوں اور دل کی کارکردگی کو بہتر بناتا ہے۔ ہمیں پوری زندگی اس کی ضرورت ہوتی ہے لیکن ہم میں سے بہت سے افراد اس کی اہمیت کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ دودھ میں کیلشیم کی کافی مقدار پائی جاتی ہے۔ دودھ کے ایک گلاس میں ۳۰۰ ملی گرام کیلشیم پائی جاتی ہے جس میں سے ۹۰ فی صد تحلیل ہو جاتی ہے۔ پھول گوبھی سے بالکل یہی مقدار حاصل کرنے کے لیے کم از کم ڈھائی کپ کھانے چاہیں۔ حیران کن طور پر بڑے پیمانے پر کی گئی متعدد تحقیقات میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ دودھ کا زائد استعمال اسٹیوپوروس کے خطرات کو کم نہیں کرتا۔ ہارورڈ نرسز کے مطالعے سے یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ پچھلے ۱۲ سال سے دودھ سے کیلشیم حاصل کرنے والی ۵۰۰۰ خواتین میں فریکچر کا خطرہ موجود ہوتا ہے۔ لیکن یہ ایک متنازعہ معاملہ ہے، ایک مفروضہ یہ بھی ہے کہ جانوروں سے پروٹین کی مقدار حاصل کرنے سے ہڈیوں میں کیلشیم کی کمی ہو جاتی ہے۔ لیکن ان تمام مفروضوں کے ٹھوس دلائل کہیں بھی نہیں ملتے اس لیے ماہرین تجویز کرتے ہیں کہ کیلشیم حاصل کرنے کے لیے دودھ کا زیادہ سے زیادہ استعمال کیا جائے۔ دودھ بچوں کی نشوونما میں مدد دیتا ہے بچوں کے لیے یہ ایک نہایت مشکل امر ہے کہ وہ تمام تر کیلشیم ڈیری مصنوعات کے علاوہ دوسری خوراکیوں سے حاصل کریں۔ گری دار میوے اور اورنج جو سز میں بلاشبہ کیلوریز موجود ہوتی ہیں لیکن ان میں دودھ والے اہم غذائی اجزاء ناپید ہوتے ہیں۔ تحقیقات کی روشنی میں جو بچے دودھ نہیں پیتے ان کی ہڈیاں کمزور ہوتی ہیں اور ان میں

دودھ پینے والے بچوں کے مقابلے میں فریکچر کے خطرات دوگنا ہوتے ہیں۔ ایک تحقیق کے مطابق ایسے بچے جن کی غذا ڈیری مصنوعات سے محروم ہوتی ہے ان میں توانائی، چکنائی، پروٹین، کیلشیم، ریوفلیون اور حیاتیاتی کیمیا نیاسن کی کمی ہوتی ہے۔ اس لیے ڈاکٹر اور ماہرین صحت نوزائیدہ بچوں کے لیے کم سے کم ۱۲ سے ۱۸ ماہ تک ماں کا دودھ تجویز کرتے ہیں۔ گائے اور ماں کے دودھ میں شامل پروٹین، کیلشیم، فاسفورس، آرن اور اہم فیٹی ایسڈ جیسے اجزاء کا فرق ہوتا ہے۔ گائے کے دودھ میں پروٹین، سوڈیم، پوٹاشیم، فاسفورس، کلورائیڈ جیسے اجزاء گردوں پر دباؤ ڈالتے ہیں۔ اس لیے اگر انہیں بہت چھوٹے بچوں کو پلایا جائے تو انہیں دودھ کی الرجی ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ ذیابیطیس اور نیند کی حالت میں ان کی موت واقع ہونے جیسے خطرات پیدا ہوتے ہیں۔ چھ ماہ کی عمر کے بچوں میں گائے کے دودھ کا استعمال آرن کی کمی کا باعث بنتا ہے جس کی وجہ سے ان میں قبض اور پیٹ کی خرابی جیسے مسائل پیدا ہوتے ہیں کیوں کہ بہت زیادہ دودھ کا استعمال ان کے لیے بالکل ایسا ہی ہے جیسے انہوں نے کافی مقدار میں گوشت اور سبزیاں کھالی ہوں۔ دودھ بہترین صحت کے لیے ایک اہم غذا ہے اس لیے ایسے تمام شواہد جن میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ دودھ بیماریوں کا باعث بھی بنتا ہے۔ وہ قطعی قابل یقین نہیں ہیں لیکن یہ حقیقت ہے کہ دودھ باقاعدہ خوراک کا نہایت اہم حصہ ہے۔ ماہرین کی رائے ہے کہ دودھ کے متعلق شکوک و شبہات کا شکار ہونے کے بجائے ماہر ڈاکٹر سے مشورہ ضرور کر لینا چاہیے۔ بجائے اور مختلف امراض کی تشخیص ہونے کی صورت میں دودھ کو اس کا ذمہ دار ٹھہرا کر اسے ترک کرنے کے بجائے کسی پیشہ ور ڈاکٹر یا ماہر خوراک سے مشورہ ضرور کر لینا چاہیے۔

وَاللّٰهُ سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ

http://mag.dunya.com.pk/index.php/health-and-fitness

s/797/2013-09-08

(باب نمبر ۳)

دودھ دینے والے جانور

بکری

قرآن مجید کی روشنی میں بکری کا تذکرہ

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ بھیڑ اور بکری کا ذکر فرماتے ہیں چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”ثُمَّ نِيَّةَ اَزْوَاجٍ مِنَ الضَّانِ اُنثَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اُنثَيْنِ قُلْ اَلَّذَكَرَيْنِ
حَرَمٌ اَمِ الْاُنثَيْنِ اَمَّا اَشْتَمَلْتُ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنثَيْنِ نَبُّوْنِي بِعِلْمٍ اِنْ
كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ“۔^۱

ترجمہ: ”یہ آٹھ قسم کے چوپائے ہیں (جو تمہارے ہاں عام طور پر پائے جاتے
ہیں) بھیڑ میں سے دو (نر اور مادہ) اور بکری میں سے دو (نر اور مادہ) (اے نبی!)
ان سے پوچھئے کہ اللہ نے ان دونوں مذکروں کو حرام کیا ہے یا دونوں مؤنثوں کو؟ یا
جو کچھ ان دونوں مؤنثوں کے رحموں میں ہے (اسے حرام کیا ہے)؟ مجھے بتاؤ کسی
بھی سند کے ساتھ اگر تم سچے ہو۔“

”قَالَ هِيَ عَصَايَ اَتَوَكَّؤُا عَلَيَّهَا وَاَهْشُ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيْ فِيْهَا
مٰرِبٌ اٰخَرٰى“۔^۲

ترجمہ: ”کہا: یہ میرا عصا ہے میں اس پر ٹیک بھی لگا لیتا ہوں اور اس سے اپنی
بکریوں کے لیے (درختوں سے) پتے بھی جھاڑ لیتا ہوں اور اس میں میرے

۱.... (سورۃ الأنعام: رقم الآیة، ۱۲۳، پارہ ۸، ۵)

۲.... (سورۃ طہ: رقم الآیة: ۱۸، پارہ ۶۱، ۵)

لیے اور بھی کئی کام ہوتے ہیں۔

”وَدَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمُونَ فِي الْحَرْثِ إِذْ نَفَسَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِينَ“۔

ترجمہ: ”اور داؤد اور سلیمان کو (بھی یہی نعمت عطا فرمائی) جب وہ ایک کھیتی کے بارے میں فیصلہ کر رہے تھے جب اس میں گھس گئی تھیں کچھ لوگوں کی بکریاں اور ہم ان کے فیصلے کے وقت وہاں موجود تھے۔“

وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ



(فصل نمبر ۱)

احادیث کی روشنی میں بکری کا ذکر

احادیث میں کثرت کے ساتھ بکری کا ذکر آیا ہے ذیل میں ان میں سے چند کو بیان کیا جاتا ہے۔

بکری کے ساتھ حسن سلوک کرو
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

احسنوا إلى المعزى، وأميطوا عنها الأذى، فإنها من دواب الجنة ۱
ترجمہ: ”بکری سے حسن سلوک کرو اور اس سے اذیت کو دور کرو کیونکہ یہ جنت کے جانوروں میں سے ہے۔“
ایک اور حدیث میں ہے کہ:

”استوصوا بالمعزى خيرا فإنه مال رقيق، وأنقوا عطنه“۔ ۱
مرابضها مما يؤذيها من حجارة وشوك وغير ذلك“۔ ۲
ترجمہ: ”تم بکری کے متعلق اچھی وصیت کرو کیونکہ یہ نرم مال ہے اور اس کا باڑہ صاف رکھو یعنی اس کے باڑے سے کانٹے اور پتھر دور رکھو۔“

رسول اللہ ﷺ کی سو بکریاں
رسول اللہ ﷺ کے پاس سو بکریاں تھیں۔

”وَكَانَ لَهُ مِائَةٌ شَاةٍ، وَكَانَ لَا يُحِبُّ أَنْ تَزِيدَ عَلَى مِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ

۱.... (حياة الحيوان الكبرى: ج، ۲، ص، ۴۴۴، دارالكتب العلمية، بيروت)

۲.... (ایضا)

بَهْمَةً ذَبَحَ مَكَانَهَا أُخْرَى“۔ ۱

ترجمہ: ”آپ ﷺ کے پاس سو بکریاں تھیں، آپ کو یہ پسند نہ تھا کہ بکریوں کی تعداد سو سے بڑھ جائے، جب کوئی بڑھ جاتی تو اس کی جگہ کسی دوسری (بکری) کو ذبح کر دیتے۔“

رسول اللہ ﷺ کا بکریاں چرانا

تمام انبیاء نے بکریاں چرائی ہیں حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی چرائی ہیں۔
حضرت جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ:

”كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظُّهْرَانِ نَجْنِي الكِبَاثِ، فَقَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ فَإِنَّهُ أَطْبَبُ فَقَالَ: أَكُنْتَ تَرْعَى الغنمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا رَعَاهَا“۔ ۲

ترجمہ: ”ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مر الظہر ان میں پیلو کا پھل چن رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم سیاہ رنگ کی چن لو، اس لئے کہ وہ اچھی ہوتی ہیں، حضرت جابر نے عرض کیا کہ کیا آپ نے بکریاں بھی چرائی ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں! اور کوئی نبی ایسا نہیں جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

”مَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا رَعَى الغنمَ، قَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ: وَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: وَأَنَا رَعَيْتُهَا لِأَهْلِ مَكَّةَ بِالْقَرَارِيطِ“۔ ۳

ترجمہ: ”جس نبی کو بھی اللہ نے ظاہر فرمایا اس نے بکریاں چرانے کا کام کیا ہے،

۱..... (زاد المعاد: فَضْلٌ فِي اتِّخَاذِ الغنمِ وَالرَّقِيقِ، ج، ۱، ص، ۱۵۳، مؤسسة الرسالة، بیروت)

۲..... (صحيح البخاري: كتاب الاطعمة/باب الكِبَاثِ، وَهُوَ ثَمَرُ الأَرَاكِ، ج، ۷، ص، ۸۱، رقم الحديث، ۵۳۵۳، دار طوق النجاة)

۳..... (السيرة الحلبية: باب: رعيته ﷺ الغنم، ج، ۱، ص، ۱۸۳، دار الكتب العلمية، بيروت)

صحابہ نے عرض کیا اور آپ نے یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے مکہ والوں کے لئے قراریط (سکہ) کے بدلے میں بکریاں چرائی ہیں۔“

انبیاء کے بکریاں چرانے کی حکمت

امام نوویؒ شرح مسلم میں انبیاء کے بکریاں چرانے کی حکمت یہ بیان کرتے ہیں کہ ضعفاء کے ساتھ موالت کے ذریعہ ان میں خوب تواضع پیدا ہو، ان کے قلوب خلوت کے ساتھ مسفی ہوں۔ وہ شفقت و خیر خواہی کے ساتھ بکریوں کی دیکھ بھال کرتے ہوئے ان کو سدھاتے سدھاتے اپنی امتوں کے امور کی تدبیر و انتظام ہدایت و شفقت کے ساتھ کرنے لگیں۔

رسول اللہ ﷺ کا مردہ بکری کے بچے کا کان پکڑنا

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ:

”أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِالسُّوقِ، دَاخِلًا مِنْ بَعْضِ الْعَالِيَةِ، وَالنَّاسُ كَنَفْتَهُ، فَمَرَّ بِجَدِي أَسْكَ مَيْتٍ، فَتَنَاوَلَهُ فَأَخَذَ بِأُذُنِهِ، ثُمَّ قَالَ: أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ هَذَا لَهُ بَدْرُهُمْ؟ فَقَالُوا: مَا نُحِبُّ أَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ، وَمَا نَصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ: أَتُحِبُّونَ أَنَّهُ لَكُمْ؟ قَالُوا: وَاللَّهِ لَوْ كَانَ حَيًّا، كَانَ عَيْبًا فِيهِ، لِأَنَّهُ أَسْكَ، فَكَيْفَ وَهُوَ مَيْتٌ؟ فَقَالَ: فَوَاللَّهِ لِلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ، مِنْ هَذَا عَلَيْكُمْ“ . ۲

ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ بازار سے گزرتے ہوئے کسی بلندی سے

مدینہ منورہ میں داخل ہو رہے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپ کے دونوں

۱.... ”وَفِي شَرْحِ مُسْلِمٍ لِلنُّوَوِيِّ قَالُوا: وَالْحِكْمَةُ فِي رَغِي الْأَنْبِيَاءِ لِلْغَنَمِ أَنْ يَأْخُذُوا أَنْفُسَهُمْ بِالتَّوَضُّعِ بِمُؤَانَسَةِ الضَّعْفَاءِ، وَتَضْفَى قُلُوبُهُمْ بِالْخُلُوةِ، وَيَتَرَفَّوْنَ مِنْ سِيَاسَتِهَا بِالنَّصِيحَةِ إِلَى سِيَاسَةِ أُمَّمِهِمْ بِالْهُدَايَةِ وَالشَّفَقَةِ“ .

(مرقاة المفاتيح: كتاب الاطعمة، ج، ۷، ص، ۲۷۰، تحت رقم الحديث، ۴۱۸۶، دار الفكر)

۲.... (صحيح مسلم: كتاب الزهد والرفائق، ج، ۴، ص، ۲۲۷، رقم الحديث، ۲۹۵۷)

طرف تھے آپ ﷺ نے بکری کا ایک بچہ جو چھوٹے کانوں والا تھا اسے مرا ہوا دیکھا آپ نے اس کا کان پکڑ کر فرمایا تم میں سے کون اسے ایک درہم میں لینا پسند کرے گا؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا ہم میں سے کوئی بھی اسے کسی چیز کے بدلے میں لینا پسند نہیں کرتا اور ہم اسے لے کر کیا کریں گے؟ آپ نے فرمایا کیا تم چاہتے ہو کہ یہ تمہیں مل جائے؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا اللہ کی قسم اگر یہ زندہ بھی ہوتا تو پھر بھی اس میں عیب تھا کیونکہ اس کا کان چھوٹا ہے حالانکہ اب تو یہ مردار ہے آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم اللہ کے ہاں یہ دنیا اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جس طرح تمہارے نزدیک یہ مردار ذلیل ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنے پیچھے بکری تک نہیں چھوڑی

حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ:

”مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا، وَلَا دِرْهَمًا، وَلَا شَاةً، وَلَا بَعِيرًا، وَلَا أَوْصَى بِشَيْءٍ“۔^۱

ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات کے بعد نہ کوئی دینار چھوڑا اور نہ کوئی درہم نہ کوئی بکری چھوڑی نہ اونٹ اور نہ آپ ﷺ نے کسی چیز کی وصیت کی۔“

رسول اللہ ﷺ کا بکری کو نماز میں روکنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ:

”أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فَمَرَّتْ شَاةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَسَاعَاَهَا إِلَى الْقِبْلَةِ حَتَّى أَلْزَقَ بَطْنَهُ بِالْقِبْلَةِ“۔^۲

ترجمہ: ”نبی اکرم ﷺ (ایک مرتبہ) نماز ادا فرما رہے تھے، آپ ﷺ کے آگے

۱..... (صحیح مسلم: کتاب الوصیة/باب ترک الوصیة لمن لیس له شیء یوصی فیہ، ج، ۳، ص، ۱۲۵۶، رقم الحدیث، ۱۶۳۵، دار إحياء التراث العربی، بیروت)

۲..... (المستدرک للحاکم: کتاب الصلوة، ج، ۱، ص، ۳۸۵، رقم الحدیث، ۹۳۲)

سے ایک بکری گزرنے لگی، آپ ﷺ اس کو روکتے روکتے قبلہ کی طرف بڑھتے رہے حتیٰ کہ آپ خود قبلہ کے ساتھ جا لگے (لیکن آپ ﷺ نے بکری کو آگے سے نہیں گزرنے دیا)۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ:

”أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي، فَمَرَّتْ شَاةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَسَاعَاهَا إِلَى الْقِبْلَةِ حَتَّى أَلْصَقَ بَطْنَهُ بِالْقِبْلَةِ“۔^۱

ترجمہ: ”نبی اکرمؐ نماز ادا کر رہے تھے۔ آپ کے سامنے سے بکری گزری تو نبی اکرمؐ نے اسے قبلہ (کی طرف والی دیوار) کی طرف جانے پر مجبور کیا، یہاں تک کہ آپ نے اس کا پیٹ قبلہ (کی سمت والی دیوار) کے ساتھ لگا دیا۔“

رسول اللہ ﷺ کا اپنے ولیمے میں بکری ذبح کرنا

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ:

”مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَوْلَمَ عَلَى امْرَأَةٍ وَقَالَ أَبُو كَامِلٍ: عَلَى شَيْءٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ، فَإِنَّهُ ذَبَحَ شَاةً“۔^۲

ترجمہ: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ (ﷺ) نے جیسا حضرت زینبؓ کے نکاح پر ولیمہ کیا کسی دوسری زوجہ کے نکاح پر کیا ہو۔ حضور ﷺ نے ایک بکری ذبح کی تھی۔“

رسول اللہ ﷺ نے بکری کا شانہ کھایا

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

۱.... (صحیح ابن حبان: ذِکْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يَمْنَعَ الشَّاةَ إِذَا أَرَادَتْ الْمُرُورَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي، ج، ۶، ص، ۱۳۳، رقم الحدیث، ۲۳۷۱، مؤسسة الرسالة، بیروت)
 ۲.... (صحیح مسلم: کتاب النکاح/باب زَوَاجِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، وَتَزْوِيلِ الْحِجَابِ، وَإِثْبَاتِ وَلِيمَةِ الْعُرْسِ، ج، ۲، ص، ۱۰۴۹، رقم الحدیث، ۱۴۲۸، دار إحياء التراث العربی، بیروت)

”أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ“۔^۱

ترجمہ: ”رسول اللہ نے بکری کا شانہ کھایا۔ پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔“

عمر سے روایت ہے کہ:

أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَرُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ،

فَدَعَى إِلَى الصَّلَاةِ، فَأَلْقَى السُّكَيْنَ، فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ“۔^۲

ترجمہ: ”انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

بکری کے شانہ سے کاٹ کاٹ کر کھا رہے تھے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے

لیے بلائے گئے تو آپ نے چھری ڈال دی اور نماز پڑھی، نیا وضو نہیں کیا۔“

رسول اللہ ﷺ کا بکری کی کلیجی کھانا اور کھلانا

عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ:

”كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ؟، فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ

طَعَامٍ أَوْ نَحْوَهُ، فَعَجِنَ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ، مُشْعَانٌ طَوِيلٌ، بِغَنَمٍ

يَسُوقُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْعًا أَمْ عَطِيَّةً، أَوْ قَالَ: أَمْ

هِبَةٌ؟، قَالَ: لَا بَلْ بَيْعٌ، فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً، فَصَنَعَتْ، وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ أَنْ يُشْوَى، وَائِمُ اللَّهِ، مَا فِي الثَّلَاثِينَ

وَالْمِائَةِ إِلَّا قَدْ حَزَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ حُزَّةٌ مِنْ سَوَادِ

بَطْنِهَا، إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ، وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَ لَهُ، فَجَعَلَ

۱.....(صحيح البخاري: كتاب الوضوء / باب مَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ مِنْ لَحْمِ الشَّاةِ وَالسُّويِقِ وَأَكَلَ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعَثْمَانُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، فَلَمْ يَتَوَضَّأُوا، ج، ۱، ص، ۵۲، رقم الحديث، ۲۰۷، دار طوق النجاة)

۲.....(صحيح البخاري: كتاب الوضوء / باب مَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ مِنْ لَحْمِ الشَّاةِ وَالسُّويِقِ وَأَكَلَ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعَثْمَانُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، فَلَمْ يَتَوَضَّأُوا، ج، ۱، ص، ۵۲، رقم الحديث، ۲۰۸، دار طوق النجاة)

مِنْهَا قَصْعَتَيْنِ، فَأَكَلُوا أَجْمَعُونَ وَشَبِعْنَا، فَفَضَلَتِ الْقَصْعَتَانِ،
فَحَمَلْنَاهُ عَلَى الْبَعِيرِ، أَوْ كَمَا قَالَ ۱۔

ترجمہ: ”ہم ایک سوتیں آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (ایک سفر میں) تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا کسی کے پاس کھانے کی بھی کوئی چیز ہے؟ ایک صحابی کے پاس تقریباً ایک صاع کھانا (آٹا) تھا۔ وہ آٹا گوندھا گیا۔ پھر ایک لمبا تڑنگا مشرک پریشان حال بکریاں ہانکتا ہوا آیا۔ تو نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا یہ بیچنے کے لیے ہیں۔ یا کسی کا عطیہ ہے یا آپ نے (عطیہ کی بجائے) ہبہ فرمایا۔ اس نے کہا کہ نہیں بیچنے کے لیے ہیں۔ آپ نے اس سے ایک بکری خریدی پھر وہ ذبح کی گئی۔ پھر نبی کریم نے اس کی کلجی بھوننے کے لیے کہا۔ قسم اللہ کی ایک سوتیں اصحاب میں سے ہر ایک کو اس کلجی میں سے کاٹ کے دیا۔ جو موجود تھے انہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً ہی دے دیا اور جو اس وقت موجود نہیں تھے ان کا حصہ محفوظ رکھ لیا۔ پھر بکری کے گوشت کو دو بڑی قابوں میں رکھا گیا اور سب نے خوب سیر ہو کر کھایا۔ جو کچھ قابوں میں بچ گیا تھا اسے اونٹ پر رکھ کر ہم واپس لائے۔“

رسول اللہ ﷺ کا بکری کا بھونا ہوا پیٹ کھانا

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أُهِدِيَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ، فَشَوِي لَهَا بَطْنُهَا،
فَأَكَلَ مِنْهَا، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ۲۔

۱۔۔۔۔ (صحیح البخاری: کتاب الہبۃ وفضلہا والتحریر علیہا باب قبول الہدیۃ من المشرکین،

ج، ۳، ص، ۱۶۳، رقم الحدیث، ۲۶۱۸، دار طوق النجاة)

۲۔۔۔۔ (صحیح ابن حبان: ذکر الإباحۃ للمرء ترک الوضوء مما مسّت النار من لحوم الغنم،

ج، ۳، ص، ۴۲۷، رقم الحدیث، ۱۱۴۹، مؤسسة الرسالة، بیروت)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

ترجمہ: ”نبی اکرمؐ کی خدمت میں بکری پیش کی گئی اس کا پیٹ آپ کے لئے بھون لیا گیا نبی اکرمؐ نے اسے کھایا پھر آپ نے اٹھ کر نماز ادا کی اور آپ نے از سر نو وضو نہیں کیا۔“

رسول اللہ ﷺ کا بکری کا شوربہ پینا

سیدنا عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ:

”رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ عَرْقًا مِنْ شَاةٍ، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَمَضَّمْ، وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً“۔^۱

ترجمہ: ”میں نے نبی ﷺ کو بکری کا شوربہ پیتے ہوئے دیکھا، پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھی اور کلی نہیں کی اور نہ پانی کو چھوا۔“

رسول اللہ ﷺ کا بکری بھوننے کا حکم دینا

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

صِفْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَمَرَ بِجَنْبِ فَشْوَى، وَأَخَذَ الشُّفْرَةَ فَجَعَلَ يَحْزُلِي بِهَا مِنْهُ، قَالَ: فَجَاءَ بِلَالٌ فَأَذَنَهُ بِالصَّلَاةِ، قَالَ: فَأَلْقَى الشُّفْرَةَ، وَقَالَ: مَا لَهُ تَرَبَّتْ يَدَاهُ وَقَامَ يُصَلِّ، زَادَ الْأَنْبَارِيُّ: وَكَانَ شَارِبِي وَفِي فَقَصَّهُ لِي عَلَى سِوَاكِ أَوْ قَالَ أَقْصُهُ لَكَ عَلَى سِوَاكِ^۲.

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

۱۔ أخرجه ابن أبي شيبة ۱/۲۸ من طريق خالد بن مخلد. وأخرجه مسلم ۳۵۷ في الحيض: باب نسخ الوضوء مما مست النار، والبيهقي ۱/۱۵۲ من طريق أحمد بن عيسى. وأخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار ۱/۲۶ من طريق ابن خزيمة عن القعبي.

۲۔ (السنن الكبرى للبيهقي: كتاب الطهارات / باب الرخصة في ترك المضمضة من ذلك، ج، ۱، ص، ۲۴۷، رقم الحديث، ۷۴۵، دار الكتب العلمية، بيروت)

۳۔ (سنن أبي داود: كتاب الطهارة / باب في ترك الوضوء مما مست النار، ج، ۱، ص، ۴۸، رقم الحديث، ۱۸۸، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

ترجمہ: ”میں ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہوا تو آپ نے بکری کی ران بھوننے کا حکم دیا، وہ بھونی گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھری لی، اور میرے لیے اس میں سے گوشت کا ٹٹے لگے، اتنے میں بلال رضی اللہ عنہ آئے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کی خبر دی، تو آپ نے چھری رکھ دی، اور فرمایا: اسے کیا ہو گیا؟ اس کے دونوں ہاتھ خاک آلود ہوں؟، اور اٹھ کر نماز پڑھنے کھڑے ہوئے۔ انباری کی روایت میں اتنا اضافہ ہے: میری موچھیں بڑھ گئی تھیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے موچھوں کے تلے ایک مسواک رکھ کر ان کو کتر دیا، یا فرمایا: میں ایک مسواک رکھ کر تمہارے یہ بال کتر دوں گا۔“

رسول اللہ ﷺ کا بکری کا گوشت کھانے سے رکنا

ایک انصاری کہتے ہیں کہ:

”خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جِنَازَةِ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْقَبْرِ يُوصِي الْحَافِرَ: أَوْسَعُ مِنْ قَبْلِ رَجُلِيهِ أَوْسَعُ مِنْ قَبْلِ رَأْسِهِ، فَلَمَّا رَجَعَ اسْتَقْبَلَهُ دَاعِي امْرَأَةٍ فَجَاءَ وَجِيءًا بِالطَّعَامِ، فَوَضَعَ يَدَهُ ثُمَّ وَضَعَ الْقَوْمُ فَأَكَلُوا فَنظَرَ آبَاؤُنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَلُوكُ لُقْمَةً فِي فَمِهِ، ثُمَّ قَالَ: أَجِدُ لَحْمَ شَاةٍ أُخِذَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهَا فَأَرْسَلْتُ الْمَرْأَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرْسَلْتُ إِلَى الْبَقِيعِ تُشْتَرَى لِي شَاةٌ فَلَمْ تُوَجَدْ فَأَرْسَلْتُ إِلَى جَارِ لِي قَدْ اشْتَرَى شَاةً أَنْ أُرْسَلَ بِهَا إِلَيَّ بِشَمَنِهَا فَلَمْ يُوجَدْ فَأَرْسَلْتُ إِلَى امْرَأَتِهِ فَأَرْسَلْتُ إِلَيَّ بِهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَطْعَمِيهِ لِلْأَسَارِيِّ“۔

۱.... (دلایل النبوة للبيهقي: باب امتناع النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الشَّاةِ الَّتِي أُخِذَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ مَالِكِيهَا، وَمَا ظَهَرَ فِي ذَلِكَ مِنْ حِفْظِ اللَّهِ تَعَالَى رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْحَرَامِ، ج، ۶، ص، ۳۱۰، دارالكتب العلمية، بيروت)

ترجمہ: ”ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنازے میں گئے ہوئے تھے۔ میں دیکھا رسول اللہ ﷺ قبر پر بیٹھے کھودنے والے کو ہدایت دے رہے ہیں، پیروں کی طرف کشادہ کیجئے، سر کی جانب کشادہ کیجئے۔ جب فارغ ہو کر واپس لوٹے تو ایک عورت کا نمائندہ ملا اس نے دعوت دی۔ حضور تشریف لے گئے کھانا لایا گیا، حضور ﷺ کے آگے رکھ دیا گیا۔ حضور ﷺ نے کھانے پر ہاتھ رکھا لوگوں نے بھی ہاتھ رکھا، انہوں نے کھانا شروع کر دیا۔ ہمارے آباء نے دیکھا کہ حضور ﷺ لقمے کو منہ میں ادھر ادھر پھر رہے ہیں، پھر فرمانے لگے میں نے اس گوشت کو ایسا پایا ہے کہ یہ بکری مالک کی اجازت کے بغیر لی گئی ہے۔

صاحب دعوت نے بتایا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں نے بندہ بھیجا تھا بقیع کی طرف کہ میرے لئے بکری خرید کر لائے مگر وہاں بکری نہیں ملی۔ لہذا میں نے اپنے ایک پڑوسی کے پاس بندہ بھیجا اس سے بکری خریدنی ہے وہ قیمتاً مجھے دے دے مگر مالک پڑوسی نہ ملا، پھر میں نے بندہ بھیجا اس کی بیوی کے پاس اس نے یہ بکری میرے پاس بھیج دی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ گوشت قیدیوں کو کھلا دیجئے۔“

رسول اللہ ﷺ کا بکری کی کھال اتارنا

حضرت سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ:

”أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ مَرَّ بِغُلَامٍ يَسْلُخُ شَاةً، فَقَالَ لَهُ: تَنَحَّ حَتَّى أَرِيكَ، فَإِنِّي لَا أَرَاكَ تُحْسِنُ تَسْلُخُ، قَالَ: فَأَدْخَلَ رَسُولُ اللَّهِ يَدَهُ بَيْنَ الْجِلْدِ وَاللَّحْمِ، فَدَحَسَ بِهَا حَتَّى تَوَارَتْ إِلَى الْإِبْطِ، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا يَا غُلَامُ فَاسْلُخْ، ثُمَّ انْطَلَقَ فَصَلَّى، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ، وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً“۔

۱..... (صحیح ابن حبان: ذکر البیان بأن مسح المرء اللحم النيء لا یوجب علیہ وضوء، ج، ۳، ص، ۲۳۸، رقم الحدیث، ۱۱۶۳، مؤسسة الرسالة، بیروت)

ترجمہ: ”نبی اکرم ﷺ ایک لڑکے کے پاس سے گزرے جو بکری کی کھال اتار رہا تھا۔ آپ نے اس سے فرمایا تم ایک طرف ہٹو میں تمہیں دکھاتا ہوں، کیونکہ میں نے یہ بات نوٹ کی ہے تم اچھی طرح سے کھال نہیں اتار رہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا ہاتھ اس کی کھال اور گوشت کے درمیان رکھ لیا۔ آپ اسے اندر لے گئے یہاں تک کہ بغل تک وہ اس میں چھپ گیا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے لڑکے! تم اس طرح کھال اتارو پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے۔ آپ نے از سر نو وضو نہیں کیا اور پانی کو نہیں چھوا۔“

یہودیوں کا رسول اللہ ﷺ کو زہرا لود بکری دینا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ:

”لَمَّا فَتَحَتْ خَيْبَرَ أُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ شَاةٌ فِيهَا سُمَّ، فَقَالَ النَّبِيُّ: اجْمَعُوا إِلَيَّ مَنْ كَانَ هَا هُنَا مِنْ يَهُودَ فَجَمِعُوا لَهُ، فَقَالَ: إِنِّي سَأَلْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ، فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِي عَنْهُ؟، فَقَالُوا: نَعَمْ، قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَبُوكُمْ؟، قَالُوا: فُلَانٌ، فَقَالَ: كَذَبْتُمْ، بَلْ أَبُوكُمْ فُلَانٌ، قَالُوا: صَدَقْتَ، قَالَ: فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِي عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُ عَنْهُ؟، فَقَالُوا: نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، وَإِنْ كَذَبْنَا عَرَفْتَ كَذِبَنَا كَمَا عَرَفْتَهُ فِي أَبِيْنَا، فَقَالَ لَهُمْ: مَنْ أَهْلُ النَّارِ؟ قَالُوا: نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا، ثُمَّ تَخَلَّفُونَا فِيهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اخْسَئُوا فِيهَا، وَاللَّهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا، ثُمَّ قَالَ: هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِي عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ؟، فَقَالُوا: نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، قَالَ: هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ الشَّاةِ سُمَّ؟، قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ؟، قَالُوا: أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا

نَسْتَرِيحُ، وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ“ ۱۔

ترجمہ: ”جب خیبر فتح ہوا تو (یہودیوں کی طرف سے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بکری کا یا ایسے گوشت کا ہدیہ پیش کیا گیا جس میں زہر تھا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جتنے یہودی یہاں موجود ہیں انہیں میرے پاس جمع کرو، چنانچہ وہ سب آ گئے۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھو، میں تم سے ایک بات پوچھوں گا۔ کیا تم لوگ صحیح صحیح جواب دو گے؟ سب نے کہا جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، تمہارے باپ کون تھے؟ انہوں نے کہا کہ فلاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جھوٹ بولتے ہو، تمہارے باپ تو فلاں تھے۔ سب نے کہا کہ آپ سچ فرماتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر میں تم سے ایک اور بات پوچھوں تو تم صحیح واقعہ بیان کر دو گے؟ سب نے کہا جی ہاں، اے ابوالقاسم! اور اگر ہم جھوٹ بھی بولیں گے تو آپ ہماری جھوٹ کو اسی طرح پکڑ لیں گے جس طرح آپ نے ابھی ہمارے باپ کے بارے میں ہمارے جھوٹ کو پکڑ لیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد دریافت فرمایا کہ دوزخ میں جانے والے کون لوگ ہوں گے؟ انہوں نے کہا کہ کچھ دنوں کے لیے تو ہم اس میں داخل ہو جائیں گے لیکن پھر آپ لوگ ہماری جگہ داخل کر دیئے جائیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس میں برباد رہو، اللہ گواہ ہے کہ ہم تمہاری جگہ اس میں کبھی داخل نہیں کئے جائیں گے۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا کہ اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو کیا تم مجھے صحیح واقعہ بتا دو گے؟ اس مرتبہ بھی انہوں نے یہی کہا کہ ہاں! اے ابوالقاسم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ کیا تم نے اس بکری کے گوشت میں زہر

۱۔..... (صحیح البخاری: کتاب الجزية: ربابُ إِذَا غَدَرَ الْمُشْرِكُونَ بِالْمُسْلِمِينَ، هَلْ يُعْفَى عَنْهُمْ، ج ۴، ص ۹۹، رقم الحدیث، ۳۱۶۹، دار طوق النجاة)

ملایا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے کہا کہ ہمارا مقصد یہ تھا کہ اگر آپ جھوٹے ہیں (نبوت میں) تو ہمیں آرام مل جائے گا اور اگر آپ واقعی نبی ہیں تو یہ زہر آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔“

انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ:

أَنَّ يَهُودِيَّةً أَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ بِشَاةٍ مَسْمُومَةٍ، فَأَكَلَ مِنْهَا، فَجِيءَ بِهَا فَقِيلَ: أَلَا نَقْتُلُهَا، قَالَ: لَا، فَمَا زِلْتُ أُعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. ”ترجمہ: ”نبی ﷺ کی خدمت میں ایک یہودی عورت زہر آلود بکری لے کر آئی اس میں سے آپ نے کھا لیا اس عورت کو نبی ﷺ کی خدمت میں لایا گیا اور آپ ﷺ سے کہا گیا کہ کیوں نہ ہم اسے قتل کر دیں آپ نے فرمایا نہیں میں اس کا اثر نبی کے تالو میں برابر دیکھتا رہا۔“

رسول اللہ ﷺ نے بکری کا دودھ پیا کرتے تھے

رسول اللہ ﷺ بکری کا دودھ پیا کرتے تھے۔

چنانچہ انس بن مالک فرماتے ہیں کہ:

أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا، وَآتَى دَارَهُ، فَحَلَبَتْ شَاةً، فَشَبْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبُرِّ، فَتَنَاوَلَ الْقَدْحَ فَشَرِبَ، وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ، وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ، فَأَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ فَضَلَّهُ، ثُمَّ قَالَ: الْأَيْمَنُ فَالْأَيْمَنُ“ ۲

۱.... (صحیح البخاری: کتابُ الهبةِ وَفَضْلِهَا وَالتَّخْرِیضِ عَلَیْهَا رِبَابُ قَبُولِ الْهَدِيَّةِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، ج، ۳، ص، ۱۶۳، رقم الحدیث، ۲۶۱۷، دار طوق النجاة)
 ۲.... (صحیح البخاری: کتاب الأشربة/باب شرب اللبن بالماء، ج، ۷، ص، ۱۰۹، رقم الحدیث، ۵۶۱۲، دار طوق النجاة)

ترجمہ: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو دودھ پیتے ہوئے دیکھا اور آپ میرے گھر تشریف لائے، تو میں نے بکری کا دودھ دوہا اور کنویں سے میں نے پانی نبی ﷺ کے لئے ملایا، پھر پیالہ آپ نے لے لیا اور نوش فرمایا: بائیں طرف ابو بکر اور دائیں طرف ایک اعرابی تھا، آپ نے اعرابی کو اپنا بچا ہوا جھوٹا دے دیا، پھر فرمایا کہ پہلے دائیں اور پھر اس کے دائیں والے کا حق ہے۔“

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ:

”انطلقت فإذا أنا براعي غنم يسوق غنمه، فقلت: لمن أنت؟ قال: لرجل من قريش فسماه، فعرفته، فقلت: هل في غنمك من لبن؟ فقال: نعم، فقلت: هل أنت حالب لي؟ قال: نعم، فأمرته، فأعقل شاة من غنمه، ثم أمرته أن ينفض ضرعها من الغبار، ثم أمرته أن ينفض كفيه، فقال: هكذا ضرب إحدى كفيه بالأخرى، فحلب كئبة من لبن، وقد جعلت لرسول الله صلى الله عليه وسلم أداة على فمها خرقة، فصبت على اللبن حتى برد أسفله، فأنتهيت إلى النبي صلى الله عليه وسلم، فقلت: اشرب يا رسول الله، فشربت حتى رضىت“۔

ترجمہ: ”(ہجرت کر کے مدینہ جاتے وقت) میں نے تلاش کیا تو مجھے ایک چرواہا ملا جو اپنی بکریاں چرا رہا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تم کس کے چرواہے ہو؟ اس نے کہا کہ قریش کے ایک شخص کا۔ اس نے قریشی کا نام بھی بتایا، جسے میں جانتا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کیا تمہارے ریوڑ کی بکریوں میں دودھ بھی ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں! میں نے اس سے کہا کیا تم میرے لیے دودھ دوہ لو گے؟ اس نے

۱۔۔۔۔ (صحیح البخاری: کتاب فی اللقطة/باب من عرف اللقطة ولم يدفعها إلى السلطان، ج، ۳، ص، ۱۲۷، رقم الحدیث، ۲۴۳۹، دار طوق النجاة)

کہا، ہاں ضرور! چنانچہ میں نے اسے دوہنے کے لیے کہا۔ وہ اپنے ریوڑ سے ایک بکری پکڑ لایا۔ پھر میں نے اس سے بکری کا تھن گردوغبار سے صاف کرنے کے لیے کہا۔ پھر میں نے اس سے اپنا ہاتھ صاف کرنے کے لیے کہا۔ اس نے ویسا ہی کیا۔ ایک ہاتھ کو دوسرے پر مار کر صاف کر لیا۔ اور ایک پیالہ دودھ دوہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے میں نے ایک برتن ساتھ لیا تھا۔ جس کے منہ پر کپڑا بندھا ہوا تھا۔ میں نے پانی دودھ پر بہایا۔ جس سے اس کا نچلا حصہ ٹھنڈا ہو گیا پھر دودھ لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ دودھ حاضر ہے۔ یا رسول اللہ! پی لیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پیا، یہاں تک کہ میں خوش ہو گیا۔“

رسول اللہ ﷺ کا ام معبد کی بکری کا دودھ دوہنا

حضرت ہشام بن حبیش بن خویلد فرماتے ہیں کہ:

”أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ مُهَاجِرًا إِلَى الْمَدِينَةِ، وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَمَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَامِرُ بْنُ فَهَيْرَةَ، وَذَلِيلُهُمَا اللَّيْثِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَرَيْقِطٍ مَرُّوا عَلَى خَيْمَتِي أُمِّ مَعْبِدِ الْخَزَاعِيَّةِ، وَكَانَتْ امْرَأَةٌ بَرْزَةٌ جَلْدَةٌ تَحْتَبِي بِفِنَاءِ الْخَيْمَةِ، ثُمَّ تَسْقِي وَتَطْعِمُ، فَسَأَلُوهَا لَحْمًا وَتَمْرًا لِيَشْتَرُوا مِنْهَا، فَلَمْ يُصِيبُوا عِنْدَهَا شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ، وَكَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِينَ مُسْتَتِينَ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَاةٍ فِي كَسْرِ الْخَيْمَةِ، فَقَالَ: مَا هَذِهِ الشَّاةُ يَا أُمَّ مَعْبِدٍ؟ قَالَتْ: شَاةٌ خَلَفَهَا الْجَهْدُ عَنِ الْغَنَمِ، قَالَ: هَلْ بِهَا مِنْ لَبَنٍ؟ قَالَتْ: هِيَ أَجْهَدُ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: أَتَأْذِنِينَ لِي أَنْ أُحْلِبُهَا؟ قَالَتْ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، إِنْ رَأَيْتَ بِهَا حَلْبًا فَاحْلُبُهَا، فَدَعَا بِهَا رَسُولُ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَسَحَ بِيَدِهِ ضَرْعَهَا، وَسَمَّى اللَّهُ تَعَالَى،
وَدَعَا لَهَا فِي شَاتِهَا، فَتَفَاجَّتْ عَلَيْهِ وَدَرَّتْ، فَاجْتَرَّتْ فَدَعَا بِإِنَاءٍ
يَرْبِضُ الرَّهْطُ فَحَلَبَ فِيهِ ثَجًا حَتَّى عَلَاهُ الْبَهَاءُ، ثُمَّ سَقَاهَا حَتَّى
رَوَيْتُ وَسَقَى أَصْحَابَهُ حَتَّى رَوُوا وَشَرِبَ آخِرَهُمْ حَتَّى أَرَا ضُوا، ثُمَّ
حَلَبَ فِيهِ الثَّانِيَةَ عَلَى هَدَّةٍ حَتَّى مَلَأَ الْإِنَاءَ، ثُمَّ غَادَرَهُ عِنْدَهَا، ثُمَّ
بَايَعَهَا وَارْتَحَلُوا عَنْهَا، فَقَلَّ مَا لَبِثْتُ حَتَّى جَاءَهَا زَوْجُهَا أَبُو مَعْبِدٍ
لَيْسُوقَ أَغْنَزَا عَجَافًا يَتَسَاوَرُ كَنْ هُزَالًا مُخْهِنٌ قَلِيلٌ، فَلَمَّا رَأَى أَبُو
مَعْبِدٍ اللَّبْنَ أَعْجَبَهُ، قَالَ: مِنْ أَيْنَ لَكَ هَذَا يَا أُمَّ مَعْبِدٍ وَالشَّاءُ عَارِبٌ
حَائِلٌ، وَلَا حَلُوبَ فِي الْبَيْتِ؟ قَالَتْ: لَا وَاللَّهِ إِلَّا أَنَّهُ مَرَّبْنَا رَجُلٌ
مُبَارَكٌ مِنْ حَالِهِ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: صِفِي لِي يَا أُمَّ مَعْبِدٍ، قَالَتْ: رَأَيْتُ
رَجُلًا ظَاهِرَ الْوَضَاءَةِ، أَبْلَجَ الْوَجْهَ، حَسَنَ الْخَلْقِ، لَمْ تَعْبَهُ ثَجَلَةٌ،
وَلَمْ تُزْرِيهِ صَعْلَةٌ، وَسِيمٌ قَسِيمٌ، فِي عَيْنَيْهِ دَعِجٌ، وَفِي أَشْفَارِهِ وَطْفٌ،
وَفِي صَوْتِهِ صَهْلٌ، وَفِي عُنُقِهِ سَطْعٌ، وَفِي لِحْيَتِهِ كَثَائَةٌ، أَرْجُ أَقْرَنُ،
إِنْ صَمَتَ فَعَلَيْهِ الْوَقَارُ، وَإِنْ تَكَلَّمَ سَمَاءُ وَعَلَاهُ الْبَهَاءُ، أَجْمَلُ النَّاسِ
وَأَبْهَاهُ مِنْ بَعِيدٍ، وَأَحْسَنُهُ وَأَجْمَلُهُ مِنْ قَرِيبٍ، حُلُوُ الْمَنْطِقِ فَضْلًا، لَا
نَزْرٌ وَلَا هَذْرٌ، كَانَ مَنْطِقُهُ خَرَزَاتٍ نَظْمٍ، يَتَحَدَّرُنْ رُبْعَةٌ لَا تَشْنَاهُ مِنْ
طُولٍ، وَلَا تَقْتَحِمُهُ عَيْنٌ مِنْ قِصْرِ، غُصْنٌ بَيْنَ غُصْنَيْنِ، فَهُوَ أَنْضَرُ
الثَّلَاثَةِ مَنْظَرًا وَأَحْسَنُهُمْ، قَدْرًا لَهُ رُفْقَاءُ يَحْفُونَ بِهِ، إِنْ قَالَ: سَمِعُوا
لِقَوْلِهِ، وَإِنْ أَمَرَ تَبَادَرُوا إِلَى أَمْرِهِ، مَحْفُودٌ مَحْشُودٌ لَا عَابِسٌ وَلَا
مُفَنِّدٌ، قَالَ أَبُو مَعْبِدٍ: هَذَا وَاللَّهِ صَاحِبُ قُرَيْشٍ الَّذِي ذُكِرَ لَنَا مِنْ
أَمْرِهِ مَا ذُكِرَ، وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَصْحَبَهُ، وَلَا فَعَلَنْ إِنْ وَجَدْتُ إِلَى

ذَلِكَ سَبِيلًا ۱۔

ترجمہ: ”جب رسول اللہ ﷺ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے غلام حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معیت میں مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ کی جانب روانہ ہوئے اور ان کے راہ بتانے والے حضرت عبداللہ بن اریقظ لیثیؓ تھے۔ یہ لوگ ام ام عبد خزاعیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خیموں کے پاس سے گزرے (ام ام عبد بہت دلیر اور طاقتور خاتون تھیں، اور یہ خیمے کے صحن میں چادر لپیٹ کر بیٹھ جاتی تھیں اور یہیں کھانا وغیرہ کھایا کرتی تھیں) انہوں نے (ام ام عبد سے) پوچھا: تمہارے پاس گوشت یا کھجوریں وغیرہ ہوں تو ہم خریدنا چاہتے ہیں، لیکن ام ام عبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بیچنے کے لئے کچھ نہ تھا۔ کیونکہ یہ لوگ بہت نادار اور قحط زدہ تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے خیمے کے ایک کونے میں بکری کھڑی دیکھی تو فرمایا: اے ام ام عبد! یہ بکری یہاں کیوں کھڑی ہے؟ ام ام عبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: اس میں ریوڑ کے ہمراہ چلنے کی سکت نہ تھی۔ آپ نے پوچھا: کیا یہ دودھ دیتی ہے؟ اس نے بتایا کہ یہ دودھ دینے سے بھی عاجز ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم مجھے اس کا دودھ دوہنے کی اجازت دیتی ہو؟ اس نے کہا: حضور! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اگر آپ اس میں دودھ دیکھتے ہیں تو وہ لیجئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنے پاس منگوا کر اس کے تھنوں پر اپنے دست مبارک لگائے، اللہ تعالیٰ کا نام لیا اور اس کے لئے دعا فرمائی، (نبی اکرم ﷺ کے ہاتھوں اور دعا کی برکت سے) بکری نے اپنی ٹانگیں کھول دیں اور خوب دودھ اتار لیا۔ نبی اکرم ﷺ نے تمام لوگوں کو بٹھالیا اور ایک برتن منگوا

۱۔۔۔۔ (المستدرک للحاکم: کتاب الهجرة وقد صح أكثر أخبارها عند الشيخين وأخرجا جميعاً اختلاف الصحابة رضى الله عنهم في مقام رسول الله صلى الله عليه وسلم بمكة، ج، ۳، ص، ۱۰، رقم الحدیث، ۴۲۷۴، دارالکتب العلمیة، بیروت)

کر اس میں دودھ دوہا، حتیٰ کہ وہ برتن بھر گیا، حضور ﷺ نے یہ دودھ ام معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پلایا، اور آپ ﷺ کے ساتھیوں نے بھی یہ دودھ پیٹ بھر کر پی لیا۔ حضور ﷺ نے دوبارہ پھر اس برتن میں دودھ دوہا حتیٰ کہ برتن بھر گیا، آپ نے وہ دودھ اس برتن میں اسی طرح رہنے دیا۔ پھر وہ بکری اس سے خرید کر وہیں چھوڑ دی اور وہاں سے روانہ ہو گئے۔ ابھی زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ اس کا شوہر ابو معبد کچھ لاغر سی بکریاں ہانکتے ہوئے آ گیا، وہ بکریاں کمزوری کی وجہ بہت سست چل رہی تھیں، ان کی ہڈیوں کا گودا کم ہو چکا تھا۔ جب ابو معبد نے گھر میں دودھ دیکھا تو بہت حیران ہو کر پوچھنے لگا: اے ام معبد! گھر میں تو کوئی دودھ دینے والی بکری نہ تھی، یہ دودھ کہاں سے آیا؟ اس نے کہا: خدا کی قسم! ایک شخص ادھر سے گزرا ہے جو بہت برکت والا تھا، پھر تمام ماجرا سنا دیا۔

ابو معبد نے کہا: تم مجھے اس کے اوصاف بتاؤ، اس نے کہا: میں نے جس آدمی کو دیکھا ہے وہ خوبصورت ہنس مکھ اور روشن چہرے والا تھا اس کا شبلہ تھکا تا نہیں ہے (شبلہ کا معنی یہ ہے ”موٹے پیٹ والا ہونا“۔ معنی یہ ہوگا کہ اس کا پیٹ موٹا نہیں تھا کہ چلنے میں اس کی وجہ سے تھکاوٹ ہوتی ہو) اس میں صعلہ کا عیب بھی نہیں تھا (صعلہ کا معنی چھوٹی اور پتلی گردن والا ہونا) بہت ہی خوبصورت ہے، اس کی آنکھیں بڑی اور سیاہ تھیں، اس کی پلکیں گھنی تھیں، اس کی آواز میں تیزی تھی، گردن بلند تھی، داڑھی گھنی تھی، باریک دراز ملے ہوئے ابرو تھے، اگر وہ چپ ہو تو اس کی شخصیت پر ایک وقار ہوتا ہے، اگر گفتگو کرے تو اس وقار میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے، اس کو دور سے دیکھو تو سب سے زیادہ خوبصورت نظر آتا ہے، اور قریب سے دیکھو تو حسن و جمال اس سے بھی بڑھ کر دکھتا ہے، ٹھہر ٹھہر کر میٹھی باتیں کرنے والا ہے، نہ بے برکت ہے، نہ بے ہودہ گفتگو کرنے والا ہے، اس کی باتیں ایسی

ہیں گویا قیمتی موتیوں کو پرو کر عطر فروش کے ڈبے میں اتار دیا گیا ہو، نہ اتنے لمبے تھے کہ دیکھنے والا نفرت کرے اور نہ اس قدر پستہ قد تھے کہ آنکھ کو برا لگے، بلکہ میانہ قد تھے، آپ پتیوں سے زیادہ تروتازہ خوبصورت اور باعزت تھے، اس کے دوست ہمیشہ اس کے سائبان کی طرح رہتے تھے، وہ بات کرے تو بہت توجہ سے سنتے ہیں، کسی چیز کا حکم دے تو ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر عمل کرتے ہیں، وہ مخدوم ہے جلد بات ماننے والے ہیں، ترش اور ملامت گرنہیں ہیں، (یہ سن کر) ابو معبد بولا: خدا کی قسم! یہ آدمی وہی ہے جس کے بارے میں قریش نے مجھے بتایا تھا، میں اس کی سنگت اختیار کرنے کی کوشش کرتا ہوں اگر مجھے اس کی طرف راہ ملا تو میں یہ کام ضرور کروں گا۔

رسول اللہ ﷺ کا حضرت خبابؓ کی بکری کا دودھ دوہنا

حضرت خبابؓ کی صاحبزادی کہتی ہیں کہ:

”قَالَتْ: خَرَجَ خَبَابٌ فِي سَرِيَّةٍ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَاهَدُنَا، حَتَّى كَانَ يَحْلُبُ عَنَّا لَنَا، فَكَانَ يَحْلُبُنَا فِي جَفْنَةٍ لَنَا، فَكَانَتْ تَمْتَلِي حَتَّى تَطْفَحَ، قَالَتْ: فَلَمَّا قَدِمَ خَبَابٌ حَلَبَهَا، فَعَادَ حَلَابُهَا إِلَيَّ مَا كَانَ، قَالَ: فَقُلْنَا لِحَبَابٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلُبُنَا حَتَّى تَمْتَلِي جَفْنَتُنَا، فَلَمَّا حَلَبْتَهَا نَقَصَ حَلَابُهَا“۔

ترجمہ: ”حضرت خبابؓ ایک لشکر کے ساتھ روانہ ہو گئے، ان کے پیچھے نبی ﷺ ہمارا یہاں تک خیال رکھتے تھے کہ ہماری بکری کا دودھ دوہ دیتے تھے، نبی ﷺ ایک بڑے پیالہ میں دودھ دوہتے تھے جس سے وہ پیالہ لبالب بھر جاتا تھا، جب حضرت خبابؓ واپس آئے اور انہوں نے اسے دوہا تو اس میں سے حسب معمول

۱۔.... (مسند احمد: ج، ۳۳، ص، ۵۴۹، رقم الحدیث، ۲۱۰۷۱، مؤسسة الرسالة)

دودھ نکلا، ہم نے ان سے کہا نبی ﷺ اس کا دودھ دوہتے تھے تو پیالہ لباب بھر جاتا تھا اور آپ نے دوہا تو اس کا دودھ کم کر دیا۔“

جمعہ کے دن آنے والے کو بکری کی قربانی کا ثواب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَكَانِ، يَكْتُبَانِ الْأَوَّلَ فَلِأَوَّلِ، فَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَدَنَةً، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَقْرَةً، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ شَاةً، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ طَيْرًا، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَيْضَةً، فَإِذَا قَعَدَ الْإِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ“۔

ترجمہ: ”مسجد کے ہر دروازے پر (جمعہ کے دن) دو فرشتے بیٹھ جاتے ہیں جو پہلے آنے والوں کے نام لکھتے ہیں تو ان کی مثال یوں ہے: کسی شخص نے اونٹ کی قربانی کی پھر کسی ایک شخص نے گائے کی قربانی کی پھر کسی ایک شخص نے بکری کی قربانی کی پھر کسی ایک شخص نے پرندے کی قربانی کی پھر جیسے اس نے انڈہ صدقہ کیا، پھر جب امام منبر پر (بیٹھ جاتا) ہے تو صحیفے لپیٹ لیے جاتے ہیں۔“

حضرت جابرؓ کا بکری کا بچہ ذبح کرنا

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

”لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ أَصَابَ النَّاسُ خَمَصًا شَدِيدًا قَالَ: فَقُلْتُ لِأَهْلِي هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ حَتَّى نَدْعُوَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: مَا عِنْدَنَا إِلَّا صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهَا: اطْحِنِيهِ، قَالَ: وَذَبَحْتُ عِنَاقًا عِنْدَنَا قَالَ: فَفَرَعْتُ إِلَى فَرَاعِي فَأَنْطَلَقْتُ أَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عِنْدَنَا صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ وَعِنْدَنَا عِنَاقٌ أَوْ شَاةٌ فَذَبَحْنَاهَا قَالَ: فَصَاحَ النَّبِيُّ ﷺ فِي أَصْحَابِهِ:

..... (صحیح ابن حبان: ج، ۷، ص، ۱۱، رقم الحدیث، ۲۷۷۷، مؤسسة الرسالة، بیروت)

قَوْمُوا فَقَدْ صَنَعَ جَابِرٌ سُورًا قَالَ: فَاَنْطَلَقْتُ اَمَامَ الْقَوْمِ فَاتَيْتُ امْرَأَتِي
فَقَالَتْ: بِيكَ وَبِيكَ لَا تَفْضَحْنِي الْيَوْمَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ: ضَعُوا بُرْمَتَكُمْ قَالَ: فَوَضَعُوا فِيهَا اللَّحْمَ فَبَسَقَ فِيهَا وَبَارَكَ
ثُمَّ قَالَ: انظُرُوا خَابِزَةَ تَخْبِزُ لَكُمْ قَالَ: فَجَعَلَتِ الْخَابِزَةُ تَخْبِزُ،
قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْخُلُوا عَشْرَةَ عَشْرَةَ
قَالَ: فَجَعَلَ يَغْرِفُ لَهُمْ فَيَأْكُلُونَ حَتَّى أَتَى عَلَى آخِرِهِمْ وَإِنَّا لَنَقْدَحُ
فِي بُرْمَتِنَا وَإِنَّ عَجِينَنَا لِيُخْبِزُ كَمَا هُوَ وَإِنَّ قِدْرَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ“ ۱۔

ترجمہ: جب خندق کے دن لوگوں کو سخت بھوک لگی تو میں نے اپنی بیوی سے کہا: کیا
تیرے پاس کوئی چیز ہے کہ نبی ﷺ کو دعوت دے تو کہنے لگی کہ ہمارے پاس
صرف ایک صاع جو کا ہے۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: میں نے اس سے
کہا: تو اس کو پیس اور میں نے بکری کا بچہ جو ہمارے پاس تھا ذبح کر ڈالا۔ کہتے
ہیں: میرے فارغ ہونے تک وہ بھی فارغ ہو گئی۔ میں نے نبی ﷺ کو دعوت
دیدي، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمارے پاس جو کا ایک صاع بکری یا
بکری کا بچہ تھا جو ذبح کر ڈالا۔ جابر کہتے ہیں: نبی ﷺ نے اپنے صحابہ میں
اعلان کروادیا، چلو جابر نے دعوت پکائی ہے۔ جابر کہتے ہیں: میں لوگوں کے آگے
آگے چلتا ہوا اپنی بیوی کے پاس آیا تو وہ کہنے لگی کہ آج ہمیں رسول اللہ ﷺ سے
رسوانہ کرا دینا۔ جابر کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ آئے، آپ نے فرمایا: اپنی ہنڈیا
رکھو، کہتے ہیں: انہوں نے اس میں گوشت رکھ دیا تو آپ ﷺ نے اس میں تھوکا
اور برکت کی دعا کی، پھر فرمایا کہ روٹی پکانے والیوں سے کہو کہ وہ روٹی پکائیں۔

۱۔....(السنن الكبرى للبيهقي: كتاب الصداق رباب ما يُسْتَحَبُّ مِنْ إِجَابَةِ مَنْ دَعَاهُ إِلَى طَعَامٍ وَإِنْ لَمْ
يَكُنْ لَهُ سَبَبٌ، ج ۷، ص ۲۴۷، رقم الحديث، ۱۴۵۹۷، دار الكتب العلمية، بيروت)

انہوں نے روٹی پکانی شروع کر دی۔ جابرؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دس آدمی آتے جاؤ، آپ ﷺ ان کو ڈال کر دے رہے تھے۔ وہ کھانے گئے یہاں تک کہ ان کا آخری آدمی آیا اور ہماری ہنڈیا اور آٹا ویسے کا ویسا ہی تھا۔
حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ:

”أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَعِينُهُ فِي دَيْنٍ كَانَ عَلَى أَبِي، قَالَ: فَقَالَ: آتَيْكُمْ، قَالَ: فَرَجَعْتُ، فَقُلْتُ لِلْمَرْأَةِ: لَا تُكَلِّمِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا تَسْأَلِيهِ، قَالَ: فَأَتَانَا فَذَبَحْنَا لَهُ دَاجِنًا كَانَ لَنَا، فَقَالَ: يَا جَابِرُ، كَانَكُمْ عَرَفْتُمْ حُبَّنَا اللَّحْمَ، قَالَ: فَلَمَّا خَرَجَ، قَالَتْ لَهُ الْمَرْأَةُ: صَلَّى عَلَيَّ وَعَلَى زَوْجِي أَوْ صَلَّى عَلَيْنَا، قَالَ: فَقَالَ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهَا: أَلَيْسَ قَدْ نَهَيْتُكَ، قَالَتْ: تَرَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْنَا، وَلَا يَدْعُو لَنَا“۔

ترجمہ: ”ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے پاس اپنے والد کے قرض کے سلسلے میں تعاون کی درخواست لے کر آیا، نبی ﷺ نے فرمایا میں تمہارے پاس آؤں گا، میں نے واپس آ کر اپنی بیوی سے کہا کہ تم نبی ﷺ سے اس حوالے سے کوئی بات کرنا اور نہ ہی کوئی سوال کرنا، چنانچہ نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، تو ہم نے اپنی ایک بکری ذبح کی، نبی ﷺ نے فرمایا جابر! ایسا لگتا ہے کہ تمہیں گوشت کے ساتھ ہمارے تعلق خاطر کا پتہ لگ گیا ہے، جب نبی ﷺ واپس جانے لگے تو میری بیوی نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے لیے اور میرے خاوند کے لیے دعا فرما دیجیے، نبی ﷺ نے دعا فرمادی، میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے تمہیں منع نہیں کیا تھا؟ اس نے کہا کہ دیکھو تو سہی! نبی ﷺ ہمارے

۱.... (مسند احمد: مُسْنَدُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ج، ۲۲، ص، ۱۴۸، رقم الحدیث، ۱۴۲۴۵، مؤسسة الرسالة)

یہاں تشریف لائیں اور ہمارے لیے دعا فرمائیں۔

ایک انصاری صحابیؓ کا رسول اللہ ﷺ کے لئے بکری ذبح کرنا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ:

”خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَقَالَ: مَا أَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوتِكُمَا هَذِهِ السَّاعَةَ؟ قَالَا: الْجُوعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: وَأَنَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَأُخْرِجَنِي الَّذِي أَخْرَجَكُمَا، قُومُوا، فَقَامُوا مَعَهُ، فَأَتَى رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا هُوَ لَيْسَ فِي بَيْتِهِ، فَلَمَّا رَأَتْهُ الْمَرْأَةُ، قَالَتْ: مَرْحَبًا وَأَهْلًا، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيْنَ فُلَانٌ؟ قَالَتْ: ذَهَبَ يَسْتَعْدِبُ لَنَا مِنَ الْمَاءِ، إِذْ جَاءَ الْأَنْصَارِيُّ، فَنَظَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبِيهِ، ثُمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا أَحَدٌ الْيَوْمَ أَكْرَمَ أَضْيَافًا مِنِّي، قَالَ: فَانْطَلِقْ، فَجَاءَهُمْ بِعِدْقٍ فِيهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطْبٌ، فَقَالَ: كُلُوا مِنْ هَذِهِ، وَأَخَذَ الْمُدِّيَةَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِيَّاكَ، وَالْحَلُوبَ، فَذَبَحَ لَهُمْ، فَأَكَلُوا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذَلِكَ الْعِدْقِ وَشَرِبُوا، فَلَمَّا أَنْ شَبِعُوا وَرَوُوا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَتُسَالَنَّ عَنْ هَذَا النَّعِيمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ الْجُوعَ، ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوا حَتَّى أَصَابَكُمْ هَذَا النَّعِيمُ“^۱

ترجمہ: ”ایک دن یا ایک رات رسول اللہ ﷺ باہر نکلے حضرت ابو بکر اور حضرت

۱.... (صحیح مسلم: کتاب الاشربة رباب جواز استباعه غيره إلى دار من يتق برضاه بذلك، وبتحقيقه تحقيقاتاً، واستجاب الاجتماع على الطعام، ج، ۳، ص، ۱۶۰۹، رقم الحديث، ۲۰۳۸، دار احياء التراث العربي، بيروت)

عمر رضی اللہ عنہما سے بھی ملاقات ہوگئی تو آپ ﷺ نے ان دونوں حضرات سے فرمایا اس وقت تمہارا اپنے گھروں سے نکلنے کا سبب کیا ہے ان دونوں حضرات نے عرض کیا بھوک اے اللہ کے رسول ﷺ آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں بھی اسی وجہ سے نکلا ہوں جس وجہ سے تم دونوں نکلے ہوئے ہو اٹھو کھڑے ہو جاؤ دونوں حضرات کھڑے ہو گئے تو آپ ایک انصاری کے گھر تشریف لائے کہ وہ انصاری اپنے گھر میں نہیں ہے انصاری کی بیوی نے دیکھا تو مرحبا اور خوش آمدید کہا تو رسول اللہ ﷺ نے اس انصاری کی بیوی سے فرمایا فلاں کہاں ہے اس نے عرض کیا وہ ہمارے لئے میٹھا پانی لینے گیا ہے اسی دوران انصاری بھی آگئے تو اس انصاری نے رسول اللہ اور آپ کے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور پھر کہنے لگا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ آج میرے مہمانوں سے زیادہ کسی کے مہمان معزز نہیں اور پھر چلے اور کھجوروں کا ایک خوشہ لے کر آئے جس میں کچی اور پکی اور خشک اور تازہ کھجوریں تھیں اور عرض کیا کہ ان میں سے کھائیں اور انہوں نے چھری پکڑی تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا دودھ والی بکری ذبح نہ کرنا پھر انہوں نے ایک بکری ذبح کی ان سب نے اس بکری کا گوشت کھایا اور کھجوریں کھائیں اور پانی پیا اور جب کھاپی کر سیر ہو گئے تو رسول اللہ نے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم سے قیامت کے دن ان نعمتوں کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا تمہیں اپنے گھروں سے بھوک نکال کر لائی اور پھر تم واپس نہیں لوٹے یہاں تک کہ یہ نعمت تمہیں مل گئی۔

ایک عورت کا رسول اللہ ﷺ کے لئے بکری ذبح کرنا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ:

”مَشَيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى امْرَأَةٍ فَذَبَحْتُ لَنَا شَاةً، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيَدْخُلَنَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ: لِيَدْخُلَنَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَدَخَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ثُمَّ قَالَ: لِيَدْخُلَنَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، اللَّهُمَّ إِنَّ شَيْتًا فَاجْعَلْهُ عَلِيًّا، قَالَ: فَدَخَلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“ ۱۔

ترجمہ: ”میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک خاتون کے پاس گیا، اس نے ہماری خاطر ایک بکری ذبح کی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ابھی عنقریب) تمہارے پاس ایک جنتی شخص آئے گا، چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: (ابھی) تمہارے پاس ایک جنتی شخص آئے گا، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے، آپ ﷺ نے پھر فرمایا: (ابھی) تمہارے پاس ایک جنتی آدمی آئے گا، اے اللہ! اگر تو چاہے تو اس کو علی بنا دے (حضرت جابر بن عبد اللہ) فرماتے ہیں: چنانچہ (اس بار) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے۔“

بکری کے کھر کا ہدیہ حقیر نہ سمجھو

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ، لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةَ لِحَارَتِهَا، وَلَوْ فَرَسَنَ شَاةٍ ۲۔
ترجمہ: ”اے مسلمان عورتو! ہرگز کوئی پڑوسن اپنی دوسری پڑوسن کے لیے (معمولی ہدیہ کو بھی) حقیر نہ سمجھے، خواہ بکری کے کھر کا ہی کیوں نہ ہو۔“

۱۔.... (المستدرک علی الصحیحین للحاکم: وَأَمَّا قِصَّةُ اغْتِرَالِ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْبَيْعَةِ، ج، ۳، ص، ۱۳۶، رقم الحدیث، ۴۶۶۱، دارالکتب العلمیة، بیروت)
هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ“

۲۔.... (صحیح البخاری: كِتَابُ الْهَبَةِ وَفَضْلِهَا وَالتَّخْرِيبِ عَلَيْهَا، ج، ۳، ص، ۱۵۳، رقم الحدیث، ۲۵۶۶، دار طوق النجاة)

بکری بطور ہدیہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

”أَضَافَ النَّبِيُّ ضَيْفًا فَأَرْسَلَ إِلَىٰ أَزْوَاجِهِ يَبْتَغِي عِنْدَهُنَّ طَعَامًا فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ شَيْئًا، فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ، فَإِنَّهُ لَا يَمْلِكُهَا إِلَّا أَنْتَ، قَالَ، فَأُهِدِيَتْ إِلَيْهِ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ (وَفِي رِوَايَةِ الْمُقْرِيِّ. فَأُهَوْتُ إِلَيْهِ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ، فَقَالَ): هَذِهِ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ الرَّحْمَةَ“۔^۱

ترجمہ: ”حضور اکرم ﷺ نے ایک مہمان کی ضیافت کا ارادہ فرمایا لہذا آپ نے ازواج مطہرات سے معلوم کیا مگر آپ ﷺ نے ان میں سے کسی ایک کے پاس بھی کچھ نہیں پایا لہذا حضور ﷺ نے دعا فرمائی:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ، فَإِنَّهُ لَا يَمْلِكُهَا إِلَّا أَنْتَ اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل و رحمت مانگتا ہوں بے شک نہیں مالک اس کا مگر صرف تو ہی ہے۔ کہتے ہیں کہ آپ کی خدمت میں بھونی ہوئی بکری ہدیہ کی گئی۔ مقری کی روایت میں ہے کہ آپ کی طرف بھونی ہوئی بکری پہنچی آپ نے فرمایا یہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہے اور ہم اس کے فضل کے منتظر ہیں۔“

کسی کو بکری دینا سب سے بڑی خصلت

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

”أَرْبَعُونَ خَصْلَةً أَعْلَاهُنَّ مَنِحَةُ الْعَنْزِ، مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءً ثَوَابِهَا، وَتَصْدِيقَ مَوْعُودِهَا، إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ بِهَا الْجَنَّةَ قَالَ

۱.... (دلائل النبوة لنيهقي: باب ما جاء في إجابة الله تعالى دعاء رسول الله صلى الله عليه وسلم حين ضافه ضيف ولم يكن عنده شيء، ج، ۶، ص، ۱۲۸، دار الكتب العلمية، بيروت)

حَسَانٌ: فَعَدَدْنَا مَا دُونَ مَنِيحَةِ الْعَنْزِ، مِنْ رَدِّ السَّلَامِ، وَتَشْمِيتِ
الْعَاطِسِ، وَإِمَاطَةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ، وَنَحْوِهِ فَمَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نَبْلُغَ
خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً“ ۱۔

ترجمہ: ”چالیس خصلتیں ہیں جن میں سب سے بہتر بکریوں کا کسی کو عطا کرنا ہے جو شخص ان میں سے کسی ایک خصلت پر بھی بغرض ثواب اور اللہ کے وعدے کو سچا سمجھ کر عمل کرے گا تو اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا حسان کا بیان ہے کہ ہم بکری کے عطیہ کے علاوہ جن خصال کا شمار کر سکے وہ یہ ہیں سلام کا جواب دینا چھینک کا جواب دینا راستہ سے تکلیف دہ چیزوں کا دور کر دینا وغیرہ وغیرہ ہم پندرہ خصلتوں سے زیادہ شمار نہیں کر سکے۔“

بکریاں ہلاک ہو گئیں

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

”بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، إِذْ قَامَ
رَجُلٌ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: هَلَكَ الْكِرَاعُ، وَهَلَكَ الشَّاءُ، فَادْعُ
اللَّهَ أَنْ يَسْقِينَا، فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا“ ۲۔

ترجمہ: ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص کھڑا ہو گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مویشی اور بکریاں ہلاک ہو گئیں (بارش نہ ہونے کی وجہ سے) آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بارش برسائے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ پھیلائے اور دعا کی۔“

۱..... (صحیح البخاری: کتاب الہیبة وفضلها والتحریر علیہا/باب فضل المنیحة، ج، ۳، ص،

۱۶۶، رقم الحدیث، ۲۶۳۱، دار طوق النجاة)

۲..... (صحیح البخاری: کتاب الجمعة/باب رفع الیدین فی الخطبة، ج، ۲، ص، ۱۲، رقم الحدیث،

۹۳۲، دار طوق النجاة)

بکری والوں میں نرمی اور اخلاق ہوتا ہے

جو لوگ بکریوں کو چراتے اور ان کی نگہداشت کرتے ہیں ان میں اخلاق اور نرمی ہوتی ہے۔ چنانچہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ، وَالْفَخْرُ وَالْخِيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ

وَالْإِبِلِ الْفَدَّادِينَ، أَهْلِ الْوَبْرِ وَالسَّكِينَةَ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ“۔^۱

ترجمہ: ”کفر کا مرکز مشرق کی طرف ہے فخر و غرور گھوڑے والوں میں اور اونٹ والوں میں ہے جن کے دل سخت ہیں اور نرم اخلاقی و مسکینی بکری والوں میں ہے۔“

عروہ کا بکری خریدنا

شیبب بن عرقہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے قبیلہ کے لوگوں سے سنا تھا، وہ لوگ عروہ سے نقل کرتے تھے (جو ابوالجعد کے بیٹے اور صحابی تھے) کہ:

”أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ دِينَارًا يَشْتَرِي لَهُ بِهِ شَاةً،

فَاشْتَرَى لَهُ بِهِ شَاتَيْنِ، فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا بِدِينَارٍ، وَجَاءَهُ بِدِينَارٍ وَشَاةٍ،

فَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ فِي بَيْعِهِ، وَكَانَ لَوْ اشْتَرَى التُّرَابَ لَرَبِحَ فِيهِ“۔^۲

ترجمہ: ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک دینار دیا کہ وہ اس کی ایک بکری

خرید کر لے آئیں۔ انہوں نے اس دینار سے دو بکریاں خریدیں، پھر ایک بکری کو

ایک دینار میں بیچ کر دینار بھی واپس کر دیا۔ اور بکری بھی پیش کر دی۔ آپ نے

اس پر ان کی تجارت میں برکت کی دعا فرمائی۔ پھر تو ان کا یہ حال ہوا کہ اگر مٹی بھی

خریدتے تو اس میں انہیں نفع ہو جاتا۔“

۱..... (صحیح مسلم: کتاب الایمان / باب تَفَاضُلِ أَهْلِ الْإِيمَانِ فِيهِ، وَرُجْحَانِ أَهْلِ الْيَمَنِ فِيهِ، ج، ۱، ص، ۷۲، رقم الحدیث، ۵۲، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

۲..... (صحیح البخاری: کتاب المناقب، ج، ۴، ص، ۲۰۷، رقم الحدیث، ۳۶۲۲، دار طوق النجاة)

اندھے کا بکریوں کو پسند کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

”إِنَّ ثَلَاثَةَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ: أَبْرَصٌ وَأَقْرَعٌ وَأَعْمَى، بَدَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَتَلِيَهُمْ، فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا، فَآتَى الْأَبْرَصَ، فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: لَوْنٌ حَسَنٌ، وَجِلْدٌ حَسَنٌ، قَدْ قَدِرَنِي النَّاسُ، قَالَ: فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ، فَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا، وَجِلْدًا حَسَنًا، فَقَالَ: أَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْإِبِلُ، أَوْ قَالَ: الْبَقْرُ، هُوَ شَكٌّ فِي ذَلِكَ: إِنَّ الْأَبْرَصَ، وَالْأَقْرَعَ، قَالَ أَحَدُهُمَا الْإِبِلُ، وَقَالَ الْآخَرُ: الْبَقْرُ، فَأُعْطِيَ نَاقَةً عَشْرَاءً، فَقَالَ: يُبَارِكُ لَكَ فِيهَا وَآتَى الْأَقْرَعَ فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: شَعْرٌ حَسَنٌ، وَيَذْهَبُ عَنِّي هَذَا، قَدْ قَدِرَنِي النَّاسُ، قَالَ: فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ وَأُعْطِيَ شَعْرًا حَسَنًا، قَالَ: فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْبَقْرُ، قَالَ: فَأَعْطَاهُ بَقْرَةً حَامِلًا، وَقَالَ: يُبَارِكُ لَكَ فِيهَا، وَآتَى الْأَعْمَى فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: يَرُدُّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصْرِي، فَأُبْصِرُ بِهِ النَّاسَ، قَالَ: فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ بَصْرَهُ، قَالَ: فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْغَنَمُ: فَأَعْطَاهُ شَاةً وَالِدًا، فَانْتَجَحَ هَذَانِ وَوَلَدَ هَذَا، فَكَانَ لِهَذَا وَادٍ مِنْ إِبِلٍ، وَلِهَذَا وَادٍ مِنْ بَقَرٍ، وَلِهَذَا وَادٍ مِنْ غَنَمٍ، ثُمَّ إِنَّهُ آتَى الْأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ، فَقَالَ رَجُلٌ مُسْكِينٌ، تَقَطَّعَتْ بِي الْجِبَالُ فِي سَفَرِي، فَلَا بَلَاحَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بَكَ، أَسْأَلُكَ بِاللَّهِ أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ، وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ، وَالْمَالَ، بَعِيرًا أَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ فِي

سَفَرِي، فَقَالَ لَهُ: إِنَّ الْحُقُوقَ كَثِيرَةٌ، فَقَالَ لَهُ: كَأَنِّي أُعْرِفُكَ، أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْدَرُكَ النَّاسُ، فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللَّهُ؟ فَقَالَ: لَقَدْ وَرِثْتُ لِكَابِرٍ عَنْ كَابِرٍ، فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللَّهُ إِلَيَّ مَا كُنْتُ، وَآتَى الْأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ، فَقَالَ لَهُ: مِثْلَ مَا قَالَ لِهَذَا، فَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَيْهِ هَذَا، فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللَّهُ إِلَيَّ مَا كُنْتُ، وَآتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ، فَقَالَ: رَجُلٌ مِسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ وَتَقَطَّعَتْ بِي الْجِبَالُ فِي سَفَرِي، فَلَا بَلَغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بَكَ، أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصْرَكَ شَاءَ أَتَبْلُغُ بِهَا فِي سَفَرِي، فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللَّهُ بَصْرِي، وَفَقِيرًا فَقَدْ أَغْنَانِي، فَخُذْ مَا شِئْتَ، فَوَاللَّهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهُ لِلَّهِ، فَقَالَ أُمْسِكْ مَالَكَ، فَإِنَّمَا ابْتَلَيْتُمْ، فَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ، وَسَخِطَ عَلَيَّ صَاحِبِيكَ“ ۱۔

ترجمہ: ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں تین شخص تھے، ایک کوڑھی، دوسرا اندھا اور تیسرا گنجا، اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ ان کا امتحان لے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا۔ فرشتہ پہلے کوڑھی کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ تمہیں سب سے زیادہ کیا چیز پسند ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اچھا رنگ اور اچھی چمڑی کیونکہ مجھ سے لوگ پرہیز کرتے ہیں۔ بیان کیا کہ فرشتے نے اس پر اپنا ہاتھ پھیرا تو اس کی بیماری دور ہو گئی اور اس کا رنگ بھی خوبصورت ہو گیا اور چمڑی بھی اچھی ہو گئی۔ فرشتے نے پوچھا کس طرح کا مال تم زیادہ پسند کرو گے؟ اس نے کہا کہ اونٹ یا اس نے گائے کہی، اسحاق بن عبد اللہ کو اس سلسلے میں شک

۱۔.... (صحیح البخاری: کتاب احادیث الانبیاء/باب ما ذکر عن بنی اسرائیل، ج، ۴، ص، ۱۷۱، رقم الحدیث، ۳۴۶۴، دار طوق النجاة)

تھا کہ کوڑھی اور گنجدونوں میں سے ایک نے اونٹ کی خواہش کی تھی اور دوسرے نے گائے کی۔ چنانچہ اسے حاملہ اونٹنی دی گئی اور کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں برکت دے گا، پھر فرشتہ گنجدے کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ تمہیں کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا کہ عمدہ بال اور موجودہ عیب میرا ختم ہو جائے کیونکہ لوگ اس کی وجہ سے مجھ سے پرہیز کرتے ہیں۔ بیان کیا کہ فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کا عیب جاتا رہا اور اس کے عمدہ بال آگئے۔ فرشتے نے پوچھا، کس طرح کا مال پسند کرو گے؟ اس نے کہا کہ گائے! بیان کیا کہ فرشتے نے اسے حاملہ گائے دے دی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے گا۔ پھر اندھے کے پاس فرشتہ آیا اور کہا کہ تمہیں کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مجھے آنکھوں کی روشنی دیدے تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔ بیان کیا کہ فرشتے نے ہاتھ پھیرا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی اسے واپس دے دی۔ پھر پوچھا کہ کس طرح کا مال تم پسند کرو گے؟ اس نے کہا کہ بکریاں! فرشتے نے اسے حاملہ بکری دے دی۔ پھر تینوں جانوروں کے بچے پیدا ہوئے، یہاں تک کہ کوڑھی کے اونٹوں سے اس کی وادی بھر گئی، گنجدے کی گائے بیل سے اس کی وادی بھر گئی اور اندھے کی بکریوں سے اس کی وادی بھر گئی۔ پھر دوبارہ فرشتہ اپنی اسی پہلی شکل میں کوڑھی کے پاس آیا اور کہا کہ میں ایک نہایت مسکین و فقیر آدمی ہوں، سفر کا تمام سامان و اسباب ختم ہو چکا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی سے حاجت پوری ہونے کی امید نہیں، لیکن میں تم سے اسی ذات کا واسطہ دے کر جس نے تمہیں اچھا رنگ اور اچھا چمڑا اور مال عطا کیا، ایک اونٹ کا سوال کرتا ہوں جس سے سفر کو پورا کر سکوں۔ اس نے فرشتے سے کہا کہ میرے ذمہ حقوق اور بہت سے ہیں۔ فرشتہ نے کہا، غالباً میں تمہیں پہچانتا ہوں، کیا تمہیں کوڑھ کی بیماری نہیں تھی جس کی وجہ سے لوگ تم سے گھن کھاتے

تھے۔ تم ایک فقیر اور قلاش تھے۔ پھر تمہیں اللہ تعالیٰ نے یہ چیزیں عطا کیں؟ اس نے کہا کہ یہ ساری دولت تو میرے باپ دادا سے چلی آ رہی ہے۔ فرشتے نے کہا کہ اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تمہیں اپنی پہلی حالت پر لوٹا دے۔ پھر فرشتہ گنچے کے پاس اپنی اسی پہلے والی صورت میں آیا اور اس سے بھی وہی درخواست کی اور اس نے بھی وہی کوڑھی والا جواب دیا۔ فرشتے نے کہا کہ اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی پہلے والی حالت پر لوٹا دے۔ اس کے بعد فرشتہ اندھے کے پاس آیا، اپنی اسی پہلی صورت میں اور کہا کہ میں ایک مسکین آدمی ہوں، سفر کے تمام سامان ختم ہو چکے ہیں اور سو اللہ تعالیٰ کے کسی سے حاجت پوری ہونے کی توقع نہیں۔ میں تم سے اس ذات کا واسطہ دے کر جس نے تمہیں تمہاری بینائی واپس دی ہے، ایک بکری مانگتا ہوں جس سے اپنے سفر کی ضروریات پوری کر سکوں۔ اندھے نے جواب دیا کہ واقعی میں اندھا تھا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل سے بینائی عطا فرمائی اور واقعی میں فقیر محتاج تھا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے مالدار بنایا۔ تم جتنی بکریاں چاہو لے سکتے ہو، اللہ کی قسم جب تم نے اللہ کا واسطہ دیا ہے تو جتنا بھی تمہارا جی چاہے لے جاؤ، میں تمہیں ہرگز نہیں روک سکتا۔ فرشتے نے کہا کہ تم اپنا مال اپنے پاس رکھو، یہ تو صرف امتحان تھا اور اللہ تعالیٰ تم سے راضی اور خوش ہے اور تمہارے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہے۔“

کافر کا سات بکریوں کا دودھ پینا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ:

”أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهُ ضَيْفٌ وَهُوَ كَافِرٌ، فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحَلَبَتْ، فَشَرِبَ حِلَابَهَا، ثُمَّ أُخْرِي فَشَرِبَهُ، ثُمَّ أُخْرِي فَشَرِبَهُ، حَتَّى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ،

ثُمَّ إِنَّهُ أَصْبَحَ فَأَسْلَمَ، فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ، فَشَرِبَ حِلَابَهَا، ثُمَّ أَمَرَ بِأُخْرَى، فَلَمْ يَسْتَمَّهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مَعَى وَاحِدٍ، وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ“ ۱۔

ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کی مہمان نوازی کی اس حال میں کہ وہ مہمان کافر تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کافر مہمان کے لئے ایک بکری کے دوہنے کا حکم فرمایا دودھ دوہا گیا تو وہ کافر مہمان اس بکری کا دودھ پی گیا پھر دوسری بکری کا دودھ دوہا گیا تو وہ بھی پی گیا پھر تیسری بکری کا دودھ دوہا گیا تو وہ بھی پی گیا یہاں تک کہ وہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا پھر اگلے دن صبح ہوئی تو وہ مسلمان ہو گیا پھر رسول اللہ ﷺ نے اس نو مسلم کے لئے ایک بکری کا دودھ دوہنے کا حکم فرمایا تو وہ دودھ پی گیا آپ ﷺ نے دوسری بکری کا دودھ دوہنے کا حکم فرمایا تو وہ پورا دودھ نہ پی سکا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔“

بکری بہترین صدقہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

”نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللَّفْحَةُ الصَّفِيُّ مَنَحَةٌ، وَالشَّاةُ الصَّفِيُّ مَنَحَةٌ، تَغْدُو

بِإِنَاءٍ، وَتَرُوحُ بِأُخْرٍ“ ۲۔

ترجمہ: ”کیا ہی عمدہ صدقہ ہے خوب دودھ دینے والی اونٹنی جو کچھ دنوں کے لیے

۱.... (صحیح مسلم: کتاب الأشربة/باب المؤمن يأكل في معى واحد، والكافر يأكل في سبعة

أمعاء، ج، ۳، ص، ۶۳۲، دار إحياء التراث العربی، بیروت)

۲.... (صحیح البخاری: کتاب الأشربة/باب شرب اللبن، ج، ۷، ص، ۱۰۹، رقم الحدیث، ۵۶۰۸،

دار طوق النجاة)

کسی کو عطیہ کے طور پر دی گئی ہو اور خوب دودھ دینے والی بکری جو کچھ دنوں کے لیے عطیہ کے طور پر دی گئی ہو جس سے صبح و شام دودھ برتن بھر بھر کر نکالا جائے۔

اللہ تعالیٰ کا ایک عورت کی بکری واپس لوٹانا

حمید بن ہلال کہتے ہیں کہ:

”كَانَ رَجُلٌ مِنَ الطُّفَاوَةِ طَرِيقَهُ عَلَيْنَا، فَأَتَى عَلَى الْحَيِّ، فَحَدَّثَهُمْ، قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي عَيْرٍ لَنَا، فَبِعْنَا بِيَاعَتَنَا، ثُمَّ قُلْتُ: لَا نُطْلِقَنَّ إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فَلَاتَيْنِ مَنْ بَعْدِي بِخَبْرِهِ، قَالَ: فَأَنْتَهَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا هُوَ يُرِينِي بَيْتًا، قَالَ: إِنَّ امْرَأَةً كَانَتْ فِيهِ فَخَرَجْتُ فِي سَرِيَّةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَتَرَكَتُ ثَنِي عَشْرَةَ عَنزًا لَهَا، وَصِيصِيَّتَهَا كَانَتْ تَنْسُجُ بِهَا، قَالَ: فَفَقَدْتُ عَنزًا مِنْ غَنَمِهَا، وَصِيصِيَّتَهَا، فَقَالَتْ: يَا رَبِّ إِنَّكَ قَدْ ضَمِنْتَ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِكَ أَنْ تَحْفَظَ عَلَيْهِ، وَإِنِّي قَدْ فَقدْتُ عَنزًا مِنْ غَنَمِي، وَصِيصِيَّتِي، وَإِنِّي أَنْشُدُكَ عَنزِي، وَصِيصِيَّتِي، قَالَ: فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شِدَّةَ مُنَاشَدَتِهَا لِرَبِّهَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَصْبَحْتُ عَنزُهَا وَمِثْلُهَا، وَصِيصِيَّتُهَا وَمِثْلُهَا، وَهَاتِيكَ فَأْتِيهَا فَاسْأَلْهَا إِنْ شِئْتَ، قَالَ: قُلْتُ: بَلْ أَصَدِّقُكَ“ ۱۔

ترجمہ: ”طفافوہ“ قبیلے کا ایک شخص ہمارے پاس سے ہو کر گزرتا تھا، ایک دن وہ ہمارے قبیلے (محلے) میں آیا اور کہنے لگا کہ میں اپنے ایک قافلے کے ساتھ مدینہ گیا تھا، وہاں ہم نے سامان تجارت بیچا، پھر میں نے سوچا کہ میں اس شخص (نبی) کے

۱۔۔۔۔ (مسند احمد: ج، ۳۴، ص، ۲۶۰، رقم الحدیث، ۲۰۶۶۳، مؤسسة الرسالة)

کے پاس چلتا ہوں تاکہ واپس آ کر اپنے پیچھے والوں کو ان کے متعلق بتاؤں، چنانچہ میں نبی ﷺ کی طرف چل پڑا، وہاں پہنچا تو نبی ﷺ مجھے ایک گھر دکھاتے ہوئے فرمانے لگے کہ اس گھر میں ایک عورت رہتی تھی، ایک مرتبہ وہ مسلمانوں کے ایک لشکر کے ساتھ نکلی، اور اپنے پیچھے بارہ بکریاں اور ایک کپڑا بننے کا کوچ جس سے وہ کپڑے بنتی تھی، چھوڑ گئی۔

جب وہ واپس آئی تو اس نے دیکھا کہ اس کی ایک بکری اور وہ کوچ غائب ہے، اس نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا کہ پروردگار! تو اپنی راہ میں جہاد کے لئے نکلنے والوں کا ضامن ہے کہ ان کی حفاظت کرے گا، اب میری ایک بکری اور کوچ گم ہو گئی ہے، میں تجھے قسم دیتی ہوں کہ مجھے میری بکری اور وہ کوچ واپس دلا دے، نبی ﷺ نے اس کی شدت مناجات کا تذکرہ کیا اور پھر فرمایا کہ اگلے دن اسے اس کی بکری اور اس جیسی ایک اور بکری مل گئی، اسی طرح اس کا کوچ اور اس جیسا ایک اور کوچ بھی مل گیا، آؤ۔ اگر چاہو تو اس عورت سے خود پوچھ لو، میں نے عرض کیا کہ میں آپ کی تصدیق کرتا ہوں۔“

لوگوں کا بکریاں لوٹنا

ابولبید کہتے ہیں کہ:

”غَزَوْنَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ كَابِلًا، فَأَصَابَ النَّاسُ غَنَمًا فَاَنْتَهَبُوهَا، فَأَمَرَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، مُنَادِيًا يُنَادِي: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَنْ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا، فَرُدُّوا هَذِهِ الْغَنَمَ، فَرُدُّوهَا، فَقَسَمَهَا بِالسُّوِيَّةِ“۔

ترجمہ: ”ہم نے حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کابل کے

۱.... (مسند احمد: حدیث عبد الرحمن بن سمرہ، ج، ۳۳، ص، ۲۲۳، رقم الحدیث، ۱۹)

جہاد میں شرکت کی، لوگوں کو ایک جگہ بکریاں نظر آئیں تو وہ انہیں لوٹ کر لے گئے، یہ دیکھ کر عبدالرحمنؓ نے ایک منادی کو یہ ندا لگانے کا حکم دیا کہ میں نے نبیؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص لوٹ مار کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے اس لئے یہ بکریاں واپس کر دو، چنانچہ لوگوں نے وہ بکریاں واپس کر دیں اور انہوں نے وہ بکریاں برابر برابر تقسیم کر دیں۔“

یہ بکری مالک کی اجازت کے بغیر ذبح کی گئی ہے

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

”أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ مَرُّوا بِامْرَأَةٍ فَذَبَحَتْ لَهُمْ شَاةً وَاتَّخَذَتْ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا رَجَعَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا اتَّخَذْنَا لَكُمْ طَعَامًا فَادْخُلُوا فَكُلُوا، فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ وَكَانُوا لَا يَبْدَأُونَ حَتَّى يَبْدَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ لُقْمَةً فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُسِيغَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذِهِ شَاةٌ ذُبِحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهَا فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا لَا نَحْتَشِمُ مِنْ آلِ مُعَاذٍ وَلَا يَحْتَشِمُونَ مِنَّا، إِنَّا نَأْخُذُ مِنْهُمْ وَيَأْخُذُونَ مِنَّا“۔

ترجمہ ”نبی اکرم ﷺ اپنے صحابہ کرام کے ساتھ ایک عورت کے پاس سے گزرے، اس عورت نے ان کے لئے بکری ذبح کی اور کھانا تیار کیا، جب آپ واپس آئے تو اس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ ہم نے آپ لوگوں کے لئے کھانا تیار کیا ہے، آپ اندر تشریف لائیں اور کھانا تناول فرمائیں، نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام اندر تشریف لے گئے، صحابہ کرام کی عادت تھی کہ جب تک حضورؐ شروع نہ

۱۔۔۔۔ (المستدرک علی الصحیحین للحاکم: کتاب الذبائح، ج، ۴، ص، ۲۶۲، رقم الحدیث،

۷۵۷۹، دارالکتب العلمیة، بیروت

کرتے اس وقت تک یہ لوگ کھانے کا آغاز نہ کرتے، نبی اکرمؐ نے سب سے پہلے ایک لقمہ لیا، لیکن آپ اس کو نگل نہ سکے۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: اس بکری کو اس کے مالک کی اجازت کے بغیر ذبح کیا گیا ہے۔ وہ عورت کہنے لگی: اے اللہ کے نبی! ہم آل معاذ سے تکلف نہیں کرتے اور نہ ہی وہ لوگ ہم سے تکلف برتتے ہیں۔ ہم ان کی چیزیں بلا اجازت لے لیتے ہیں اور وہ ہماری چیزیں بلا اجازت لے لیتے ہیں۔“

وَاللّٰهُ سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ



(فصل نمبر ۲)

صحابہؓ کے واقعات میں بکری کا تذکرہ

حضرت ابو بکرؓ کا بکری کی ران بھیجنا

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ:

”أَرْسَلَ أَبُو بَكْرٍ قَائِمَةً شَاةٍ لَيْلًا فَقَطَعْتُ وَأَمْسَكَ عَلِيٌّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَطَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْسَكَ عَلَيْهِ. قَالَ فَقِيلَ لَهَا: عَلِيٌّ غَيْرِ مِصْبَاحٍ؟ قَالَتْ عَائِشَةُ: رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: لَوْ كَانَ عِنْدَنَا مِصْبَاحٌ لَأَتْتَدِمْنَا بِهِ. كَانَ يَأْتِي عَلِيَّ آلِ مُحَمَّدٍ شَهْرًا مَا يَخْبِرُونَ خُبْرًا. وَلَا يَطْبُخُونَ قِدْرًا. قَالَ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِصَفْوَانَ. فَقَالَ: كَانَ يَأْتِي عَلَيْهِمُ الشَّهْرَانِ“^۱

ترجمہ: ”ایک رات کو ابو بکرؓ نے بکری کی ایک ران بھیجی، میں نے وہ کاٹی اور رسول اللہ ﷺ کی خاطر اسے پکڑے رہی، یا رسول اللہ ﷺ نے کاٹی اور میں پکڑے رہی، حضرت عائشہؓ سے کہا گیا کہ بغیر چراغ کے آپ گوشت کاٹ رہی ہیں، انہوں نے کہا کہ اگر ہمارے پاس چراغ ہوتا تو ہم روٹی سالن کے ساتھ کھاتے، آل محمد ﷺ پر ایک ایک مہینہ گزر جاتا ہے کہ وہ روٹی پکاتے ہیں اور نہ ہانڈی چڑھاتے ہیں۔ حمید نے کہا کہ میں صفوان سے بیان کیا تو انہوں نے کہا ان لوگوں پر دودھ مہینے گزر جاتے تھے۔“

۱.... (الطبقات الكبرى: ذِكْرُ شِئْنِ الْعَيْشِ عَلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ج، ۱، ص، ۳۱۰، دار الكتب العلمية، بيروت)

حضرت عمرؓ کا بکری کے بارے میں ایک قول

داود بن علی کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کہتے تھے کہ:

اگر دریائے فرات کے کنارے ایک بکری بھی مرگئی تو مجھے خوف ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے اس کے بارے میں قیامت کے دن سوال کرے گا۔

عبداللہ بن عمرؓ کا چرواہے کو کھانے کی دعوت دینا

نافع سے روایت ہے کہ:

”خَرَجَ ابْنُ عُمَرَ فِي بَعْضِ نَوَاحِي الْمَدِينَةِ وَمَعَهُ أَصْحَابُ لَهُ،
وَوَضَعُوا سَفْرَةَ لَهُ، فَمَرَّ بِهِمْ رَاعِي غَنَمٍ، قَالَ: فَسَلِّمْ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ،
هَلُمَّ يَا رَاعِي، هَلُمَّ، فَأَصِيبُ مِنْ هَذِهِ السُّفْرَةِ، فَقَالَ لَهُ: إِنِّي صَائِمٌ،
فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَتَصُومُ فِي مِثْلِ هَذَا الْيَوْمِ الْحَارِّ شَدِيدِ سُمُومِهِ وَأَنْتَ
فِي هَذِهِ الْجِبَالِ تَرَعَى هَذَا الْغَنَمَ؟ فَقَالَ لَهُ: أَيْ وَاللَّهِ أَبَادِرُ أَيَّامِي
الْخَالِيَةَ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ وَهُوَ يُرِيدُ يَخْتَبِرُ وَرَعَهُ: فَهَلْ لَكَ أَنْ
تَبِيعَنَا شَاةً مِنْ غَنَمِكَ هَذِهِ فَنُعْطِيكَ ثَمَنَهَا وَنُعْطِيكَ مِنْ لَحْمِهَا
فَتُفْطِرَ عَلَيْهِ؟ فَقَالَ: إِنَّهَا لَيْسَتْ لِي بِغَنَمٍ، إِنَّهَا غَنَمُ سَيِّدِي، فَقَالَ لَهُ
ابْنُ عُمَرَ: فَمَا عَسَى سَيِّدِكَ فَاعِلًا إِذَا فَقَدَهَا، فَقُلْتُ: أَكُلَهَا الذُّبُّ
فَوَلَّى الرَّاعِي عَنْهُ وَهُوَ رَافِعٌ أَصْبَعَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَهُوَ يَقُولُ: أَيُّنَ اللَّهُ،
قَالَ: فَجَعَلَ ابْنُ عُمَرَ يُرَدُّ قَوْلَ الرَّاعِي وَهُوَ يَقُولُ: قَالَ الرَّاعِي:
فَأَيْنَ اللَّهُ؟ قَالَ: فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ بَعَثَ إِلَى مَوْلَاهُ فَاشْتَرَى مِنْهُ الْغَنَمَ

۱..... ”لَوْ مَاتَتْ شَاةٌ عَلَى شَطِّ الْفُرَاتِ ضَائِعَةً لَطَنَّتْ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى سَائِلِي عَنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ“.

(حلیۃ الاولیاء: کلماتہ فی الزہد والورع ومن مفارید اقوالہ الدالۃ علی حقائق احوالہ، ج، ۱، ص،

۵۳، دارالکتاب العربی، بیروت)

وَالرَّاعِي فَأَعْتَقَ الرَّاعِي، وَوَهَبَ لَهُ الْغَنَمَ“۔^۱

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عمرؓ اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ کام سے مدینے کی نواحی بستیوں اور پہاڑوں میں نکل گئے تھے کھانے کا وقت ہوا تو ان کے احباب نے ان کے لئے دسترخوان بچھایا اتنے میں ایک چرواہا جو بکریاں چرا رہا تھا وہاں آگیا اس نے سلام کیا حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا آئیے آئیے چرواہے بھائی دسترخوان سے آپ بھی اپنا نصیب لے لیجئے۔ چرواہے نے کہا کہ میرا روزہ ہے حضرت ابن عمرؓ نے حیران ہو کر سوال کیا کہ تم اس شدید گرمی کے دن اور اس شدید گرم لو میں روزہ رکھے ہوئے ہو، جبکہ تم ان تپتے ہوئے پہاڑوں میں بکریاں بھی چرا رہے ہو۔ چرواہے نے کہا جی ہاں میں سب کچھ اس لئے کر رہا ہوں کہ زندگی گزرے ہوئے ایام کی تلافی کر لوں۔ حضرت ابن عمرؓ نے سوچا کہ یہ تو البتہ نیک دل انسان لگتا ہے اس کے تقویٰ کو آزمانا چاہیے۔ چنانچہ انہوں نے چرواہے سے کہا ہم گوشت کھانا چاہتے ہیں آپ ہمیں ایک بکری تو دے دیجئے، ہم اس کی قیمت بھی آپ کو دیں گے اور اس کا گوشت بھی آپ کو دیں گے، آپ ان سے بھی افطار کیجئے گا۔ چرواہے نے کہا کہ بکریاں تو میری نہیں ہیں یہ میرے مالک کی ہیں۔ حضرت ابن عمرؓ نے بطور امتحان اس سے کہا کہ تیرا مالک تجھے کیا کہے گا؟ وہ کچھ بھی نہیں کہے گا آپ اس سے کہنا کہ ایک بکری بھیڑیا اٹھا کر لے گیا ہے۔ چنانچہ چرواہے نے واپس لوٹتے ہوئے کہا آسمان کی طرف انگلی بھی اٹھالی اور کہنے لگا اللہ کہاں ہے؟ چنانچہ حضرت ابن عمرؓ اس کا یہ جواب اتنا پسند آیا کہ خود بھی بار بار چرواہے کا قول دہرانے لگے کہ اللہ کہاں ہے؟ جب مدینے میں واپس لوٹ کر آئے تو حضرت ابن عمرؓ نے اس کے مالک کی طرف بندہ بھیج کر اس سے

۱..... (شعب الایمان: الامانات وما یجب من ادائها الی اهلها، ج، ۷، ص، ۲۲۳، رقم الحدیث،

۴۹۰۸، مکتبۃ لرشد)

بکریاں بھی خرید لیں اور اس غلام چرواہے کو خریدنے کے بعد انہوں نے چرواہے کو آزاد کر دیا اور بکریاں بھی اس کو بطور عطیہ دے دیں۔

حضرت ام سلمہؓ کا بکری کے منہ سے روٹی نکالنا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ:

نبی ﷺ میرے پاس تھے کہ ایک بکری اندر داخل ہوئی اور منکے سے ایک روٹی اٹھالی۔ میں اٹھی اور اس روٹی کو اس کے جڑوں سے نکال لیا تو نبی ﷺ نے فرمایا تیرے لئے یہ جائز نہیں کہ تو اس کی گردن پکڑ لے اور اس کے منہ سے روٹی نکال لے۔

حضرت فاطمہؓ کا بکریوں پر مبارک کلمات کو ترجیح دینا

سويد بن غفله سے مروی ہے کہ:

”أصابت عليا خصاصة، فقال لفاطمة: لو أتيت النبي صلى الله

عليه وسلم فسألته، فأنته و كان عنده أم أيمن فدقت الباب، فقال

النبي صلى الله عليه وسلم لأم أيمن: إن هذا لدق فاطمة، ولقد أتتنا

في ساعة ما عودتنا أن تأتينا في مثلها، فقالت: يا رسول الله هذه

الملائكة طعامها التهليل والتسبيح والتحميد، ما طعامنا؟ قال:

والذي بعثني بالحق ما اقتبس في بيت آل محمد منذ ثلاثين يوما،

ولقد أتتنا أعنز فإن شئت أمرنا لك بخمس أعنز، وإن شئت

علمتك خمس كلمات علمنيهن جبريل، فقالت: بل علمني

الخمس كلمات التي علمكهن جبريل قال قولي: يا أول الأولين،

.....”وقالت أم سلمة رضي الله تعالى عنها: كان عندي رسول الله صلى الله عليه وسلم، فدخلت

شاة فأخذت قرصا تحت دن لنا، فقامت إليها، فأخذته من بين لحييها، فقال رسول الله صلى الله

عليه وسلم: ما كان ينبغي لك أن تعنقها، أي تأخذي بعنقها وتعصرها“.

(حياة الحيوان: الشاة، ج، ۲، ص، ۶۰، دار الكتب العلمية، بيروت)

و یا آخر الآخرین، و یا ذا القوة المتین، و یا راحم المساکین، و یا
 أرحم الراحمین، فانصرفت، فدخلت علی علی، فقال: ما
 ورائک؟ فقالت: ذهبت من عندک للدنیا، وأتیتک بالآخرة“۔
 ترجمہ: ”حضرت علیؑ کو ضرورت اور فاقہ کشی کی نوبت آگئی، حضرت علیؑ نے حضرت
 فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرمایا: اگر تم نبی ﷺ کے پاس جا کر سوال کرو (تو شاید
 کوئی صورت نکل آئے) حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور ﷺ کے
 دروازے پر آئیں اور دروازہ کھٹکٹایا حضور ﷺ کے پاس ام ایمن بیٹھی ہوئی
 تھیں۔ آپ ﷺ نے ان کو فرمایا: یہ تو فاطمہؑ کے دروازے کھٹکھٹانے کا انداز
 ہے۔ اور وہ ایسے وقت ہمارے پاس نہیں آیا کرتی۔ پھر حضرت فاطمہ اندر تشریف
 لائیں اور اپنے والد حضور ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان ملائکہ کا کھانا تسبیح و
 تہلیل اور تحمید ہے لیکن ہمارا کھانا کیا ہے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم اس
 ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے: آل محمد کے گھر بھی تمیں دنوں
 سے چولہا نہیں جلا۔ ہمارے پاس کچھ بکریاں آئی ہیں۔ اگر تم چاہو تو پانچ بکریوں کا
 ہم تمہارے لئے حکم دے دیتے ہیں اور اگر تم چاہو تو میں تم کو پانچ کلمات سکھا دیتا
 ہوں جو مجھے جبریل علیہ السلام نے سکھائے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا
 : یوں کہا کر:

یا أول الأولین، و یا آخر الآخرین، و یا ذا القوة المتین، و یا راحم
 المساکین، و یا أرحم الراحمین

چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا واپس ہو گئیں اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 کے پاس پہنچیں۔ حضرت علی نے پوچھا پیچھے کچھ (آ رہا) ہے؟ حضرت فاطمہؑ نے

۱۔۔۔۔ (کنز العمال: کتاب الأذکار من قسم الأفعال من حرف الهمزة رادعية فی سعة الرزق، ج، ۲، ص ۶۶۹، رقم الحدیث، ۵۰۲۲، مؤسسة الرسالة)

فرمایا: میں آپ کے پاس دنیا لینے گئی تھی اور آخرت لے کر واپس آئی ہوں۔
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا یہ بہترین ایام ہیں۔“

تجھے اللہ نے ان بکریوں کے چرانے پر مزدور رکھا ہے
ابو مسلم خولانی حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے تو کہا

السلام علیک ایہا الاجیر

یعنی اے ملازم السلام علیک

لوگوں نے کہا یہ کہو

السلام علیک ایہا الامیر

اس نے پھر کہا

السلام علیک ایہا الاجیر

تو لوگوں نے کہا

السلام علیک ایہا الامیر کہو

اس نے پھر کہا

السلام علیک ایہا الاجیر

تو معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں سے کہا ابو مسلم کو چھوڑ دو کیونکہ یہ جو کہہ رہا ہے اس کو
زیادہ جانتا ہے۔ پھر ابو مسلم نے کہا بے شک تو مزدور ہے تجھے اللہ تعالیٰ نے ان بکریوں کے
چرانے پر مزدور رکھا ہے اگر تو نے ان کے خارش زدوں کا علاج کیا اور ان کے مریضوں کا
علاج کیا اور ان کے پہلوں کو دوسروں پر روکے رکھا تو ان کا مالک تمہیں بچالے گا اور اگر تو
نے ان خارش زدوں پر دوائی نہ لگائی اور نہ ہی ان کے بیماروں کا علاج کیا اور نہ ان کے
پہلوں کو دوسروں پر روکا تو ان کا مالک تجھے سزا دے گا۔

۱.... ”ودخل ابو مسلم الخولانی علی معاویہ، ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

بکری کی سری کا سات گھروں میں گھومنا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ:

”أَهْدِي لِرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسُ شَاةٍ، فَقَالَ: إِنَّ أَخِي فَلَانًا وَعِيَالَهُ أُخْرَجَ إِلَى هَذَا مِنَّا قَالَ: فَبَعَثَ إِلَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ يَبْعَثُ إِلَيْهِ وَاحِدًا إِلَى آخِرِ حَتَّى تَدَاوَلَهَا سَبْعَةُ أَبْيَاتٍ حَتَّى رَجَعَتْ إِلَى الْأَوَّلِ“۔

ترجمہ: ”ایک صحابی کو کسی نے بکری کا سر ہدیہ کیا۔ اس نے آگے سے جواب دیا کہ میرا فلاں بھائی مجھ سے زیادہ غریب اور ضرورت مند ہے۔ (ابن عمر) کہتے ہیں اس نے یہ سر اس کی طرف بھیج دیا (اس نے دوسرے بھائی کی طرف بھیج دیا) یہ سر اسی طرح آگے جاتا رہا حتیٰ کہ سات گھروں سے گھوم کر یہ سر دوبارہ پہلے شخص کے پاس آ گیا۔“

حضرت عبدالرحمنؓ کا ترکہ میں تین ہزار بکریاں چھوڑنا

حضرت عثمان بن شریذ فرماتے ہیں کہ:

”تَرَكَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَلْفَ بَعِيرٍ وَثَلَاثَةَ آلَافِ شَاةٍ بِالنَّبِيعِ،

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْأَجِيرُ. فَقَالُوا: قُلِ: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْأَمِيرُ. فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْأَجِيرُ. فَقَالَ لَهُمْ مَعَاوِيَةُ: دَعُوا أَبَا مُسْلِمٍ فَإِنَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُ. فَقَالَ أَبُو مُسْلِمٍ: إِنَّمَا أَنْتَ أَجِيرٌ اسْتَجِرَكَ رَبُّ هَذِهِ الْغَنَمِ لِرِعَايَتِهَا، فَإِنْ أَنْتَ هُنَا جَرِبَاهَا، وَدَاوَيْتَ مَرْضَاهَا، وَحَبَسْتَ أَوْلَاهَا عَلَى أَخْرَاهَا، وَقَاكَ سَيْدَهَا. وَإِنْ أَنْتَ لَمْ تَهْنَأْ جَرِبَاهَا، وَلَمْ تَدَاوِ مَرْضَاهَا، وَلَمْ تَحْبَسْ أَوْلَاهَا عَلَى أَخْرَاهَا، عَاقَبَكَ سَيْدَهَا“۔

(حیاء لصحابة: الغنم، ج، ۲، ص، ۲۵۹، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

ل..... (المستدرک علی الصحیحین للحاکم: ج، ۲، ص، ۵۲۶، رقم الحدیث، ۳۷۹۹، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

وَمِائَةٌ فَرَسٍ تَرْعَى بِالنَّقِيعِ، وَكَانَ يَزْرَعُ بِالْجُرُفِ عَلَى عِشْرِينَ نَاصِحًا، وَكَانَ يَدْخِرُ قُوتَ أَهْلِهِ مِنْ ذَلِكَ سَنَةً، وَأَسْلَمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَارَ الْأَرْقَمِ، وَقَبْلَ أَنْ يَدْغَوْ فِيهَا، وَشَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا، وَأُحُدًا، وَالْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا، وَثَبَّتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَلِيَ النَّاسُ ۱۔

ترجمہ: ”حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ترکہ میں ایک ہزار اونٹ، تین ہزار بکریاں اور ایک سو گھوڑے چھوڑے۔ اور بیس اونٹ ان کی اراضی کرنے کے لئے مقرر تھے۔ آپ وہاں سے پورے سال کی خوراک جمع کر لیتے تھے۔ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کے دار ارقم میں داخل ہونے سے پہلے اور اس میں ان کو بلائے جانے سے پہلے اسلام لائے۔ آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جنگ بدر، احد، خندق اور تمام غزوات میں شرکت کی۔ اور جب دوسرے لوگ بھاگ رہے تھے تب یہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ثابت قدم رہے۔“

چرواہے کا رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانا

حضرت قیس بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

”لَمَّا انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ مُسْتَخْفَيْنِ مَرًّا بِعَبْدٍ يَرْعَى غَنَمًا، فَاسْتَسْقِيَاهُ مِنَ اللَّبَنِ، فَقَالَ: مَا عِنْدِي شَاةٌ تُحَلَبُ غَيْرَ أَنْ هَا هُنَا عَنَاقًا حَمَلَتْ أَوَّلَ الشَّتَاءِ، وَقَدْ أَخْذَجَتْ وَمَا بَقِيَ لَهَا

۱.... (المستدرک علی الصحیحین للحاکم: ذِکْرُ مَنَاقِبِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ج ۳، ص ۳۲۹، رقم الحدیث، ۵۳۵۰، دار الکتب العلمیة، بیروت)

لَبَنٌ، فَقَالَ: ادْعُ بِهَا فَدَعَا بِهَا، فَاعْتَقَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَسَحَ ضَرْعَهَا، وَدَعَا حَتَّى أَنْزَلَتْ، قَالَ: وَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ بِمِجَنٍّ فَحَلَبَ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ حَلَبَ فَسَقَى الرَّاعِيَ، ثُمَّ حَلَبَ
فَشَرِبَ، فَقَالَ الرَّاعِيَ: بِاللَّهِ مَنْ أَنْتَ فَوَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ مِثْلَكَ قَطُّ،
قَالَ: أَوْ تُرَاكَ تَكْتُمُ عَلَيَّ حَتَّى أُخْبِرَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنِّي
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ: أَنْتَ الَّذِي تَزْعُمُ قُرَيْشٌ أَنَّهُ صَابِيٌّ، قَالَ:
إِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ ذَلِكَ قَالَ: فَأَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مَا جِئْتَ بِهِ
حَقٌّ، وَأَنَّهُ لَا يَفْعَلُ مَا فَعَلْتَ إِلَّا نَبِيٌّ، وَأَنَا مُتَّبِعُكَ، قَالَ: إِنَّكَ لَا
تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ يَوْمَكَ، فَإِذَا بَلَغَكَ أَنِّي قَدْ ظَهَرْتُ فَإِنَّا... ۱

ترجمہ: ”جب نبی ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مستخف ہو کر (مکہ سے) نکلے (مستخف اس شخص کو کہا جاتا ہے جس کو اس کی قوم نے حقیر جانا ہو) تو ان کا گزر ایک چرواہے کے پاس سے ہوا، وہ بکریاں چرا رہا تھا۔ انہوں نے اس سے دودھ مانگا، اس نے کہا: اس وقت میرے پاس دودھ دینے والی صرف ایک یہی بکری ہے اور یہ بھی سردیوں کے شروع میں حاملہ ہو گئی تھی لیکن اس نے بچہ گرا دیا تھا، اور اب یہ دودھ نہیں دیتی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو میرے پاس لاؤ، وہ اس کو حضور ﷺ کے پاس لے آیا۔ نبی ﷺ نے اس کی ٹانگ کو اپنی ٹانگ اور ران کے درمیان دبا لیا اور اس کے تھنوں پر ہاتھ لگایا اور دعا مانگی، (آپ کی دعا کی برکت سے) اس بکری کا دودھ اتر آیا۔ (راوی) کہتے ہیں: حضرت ابو بکر ڈھال لے آئے، (آپ نے اس میں) اس کو دوہا پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے پاس بلایا اور اس کو دوہا، پھر چرواہے کو بلایا اور پھر

۱... (المستدرک علی الصحیحین: ج ۳، ص ۹، رقم الحدیث، ۴۲۷۳، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

دوہا۔ سب نے سیر ہو کر دودھ پیا۔ چرواہا بولا: تجھے خدا کی قسم ہے تم مجھے بتاؤ کہ تم کون ہو؟ خدا کی قسم! میں نے آپ جیسا انسان کبھی نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا: اگر تم میری رازداری رکھو تو میں تمہیں بتاؤں گا (کہ میں کون ہوں) اس نے رازداری کی حامی بھری۔ آپ نے فرمایا: بے شک میں محمد رسول اللہ ہوں۔ اس نے کہا: اچھا تم ہی ہو وہ شخص جس کے بارے میں قریش کا گمان ہے کہ وہ صابی (ستارہ) پرست ہے۔ آپ نے فرمایا: بے شک وہ لوگ ایسے ہی کہتے ہیں۔ اس نے کہا: تو میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک آپ نبی ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک آپ جو کچھ لائے ہیں سب حق ہے، اور جو کمال آپ نے کر کے دکھایا ہے یہ نبی کے سوا اور کوئی نہیں کر سکتا۔ اور بے شک میں آپ کے ہمراہ چلوں گا۔ آپ نے فرمایا: آج تو تمہارا ہمارے ساتھ جانا مناسب نہیں ہے البتہ جب تمہیں میرے غلبہ کی خبر مل جائے تب ہمارے پاس چلے آنا۔

حضرت جابر بن عبد اللہؓ کا بکریوں کے مقابلے میں کلمات کو ترجیح دینا حافظ مقدسی نے کتاب صفوة التصوف میں کہا کہ:

حضرت جابر بن عبد اللہؓ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے جابر گیارہ بکریاں ہیں کیا تجھے یہ پیاری ہیں یا جو کلمات مجھے جبریل علیہ السلام نے بتائے ہیں اور وہ دنیا آخرت کی خیر کو جمع کرنے والے ہیں۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں محتاج آدمی ہوں یہ کلمات مجھے پیارے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ کہو:

قل اللهم انك البر خلاق عليم، اللهم انك عفور حلیم، اللهم انك تواب رحيم، اللهم انك رب العرش العظيم، اللهم انك الجواد الكريم، اغفر لي وارحمني واجبرني ووفقني وارزقني واهدني ونجني وعافني واسترني ولا تضلني وأدخلني الجنة

برحمتک یا أرحم الراحمین.

آپ نے کلمات کو کئی مرتبہ دہرایا یہاں تک کہ انہوں نے اس کو یاد کر لیا۔ پھر آپ نے فرمایا تو خود بھی ان کو سیکھ لے اور اپنے پچھلوں کو بھی سکھا دے۔ پھر فرمایا ان کو ساتھ لے جا وہ کہتے ہیں میں ان کو اپنے ساتھ لے گیا۔

حضرت ابو ہریرہؓ کا بھنی ہوئی بکری کھانے سے انکار

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ:

”أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ شَاةٌ مَّضْلِيَّةٌ، فَدَعَاؤُهُ، فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ، وَقَالَ:

خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ“ ۲

ترجمہ: ”وہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جن کے سامنے بھنی ہوئی بکری رکھی

ہوئی تھی۔ ان لوگوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا انہوں نے

کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا حضور ﷺ دنیا سے اس حال میں تشریف لے

گئے کہ آپ نے کبھی پیٹ بھر کر جو کی روٹی نہیں کھائی تھی۔“

وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

۱۔.... ”ان جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال: یا جابر هؤلاء الأعنز إحدى عشرة عنزاً فی الدار أحب إلیک أم کلمات علمنیہن جبریل أنفا یجمعن لک خیر الدنیا والآخرة؟ فقال: یا رسول اللہ، واللہ إنی لمحتاج، وهذه الکلمات أحب إلی فقال صلی اللہ علیہ وسلم: قل اللهم إناک البر خلاق عظیم، اللهم إناک عفور حلیم، اللهم إناک توأب رحیم، اللهم إناک رب العرش العظیم، اللهم إناک الجواد الکریم، اغفر لی وارحمنی واجبرنی ووفقنی وارزقنی واهدنی ونجنی وعافنی واسترنی ولا تضلنی وأدخلنی الجنة برحمتک یا أرحم الراحمین. قال: فطفق یرددہن حتی حفظتہن. ثم قال صلی اللہ علیہ وسلم: تعلمن وعلمن عقبک من بعدک. ثم قال صلی اللہ علیہ وسلم: یا جابر استبقن معک. قال: فاستبقتن معی.“

(حیات الحيوان: العنز، ج، ۲، ص، ۲۱۸، دارالکتب العلمیة، بیروت)

۲۔.... (صحیح البخاری: باب ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وأصحابہ يأکلون،

ج، ۷، ص، ۷۵، رقم الحدیث، ۵۳۱۲، دار طوق النجاة)

(فصل نمبر ۳)

پہلی امتوں کے واقعات میں بکری کا تذکرہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بکریوں کا ریوڑ چرانا ایک مرتبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی بکریوں کا ریوڑ چارہ ہے تھے کہ ایک آدمی قریب سے گزرا۔ گزرتے ہوئے اس نے اللہ تعالیٰ کی شان میں یہ الفاظ ذرا بلند آواز سے کہے:

”سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْعَظْمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبْرُوتِ“

ترجمہ ”پاک ہے وہ زمین کی بادشاہی اور آسمان کی بادشاہی والا پاک ہے وہ عزت، بزرگی، ہیبت اور قدرت والا اور بڑائی والا اور بد بے والا“۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب اپنے محبوب حقیقی کی تعریف اتنے پیارے الفاظ میں سنی تو دل چل اٹھا۔ فرمایا کہ اے بھائی! یہ الفاظ ایک مرتبہ اور کہہ دینا۔ اس نے کہا کہ مجھے اس کے بدلے کیا دیں گے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: آدھار یوڑ۔

اس نے یہ الفاظ دوبارہ کہہ دیئے۔

آپ علیہ السلام کو اتنا مزہ آیا کہ بے قرار ہو کر فرمایا: اے بھائی یہ الفاظ ایک مرتبہ پھر کہہ دیجئے۔

اس نے کہا: اب مجھے اس کے بدلے کیا دیں گے۔

فرمایا: بقیہ آدھار یوڑ۔

اس نے یہ الفاظ سہم بارہ کہہ دیئے۔ آپ علیہ السلام کو اتنا سرور ملا کہ بے ساختہ کہا: اے بھائی! یہ الفاظ ایک مرتبہ اور کہہ دیجئے۔

اس نے کہا: اب تو آپ کے پاس دینے کے لیے کچھ بچا نہیں۔ اب آپ کیا دیں گے؟ فرمایا: اے بھائی! میں تیری بکریاں چرایا کروں گا۔ تم ایک مرتبہ میرے محبوب کی تعریف اور کرو۔

اس نے کہا: اے ابراہیم آپ کو مبارک ہو۔ میں تو فرشتہ ہوں۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے کہ جاؤ اور میرا نام لو اور دیکھو کہ وہ میرے نام کے کیا دام لگاتا ہے۔ سبحان اللہ۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبوت ملنے کی وجہ

شیخ ابوالقاسم "تجبر" میں حکایت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل کی کہ موسیٰ جانتے ہو ہم نے تمہیں نبوت کا منصب کیوں عطا کیا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا "پروردگار! تو ہی جانتا ہے"۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس دن کو یاد کرو جب تم فلاں جگہ میں بکریاں چرا رہے تھے اور ایک بکری بھاگ کھڑی ہوئی تھی، تم اس کے پیچھے دوڑے، پھر جب تم نے اس بکری کو جالیا تو تم نے نہ اس بکری کو مارا اور اس کو مخاطب کر کے کہا کہ تو نے اپنے آپ کو تکلیف میں مبتلا کیا اور مجھے بھی تعب میں ڈالا۔ جب ہم نے اس حیوان کے لیے تمہاری شفقت دیکھی تو تمہیں نبوت سے سرفراز کیا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس بکری کو اپنے کاندھے پر اٹھا کر واپس اس کی جگہ پہنچایا۔ رحم کرنے والوں پر رحم بھی رحم کرتا ہے۔ تم زمیں والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ اور جو شخص اللہ کی خاطر تو وضع اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو بلند کرے گا۔ ۲

۱.... (عشق الہی: ۳۱)

۲.... "وَرَوَى الشَّيْخُ أَبُو الْقَاسِمِ فِي التَّجْبِيرِ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَوْحَى إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ أَلَدْرِ لِمَ رَزَقْتُكَ النُّبُوَّةَ؟ ، فَقَالَ: يَا رَبِّ أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ، فَقَالَ: تَذَكُرُ الْيَوْمَ الَّذِي كُنْتَ تَرَعَى الْغَنَمَ بِالْمَوْضِعِ الْفُلَانِيِّ، فَهَرَبَتْ شَاةٌ فَغَدَوْتَ خَلْفَهَا، فَلَمَّا لِحَقَّتْهَا لَمْ تَضُرَّهَا، وَقُلْتَ: اتَّعَبْتَنِي وَاتَّعَبْتَ نَفْسَكَ، فَجِئْتَ رَأَيْتُ مِنْكَ تِلْكَ الشَّفَقَةَ عَلَى ذَلِكَ الْحَيَوَانِ رَزَقْتُكَ النُّبُوَّةَ اهـ. وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهُ حَمَلَهَا عَلَى كَتِفِهِ وَرَدَّهَا إِلَى مَوْضِعِهَا، فَالرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ، اِرْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ، وَمَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ رَفَعَهُ."

(مرقاۃ المفاتیح: کتاب الاطعمۃ، ج، ۷، ص، ۲۷۰۳، تحت رقم الحدیث، ۴۱۸۶، دارالفکر)

اس کا دل تو بکریوں میں لگا ہوا ہے

رسالہ قشیریہ کے باب الدعاء میں ہے کہ موسیٰ علیہ السلام ایک شخص کے پاس سے گزرے جو انتہاء کی گریہ زاری سے دعا کر رہا تھا تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے اللہ! اس کی حاجت میرے ہاتھ میں ہوتی تو میں اس کی حاجت ضرور پوری کر دیتا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی اے موسیٰ! میں اس پر تجھ سے زیادہ رحم کرنے والا ہوں، لیکن یہ دعا تو مجھ سے کر رہا ہے اور اس کا دل بکریوں میں لگا ہوا ہے میں ایسے آدمی کی دعا قبول نہیں کرتا جو دعا تو مجھ سے کر رہا ہو مگر اس کا دل کہیں اور ہو تو موسیٰ علیہ السلام نے اس آدمی کو یہ بات بتائی تو اس نے اپنے دل کو سب چیزوں سے کاٹ کر صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ لگا دیا تو اس کی ضرورت پوری ہو گئی۔ ۱۔

میں نے موت کو ایسے پایا جیسے زندہ بکری قصاب کے ہاتھ میں ہو

انتقال کے بعد جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی روح اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے پوچھا اے موسیٰ! تم نے موت کو کیسے پایا؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ میں نے تو خود کو ایسا پایا جیسے زندہ چڑیا آگ میں رکھی ہوئی دیکھی میں ڈال دی جائے کہ نہ مرتی ہے اور نہ اڑ پاتی ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایک قول یہ نقل کیا گیا ہے کہ میں نے اپنے نفس کو ایسا پایا جیسے زندہ بکری قصاب کے ہاتھوں میں ہو اور وہ اس کی کھال کھینچ رہا ہو۔ ۲۔

۱۔.... "وفی رسالة القشیری، فی باب الدعاء، أن موسیٰ علیہ الصلاة والسلام مر برجل يدعو ويتضرع فقال موسیٰ: إلهی لو كانت حاجته بیدی لقضيتها! فأوحی اللہ تعالیٰ إلیه: یا موسیٰ أنا أرحم به منك، ولكنہ يدعو نى وله غنم، وقلبه عند غنمه، وأنا لا أستجیب لعبد يدعو نى وقلبه عند غیرى. فذکر موسیٰ للرجل ذلك، فانقطع إلی اللہ تعالیٰ بقلبه فقضیت حاجته".

(حیاء الحیوان: الغنم، ج، ۲، ص، ۲۵۹، دارالکتب العلمیة، بیروت)

۲۔.... "وروی عن موسیٰ علیہ السلام أنه لما صارت روحه إلی اللہ تعالیٰ قال له ربہ یا موسیٰ کیف ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

مدین کے کنویں پر حضرت شعیب کی بکریاں

وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِّنَ النَّاسِ يَسْقُونَ وَوَجَدَ مِنْ دُونِهِمْ امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّى يُصْدِرَ الرِّعَاءُ وَأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ فَسَقَى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّى إِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ ۝۱

ترجمہ: ”اور جب آپ مدین کے پانی پر آئے، وہاں لوگوں کے ایک گروہ کو دیکھا کہ اپنے جانوروں (بھیڑ، بکریوں) کو پانی پلا رہے ہیں اور ان سے اس طرف دو عورتیں دیکھیں کہ اپنے جانوروں (بکریوں) کو روک رہی ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: تم دونوں کا کیا حال ہے؟ وہ بولیں ہم پانی نہیں پلاتیں جب تک سب چرواہے پلا کر پھر نہ جائیں اور ہمارے باپ بوڑھے ہیں۔ تو موسیٰ (علیہ السلام) نے ان دونوں (کی بکریوں) کو پانی پلا دیا۔ پھر سایہ کی طرف پھرا اور عرض کی: اے میرے رب! میں اس کھانے کا جو تو میرے لئے اتارے محتاج ہوں۔“

جب آپ علیہ السلام مدین کے ایک کنویں پر پہنچے تو دیکھا کہ لوگ کثیر تعداد میں کنویں پر جمع ہیں جو اپنے اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے ہیں۔ کوئی اونٹوں کو پانی پلا رہا ہے، کوئی گائے بھینس اور کوئی بھیڑ، بکریوں کو۔

دو عورتیں ایک طرف اپنے جانوروں کو روک کر کھڑی ہیں۔ وہ یہ نہیں چاہتیں کہ مزاحمت کر

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

وجدت الموت قال وجدت نفسي كالعصفور حين يقلى على المقلی لا يموت فيستريح ولا ينجو فيطير وروى عنه أنه قال وجدت نفسي كشاة حية تسليخ بيد القصاب“.

(احیاء علوم الدین: کتاب المراقبة والمحاسبة/المقام الأول من المرابطة: المشاركة، ج، ۴، ص،

۴۶۳، دار المعرفة، بیروت)

ل..... (سورة القصص: رقم الآية: ۲۳، ۲۴، پارہ، ۲۰)

کے آگے بڑھیں۔ ان کے نزدیک لوگوں سے پانی حاصل کرنے میں مزاحمت کرنا جہاں بری بات ہے وہاں عورتوں کا مردوں سے آزادانہ میل جول اور دھکا بازی حرام تھی۔ وہ اپنی کمزوری کی وجہ سے بھی دور کھڑی تھیں کہ کنویں سے پانی نکالنا زور آور مردوں کا کام تھا۔

اس پر استعمال ہونے والے ڈول کو دس آدمی مل کر نکالتے تھے اور کنویں کے منہ پر ایک پتھر رکھ دیا جاتا تھا۔ اسے ڈھکنے کے لیے اور ہٹانے کے لیے بھی دس آدمی مل کر ہٹاتے، نیز وہ یہ بھی نہیں چاہتی تھیں کہ ان کے جانور دوسرے لوگوں کے جانوروں سے مل جائیں کہ انہیں علیحدہ کرنے میں دشواری ہو۔ ان وجوہ کے پیش نظر وہ اپنے جانوروں کو علیحدہ ایک طرف روک کر کھڑی تھیں اور لوگوں کے فارغ ہو کر چلے جانے کا انتظار کر رہی تھیں۔

موسیٰ علیہ السلام نے ان دونوں عورتوں سے پوچھا کہ تم ایک طرف اپنے جانوروں کو روک کر کیوں کھڑی ہو؟

تو انہوں نے بتایا کہ ہمارے باپ بہت بوڑھے ہیں۔ ہم خود پانی نکال نہیں سکتیں، اس لیے ایک طرف کھڑی رہتی ہیں کہ لوگ اپنے جانوروں کو پانی پلا کر چلے جائیں تو جو پانی حوض میں بیچ جائے وہ ہم اپنے جانوروں کو پلا لیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے لوگوں کو ان پر رحم کرنے کے لیے کہا۔ لیکن انہوں نے کہا کہ اگر تم اتنے ہمدرد ہو تو خود ہی پلا دو۔ یہ کہتے ہوئے انہوں نے مل بھاری پتھر کنویں کے منہ پر رکھ دیا۔ آپ علیہ السلام نے اکیلے ہی اس پتھر کو ہٹا دیا اور دس آدمیوں کے نکالنے والے ڈول کو اکیلے ہی نکال لیا۔

”وَدَعَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَرَّبَ غَنَمَهُمَا فَشَرِبَتْ حَتَّى رَوِيَتْ“۔^۱

ترجمہ: ”اور برکت کی دعا کی اور ان کی بکریوں کو پانی کے قریب کیا۔ وہ ایک ہی ڈول سے پانی پی کر سیراب ہو گئیں۔“

پھر آپ علیہ السلام ایک طرف سائے میں بیٹھ گئے اور اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کی کہ اے اللہ

۱..... (التفسیر الکبیر: ج، ۲۴، ص، ۵۸۹، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

مجھے کھانا عطا فرمادے۔ کیونکہ آپ سات دنوں سے صرف درختوں کے پتے ہی کھا رہے تھے۔ ۱۔

سبحان اللہ! نبی کی شان عظمت کا اندازہ کیجئے کہ سات دنوں سے بھوکے لیکن دس آدمیوں سے بڑھ کر زور ابھی موجود ہے۔ سفر کی تھکان بھی اور کنواں سخت تپتی دھوپ میں، لیکن کوئی چیز بھی رکاوٹ نہ بن سکی اور ہمدردی کی ایک عظیم مثال قائم کر دی۔

وہ دونوں لڑکیاں حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹیاں تھیں۔ جب عام معمول سے ہٹ کر آج وہ جلدی اپنے گھر لوٹ کر آگئیں تو ان سے ان کے باپ نے پوچھا کہ آج تم اتنی جلدی کیسی آگئی ہو؟

تو انہوں نے بتایا کہ آج کنویں پر ایک نیک اور بہادر شخص تھا جس نے ہماری بکریوں کو پانی پلا دیا۔ اس لیے ہم جلدی واپس آگئی ہیں۔ کہ ہمیں تمام لوگوں کے فارغ ہونے اور باقی بچ جانے والے پانی کا انتظار نہ کرنا پڑا۔ ۲۔

عمالیق کا حضرت اسماعیل علیہ السلام کو دس بکریاں دینا تفسیر قشیری میں ہے کہ:

ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے اسماعیل اور ماں ہاجرہ کے ساتھ مکہ کی طرف ہجرت کی تو ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے جو عمالیق کہلاتے ہیں، تو انہوں نے اسماعیل علیہ السلام کو دس بکریاں بخشیں۔ اب مکے کی ساری بکریاں اسی نسل سے ہیں۔ ۳۔

۱۔.... "وَقَالَ الضُّحَاكُ مَكَتْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ لَمْ يَذُقْ فِيهَا طَعَامًا إِلَّا بَقْلَ الْأَرْضِ".

(التفسير الكبير: ج، ۲۴، ص، ۵۸۹، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

۲۔.... (تذکرۃ الانبیاء: ص، ۴۷۹)

۳۔.... "وفی تفسیر القشیری وغیرہ، أن ابراهیم علیہ الصلاة والسلام لما ہاجر بولده اسماعیل وامہ ہاجر إلى مکة، مر علی قوم من العمالیق، فوهبوا لإسماعیل علیہ الصلاة والسلام عشرة أعنز، فجمع أعنز مکة من نسلها.

(حیاء الحيوان: العنز، ج، ۲، ص، ۲۱۸، ۲۱۹، دارالکتب العلمیة، بیروت)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک حاملہ بکری دیکھنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ:

ایک دفعہ عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن زکریا جا رہے تھے کہ اچانک انہوں نے ایک جنگلی بکری حاملہ دیکھی۔ تو عیسیٰ علیہ السلام نے یحییٰ سے کہا کہ تم یہ کلمات کہو۔

”حَنَّةُ وَلَدَتْ يَحْيَىٰ وَ مَرْيَمُ وَلَدَتْ عِيسَى الْاَرْضُ تَدْعُوكَ يَا وَلَدُ

اُخْرَجُ يَا وَلَدُ“.

حماد کہتے ہیں کہ قبیلے میں کوئی حاملہ عورت ہو تو اس کے پاس یہ کلمات کہے جائیں یہاں تک

کہ اس کے ہاں بچہ پیدا ہو جائے۔ ۱۔

حضرت لقمان حکیم کا بکری ذبح کرنا

حضرت لقمان حکیم کے مالک نے ان کو ایک بکری دی اور ان کو حکم دیا کہ اس کو ذبح کر ڈالو اور

اس کا عمدہ ترین گوشت لا کر دو۔ انہوں نے اس کو ذبح کیا اور اس کا دل اور زبان لا کر پیش کر

دیا۔ پھر دوسرے دن ان کو ایک اور بکری دی اور کہا اس کا بدترین گوشت لا کر پیش کرو۔ انہوں

نے اس کو ذبح کیا اور پھر دل اور زبان لا کر پیش کئے۔ مالک نے اس بارے میں پوچھا تو

انہوں نے کہا، یہ دو چیزیں اس میں اگر اچھی ہوں تو بہترین ہیں اور اگر بری ہوں تو بدترین۔ ۲۔

۱۔.... ”بینما عیسیٰ بن مریم و یحییٰ بن زکریا علیہما السلام، سائران إذ رایا شاة وحشیة ماخضا، فقال عیسیٰ لیحیی: قل تلک الکلمات: حنة ولدت یحیی، و مریم ولدت عیسی، الأرض تدعوك یا ولد، اخرج یا ولد. قال حماد بن زید: فما یكون فی الحی امرأة ماخض، فیقال هذا عندها فلا تبرح حتی تضع یاذن الله تعالی“.

(حیاء الحیوان: الشاة، ج، ۲، ص، ۶۳، دارالکتب العلمیة، بیروت)

۲۔.... ”ومما تواتر من حکمة لقمان وهو لقمان بن عنقاء بن بیرون و کان نوبیا من أهل ایلة، أن سیده أعطاه شلة وأمره أن یذبحها، ویاتیه بأطیب ما فیها، فذبحها وأتاه بقلبها ولسانها. ثم أعطاه فی یوم آخر شلة أخرى وأمره أن یذبحها ویاتیه بأخبث ما فیها فذبحها وأتاه بقلبها ولسانها. فسأله عن ذلك. فقال: هما أطیب ما فیها إن طابا، وأخبث ما فیها إن خبثا“.

(حیاء الحیوان: الشاة، ج، ۲، ص، ۵۶، دارالکتب العلمیة، بیروت)

کھیت اور بکریوں کے مالکوں میں جھگڑا

دو آدمی داؤد علیہ السلام کے پاس آئے ان میں سے ایک کھیت والا تھا اور دوسرا بکریوں والا تھا کھیت والے نے کہا اس آدمی نے اپنی بکریوں کو میرے کھیت میں چھوڑ دیا میرے کھیت میں کچھ بھی باقی نہیں رہا (بکریاں سب کھا گئیں) داؤد علیہ السلام نے اس (کھیت والے) سے فرمایا جا یہ سب بکریاں تیری ہیں داؤد علیہ السلام نے اس طرح فیصلہ سنایا بکریوں والا سلیمان علیہ السلام کے پاس آیا اور ان کو داؤد علیہ السلام کے فیصلہ کے بارے میں بتایا سلیمان علیہ السلام داؤد علیہ السلام کے پاس آئے اور عرض کیا اے اللہ کے نبی فیصلہ تو آپ کے فیصلے کے سوا درست ہے پوچھا وہ کس طرح ہے؟ سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کھیتی کی کل پیداوار سے مالک محروم ہوا ہے جو اسے ہر سال ملتی تھی اس کے لئے بکریوں والے کی بکریاں لے کر اس کے حوالے کی جائیں تاکہ وہ ان بکریوں کے بچوں سے اور ان کی اون سے نفع اٹھائے یہاں تک کہ وہ کھیتی کی قیمت پوری کرے کیونکہ بکریوں کے ہر سال بچے پیدا ہوتے ہیں (یہ سنکر) داؤد علیہ السلام نے فرمایا تو ٹھیک فیصلہ تک پہنچا فیصلہ ایسا ہی ہے جیسے تو نے فیصلہ کیا (اسی کو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سلیمان علیہ السلام کو صحیح فیصلہ سمجھا دیا۔)

بکریاں چرانے والے کا تھیلی اٹھانا

حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کا گزر ایک چشمہ پر ہوا جو ایک پہاڑ کے قریب بہ رہا تھا۔

..... "وَذَلِكَ أَنْ رَجَلَيْنِ دَخَلَا عَلَى دَاوُدَ: أَحَدُهُمَا صَاحِبُ حَرْثٍ وَالْآخَرُ صَاحِبُ غَنَمٍ فَقَالَ صَاحِبُ الْحَرْثِ: إِنَّ هَذَا أَرْسَلَ غَنَمَهُ فِي حَرْثِي فَلَمْ تَبْقَ مِنْ حَرْثِي شَيْئًا فَقَالَ لَهُ دَاوُدُ: اذْهَبْ فَإِنَّ الْغَنَمَ كُلَّهَا لَكَ فَقَضَىٰ بِذَلِكَ دَاوُدَ وَمَرَّ صَاحِبُ الْغَنَمِ بِسُلَيْمَانَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي قَضَىٰ بِهِ دَاوُدَ فَدَخَلَ سُلَيْمَانُ عَلَىٰ دَاوُدَ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ الْقَضَاءَ سَوَىٰ الَّذِي قَضَيْتَ فَقَالَ: كَيْفَ قَالَ سُلَيْمَانُ: إِنَّ الْحَرْثَ لَا يَخْفَىٰ عَلَىٰ صَاحِبِهِ مَا يَخْرُجُ مِنْهُ فِي كُلِّ عَامٍ فَلَهُ مِنْ صَاحِبِ الْغَنَمِ أَنْ يَنْتَفِعَ مِنْ أَوْلَادِهَا وَأَصْوَابِهَا وَأَشْعَارِهَا حَتَّىٰ يَسْتَوِيَ فِي ثَمَنِ الْحَرْثِ فَإِنَّ الْغَنَمَ لَهَا نَسْلٌ كُلُّ عَامٍ فَقَالَ دَاوُدُ: قَدْ أَصَبْتَ الْقَضَاءَ كَمَا قَضَيْتَ فَفَهَمَهَا اللَّهُ سُلَيْمَانَ."

(الدر المنثور: ج، ۵، ص، ۶۳۶، تحت رقم الآیة، ۷۸، ۷۹، دار الفکر، بیروت)

آپ نے اس چشمے پر وضو کیا، پھر پہاڑ پر چڑھے تاکہ نماز پڑھیں۔ اچانک ایک سوار آیا، اور اس نے پانی پیا اور اس کی ایک تھیلی وہاں رہ گئی جس میں کچھ درہم تھے اور وہ چلا گیا۔ اس کے بعد بکریوں کا ایک چرواہا آیا اس نے وہ تھیلی دیکھی اور لے کر چلا گیا پھر اس کے بعد ایک بوڑھا آیا جس پر پریشانی کے آثار تھے اور اس کے سر پر ایندھن کا ایک گھٹا تھا۔ اس نے اس کو وہاں رکھا اور آرام کے لئے چت لیٹ گیا۔ تھوڑی دیر گزری کہ وہی سوار واپس آیا اور تھیلی تلاش کرنے لگا مگر اس کو نہ ملی وہ اس بوڑھے کی طرف متوجہ ہوا اور اس سے مانگنے لگا۔ اس نے انکار کیا۔ پھر وہ اس طرح تکرار کرتے رہے یہاں تک کہ اس سوار نے بوڑھے کو خوب مارا یہاں تک کہ قتل کر ڈالا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جو یہ ماجرا دیکھ رہے تھے اللہ تعالیٰ سے عرض پرداز ہوئے کہ اے اللہ ان معاملات میں انصاف کیسے ہوگا؟ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کہ اس بوڑھے نے اس سوار کے باپ کو مارا تھا اور اس فارس کے ذمہ اس چرواہے کے باپ کا اتنا قرض تھا جتنا اس تھیلی میں تھا۔ تو ان دونوں کے درمیان قصاص جاری ہو گیا اور میں انصاف کرنے والا اور عادل ہوں۔ ۱

وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

۱..... "عن موسیٰ بن عمران علیہ الصلاة والسلام، أنه اجتاز بعین ماء، فی سفح جبل، فتوضاً منها ثم ارتقى الجبل لیصلی، إذا قبل فارس فشرّب من ماء العین، وترک عندها کیسا فیہ دراهم، وذهب ماراً، فجاء بعده راعی غنم فرأى الكیس فأخذه ومضى. ثم جاء بعده شیخ علیہ اثر البؤس، وعلی رأسه حزمة حطب، فوضعها هناک ثم استلقى لیستریح، فما کان إلا قلیل حتى عاد الفارس یطلب کیسه فلم یجده، فأقبل علی الشیخ یطالبه به فانکر، فلم یزالا کذلک حتى ضربہ ولم یزل یضربه حتى قتله. فقال موسیٰ: یا رب کیف العدل فی هذه الأمور؟ فأوحى الله تعالیٰ إلیه إن الشیخ کان قد قتل أبا الفارس، وکان علی الفارس دین لأبی الراعی مقدار ما فی الكیس، فجری بینهما القصاص وقضى الدین وأنا حکم عدل."

(حیاء الحیوان: الغنم، ج، ۲، ص، ۲۶۱، دار الکتب العلمیة، بیروت)

(فصل نمبر ۴)

بکری اور خواب

رسول اللہ ﷺ کا خواب میں سیاہ بکریاں دیکھنا

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

میں نے (خواب میں) سیاہ بکریاں دیکھیں جن میں بہت سی سفید بکریاں داخل ہو گئیں۔ کہنے لگے یا رسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر کی ہے؟ آپ نے فرمایا عجم تمہارے ساتھ تمہارے نسب اور دین میں شریک ہو جائیں گے۔ لوگوں نے کہا عجی؟ آپ ﷺ نے فرمایا دین اگر ثریا میں لٹکا ہو تو وہاں سے بھی عجی لوگ اس کو حاصل کریں گے۔

ایک روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں خواب میں کالی بکریاں دیکھیں ان کے پیچھے سفید بکریاں لگی ہوئی تھیں۔ ابو بکر! تم اس کی تعبیر بتاؤ ابو بکر نے کہا سیاہ بکریوں سے عرب مراد ہیں جو آپ کی پیروی کریں پھر اس کے بعد اہل عجم آپ کی اتباع کریں تو آپ نے فرمایا اسی طرح اس کی تعبیر فرشتے نے سحری کے وقت بیان کی تھی۔

نبی ﷺ نے خواب میں دیکھا کہ وہ ایک کنویں سے ڈول کھینچ رہے ہیں اور آپ کے ارد گرد کالی اور سفید بکریاں ہیں پھر ابو بکر آئے تو انہوں نے کمر طریقے سے ڈول کھینچا اللہ تعالیٰ انہیں معاف کرے پھر عمر آئے تو وہ بہت بڑے ڈول میں تبدیل ہو گیا۔ پھر میں نے ان جیسا کوئی جوان نہیں دیکھا جو بہت بڑے ڈول کو کھینچتا ہو۔ تو لوگوں نے اس کی تعبیر خلافت ابو بکر و عمر سے کی اگر کالی اور سفید بکریوں کا ذکر نہ ہوتا تو خواب میں خلافت مراد لینا بعید ہوتا اس خواب میں سیاہ اور سفید بکریوں سے مراد عرب اور عجم ہیں۔

۱..... "رأیت غنما سودا دخلت فیہا ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾"

خواب میں بکریوں کو دیکھنا

خواب میں بکریوں کو دیکھنا اچھی اور فرما بردار عورت کو دیکھنا ہے، اور یہ غنیمت، بیویوں، املاک، کھیتی اور پھل دار درختوں پر دلالت کرتی ہیں۔ اون والی بکریاں معزز مالدار، صاحب جائداد اور خوبصورت عورتوں پر دلالت کرتی ہیں اور بال والی بکریاں نیک صالح، فقیر، خرچ شدہ جائداد والی اور ان عورتوں پر دلالت کرتی ہیں جن کی پوشیدہ باتیں ظاہر ہو چکی ہوں۔ برخلاف اون والی بکریوں کے، کہ ان کی پوشیدہ باتیں چھپی ہوتی ہیں۔ یہ بات ابن مقری نے کہی ہے۔

مقدس نے کہا ہے کہ جس نے دیکھا کہ وہ ضان اور معزز کو ہانک رہا ہے تو وہ عرب اور عجم کا بادشاہ بنے گا۔ اگر اس نے ان کے دودھ یا اون میں سے کچھ لیا تو یہ ان سے مال حاصل کرے گا۔ اور جس نے بکریوں کو ایک جگہ میں کھڑے دیکھا تو یہ آدمی ہیں جو اس جگہ کسی کام سے اکٹھے ہوں گے، اور جس نے بکریوں کو اپنی طرف آتے دیکھا تو اس سے مراد دشمن ہیں جن پر وہ کامیابی حاصل کرے گا۔ اور جس نے بکری کو چلتے ہوئے دیکھا اور وہ اس کے پیچھے چل رہا ہے مگر اس کو پکڑ نہیں پارہا تو اس شخص کو آمدنی بند ہو جانے کا اندیشہ ہوگا۔ اور کبھی یہ مراد ہوتی ہے کہ وہ عورت کو حاصل کرنے کی کوشش کرے گا مگر وہ حاصل نہ ہوگی اور بکری کے چوڑے

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

غنم كثير بيض. قالوا: فما اولته يا رسول الله؟ قال: العجم يشر كونكم في دينكم وانسابكم. قالوا: العجم؟ يا رسول الله قال: لو كان الايمان معلقا بالثريا لنالته رجال من العجم. وفي رواية قال صلى الله عليه وسلم: رأيت في المنام غنما سودا، يتبعها غنم عفر. يا ابا بكر عبرها قال: هي العرب تتبعك ثم يتبعها العجم. فقال صلى الله عليه وسلم: هكذا عبرها الملك سحرا. وقد رأى النبي صلى الله عليه وسلم أنه ينزع في قليب وحواله أغنام سود وغنم عفر، ثم جاء أبو بكر فنزع نزعا ضعيفا، والله يغفر له، ثم جاء عمر فاستحالت غربا يعني الدلو، فلم أر عبقر يا يفرى فريه. فأولها الناس بالخلافة لأبي بكر وعمر رضى الله تعالى عنهما، ولولا ذكر الغنم السود والعفر لبعثت الرويا عن معنى الخلافة والرعاية، إذ الغنم السود والعفر عبارة عن العرب والعجم.“
(حياة لحيوان: الغنم، ج، ۲، ص، ۲۵۹، دار الكتب العلمية، بيروت)

خواب میں عورت کا مال ہے، جس نے خواب میں دیکھا کہ وہ بکری کے بال کاٹ رہا ہے تو اس کو تین دن گھر سے نکلنے سے بچنا چاہیے۔

جاما سب نے کہا جس نے بکریوں کا ریوڑ دیکھا وہ ہمیشہ خوش رہے گا۔ جس نے ایک بکری دیکھی وہ ایک سال خوش رہے گا۔ نعبہ سے مراد عورت ہے۔ جس نے نعبہ کو ذبح کیا وہ مبارک عورت سے مباشرت کرے گا جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ میرا بھائی ہے اس کی تناوے بکریاں ہیں اور میری ایک بکری ہے۔ اور جس نے اپنی شکل کو بکری کی شکل میں بدلتے ہوئے دیکھا تو یہ شخص غنیمت حاصل کرے گا۔ ۱۔

خواب میں بکریوں کا دودھ حاصل کرنا

خواب میں بکریوں کا ریوڑ نیک صالح فرمانبردار رعایا ہے، بکریاں مالی غنیمت، اولاد و ازواج، املاک، کھیت اور پھلدار درخت ہیں، اور بھیڑ مالدار، حسین جمیل، کریم النفس عورتیں اور پوشیدہ سامان ہے، بکریاں آوارہ اور عزت صرف کرنے والی عورتیں ہیں کیونکہ بکریوں کی شرمگاہ کھلی ہوتی ہے اور دہنے کی شرمگاہ چکی کی وجہ سے چھپی ہوتی ہے۔

جو شخص خواب میں دیکھے وہ بکریاں ہانکتا ہے تو سفید رنگ کی بکریاں عجمی لوگ اور سیاہ رنگ کی

۱۔.... "الغنم فی الرؤیا رعیة صالحة طائعة، وتدل علی الغنیمة والأزواج والأولاد والأملاک والنزرع والأشجار الحافلة فالثمار، فذوات الصوف نساء کریمات جمیلات ذوات مال و عرض مستور. والشعاری نساء صالحات فقیرات، ذوات عرض مبذول بکشف عوارتھن، خلافا لذوات الصوف فإن عوارتھن مستورة بالألیة. قاله ابن المقری.

وقال المقدسی: من رأى أنه يسوق معزاً وضائناً، فإنه يلي على عرب وعجم، فإن أخذ من البانها وأصوافها فإنه يجبي منهم أموالاً، ومن رأى غنماً واقفة في مكان، فإنهم رجال يجتمعون في ذلك الموضوع، في أمر من الأمور. ومن رأى غنماً استقبلته فإنهم أعداء يظفر بهم، ومن رأى شاة تمشي أمامه، وهو يمشي ولا يدرکها، تعطلت عليه معيشته، وربما تبع امرأة ولا تحصل له. والیة الغنم مال المرأة، ومن رأى كأنه يجز شعر الغنم فليحذر من الخروج من داره ثلاثة أيام، وقال جاما سب: من رأى قطيع غنم سر دائماً. ومن رأى شاة واحدة سر سنة. والنعبة امرأة، فمن ذبح نعبة افتض امرأة مباركة، لقوله تعالى: إِنَّ هَذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْبَةً وَلِي نَعْبَةٌ وَاحِدَةٌ. ومن رأى أن صورته تحولت على صورة غنمه نال غنیمة.

(حياة الحيوان: الغنم/التعبير، ج، ۲، ص، ۲۶۲، دارالکتب العلمیة، بیروت)

عرب کے لوگ ہیں، اگر بکریوں کی اون اور دودھ حاصل کیا ہے تو وہ لوگوں سے مال و دولت حاصل کرے گا، اگر خواب میں بکریاں ملکیت میں آئیں ہوں تو یہ حصولِ غنیمت کی علامت ہے، بعض کہتے ہیں کہ بہت زیادہ بکریاں سیاستدان لوگ ہیں، جو دیکھے کہ اسے بکریاں ملی ہیں تو اسے ولایت و ریاست اور ملک و حکومت اور نعمت حاصل ہوگی، جو بکریوں کا ریوڑ دیکھے تو اسے دائمی خوشی حاصل ہوگی، جو خواب میں بکریوں کے سر اور ان کے پائے دیکھے تو اس کی عمر زیادہ ہوگی، جو خواب میں دیکھے کہ اس کی صورت بکری کی سی ہوگئی ہے تو اسے غنیمت حاصل ہوگی۔

وَاللّٰهُ سُبْحٰنُهُ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ



۱..... ”(غنم) ہی فنی المنام رعیة صالحة طائعة والغنم تدل علی الغنیمة والأزواج والأملاک والأولاد والزرع والأشجار الحاملة بالثمار فالضأن نساء کریمات جمیلات ذوات مال و عرض مستور والمعز نساء ذوات عرض مبذول لكشف عوراتهن والضأن عوراتهن مستورة بالالیة. (ومن رأى) أنه يسوق غنماً كثيراً فإنه یلی العرب والعجم فالبيض عجم والسود عرب فإن أخذ من أصوافها وألبانها فإنه یجنی منهم أموالاً فإن ملک الأغنام فإنها غنیمة یکسبها وإن رأى أنه اجتازها فإنهم رجال لا عقول لهم فإن رآها واقفة فإنهم رجال یجتمعون فی ذلك الموضع فی أمر فإن رأى أنها استقبلته فإنهم أقوام یستقبلونه فی منازعة أو قتال فیظفر بهم وقیل إن الغنم الکثیرة قوم یسأسون.

(ومن رأى) أنه وجد غنماً فإنه ینال ولایة وریاسة وملكاً و حکماً وقضاء و نعمة.

(ومن رأى) أنه یجز شعر الأغنام فإنه یجب علیه أن یحذر ثلاثة أيام ولا یخرج من داره والغنم البیض دلیل خیر والسود كذلك لكن البیض أكثر دلیلاً علی الخیر.

(ومن رأى) قطع غنم دام سروره.

(ومن رأى) رءوس الغنم وأکارعها زاد عمره.

(ومن رأى) صورته تحولت صورة غنمة نال غنیمة.

(تعطیر الأنام فی تعبیر المنام: باب الغین، ص، ۲۶۱، دار الفکر، بیروت)

(فصل نمبر ۵)

بکری سے متعلق مختلف واقعات

چرواہے کا بھیڑیے سے بکری چھڑانا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

”بَيْنَمَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ عَدَا عَلَيْهِ الذُّبُّ، فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذُّبُّ فَقَالَ: مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبْعِ، يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي؟ وَبَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقْرَةً قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَكَلَّمَتْهُ، فَقَالَتْ: إِنِّي لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا وَلَكِنِّي خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ قَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللَّهِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنِّي أُوْمِنُ بِذَلِكَ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا“۔

ترجمہ: ”ایک چرواہا اپنی بکریاں چرا رہا تھا کہ بھیڑیا آ گیا اور ریوڑ سے ایک بکری اٹھا کر لے جانے لگا۔ چرواہے نے اس سے بکری چھڑانی چاہی تو بھیڑیا بول پڑا۔ درندوں والے دن اس کی رکھوالی کرنے والا کون ہوگا جس دن میرے سوا اور کوئی چرواہا نہ ہوگا۔ اسی طرح ایک شخص بیل کو اس پر سوار ہو کر لیے جا رہا تھا، بیل اس کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا کہ میری پیدائش اس کے لیے نہیں ہوئی ہے۔ میں تو کھیتی باڑی کے کاموں کے لیے پیدا کیا گیا ہوں۔ وہ شخص بول پڑا۔ سبحان اللہ!

۱۔۔۔۔۔ (صحیح البخاری: کتاب اصحاب النبی ﷺ رباب فضلِ ابي بكر بعد النبي صلى الله عليه وسلم، ج، ۵، ص، ۵، رقم الحدیث، ۳۶۶۳، دار طوق النجاة)

(جانور اور انسانوں کی طرح باتیں کرے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ان واقعات پر ایمان لاتا ہوں اور ابوبکر اور عمر بن خطاب بھی۔

حضرت مصعبیؓ کا بھیڑے کے ساتھ بکری کو دیکھنا

کہا جاتا ہے کہ:

کچھ لوگوں نے عبد اللہ بن یحییٰ کو تلواروں سے مارا تو ان کی تلواروں نے ان کے جسم کو نہ کاٹا۔ تو ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ میں یہ پڑھ رہا تھا:

”وَلَا يَوُدُّهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ. وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفْظَةً. إِنَّ

رَبِّي عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ. قَالَ اللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ.

لَهُ مُعَقَّبَاتٌ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ. إِنَّا نَحْنُ

نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ. وَحَفِظْنَاهَا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ.

وَجَعَلْنَا السَّمَاءَ سَقْفًا مَحْفُوظًا. وَحِفْظًا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَارِدٍ.

وَحِفْظًا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ. وَرَبُّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ.

اللَّهُ حَفِيظٌ عَلَيْهِمْ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ. وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ،

كِرَامًا كَاتِبِينَ، يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ. إِنَّ كُلَّ نَفْسٍ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ.

إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ، إِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ، وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ،

ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ، فَعَالٌ لَمَّا يُرِيدُ، هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ،

فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ، بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ، وَاللَّهُ مِنْ وُرَائِهِمْ

مُحِيطٌ، بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ، فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ“.

اس کے بعد حضرت مصعبیؓ نے بیان کیا کہ میں ایک جماعت کے ساتھ نکلا تو دیکھا کہ ایک

بھیڑیا لاغر بکری سے کھیل رہا ہے اور اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا رہا تھا۔ جب ہم قریب گئے تو

وہ ہم سے بھاگ گیا، تو ہم بکری کی طرف آگے بڑھے تو اس کی گردن میں یہ آیات لکھی ہوئی

بندھی تھیں۔ ۱۔

بکری کا کاغذ کھانا

تاریخ ابن خلکان میں ہے کہ ہشام بن عبد الملک نے اعمش کی طرف یہ پیغام بھیجا کہ مجھے حضرت عثمان کے مناقب اور حضرت علیؓ کے عیب لکھ کر بھیجو۔ تو اعمش نے وہ کاغذ لے کر بکری کے منہ میں ڈال دیا تو وہ اس کو کھا گئی۔ تو ایلچی سے کہا اس کا جواب یہی ہے ایلچی اس کے پاس گیا پھر لوٹ کر آیا اور کہنے لگا کہ اس نے قسم کھائی ہے کہ میں اس کے پاس جواب نہ لاسکا تو وہ مجھے قتل کر دے گا۔

اس بات کے متعلق اعمش نے اپنے بھائیوں سے مدد چاہی تو انہوں نے کہا کہ قتل کا فدیہ دے دو۔ جب انہوں نے اصرار کیا تو اس نے یہ خط لکھ ڈالا کہ:

اگر عثمان کے مناقب زمین بھر کر ہوتے تو تجھے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا اور اگر علیؓ کی زمین بھر برائیاں ہوں تو اس سے تجھے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ اس لئے تو اپنا دھیان کر۔
والسلام: اعمش ۲

۱۔.... "روی أن ناسا ضربوه بالسيوف، فلم تقطع سيوفهم فيه، فسئل عن ذلك فقال: كنت أقرأ ولا يؤذني حفظهما وهو العليُّ العظيم. وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفِظَةً. إِنَّ رَبِّي عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيفٌ. قَالَ اللَّهُ خَيْرَ حَافِظًا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ. لَهُ مُعَقَّبَاتٌ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ. إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ. وَحَفِظْنَاهَا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ. وَجَعَلْنَا السَّمَاءَ سَقْفًا مَحْفُوظًا. وَحَفِظْنَا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَارِدٍ. وَحَفِظْنَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ. وَرَبُّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيفٌ. اللَّهُ حَفِيفٌ عَلَيْهِمْ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ. وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ، كِرَامًا كَاتِبِينَ، يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ. إِنَّ كُلَّ نَفْسٍ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ. إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ، إِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ، وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ، ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ، فَعَالٌ لِمَا يُرِيدُ، هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ، فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ، بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْدِيبٍ، وَاللَّهُ مِنْ وَرَائِهِمْ مُحِيطٌ، بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ، فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ.

ثم قال: كنت خرجت يوماً في جماعة، فرأينا ذئباً يلعب شاة عجفاء ولا يضرها شيئاً، فلما دنونا منها نفرنا من الذئب، فتقدمنا إلى الشاة، فوجدنا في عنقها كتاباً مربوطاً فيه هذه الآيات.

(حياة الحيوان: الشاة، ج، ۲، ص، ۶۱، دار الكتب العلمية، بيروت)

۲۔.... "وفي تاريخ ابن خلکان، أن هشام بن عبد الملك بعث إلى الأعمش، أن اكتب إلي بمناقب ﴿بقية حاشية الكلي ص ۶۱ پر ملاحظہ فرمائیں﴾

مجھے بکری کی دو کھالیں دے دو

محمد بن عبدالرحمن ہاشمی کہتے ہیں کہ میں عید الاضحیٰ کے دن اپنی ماں کے پاس گیا۔ تو میں نے دیکھا کہ ان کے پاس ایک میلے کچیلے کپڑوں والی ایک عورت بیٹھی ہوئی ہے تو میری ماں نے مجھ سے کہا کیا تم اسے جانتے ہو میں نے کہا نہیں انہوں نے کہا یہ جعفر بن یحییٰ برمکی کی والدہ عقابہ ہے میں نے ان کو سلام کیا اور ان سے کہا مجھے کچھ اپنے معاملے کے متعلق بتائیے تو اس نے کہا میں تجھے ایک واقعہ سناتی ہوں جس میں عبرت حاصل کرنے والوں کے لئے عبرت ہے، مجھے اس سے پہلے بھی ایک دفعہ عید کا دن آیا تھا اس وقت میرے سر پر چار سو دوپٹے تھے۔ اب میرا بیٹا جعفر نافرمان ہو گیا ہے۔ اس لئے میں تمہارے پاس آئی ہوں کہ تم مجھے بکری کی دو کھالیں دے دو، جن میں ایک کو بیرون لباس کے طور پر اور دوسرے کو اندرونی لباس کے طور پر پہن لوں۔ محمد کہتا ہے کہ میں نے ان کو پانچ سو درہم دے دیئے پھر وہ وفات تک ہمارے گھر آتی جاتی رہی۔

ابو جعفر بصریؒ کا بکری کو ذبح کرنے کے لئے لٹانا

ابو جعفر بصریؒ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ ذبح کرنے کے لئے ایک بکری لٹائی تو ایوب

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

عثمان و مساوی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما، فأخذ الأعمش القرطاس وأدخله فی فم شاة، فلاکتہ وقال للرسول: قل له هذا جوابہ. فذهب الرسول ثم عاد، وقال: إنه آلی أن یقتلنی إن لم آتہ بالجواب، وتحیل علیہ بإخوته، فقالوا له: افده من القتل، فلما ألحوا علیہ، كتب: أما بعد فلو كان لعثمان مناقب أهل الأرض، ما نفعتک، ولو كان لعلي مساوی أهل الأرض، ما ضرتک، فعلیک بخصوصیة نفسک والسلام“. (حیاء الحيوان: الشاة، ج، ۲، ص، ۵۷، دارالکتب العلمیة، بیروت)

..... "قال محمد بن عبد الرحمن الهاشمی: دخلت علی امی، یوم عید الاضحی، فرأیت عندها امرأة فی أثواب دنسة، فقالت لی امی: أتعرف هذه؟ قلت: لا. قالت: هذه عتابہ أم جعفر بن یحیی البرمکی فسلمت علیہا، وقلت لها: حدیثی ببعض أمرکم، فقالت: أذکر لک جملة فیها عبرة لمن اعتبر، لقد هجم علی مثل هذا الیوم، یوم العید، وعلی رأسی أربع مائة وصیفة وأنا أزعم أن ابنی جعفر اعاق لی، وقد أتیتکم الیوم أسالکم جلدی شاتین، أجعل أحدهما شعارا والآخر دثارا. قال: فدفعت إليها خمس مائة درهم، ولم تزل تتردد إلینا حتی فرق الموت بیننا".

(حیاء الحيوان: الشاة، ج، ۲، ص، ۵۹، دارالکتب العلمیة، بیروت)

سختیانی میرے پاس سے گزرے تو میں چھری ڈال کر ان کے ساتھ کھڑا ہو کر باتیں کرنے لگا۔ بکری اٹھ کھڑی ہوئی اور دیوار کی بنیاد میں گڑھا کھودا اور چھری کو لڑھکا کر اس میں ڈال دیا پھر اس پر مٹی ڈال دی۔ ایوب نے مجھے کہا یہ دیکھو کیا ہے؟ تو میں نے اس کے بعد عہد کر لیا کہ کبھی کوئی جانور ذبح نہیں کروں گا۔ ۱

بکری کے ایک تھن سے دودھ اور دوسرے سے شہد

ایک صالح درویش کی بیوی نہایت صالحہ تھی۔ ان کے پاس صرف ایک بکری تھی۔ عید الاضحیٰ پر مرد نے اسی بکری کی قربانی دینا چاہی تو عورت نے کہا ہم پر قربانی واجب نہیں۔ پھر چند روز بعد ان کے ہاں ایک مہمان آ گیا۔ عورت نے مہمان کے لیے وہی بکری ذبح کرنے کے لیے اپنے خاوند سے کہا۔ اس نے بچوں کی ناراضگی کے خوف سے بکری کو باہر لے جا کر ذبح کر دیا۔ اسی اثناء میں عورت کیا دیکھتی ہے کہ ان کے گھر کی دیوار پر ایک بکری چلی آرہی ہے۔ عورت نے سمجھا شاید ہماری بکری ہی ہے۔ لیکن وہ تو ان کے سامنے ذبح ہو چکی تھی۔ آخر عورت بولی یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس بکری کے عوض اچھی عنایت فرمائی۔ چنانچہ بیان کرتے ہیں کہ اس کے ایک تھن سے دودھ اور دوسرے تھن سے شہد دوہا کرتی تھی۔ ۲

۱.... "روی ابن عدی، عن حسن بن واقد القصاب، أن أبا جعفر البصری، وکان من أهل الخیر والصلاح، قال: اضجعت شاة لأذبحها فمر أبو یوب السختیانی فالقیبت الشفرة، وقمت معه أتحدث، فوثبت الشاة فحفرت فی أصل الحائط، ودحرجت الشفرة فالقتها فی الحفرة، وألقت علیها التراب. فقال لی أبو یوب: أما ترى أما ترى؟ فجعلت علی نفسی أن لا أذبح شیئا بعد ذلك الیوم." (حیة الحیوان: الشاة، ج، ۲، ص، ۶۱، دار الکتب العلمیة، بیروت)

۲.... "کان لبعض لصالحین امرأة صالحة وکانوا فقراء لیس لهم إلا شاة فلما کان یوم العید أراد الرجل أن یذبح الشاة فقالت المرأة قد رخص لنا فی ترک الأضحیة فلما کان فی بعض الأيام جاء هم ضیف فقالت المرأة اذبح الشاة لضيفنا فذبحها خارج الدار لتلا یغیظ اولاده فرأت المرأة شاة علی جدار الدار فنزلت إليها فظنت أنها هربت منه فنظرت إلى زوجها والشاة بین یدیه مذبوحة فقالت أن الله قد عوض لنا ورد لنا شاة أحسن من شاتنا فكانت تحلب من إحدى ثدیها لبنا ومن الأخری عسلا ذکرة." (نزهة المجالس ومنتخب النفائس: باب الكرم والفتوة ورد السلام، ج، ۱، ص، ۲۰۸، المطبعة الکبستلیة، مصر)

ہر بکری اپنی ٹانگ کے ساتھ معلق ہوتی ہے

عرب کہتے ہیں ”کل شاة برجلها معلقة“ ہر بکری اپنی ٹانگ کے ساتھ معلق ہوتی ہے۔ یہ بات سب سے پہلے وکیع بن سلمہ بن زہیر بن ایاد نے کہی تھی۔ یہ جرہم کے بعد بیت اللہ کے امور کا والی بنا تھا۔ اس نے مکہ کی نخلی طرف ایک محل بنایا اور اس میں ایک لونڈی رکھی جس کو حزورہ کہا جاتا تھا اسی وجہ سے مکہ کے اس حصہ کو حزورہ کہتے ہیں۔ اور اس محل میں ایک سیڑھی بنائی۔ وہ یہ دعویٰ کرتا تھا کہ وہ اس پر چڑھ کر اپنے رب سے سرگوشیاں کرتا ہے۔ وہ اکثر خیر کی باتیں کیا کرتا تھا۔ عرب کے علماء کہتے ہیں کہ یہ صدیقین میں سے ہے۔ جب اس کی وفات کا وقت آیا تو اولاد کو جمع کیا اور ان سے کہا میری وصیت سنو جو ہدایت یافتہ ہو اس کی پیروی کرو اور جو گمراہ ہو اس سے علیحدہ ہو جاؤ۔ ہر بکری اپنی ٹانگ کے ساتھ معلق ہے تو وہاں سے یہ مثال چل نکلی، یعنی ہر ایک کو اس کے عمل کا بدلہ دیا جائے گا اور کوئی بھی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ ۱

ایک بھیڑیے کا بکری کو مارنا

دینوری نے الجالسة میں حماد بن زید نے موسیٰ بن اعمین الراعی سے روایت کی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے دور خلافت میں بکریاں شیر اور وحشی جانور ایک ہی جگہ کھاتے پیتے تھے۔ ایک دن ایک بکری کو ایک بھیڑیے نے مارا تو میں نے کہا: ”إنا لله وإنا إليه راجعون“ میرے خیال میں وہ نیک بندہ فوت ہو گیا ہے۔ راوی کہتے ہیں ہم نے اس دن کا اندازہ یاد

۱..... ”کل شاة برجلها معلقة. أول من قال ذلك: وکیع بن سلمة بن زہیر بن ایاد، وکان قد ولی أمر البيت، بعد جرهم، فبنی صرحاً بأسفل مكة، وجعل فیہ أمة یقال لها حزورة وبه سمیت الحزورة التي بمكة. وجعل فی الصرح سلماً، وکان یزعم أنه یرقاہ فیناجی فیہ ربہ تعالیٰ. وکان ینطق بکثیر من الخیر، وکان علماء العرب یقولون: إنه من الصدیقین، فلما حضرته الوفاة جمع اولاده وقال لهم اسمعوا وصیتی: من رشد فاتبعوه، ومن غوی فارفضوه، وکل شاة برجلها معلقة.. فأرسل مثلاً ای کل أحد یجزی بعمله ولا تزر وازرة وزر آخری“.

(حیاء الحیوان: الشاة، ج، ۲، ص، ۶۵، دارالکتب العلمیة، بیروت)

رکھا تو ہمیں معلوم ہوا کہ اس وقت ہی ان کی وفات ہوئی تھی۔ ۱۔

بھیڑیوں اور بکریوں کے درمیان صلح

عبدالواحد بن زید کہتے ہیں کہ:

میں اللہ تعالیٰ سے تین راتیں سوال کرتا رہا کہ وہ مجھے جنت میں بننے والا رفیق دکھا دے تو مجھ سے کہا گیا اے عبدالواحد! جنت میں تیری رفیق میمونۃ السوداء ہے تو میں نے کہا وہ کہاں ہے تو مجھے سے کہا گیا کہ وہ کوفہ میں فلاں قبیلے میں ہے میں کوفہ گیا اور اس کے متعلق پوچھا تو اچانک دیکھا کہ وہ بکریاں چرا رہی تھی میں اس کے پاس آیا تو دیکھا کہ بکریاں بھیڑیوں کے ساتھ کھا رہی ہیں اور وہ کھڑی نماز پڑھ رہی ہے جب وہ نماز سے فارغ ہوئی تو کہنے لگی ابن زید! یہ وعدہ کی جگہ نہیں ہے وعدے کی جگہ جنت ہے۔ تو میں نے اس سے پوچھا کہ تجھے کس نے بتایا کہ میں ابن زید ہوں تو اس نے کہا کیا تجھے معلوم نہیں کہ ارواح اکٹھے کئے ہوئے لشکر ہیں جو ان میں عالم ارواح میں متعارف ہوا وہ یہاں بھی مالوف ہوتا ہے اور جو وہاں پر ایک دوسرے کو نہ جانتے ہوں وہ یہاں بھی علیحدہ ہی رہتے ہیں۔ میں نے اس کو کہا کہ مجھے کوئی نصیحت کر وہ کہنے لگی کتنے تعجب کی بات ہے کبھی واعظ کو بھی کسی نے نصیحت کی۔ میں نے اس سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ تیری بکریاں بھیڑیوں کے ساتھ کھا پی رہی ہیں۔ اس نے کہا میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان جو معاہدہ ہے میں نے اس کو درست کر دیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے میرے اور میری بکریوں اور بھیڑیوں کے درمیان صلح کر دی ہے۔ ۲۔

۱۔.... "وفی المجالسة للدينوري، من حديث حماد بن زيد، عن موسى بن أعين الراعي، قال:

كانت الغنم والأسد والوحش ترعى في خلافة عمر بن عبد العزيز رضي الله تعالى عنه، في موضع واحد، فعرض ذات يوم لشاة منها ذئب، فقلت: إنا لله وإنا إليه راجعون، ما أرى الرجل الصالح إلا قد هلك. قال: فحسبناه فوجدناه قد مات في تلك الساعة".

(حياة الحيوان: الغنم، ج، ۲، ص، ۲۵۹، دار الكتب العلمية، بيروت)

۲۔.... "وعن عبد الواحد بن زيد، قال: سألت الله ثلاث ليال أن يريني رفيقي في الجنة، فقبل لي: يا

عبد الواحد رفيقك في الجنة ميمونة السوداء. فقلت: وأين هي؟ فقبل لي: هي في بني فلان في

﴿بقية حاشية اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

بکریاں کھینچے ہوئے خط سے باہر نہ جائیں

حافظ ابو نعیم کہتے ہیں کہ:

شیبان الراعی کو جب غسل جنابت کی حاجت ہوتی اور آپ کے پاس اس وقت پانی نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ سے آپ دعا کرتے۔ چنانچہ بادل کا ٹکڑا آپ پر آ کر برستا اور آپ غسل کر لیتے۔ جب فارغ ہو جاتے تو بادل کا ٹکڑا غائب ہو جاتا۔

جب جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے جاتے تو بکریوں کے ارد گرد ایک خط کھینچتے اور جب نماز سے فارغ ہو کر واپس آتے تو بکریوں کو اس خط کے اندر پاتے، یعنی بکریاں اس کھینچے ہوئے خط سے باہر نہ جاتی تھیں۔

قیامت کے دن بغیر سینگ والی بکری کا سینگ والی بکری سے بدلہ لینا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ:

”إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَدَّتِ الْأَرْضُ مَدَّ الْأَدِيمِ وَحَشَرَ اللَّهُ الْخَلَائِقَ الْإِنْسَ وَالْجِنَّ وَالذُّوَابَ وَالْوُحُوشَ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ الْيَوْمُ جَعَلَ اللَّهُ الْقِصَاصَ بَيْنَ الذُّوَابِ حَتَّى تَقْصُ الشَّاةُ الْجَمَاءُ مِنَ الْقُرْنَاءِ بِنَطْحَتِهَا“

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

الكوفة. فذهبت إلى الكوفة أسأل عنها، فإذا هي ترعى غنما، فأتيت إليها، فطذا غنمها ترعى مع الذئب، وهي قائمة تصلى، فلما فرغت من صلاحها قالت: يا ابن زيد ليس هذا الموعد، إنما الموعد الجنة. فقلت لها: وما أدراك أنى ابن زيد؟ فقالت: أما علمت أن الأرواح جنود مجندة ما تعارف منها ائتلف، وما تناكر منها اختلف. فقلت لها: عطينى. فقالت: واعجبا لو اعطى يوعظ؟ فقلت لها: ما لى أرى أغنامك ترعى مع الذئب؟ قالت: إني أصلحت ما بينى وبين الله، فأصلح ما بينى وبين غنمى والذئب.“

(حياة الحيوان: الغنم، ج، ۲، ص، ۲۶۰، دار الكتب العلمية، بيروت)

..... ”كَانَ شَيْبَانُ الرَّاعِي إِذَا أُجْنِبَ وَلَيْسَ عِنْدَهُ مَاءٌ دَعَا رَبَّهُ فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَأَظْلَتْ فَأَغْتَسَلَ وَكَانَ يَذْهَبُ إِلَى الْجُمُعَةِ فَيَنْحُطُ عَلَى غَنَمِهِ فَيَجِيءُ فَيَجِدُهَا عَلَى حَالَتِهَا لَمْ تَتَحَرَّكَ“.

(حلية الاولياء: شيبان الراعى وَمِنْهُمْ الْمُنبِيُّ الرَّاعِي شَيْبَانُ أَبُو مُحَمَّدٍ الرَّاعِي. كَانَ فِي الْعِبَادَةِ فَائِقًا وَبِالتَّوَكُّلِ عَلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاتِّقَاءِ، ج، ۸، ص، ۳۱، دار الكتاب العربى، بيروت)

فَإِذَا فَرَغَ اللَّهُ مِنَ الْقِصَاصِ بَيْنَ الدَّوَابِّ قَالَ لَهَا: كُونِي تُرَابًا،
فَتَكُونُ تُرَابًا فَيَرَاهَا الْكَافِرُ فَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا“۔^۱

ترجمہ ”جب قیامت کا دن آئے گا، زمین کو دسترخوان کی مانند بچھا دیا جائے گا، اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کو، تمام جنات کو، تمام چوپایوں کو اور درندوں کو جمع فرمائے گا، جب وہ دن آئے گا تو اللہ تعالیٰ جانوروں میں بھی قصاص جاری فرمائے گا حتیٰ کہ بغیر سینگ والی بکری کو سینگ والی بکری سے اس کے سینگ مارنے کا بدلہ دلوا دیا جائے گا، جب اللہ تعالیٰ جانوروں کے قصاص سے فارغ ہو جائے گا تو ان کو فرمائے گا: تو مٹی ہو جا، تو وہ سب مٹی ہو جائیں گے، اس سارے معاملہ کو کا فردیکہ رہے ہوں گے، وہ دیکھ کر کہیں گے: کاش کہ میں بھی مٹی ہو جاتا۔“

وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

۱..... (المستدرک علی الصحیحین: کتاب الأھوال ج ۴، ص ۶۱۹، رقم الحدیث، ۸۷۱۶، دارالکتب العلمیة، بیروت)

(فصل نمبر)

بکری سے متعلق مختلف مسائل

ڈاڑھی کو بکری کی دم کہنے والے کا حکم
ایک شخص نے ڈاڑھی والے شخص سے کہا کہ تم نے بکری کی دم کی طرح ڈاڑھی رکھی ہوئی ہے اور
ساتھ زور زور سے ہنسا بھی، تو کیا اس صورت میں وہ شخص دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے
یا نہیں؟ مزید برآں ایسے شخص کے نکاح کا کیا معاملہ ہوگا؟ اس میں تفصیل یوں ہے کہ ایک
مسلمان کے لئے ڈاڑھی کا رکھنا واجب ہے، اس کا مذاق شعائر اللہ کا مذاق ہے، جو کہ شرعی طور
پر حرام ہے، اور ایسا کرنے والے شخص کا ایمان سے خارج ہونے کا اندیشہ ہے، لیکن پھر بھی
اس کا نکاح ختم ہو جائے گا، اور اعمال ضائع ہو جائیں گے، ایسے شخص کے لئے تجدید نکاح
لازمی ہے۔ ا

بکری کے سات اعضاء کھانا مکروہ ہے

حلال جانور کا شرعی طریقہ پر ذبح کرنے سے اس کے تمام گوشت کا کھانا حلال ہو جاتا ہے،
البتہ احادیث و روایات میں چند چیزوں کے کھانے کی ممانعت وارد ہوئی ہے، کیونکہ ان

لے..... "وَوَجْهُهُ أَنْ السُّنَّةَ أَحَدُ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ الْمُتَّفَقِ عَلَى مَشْرُوعِيَّتِهَا عِنْدَ عُلَمَاءِ الدِّينِ، فَإِذَا أَنْكَرَ
ذَلِكَ وَلَمْ يَرَهَا شَيْئًا ثَابِتًا وَمُعْتَبَرًا ثَابِتًا فِي الدِّينِ يَكُونُ قَدْ اسْتَحْفَ بِهَا وَاسْتَهَانَهَا وَذَلِكَ كُفْرٌ."
(ردالمحتار مع الدر المختار: كتاب الصلاة وواجبات الصلاة، ج، ۱، ص، ۴۷۴، دار الكتب العلمية)
آگے مزید لکھتے ہیں کہ:

"إِذَا أَرَادَ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ مُبَاحَةٍ فَجَرَى عَلَى لِسَانِهِ كَلِمَةُ الْكُفْرِ خَطَأً بَلَا قَصْدٍ لَا يُصَدِّقُهُ الْقَاضِي وَإِنْ
كَانَ لَا يَكْفُرُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ تَعَالَى..... أَنْ مَا يَكُونُ كُفْرًا اتِّفَاقًا يُبْطِلُ الْعَمَلَ
وَالنِّكَاحَ، وَمَا فِيهِ خِلَافٌ يُؤْمَرُ بِالِاسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ وَتَجْدِيدِ النِّكَاحِ."

(ردالمحتار مع الدر المختار: كتاب الجهاد باب المرتد، ج، ۶، ص، ۳۶۷، دار الكتب العلمية)

چیزوں کا شمار خبائث میں ہوتا ہے۔

وہ چیزیں درج ذیل ہیں:

(۱)..... خون (بہتا ہوا خون مراد ہے، اس کی حرمت کا ثبوت قرآن سے ملتا ہے)

(۲)..... نر جانور کا عضو تناسل (یعنی پیشاب گاہ)

(۳)..... نر جانور کے کپورے (خصیتین)

(۴)..... مادہ جانور کا فرج (یعنی پیشاب گاہ)

(۵)..... مٹانہ (پیشاب کی وہ تھیلی جس میں پیشاب جمع رہتا ہے)

(۶)..... غدود

(۷)..... پتہ

چنانچہ حضرت مجاہد سے مرسل روایت ہے کہ:

”يَكْرَهُ مِنَ الشَّاةِ سَبْعًا: الدَّمُ، وَالْحَيَاءُ، وَالْأَنْثَيْنِ، وَالْغُدَّةَ، وَالذُّكْرَ،
وَالْمَثَانَةَ، وَالْمَرَارَةَ“۔^۱

ترجمہ: ”بکری کی سات چیزوں کو رسول اللہ ﷺ مکروہ قرار دیا کرتے تھے پتہ، اور مٹانہ، اور مادہ کی پیشاب گاہ، اور نر کی پیشاب گاہ، اور کپورے (خصیتین) اور غدود اور خون“۔

نوٹ: مذکورہ روایت کو واصل بن ابی جمیل کی وجہ سے بعض نے ضعیف کہا ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ راوی مقبول ہیں۔^۲
حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ:

۱..... (مصنف عبد الرزاق: کتاب المناسک/باب ما یکرہ من الشاة، ج، ۴، ص، ۵۳۵، رقم الحدیث، ۸۷۷۱، المكتب الإسلامی، بیروت)

۲..... ”واصل ابن ابی جمیل الشامی ابو بکر السلامانی مشہور بکنیتہ مقبول من السادسة“.
(تقریب التهذیب: ص، ۵۷۹)

”كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكْرَهُ مِنَ الشَّاةِ سَبْعًا: الْمَرَارَةَ، وَالْمَثَانَةَ،
وَالْمَحْيَاةَ، وَالذَّكَرَ، وَالْأُنثِيَّيْنِ، وَالغُدَّةَ، وَالذَّمَّ“۔
ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ ذبح شدہ بکری سے سات چیزوں کو مکروہ قرار دیتے تھے:
پتہ اور مٹانہ، اور مادہ کی پیشاب گاہ، اور نر کی پیشاب گاہ، اور کپورے (خصیتین)
اور غدود اور خون“۔

مذکورہ روایات میں مکروہ سے مراد مکروہ تحریمی ہے، جو درجے میں حرام کے قریب ہوتا
ہے، دلیل اس کی یہ ہے کہ احادیث میں بیان کردہ سات چیزوں میں سے ایک خون ہے، جو
کہ حرام ہے، یہ بات طے ہے کہ جن چیزوں کا حکم حرام چیز کے ساتھ بیان کیا جائے ان سے
مکروہ تحریمی ہی مراد لیا جائے گا۔

لہذا بعض لوگوں کا ان اعضاء کو مکروہ تنزیہی سمجھنا مناسب اور غلط نہیں پڑتی ہے۔ ۲

۱..... (المعجم الاوسط للطبرانی: ج، ۹، ص، ۱۸۱، رقم الحدیث، ۹۴۸۰، دار الحرمین، القاہرہ)
۲..... ”وَأَمَّا بَيَانُ مَا يَحْرُمُ أَكْلَهُ مِنْ أَجْزَاءِ الْحَيَوَانَ الْمَأْكُولِ فَالَّذِي يَحْرُمُ أَكْلَهُ مِنْهُ سَبْعَةٌ: الدَّمُ
الْمَسْفُوحُ، وَالذَّكَرُ، وَالْأُنثِيَّانِ، وَالْقُبْلُ، وَالغُدَّةُ، وَالْمَثَانَةُ، وَالْمَرَارَةُ لِقَوْلِهِ عَزَّ شَانُهُ (وَيُحِلُّ لَهُمُ
الطَّيِّبَاتِ وَيُحْرِمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثِ) وَهَذِهِ الْأَشْيَاءُ السَّبْعَةُ مِمَّا تَسْتَحْبُهُ الطَّبَاغُ السَّلِيمَةُ فَكَانَتْ مُحْرَمَةً.
وَرَوَى عَنْ مُجَاهِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّاةِ الذَّكَرَ
وَالْأُنثِيَّيْنِ وَالْقُبْلَ وَالغُدَّةَ وَالْمَرَارَةَ وَالْمَثَانَةَ وَالذَّمَّ فَالْمُرَادُ مِنْهُ كَرَاهَةُ التَّحْرِيمِ بِدَلِيلٍ أَنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ
الْأَشْيَاءِ السَّبْعَةِ وَبَيْنَ الدَّمِ فِي الْكِرَاهَةِ، وَالذَّمَّ الْمَسْفُوحُ مُحْرَمٌ، وَالْمَرُورِيُّ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنَّهُ
قَالَ: الدَّمُ حَرَامٌ وَأَكْرَهُ السَّبْعَةَ أَطْلَقَ اسْمَ الْحَرَامِ عَلَى الدَّمِ الْمَسْفُوحِ وَسَمَّى مَا سِوَاهُ مَكْرُوهًا؛ لِأَنَّ
الْحَرَامَ الْمَطْلُوقَ مَا ثَبَتَتْ حُرْمَتُهُ بِدَلِيلٍ مَقْطُوعٍ بِهِ، وَحُرْمَةُ الدَّمِ الْمَسْفُوحِ قَدْ ثَبَتَتْ بِدَلِيلٍ مَقْطُوعٍ بِهِ
وَهُوَ النَّصُّ الْمُفَسَّرُ مِنَ الْكِتَابِ الْعَزِيزِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى عَزَّ شَانُهُ (قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحْرَمًا)
إِلَى قَوْلِهِ عَزَّ شَانُهُ (أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ جَنْزِيرٍ) وَانْعِقَادُ الْإِجْمَاعِ أَيْضًا عَلَى حُرْمَتِهِ فَأَمَّا حُرْمَةُ مَا
سِوَاهُ مِنَ الْأَشْيَاءِ السَّبْعَةِ فَمَا ثَبَتَتْ بِدَلِيلٍ مَقْطُوعٍ بِهِ بَلْ بِالْإِجْتِهَادِ أَوْ بِظَاهِرِ الْكِتَابِ الْعَزِيزِ الْمُحْتَمَلِ
لِلتَّأْوِيلِ أَوْ الْحَدِيثِ لِذَلِكَ فَصَلَّ بَيْنَهُمَا فِي الْاسْمِ فَسَمَّى ذَلِكَ حَرَامًا وَذَا مَكْرُوهًا وَاللَّهُ عَزَّ اسْمُهُ
أَعْلَمُ“.

(بدائع الصنائع: كتاب التضحية/فصل في بيان ما يحرم أكله من اجزاء الحيوان المأكول، ج، ۵،
ص، ۶۱، دار الكتب العلمية، بيروت)

”كُرِهَ تَحْرِيمًا وَقِيلَ تَنْزِيهًا وَالْأَوَّلُ أَوْجَهُ (مِنَ الشَّاةِ سَبْعَ الْحَيَاءِ وَالْخُصِيَّةِ وَالغُدَّةِ وَالْمَثَانَةَ وَالْمَرَارَةَ

﴿بقية حاشية الكلي صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں﴾

سائمہ بکری پر زکوٰۃ کا حکم

شریعت مطہرہ میں جن اشیاء کی زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے ان میں سے ایک زکوٰۃ سائمہ جانوروں

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

وَالدَّمُ الْمَسْفُوحُ وَالذَّكْرُ لِلذَّكْرِ لِذِكْرِ الْوَارِدِ فِي كَرَاهَةِ ذَلِكَ وَجَمَعَهَا بَعْضُهُمْ فِي بَيْتٍ وَاحِدٍ فَقَالَ: فَقُلْ ذَكَرٌ وَالْأُنثِيَانِ مَثَانَةٌ ... كَذَاكَ دَمٌ ثُمَّ الْمَرَارَةُ وَالغُدُّ وَقَالَ غَيْرُهُ: إِذَا مَا ذُكِّتْ شَاةٌ فَكُلُّهَا ... سِوَى سَبْعٍ فِيهِنَّ الْوَبَالُ

فَحَاءٌ ثُمَّ خَاءٌ ثُمَّ غَيْنٌ ... وَذَالَ ثُمَّ مِيمَانِ وَذَالَ (الدر المختار)

(قوله كرهه تحريماً) لما روى الأوزاعي عن واصل بن أبي جميلة عن مجاهد قال: كره رسول الله صلى الله عليه وسلم من الشاة الذكر والأنثيين والقبل والغدة والمرارة والمثانة والدم، قال أبو حنيفة: الدم حرام وأكره الستة، وذلك لقوله عز وجل (حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالِدُ) الآية فلما تناول النص قطع بتحريمه وكره ما سواه، لأنه مما تستحببه الأنفس، وتكرهه وهذا المعنى سبب الكراهية لقوله تعالى (ويحرم عليهم الخبائث) زيلعي.

وقال في البدائع آخر كتاب الذبائح: وما روى عن مجاهد فالمراد منه كراهة التحريم بدليل أنه جمع بين الستة وبين الدم في الكراهية والدم المسفوح محرم والمروى عن أبي حنيفة أنه قال: الدم حرام وأكره الستة فأطلق الحرام على الدم، وسمى ما سواه مكروهاً لأن الحرام المطلق ما ثبتت حرمة بدليل مقطوع به وهو المفسر من الكتاب قال الله تعالى (أو ذماً مسفوحاً) وانعقد الإجماع على حرمة ما سواه من الستة فما ثبت بدليل مقطوع به، بل بالاجتهاد أو بظاهر الكتاب المحتمل للتأويل أو الحديث، فلذا فصل فسمى الدم حراماً وذاً مكروهاً اهـ. أقول: وظاهر إطلاق المتون هو الكراهة (قوله وقيل تنزيهاً) قائله صاحب القنية فإنه ذكر أن الذكر أو الغدة لو طبخ في المرققة لا تكره المرققة وكراهة هذه الأشياء كراهة تنزيه لا تحريم اهـ. واختار في الوهبانية ما في القنية وقال: إن فيه فائدتين إحداهما أن الكراهة تنزيهية، والأخرى أنه لا يكره أكل المرققة واللحم اهـ نقله عنه ابن الشحنة في شرحه، وأقره (قوله والأول أوجه) لما قدمناه من استدلال الإمام بالآية وأيضا فكلام صاحب القنية لا يعارض ظاهر المتون وكلام البدائع (قوله من الشاة) ذكر الشاة اتفاقاً لأن الحكم لا يختلف في غيرها من المأكولات ط.

(قوله الحياء) هو الفرج من ذوات الخف والظلف والسباع، وقد يقصر قاموس (قوله والغدة) بضم الغين المعجمة كل عقدة في الجسد أطاف بها شحم، وكل قطعة صلبة بين العصب ولا تكون في البطن كما في قاموس (قوله والدم المسفوح) أما الباقي في العروق بعد الذبح فإنه لا يكره (قوله في بيت) وقبله بيت آخر ذكره في المنح وهو.

ويكره أجزاء من الشاة سبعة ... فحلها فقد أوضحتها لك بالعدد

(قوله فقل ذكر الخ) كذا في النسخ وعليه فالمعدود ستة والظاهر أن أصل البيت حياً ذكر الخ (قوله وقال غيره) أي بطريق الرمز ومثله قولي:

﴿ بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں ﴾

سے متعلق ہے۔ دراصل لغت میں ”سائمہ“ اس جانوروں کو کہا جاتا ہے جو چرتے ہیں۔ ان جانوروں کو سائمہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ خود عام چارہ چل پھر کر کھاتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ زکوٰۃ ہر طرح کے جانوروں میں واجب نہیں، بلکہ خود سے چارہ کھانے کے ساتھ ان میں زکوٰۃ واجب ہونے کے لئے دوسری شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔ ۱۔

سائمہ جانوروں میں زکوٰۃ واجب ہونے کے لئے ایک شرط یہ ہے کہ ان کا شمار قربانی کے جانوروں میں ہوتا ہو، مثلاً گائے، اونٹ، بھینس اور بکری وغیرہ۔ ان جانوروں کے علاوہ مثلاً ہرن وغیرہ پر سائمہ جانور والی زکوٰۃ لازم نہیں، البتہ اگر کوئی بھی جانور تجارت کی نیت سے خریدا جائے تو زکوٰۃ ان پر مال تجارت ہونے کی بناء پر فرض ہوگی۔ ۲۔

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

إِنَّ الَّذِي مِنَ الْمَذَكَاةِ رُمِيَ ... يَجْمَعُهُ حُرُوفٌ فَخِذٌ مُدْغَمٌ قَوْلُهُ إِذَا مَا ذُكِّبَتْ بِالْبِنَاءِ لِلْمَجْهُولِ وَالتَّاءِ عِلَامَةُ التَّائِبِ“.

(ردالمحتار: کتاب الخنثی / مسائل شتی، ج، ۶، ص، ۴۹، ۵۰، دارالفکر، بیروت)

۱۔.... ”السَّائِمَةُ فِي اللُّغَةِ: الرَّاعِيَةُ مِنَ الْحَيَوَانَاتِ، سُمِّيَتْ بِذَلِكَ لِأَنَّهَا تَرْعَى الْعُشْبَ وَالْكَلا الْمُبَاحَ، يُقَالُ: سَامَتْ تَسُومُ سَوْماً إِذَا رَعَتْ، وَأَسْمَتْهَا: إِذَا رَعَيْتَهَا، وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالَى: (وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ) أَي تَرْعُونَ فِيهِ أَنْعَامَكُمْ“

وَفِي اصطلاح الفقهاء: هِيَ الَّتِي تَكْتَفِي بِالرُّعْيِ الْمُبَاحِ فِي أَكْثَرِ الْعَامِ. وَقَيْدُ الْحَنْفِيَّةِ وَالْحَنَابِلَةِ ذَلِكَ بِأَنْ يَكُونَ بِقَصْدِ الدَّرِّ وَالنَّسْلِ وَالزِّيَادَةِ الْأَلْفَاظُ ذَاتُ الصَّلَةِ: الْعُلُوفَةُ

الْعُلُوفَةُ: هِيَ مَا يُعْلَفُ مِنَ النَّوْقِ أَوْ الشِّيَاهِ لَا تُرْسَلُ لِلرُّعْيِ. وَيُطْلَقُ عَلَى مَا تَأْكُلُ الدَّابَّةُ، وَعَلَى هَذَا فَالْعِلَاقَةُ بَيْنَ السَّائِمَةِ وَالْعُلُوفَةِ ضِدِّيَّةٌ“.

(الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة، سائمة، ج، ۴۲، ص، ۱۱۶، وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية)

۲۔.... ”ولا خلاف في أن الضأن والمعز سواء في النصاب والوجوب وأداء الواجب“.

(الفقه الاسلامي وأدلته للزحيلي: كتاب الزكاة / زكاة الحيوان أو الأنعام، الباب الرابع، الفصل الأول المبحث الخامس، المطلب الخامس، ج، ۳، ص، ۱۹۲، دار الفكر، سورية، دمشق)

”زكاة الغنم:

تشمل الضأن والمعز، ذكوراً وإناثاً:

وهي أيضاً واجبة بالسنة والإجماع كما تقدم“.

(الفقه الاسلامي وأدلته للزحيلي: كتاب الزكاة / زكاة الحيوان أو الأنعام، الباب الرابع، الفصل الأول

﴿بقية حاشية اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

سائٹہ بکری اور گائے میں زکوٰۃ واجب ہونے کے لئے ایک یہ بھی شرط ہے کہ وہ گھریلو ہوں، اس طرح کے جنگلی جانور پر سائٹہ جانوروں کی حیثیت سے زکوٰۃ لازم نہیں۔ ۱۔

بے گا بھن بکری کا دودھ استعمال کرنے کا حکم

ایسی بکری جو بے گا بھن ہو اور دودھ دینے لگ جائے تو اس کا دودھ استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ۲۔

نا جائز چارہ کھانے والی بکری کے گوشت کا حکم

اگر کوئی شخص اپنی بکری کو غیر کی زراعت میں چھوڑ دیتا ہو، اسے غیر کی زراعت سے روکتا نہ ہو اور اس کی اکثر غذا غیر کی زراعت ہو تو ایسی صورت میں مالک کا یہ فعل باعث گناہ ہوگا اور بکری کا گوشت حلال شمار ہوگا۔ ۳۔

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

المبحث الخامس، المطلب الخامس، ج، ۳، ص، ۱۹۲، دار الفکر، سوریه، دمشق
 ”(ویدخل فی البقرة والجاموس؛ لأنه من جنسه) ش: كما فی الزکاة فإنه یؤخذ من نصاب الجاموس ما یؤخذ من نصاب البقر، وقال فی ”خلاصة الفتاوی: والجاموس یجوز فی الهدایا والضحایا استحساناً“.

(البنایة شرح الهدایة: کتاب الاضحیة/التضحیة بالمولود بین الأهل والوحشی، ج، ۱۲، ص، ۴۸، دار الکتب العلمیة، بیروت، لبنان)

۱..... ”ذَهَبَ جُمُهورُ العُلَماءِ وَمِنْهُمُ الحَنابِلَةُ فی الأَصَحِّ عِنْدَهُم، إلی أَنَّهُ لا زَكَاةَ فی الوَحشیِّ مِنَ الإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالغَنَمِ، وَذَلِکَ لِأَنَّ اسْمَ الإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالغَنَمِ لا یَتَنَوَّلُها عِنْدَ الإِطلاقِ؛ وَلأنَّها لا تُجَزَّءُ فی الهَدیِ وَالأضحیة.

وَفی رِوایة أُخری عَن أَحْمَدَ فیها الزَكَاةُ، لِأَنَّ الإِسْمَ یَشْمَلُها فَتَدْخُلُ فی الأَخْبَارِ الوارِدَةِ“.

(الموسوعة الفقهیة الكويتیة: مادة، زکاة، ج، ۲۳، ص، ۲۵۲، وزارة الأوقاف والشئون الإسلامیة)

۲..... ”وَاعْلَمَ أَنَّ الأَصْلَ فی الأَشیاءِ كُلِّها سِوَى الفُرُوجِ الإِباحَةِ قَالَ اللهُ تَعَالَى (هُوَ الَّذی خَلَقَ لَكُمْ ما فی الأَرْضِ جَمیعاً) وَقَالَ (كُلُوا مِمَّا فی الأَرْضِ حَلالاً طَیباً) وَإِنَّمَا تَبَيَّنَتِ الحُرْمَةُ بِعَارِضِ نَصِّ مُطْلَقٍ أَوْ خَبَرٍ مَرُویٍّ فَمَا لَمْ یُوجَدْ شَیْءٌ مِنَ الدَّلایلِ المُحَرِّمَةِ فِیهی عَلی الإِباحَةِ“

(مجمع الأنهر: کتاب الأشربة، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

”وَفی الخانیة وَغَیرها: لَبِنُ المَأْكُولِ حَلالٌ“.

(رد المحتار مع الدر المختار: کتاب الأشربة، ۶، ص، ۴۵۶، دار الفکر)

۳.... ”قال اللهُ تَعَالَى: ”یا أَیُّها الذِّینَ آمَنُوا ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

جس بکری پر بجلی گر جائے اس کو ذبح کر کے کھانا
بکری پر بجلی گر گئی اگر اس میں حیات باقی ہے تو اس صورت میں اس کو ذبح کر کے کھانا
درست ہے۔ ۱۔

ایک سال سے کم بکری کی قربانی

اگر بکری کی عمر ایک سال سے کم ہو (خواہ چند دن ہی کم کیوں نہ ہو) اور وہ دیکھنے میں سال بھر
کی لگتی ہو تو اس کی قربانی درست نہیں۔

چنانچہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ:

”ضَحِي خَالَ لِي، يُقَالُ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ، قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ
شَاتِكَ شَاةٌ لَحْمٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ عِنْدِي دَا جِنَا جَدْعَةَ مِنَ
الْمَعَزِ، قَالَ: اذْبَحْهَا، وَلَنْ تَصْلَحَ لِغَيْرِكَ ثُمَّ قَالَ: مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ
الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِهِ، وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ
وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ“ ۲۔

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

لا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ“ (سورة النساء: رقم الآية، ۲۹)
”وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَالْحَسَنُ: أَنْ يَأْكُلَهُ بِغَيْرِ عَوْضٍ..... وَكَذَلِكَ الْأَكْلُ عِنْدَ غَيْرِهِ اللَّهُمَّ إِلَّا أَنْ
يَكُونَ الْمُرَادُ الْأَكْلُ عِنْدَ غَيْرِهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ“ (احکام القرآن للجصاص: ج، ۲، ص، ۲۱۶)
”وَكَوْنِهِ يَتَغَدَّى بِالنَّجَاسَةِ لَا يَمْنَعُ حِلَّهُ، وَأَشَارَ بِهِذَا إِلَى الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْجَلَالَةِ وَالذَّجَاجَةِ“

(رد المحتار مع الدر المختار: كتاب الذبائح، ج، ۲، ص، ۶، ۳۰۶، دار الفكر، بيروت)

۱..... ”(وَلَوْ ذَبَحَ شَاةٌ لَمْ تُعْلَمَ حَيَاتُهَا فَتَحَرَّكَتْ أَوْ خَرَجَ مِنْهَا) أَيُّ مِنَ الشَّاةِ (دَمٌ) مِنْ غَيْرِ تَحَرُّكٍ
(حَلَّتْ) أَكْلَهَا لِأَنَّ الْحَرَكَةَ وَخُرُوجَ الدَّمِ لَا يَكُونَانِ إِلَّا مِنَ الْحَيِّ وَذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ إِنْ خَرَجَ الدَّمُ
وَلَمْ يَتَحَرَّكْ لَا يَحِلُّ (وَالْإِلَّا) أَيُّ وَإِنْ لَمْ يَتَحَرَّكْ أَوْ لَمْ يَخْرُجِ الدَّمُ (فَلَا) تَحِلُّ إِنْ لَمْ تُعْلَمَ حَيَاتُهُ وَقَتَّ
الذَّبْحِ. (وَإِنْ عَلِمَتْ) حَيَاتُهَا وَقَتَّ الذَّبْحِ (حَلَّتْ مُطْلَقًا) أَيُّ عَلَى كُلِّ حَالٍ“

(مجمع الأنهر: كتاب الذبائح / فصل، ج، ۲، ص، ۵۱۵، دار احیاء التراث العربی)

۲..... (صحيح البخاري: كتاب الاضاحي / باب قول النبي صلى الله عليه وسلم لأبي بردة: ضَحَّ
بِالْجَدْعِ مِنَ الْمَعَزِ، وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ، ج، ۷، ص، ۱۰۱، رقم الحديث، ۵۵۵۶، دار طوق
النجاة)

﴿ بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں ﴾

ترجمہ: ”میرے ماموں ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے عید کی نماز سے پہلے ہی قربانی کر لی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تمہاری بکری صرف گوشت کی بکری ہے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے پاس ایک سال سے کم عمر کا ایک بکری کا بچہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اسے ہی ذبح کر لو لیکن تمہارے بعد (اس کی قربانی) کسی اور کے لیے جائز نہیں ہوگی پھر فرمایا جو شخص نماز عید سے پہلے قربانی کر لیتا ہے وہ صرف اپنے کھانے کو جانور ذبح کرتا ہے اور جو عید کی نماز کے بعد قربانی کرے اس کی قربانی پوری ہوتی ہے اور وہ مسلمانوں کی سنت کو پالیتا ہے۔“

ہرن اور بکری سے پیدا شدہ کی قربانی کا حکم

ہرن نے بکری سے جفتی کی، اس سے بکرا (بچہ) کی پیدائش ہوئی اور وہ سال بھر کا ہو گیا، تو ایسی صورت میں بچہ بکرا کی قربانی درست ہے، یہ بچہ ماں کے حکم میں ہے اور ماں بکری ہے۔ بلا تعین قربانی کی وصیت بکری پر واقع ہوگی

اگر کسی نے وصیت کی کہ میری طرف سے قربانی کر دی جائے اور قربانی کا جانور بکری یا گائے وغیرہ ذکر نہ کیا اور نہ اس کا ثمن بیان کیا تو جائز ہے اور یہ وصیت بکری پر واقع ہوگی۔

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

”وَصَحَّ الْجَذْعُ.... (قَوْلُهُ مِنَ الضَّانِّ) هُوَ مَا لَهُ أَلِيَّةٌ مِّنْهُ، قَيْدٌ بِهِ لِأَنَّهُ لَا يَجُوزُ الْجَذْعُ مِنَ الْمَعَزِ وَغَيْرِهِ بِإِخْلَافٍ كَمَا فِي الْمَبْسُوطِ فَهَسْتَانِي“

(رد المحتار مع الدر المختار: كتاب الاضحية، ج، ۶، ص، ۳۲۱، دار الفكر، بيروت) ل.... ”وَلَوْ نَزَا ظَبِّي عَلَى شَاةٍ قَالَ عَامَّةُ الْمَشَائِخِ يَجُوزُ“

(حاشية الشلبي على تبیین الحقائق: كتاب التضحية، ج، ۶، ص، ۴۸۳، دار الكتب العلمية، بيروت) ”فَإِنْ كَانَ مُتَوَلِّدًا مِنَ الْوَحْشِيِّ وَالْإِنْسِيِّ فَالْعَبْرَةُ لِلْأُمَّ، فَإِنْ كَانَتْ أَهْلِيَّةً تَجُوزُ“

(الفتاوى الهندية: كتاب الاضحية/الباب الخامس، ج، ۵، ص، ۲۹۷، دار الفكر) ”وَالْمُتَوَلِّدُ بَيْنَ الْأَهْلِيِّ وَالْوَحْشِيِّ يَتَّبِعُ الْأُمَّ“

(الدر المختار مع رد المحتار: كتاب الاضحية، ج، ۶، ص، ۳۲۲، دار الفکت، بيروت)

ل.... ”وَلَوْ أَوْصَى بِأَنْ يُضْحَى ﴿ بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں ﴾

خلثی بکری کی قربانی کا حکم

خلثی بکری کی قربانی درست نہیں کیونکہ اس گوشت گلتا نہیں ہے۔ ۱۔

کٹی ہوئی زبان والی بکری کی قربانی

اگر بکری کی زبان کٹی ہوئی ہو تو اس کی قربانی جائز ہے بشرطیکہ اس کے کھانے میں خلل نہ آتا ہو، اگر چارہ کھانے میں خلل آتا ہو تو اس صورت میں اس قربانی درست نہیں۔ ۲۔

ایسی بکری کی قربانی جس کے دانت نہ ہوں

جس بکری کے دانت نہ ہوں اگر تو وہ چرتی اور کھانا کھا سکتی ہو تو اس کی قربانی درست ہے، ورنہ نہیں۔ ۳۔

بکری خریدنے کے وقت قربانی کی نیت کا نہ ہونا

اگر کسی شخص کی ملک میں ایک بکری ہو، پس اس نے نیت کی کہ میں اس کی قربانی کروں گا یا کسی نے ایک بکری خریدی مگر خریدنے کے وقت اس کی قربانی کرنے کی نیت نہ کی کہ اس کی

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

عَنْهُ وَلَمْ يُسَمَّ شَاةً وَلَا بَقْرَةً وَلَا غَيْرَ ذَلِكَ وَلَمْ يُبَيِّنِ الثَّمَنَ أَيْضًا جَازًا وَتَقَعُ عَلَى الشَّاةِ “ (الفتاویٰ الہندیہ: کتاب الاضحیۃ/الباب الخامس، ج، ۵، ص، ۲۹۷، دار الفکر) ۱۔۔۔۔۔ “لَا تَجُوزُ التُّضْحِيَةُ بِالشَّاةِ الْخُنْثِ”۔

خلثی یعنی جس میں زرمادہ دونوں کی علامت موجود ہو۔ عثمانی

(الفتاویٰ الہندیہ: کتاب الاضحیۃ/الباب الخامس، ج، ۵، ص، ۲۹۹، دار الفکر)

۲۔۔۔۔۔ “وَفِي الْيَتِيمَةِ كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ الْمَرْغِينَانِيِّ، وَلَوْ كَانَتْ الشَّاةُ مَقْطُوعَةَ اللِّسَانِ هَلْ تَجُوزُ التُّضْحِيَةُ بِهَا؟ فَقَالَ: نَعَمْ إِنْ كَانَ لَا يُخِلُّ بِالْإِعْتِلَافِ، وَإِنْ كَانَ يُخِلُّ بِهِ لَا تَجُوزُ التُّضْحِيَةُ بِهَا، كَذَا فِي التَّارُخَانِيَّةِ”۔

(الفتاویٰ الہندیہ: کتاب الاضحیۃ/الباب الخامس، ج، ۵، ص، ۲۹۸، دار الفکر)

۳۔۔۔۔۔ “مَا الْهَتْمَاءُ وَهِيَ الَّتِي لَا أَسْنَانَ لَهَا، فَإِنْ كَانَتْ تَرَعَى وَتَعْتَلِفُ جَارِثًا وَإِلَّا فَلَا، كَذَا فِي الْبَدَائِعِ. وَهُوَ الصَّحِيحُ، كَذَا فِي مُحِيطِ السَّرْحَسِيِّ”۔

(الفتاویٰ الہندیہ: کتاب الاضحیۃ/الباب الخامس، ج، ۵، ص، ۲۹۸، دار الفکر)

قربانی کروں تو اس پر قربانی واجب نہیں ہوگی، خواہ یہ شخص فقیر ہو یا غنی۔ ۱۔

سور کے دودھ سے پلنے والے بکری کے بچے کی قربانی

اگر کسی نے بکری کے بچے کی پرورش سور کے دودھ سے کی، اور وہ بڑا ہو گیا، پتے وغیرہ بھی کھاتا رہا تو اس صورت میں اس کی قربانی درست ہے کیونکہ پتوں سے اس دودھ کا اثر زائل ہو گیا۔ ۲۔

کتیا کا دودھ پینے والی بکری کی قربانی کا حکم

کتیا کا دودھ پینے والی بکری کی قربانی درست ہے۔ ۳۔

۱۔... "وَلَوْ مَلَكَ إِنْسَانٌ شَاةً فَتَوَى أَنْ يُضْحِيَ بِهَا، أَوْ اشْتَرَى شَاةً وَلَمْ يَتَوَّ الْأُضْحِيَّةَ وَقَتَّ الشَّرَاءَ ثُمَّ تَوَى بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ يُضْحِيَ بِهَا لَا تَجِبُ عَلَيْهِ سِوَاءُ كَانَ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا".

(الفتاویٰ العالمکیریہ کتاب الاضحیۃ/الباب الاول، ج، ۵، ص، ۲۹۱، دار الفکر)

"إِذَا اشْتَرَى شَاةً بِغَيْرِ نِيَّةِ الْأُضْحِيَّةِ، ثُمَّ تَوَى الْأُضْحِيَّةَ بَعْدَ الشَّرَاءِ لَمْ يَذْكَرْ هَذَا فِي ظَاهِرِ الرَّوَايَةِ، وَرَوَى الْحَسَنُ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى أَنَّهَا لَا تَصِيرُ أُضْحِيَّةً حَتَّى لَوْ بَاعَهَا يَجُوزُ بَيْعُهَا وَبِهِ نَأْخُذُ".

(الفتاویٰ الہندیہ: کتاب الاضحیۃ/الباب الثانی فی وُجُوبِ الْأُضْحِيَّةِ بِالنَّذْرِ وَمَا هُوَ لِي مَعْنَاهُ، ج، ۵، ص، ۲۹۱، دار الفکر)

۲۔... "وَلَا تَجُوزُ الْجَلَالَةُ وَهِيَ الَّتِي تَأْكُلُ الْعُدْرَةَ وَلَا تَأْكُلُ غَيْرَهَا، فَإِنْ كَانَتْ الْجَلَالَةُ إِبِلًا تُمْسِكُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا حَتَّى يَطِيبَ لَحْمُهَا وَالْبَقَرُ يُمْسِكُ عِشْرِينَ يَوْمًا وَالْغَنَمُ عَشْرَةَ أَيَّامٍ".

(الفتاویٰ الہندیہ: کتاب الاضحیۃ/الباب الخامس، ج، ۵، ص، ۲۹۸، دار الفکر)

"كَمَا حَلَّ أَكْلُ جَدِي غَدَى بِلَبَنِ خَنْزِيرٍ لِأَنَّ لَحْمَهُ لَا يَتَغَيَّرُ، وَمَا غَدَى بِهِ يَصِيرُ مُسْتَهْلَكًا لَا يَبْقَى لَهُ أَثَرٌ".

(الدر المختار مع رد المحتار: کتاب الحظر والاباحۃ، ج، ۶، ص، ۳۳۱، دار الفکر، بیروت)

(و کذا فی الفتاویٰ البزازیۃ علی هامش الفتاویٰ العالمکیریۃ، کتاب الصيد، الرابع فی السمک ما یؤکل وما لا یؤکل والجلالۃ، ج، ۶، ص، ۳۰۲، رشیدیہ)

(و کذا فی فتاویٰ قاضی خان عل هامش الفتاویٰ العالمکیریۃ، کتاب الصيد، الرابع فی السمک ما یؤکل وما لا یؤکل والجلالۃ، ج، ۳، ص، ۳۵۹، رشیدیہ)

۳۔... "وَتُحْبَسُ الْجَلَالَةُ حَتَّى يَذْهَبَ نَتْنُ لَحْمِهَا..... وَلَوْ أَكَلْتُ النَّجَاسَةَ وَغَيْرَهَا بِحَيْثُ لَمْ يَنْتِنِ لَحْمُهَا حَلَّتْ كَمَا حَلَّ أَكْلُ جَدِي غَدَى بِلَبَنِ خَنْزِيرٍ لِأَنَّ لَحْمَهُ لَا يَتَغَيَّرُ، وَمَا غَدَى بِهِ يَصِيرُ مُسْتَهْلَكًا لَا يَبْقَى لَهُ أَثَرٌ".

(الدر المختار مع رد المحتار: کتاب الحظر والاباحۃ، ج، ۶، ص، ۳۳۰، ۳۳۱، دار الفکر، بیروت)

بکری کی قربانی کا ایصالِ ثواب کرنے کا حکم

بکری کے ایصالِ ثواب کا حکم بیان کرنے سے پہلے ایصالِ ثواب سے متعلق چند معروضات پیش کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے، قرآن و حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض اعمال کا سبب مؤمن بندہ بنتا ہے، تو اس کو دنیاوی زندگی اور دنیا سے پردہ کر جانے کے بعد عالمِ برزخ میں موجود ہوتے ہوئے ان نیک اعمال کا سبب بننے کی وجہ سے ثواب پہنچتا رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بے پایاں نوازشات کی بدولت مسلمان کو مرنے کے بعد بھی (جبکہ وہ خود نیک عمل کرنے کے قابل نہیں رہتا) ثواب حاصل کرنے کے مختلف ذرائع فراہم کیے گئے ہیں۔ کئی روایات میں انسان کے دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد صدقہ جاریہ، ایسا علم جس سے نفع اٹھایا جائے اور نیک اولاد جو دعا کرے، ان تمام چیزوں کے ثواب ملتے رہنے کا ذکر ملتا ہے۔ چنانچہ حضرت عبدالرحمن رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

”إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ: إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ

جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ“۔^۱

ترجمہ: ”جب انسان مر جاتا ہے تو تین اعمال کے علاوہ تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں صدقہ جاریہ یا وہ علم جس سے نفع اٹھایا جائے یا نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی رہے۔“

رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ روایت میں تین اصولی چیزوں کا ذکر فرمایا کہ اس طرف توجہ مبذول کروائی ہے کہ اگر کوئی خوش نصیب انسان اپنی زندگی میں ان میں سے کوئی چیز چھوڑ کر دنیا سے چلا گیا تو اللہ اپنی رحمت کی بدولت اس عمل کا ثواب اسے مرنے کے بعد بھی پہنچاتے

۱..... (صحیح مسلم: کتاب الوصیۃ، باب مَا يَلْحَقُ الْإِنْسَانَ مِنَ الثَّوَابِ بَعْدَ وَفَاتِهِ،

ج، ۳، ص، ۱۲۵۵، رقم الحدیث، ۱۶۳۱، دار إحياء التراث العربی، بیروت)

رہیں گے۔

یہ بات ظاہر ہے کہ فوت ہونے والے لوگوں کا یہ عمل اپنا نہیں ہوتا لیکن چونکہ یہ نیک اعمال کا واسطہ اور ذریعہ بنے تھے، اس لئے ان چیزوں کا ثواب انہیں فوت ہونے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔

کئی احادیث میں اسلامی سرحدوں کی حفاظت اور کسی کو علم سکھانے کے نتیجہ میں اس پر عمل کئے جانے کے ثواب کے بھی مرنے کے بعد ملتے رہنے کا ذکر ملتا ہے۔

چنانچہ حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

”أَرْبَعٌ تَجْرِي عَلَيْهِمْ أَجُورُهُمْ بَعْدَ الْمَوْتِ: رَجُلٌ مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَرَجُلٌ عَلَّمَ عِلْمًا فَأَجْرُهُ يَجْرِي عَلَيْهِ مَا عَمِلَ بِهِ، وَرَجُلٌ أَجْرَى صَدَقَةً فَأَجْرُهَا يَجْرِي عَلَيْهِ مَا جَرَتْ عَلَيْهِمْ، وَرَجُلٌ تَرَكَ وَلَدًا صَالِحًا يَدْعُو لَهُ“ ۲

۱..... ”قَالَ الْعُلَمَاءُ مَعْنَى الْحَدِيثِ أَنَّ عَمَلَ الْمَيِّتِ يَنْقَطِعُ بِمَوْتِهِ وَيَنْقَطِعُ تَجَدُّدُ الثَّوَابِ لَهُ إِلَّا فِي هَذِهِ الْأَشْيَاءِ الثَّلَاثَةِ لِكَوْنِهِ كَانَ سَبَبًا فَإِنَّ الْوَلَدَ مِنْ كَسْبِهِ وَكَذَلِكَ الْعِلْمُ الَّذِي خَلَقَهُ مِنْ تَعْلِيمٍ أَوْ تَصْنِيفٍ وَكَذَلِكَ الصَّدَقَةُ الْجَارِيَةُ وَهِيَ الْوَقْفُ وَفِيهِ فَضِيلَةُ الزَّوْجِ لِرَجَاءِ وَلَدٍ صَالِحٍ وَقَدْ سَبَقَ بَيَانُ اخْتِلَافِ أَحْوَالِ النَّاسِ فِيهِ وَأَوْضَحْنَا ذَلِكَ فِي كِتَابِ النِّكَاحِ وَفِيهِ دَلِيلٌ لِصِحَّةِ أَصْلِ الْوَقْفِ وَعَظِيمٌ ثَوَابِهِ وَبَيَانٌ فَضِيلَةَ الْعِلْمِ وَالْحَقُّ عَلَى الْإِسْتِكْثَارِ مِنْهُ وَالتَّرغِيبُ فِي تَوْرِيثِهِ بِالتَّعْلِيمِ وَالتَّصْنِيفِ وَالْإِيضَاحِ وَأَنَّهُ يَنْبَغِي أَنْ يَخْتَارَ مِنَ الْعُلُومِ الْأَنْفَعِ فَالْأَنْفَعُ وَفِيهِ أَنْ الدُّعَاءَ يَصِلُ ثَوَابُهُ إِلَى الْمَيِّتِ وَكَذَلِكَ الصَّدَقَةُ وَهُمَا مُجْمَعٌ عَلَيْهِمَا وَكَذَلِكَ قَضَاءُ الدَّيْنِ كَمَا سَبَقَ“.

(شرح النووي: كتاب الوصية/باب ما يلحق الإنسان من الثواب بعد وفاته، ج، ۱، ص، ۸۵، تحت رقم الحديث، ۱۶۳۱، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

۲..... (مسند أحمد: ج، ۳۶، ص، ۶۵۵، رقم الحديث، ۲۲۳۱۸، مؤسسة الرسالة) في حاشية مسند أحمد:

صحيح لغيره، وهذا اسناد ضعيف لابهام الراوي له عن أبي امامة، وابن لهيعة، وهو عبد الله الحضرمي المصري ساء الحفظ، لكن رواية عبد الله بن المبارك عنه ارتضاها بعض العلم. قال المنذري:

﴿بقية حاشية اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

ترجمہ: ”چار طرح کے کام ایسے ہیں، کہ ان پر انسان کو مرنے کے بعد برابر ثواب ملتا رہتا ہے، ایک تو وہ آدمی ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں پہرہ دینے کی حالت میں مر گیا، اور دوسرا وہ شخص ہے کہ جس نے کسی کو علم سکھایا تو سکھانے والے کو اس کا اجر برابر ملتا رہے گا جب تک اس علم پر عمل کیا جاتا رہے گا، اور تیسرا آدمی وہ ہے کہ جس نے کوئی صدقہ جاریہ کیا تو اس صدقہ کا ثواب اس کے جاری رہنے تک اس کو ملتا رہے گا، اور چوتھا وہ شخص ہے کہ جس نے نیک اولاد چھوڑی اور وہ اس کے لئے دعا کرتی رہے۔“

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

”سَبْعٌ يَجْرِي لِلْعَبْدِ أَجْرُهُنَّ بَعْدَ مَوْتِهِ وَهُوَ فِي قَبْرِهِ: مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا، أَوْ أَكْرَى نَهْرًا، أَوْ حَفَرَ بَيْتًا، أَوْ غَرَسَ نَخْلًا، أَوْ بَنَى مَسْجِدًا، أَوْ تَرَكَ وَلَدًا يَسْتَغْفِرُ لَهُ بَعْدَ مَوْتِهِ، أَوْ وَرَثٌ مُصْحَفًا“۔

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

رَوَاهُ الْإِمَامُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّازُ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ وَهُوَ صَحِيحٌ مَفْرُقًا مِنْ حَدِيثٍ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ“.

(الترغيب والترهيب: الترغيب في نشر العلم والدلالة على الخير، ج، ۱، ص، ۶۹، دار الكتب العلمية) وقال الهيثمي:

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ وَالْبَزَّازُ، وَفِيهِ ابْنُ لَهْيَعَةَ وَرَجُلٌ لَمْ يُسَمَّ.

(مجمع الزوائد: بَابُ فِيمَنْ سَنَّ خَيْرًا أَوْ غَيْرَهُ أَوْ دَعَا إِلَى هُدًى، ج، ۱، ص، ۱۶۷، تحت رقم الحديث، ۶۷۸، مكتبة القدسي، القاهرة)

..... (المصاحف لابن داود: فصل توريث المصاحف، ج، ۱، ص، ۲۳، الفاروق الحديثية، مصر)

قال المنذري: رَوَاهُ الْبَزَّازُ وَأَبُو نَعِيمٍ فِي الْجَلِيَّةِ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ قَتَادَةَ تَفْرُدُ بِهِ أَبُو نَعِيمٍ عَنِ الْعَزْرَمِيِّ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَزْرَمِيُّ ضَعِيفٌ غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ تَقَدَّمَ مَا يَشْهَدُ لِبَعْضِهِ وَهُمَا يَعْنِي هَذَا الْحَدِيثَ وَالْحَدِيثَ الَّذِي ذَكَرَهُ قَبْلَهُ لَا يَخَالِفَانِ الْحَدِيثَ الصَّحِيحَ.

(الترغيب والترهيب: كتاب العلم الترغيب في العلم وطلبه وتعلمه وتعليمه وما جاء في فضل العلماء والمتعلمين، ج، ۱، ص، ۵۳، تحت رقم الحديث، ۱۱۳، دار الكتب العلمية، بيروت)

وقال الهيثمي: رَوَاهُ الْبَزَّازُ، وَفِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَزْرَمِيُّ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

﴿ بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں ﴾

ترجمہ: ”سات کام ایسے ہیں کہ ان کا ثواب مومن بندے کو اس کے مرنے کے بعد جب کہ وہ قبر میں ہوتا ہے برابر ملتا رہتا ہے، ایک ان میں سے وہ علم دین ہے جو کسی کو سکھایا، دوسرے وہ نہر ہے جس کو اس نے تیار کیا (جس سے لوگ اپنی ضروریات پوری کرتے ہیں) تیسرے وہ کنواں ہے جو کھدوایا، چوتھے وہ درخت ہے جو اس نے (لوگوں کے نفع کے لئے) بویا (تاکہ اس کے پھل، لکڑی یا سائے وغیرہ سے لوگ نفع اٹھائیں) پانچویں وہ مسجد ہے جو اس نے تعمیر کروائی، چھٹے وہ اولاد ہے جو کسی نے چھوڑی اور وہ اس کے مرنے کے بعد اس کے لئے استغفار کرتی رہی، ساتویں قرآن مجید کا وہ نسخہ ہے کہ جو دوسرے کے لئے وراثت میں چھوڑا۔“

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ:

”مَنْ حَفَرَ مَاءً لَمْ يَشْرَبْ مِنْهُ كَبِدَ حَرَّى مِنْ جَنٍّ وَلَا إِنْسٍ وَلَا سَبْعٍ وَلَا طَائِرٍ إِلَّا آجَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ بَنَى مَسْجِدًا كَمَفْحَصِ قَطَاةٍ، أَوْ أَصْغَرَ مِنْهُ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ“۔

ترجمہ: ”جو شخص پانی کا انتظام کر جائے، تو جو بھی جاندار پیا سا خواہ انسان ہو یا جن یا درندہ یا پرندہ اس سے پانی پیے گا تو قیامت تک مرنے والے کو ثواب ہوتا رہے

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

(مجمع الزوائد: باب فِيمَنْ سَنَّ خَيْرًا أَوْ غَيْرَهُ أَوْ دَعَا إِلَى هُدًى، ج، ۱، ص، ۱۶۷، تحت رقم الحديث، ۷۶۹، مكتبة القدس، القاهرة) وقال الالباني:

حسن. (الجامع الصغير وزيادته، تحت رقم الحديث، ۵۹۱۵)

ل..... (خريج الأحاديث المرفوعة المسندة في كتاب التاريخ الكبير للبخاري: ج، ۱، ص، ۶۲۰، مكتبة الرشد، الرياض)

قال المنذري:

رواه ابن خزيمة في صحيحه وروى ابن ماجه منه ذكر المسجد فقط بإسناد صحيح.

(الترغيب والترهيب، ج، ۱، ص، ۱۲۰، تحت رقم الحديث، ۴۱۷، دار الكتب العلمية، بيروت)

گا، اور جس نے (اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے) مسجد بنائی
(اگرچہ) قطاء (کبوتر کی ایک قسم) کے انڈے دینے کے گڑھے کے برابر یا اس
سے بھی چھوٹی کیوں نہ ہو، اُس کا جنت میں اللہ تعالیٰ گھر بنائیں گے۔
روایات میں درخت، پودا لگانے کے عمل کو بھی صدقہ جاریہ میں شمار کیا گیا ہے۔
چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

”دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَىٰ أُمِّ مَعْبَدٍ حَائِطًا، فَقَالَ: يَا أُمَّ
مَعْبَدٍ، مَنْ غَرَسَ هَذَا النَّخْلَ؟ أَمْسَلِمٌ أَمْ كَافِرٌ؟ فَقَالَتْ: بَلْ مُسَلِمٌ،
قَالَ: فَلَا يَغْرِسُ الْمُسَلِمُ غَرْسًا، فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ، وَلَا دَابَّةٌ، وَلَا
طَيْرٌ، إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ“^۱۔

ترجمہ: ”نبی کریم ﷺ نے ام معبد کے پاس باغ میں تشریف لے گئے تو فرمایا
اے ام معبد! یہ کھجور کا درخت مسلمان نے لگایا ہے یا کافر نے۔ اس نے کہا
مسلمان نے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی مسلمان بھی کوئی پودا لگائے اور اس
سے انسان اور چوپائے اور پرندے جو بھی کھائیں تو اس لگانے والے کے لئے
قیامت کے دن تک صدقہ کا ثواب ہوگا۔“

اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی مروی ہے کہ:

”لَا يَغْرِسُ رَجُلٌ مُسَلِمٌ غَرْسًا، وَلَا زَرْعًا، فَيَأْكُلُ مِنْهُ سَبْعٌ أَوْ طَائِرٌ أَوْ
شَيْءٌ، إِلَّا كَانَ لَهُ فِيهِ أَجْرٌ، وَقَالَ ابْنُ أَبِي خَلْفٍ: طَائِرٌ شَيْءٌ“^۲۔
ترجمہ: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا پودا لگانے والا کوئی ایسا

۱.... (صحیح مسلم: کتاب المساقاة/باب فصل الغرس والزرع، ج، ۳، ص، ۱۱۸۸، رقم الحدیث،

۱۵۵۲، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

۲.... (صحیح مسلم: کتاب المساقاة/باب فصل الغرس والزرع، ج، ۳، ص، ۱۱۸۹، رقم الحدیث،

۱۵۵۲، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

مسلمان نہیں اور کھیتی کرنے والا کہ اس سے درندے یا پرندے یا اور کوئی کھائے مگر یہ کہ اس میں اس لگانے والے کے لئے ثواب ہوگا“

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

”مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا إِلَّا كَانَ مَا أَكَلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ، وَمَا سُْرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ، وَمَا أَكَلَ السَّبْعُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ، وَمَا أَكَلَتِ الطَّيْرُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ، وَلَا يَرَزُّهُ أَحَدٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ“۔^۱

ترجمہ: ”جس مسلمان نے کوئی پودا لگایا تو اس درخت سے جو کھایا گیا وہ اس کے لئے صدقہ ہے جو اس سے چوری کیا گیا وہ بھی اس کے لئے صدقہ ہے اور جو درندوں نے کھایا وہ بھی اس کے لئے صدقہ ہے اور کوئی اسے کم نہیں کرے گا مگر وہ اس پودا لگانے والے کے لئے صدقہ کا ثواب ہوگا“۔

بہر حال مذکورہ روایات سے معلوم ہوا کہ بعض اعمال کا ثواب انسان کو مرنے کا بعد بھی ملتا رہتا ہے۔ یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ صدقہ جاریہ کی جو صورتیں احادیث میں بیان کی گئی ہیں، کیا ان میں سے کوئی عمل اختیار کر کے دوسرے کو بھی اُس کا ایصال ثواب کیا جاسکتا ہے؟ تو اس جواب یہ ہے کہ شرعی طور پر اس کی اجازت ہے۔ حدیث میں اس کی دلیل موجود ہے۔ چنانچہ حضرت سعد بن عبادہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی سے عرض کیا کہ:

”إِنَّ أُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ، فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟، قَالَ: الْمَاءُ، قَالَ: فَحَفَرَ بَيْتًا، وَقَالَ: هَذِهِ لِأُمِّ سَعْدٍ“۔^۲

ترجمہ: ”یا رسول اللہ ﷺ میری ماں کا انتقال ہو گیا ہے اس کے ایصال ثواب کی

۱.... (صحیح مسلم: کتاب المساقاة/باب فصل الغرس والزرع، ج، ۳، ص، ۱۱۸۸، رقم الحدیث،

۱۵۵۲، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

۲.... (سنن ابی داؤد: کتاب الزکوة/باب فی فضل سقی الماء، ج، ۲، ص، ۱۳۰، رقم الحدیث،

۱۶۸۱، المكتبة العصرية، صیدا، بیروت)

غرض سے کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا پانی، راوی کا بیان ہے کہ حضرت سعدؓ نے ایک کنواں کھدوایا اور کہا یہ ام سعد کے (ایصالِ ثواب کے) لئے ہے۔“
مذکورہ روایت سے معلوم ہوا کہ صدقہ جاریہ والے عمل کا کسی دوسرے کو بھی ایصالِ ثواب کرنا درست ہے۔

احادیث سے جس طرح دوسرے ذرائع سے ایصال کرنے کا ثبوت ملتا ہے اسی طرح مالی عبادات کے ذریعہ ایصالِ ثواب کرنے کا ثبوت بھی ملتا ہے۔
(۱)..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

”أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَبِي مَاتَ وَتَرَكَ

مَالًا، وَلَمْ يُوصِ، فَهَلْ يُكْفَرُ عَنْهُ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ“ ۲۔

ترجمہ: ”ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ میرا باپ فوت ہو گیا ہے اور

اس نے مال چھوڑا ہے لیکن وصیت نہیں کی تو اگر میں اس کی طرف سے صدقہ

کروں تو اس کے گناہ معاف کئے جائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔“

مذکورہ روایت سے معلوم ہوا کہ زندہ شخص مرنے والے شخص کے لئے صدقہ کے ذریعے ایصالِ ثواب کر سکتا ہے اور ایصالِ ثواب سے مرحوم کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ مزید برآں اس حدیث سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ اس مرنے والے شخص نے صدقہ کی کوئی وصیت

۱..... ”(وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عِبَادَةَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّ سَعْدٍ أَرَادَتْ بِنَفْسِهِ (مَاتَتْ، فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟) أَيُّ لِرُوحِهَا (قَالَ: الْمَاءُ) إِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ أَفْضَلَ لِأَنَّهُ أَعْمُ نَفْعًا فِي الْأُمُورِ الدُّنْيَوِيَّةِ وَالْدُّنْيَوِيَّةِ خُصُوصًا فِي بِلَدِكَ الْبِلَادِ الْحَارَّةِ، وَلِذَلِكَ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى بِقَوْلِهِ (وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا) كَذَا ذَكَرَهُ الطَّبِيُّ، وَفِي الْأَزْهَارِ: الْأَفْضَلِيَّةُ مِنَ الْأُمُورِ النَّسَبِيَّةِ، وَكَانَ هُنَاكَ أَفْضَلُ لِشِدَّةِ الْحَرِّ وَالْحَاجَةِ وَقِلَّةِ الْمَاءِ (فَحَفَرَ) أَيُّ سَعْدٍ، وَفِي نُسْخَةٍ صَحِيحَةٍ قَالَ أَيُّ الرَّاوي: عَنْ سَعْدٍ، فَحَفَرَ (بَثْرًا) بِالْهَمْزِ وَيُبَدَّلُ (وَقَالَ) أَيُّ سَعْدٍ (هَذِهِ) أَيُّ هَذِهِ الْبَثْرُ صَدَقَةٌ“

(مرقاۃ لمفاتیح: کتاب الزکاة/باب فضل الصدقة، ۴، ص ۱۳۴۲، دار الفکر، بیروت، لبنان)

۲..... (صحیح مسلم: کتاب الوصیة/باب وُصُولِ ثَوَابِ الصَّدَقَاتِ إِلَى الْمَيِّتِ، ج ۳، ص ۱۲۵۳،

رقم الحدیث، ۱۶۳۰، دار إحياء التراث العربی، بیروت)

بھی نہیں کی تھی۔ لہذا شرعی اصولوں کے مطابق وصیت نہ ہونے کی وجہ سے مرنے والے آدمی کا مال وارثوں کی ملکیت بن گیا تھا۔

جس سے معلوم ہوا کہ آدمی اپنے ذاتی مال سے صدقہ کر کے دوسرے کو ایصالِ ثواب کر سکتا ہے۔

(۲)..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ:

”أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أُمَّيْ افْتُلِتَتْ نَفْسَهَا وَلَمْ تُوصِ، وَأَظْنُهَا لَوْ تَكَلَّمْتُ تَصَدَّقْتُ، أَفَلَهَا أَجْرٌ، إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ“۔

ترجمہ: ”ایک آدمی نبیؐ کے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ میری والدہ بغیر وصیت کے فوت ہو گئی ہے اور میرا گمان ہے اگر وہ بات کرتی تو وہ صدقہ کرتی اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو اس کو ثواب ہو جائے گا آپؐ نے فرمایا ہاں۔“

اس شخص کو اپنی ماں کے نیک اعمال میں شوق و رغبت دیکھ کر اندازہ ہو گیا تھا کہ اگر ان کو موقع دستیاب ہوتا تو وہ صدقہ کرتیں۔ اس لئے انہوں نے اپنی ماں کے پسندیدہ کام کے مطابق ان کو ایصالِ ثواب کرنے کا سوال کیا، جبکہ اس کی کوئی وصیت بھی انہوں نے نہیں کی تھی۔

(۳)..... امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ عبد الرحمن بن ابی عمرہ سے روایت ہے کہ:

”أَنَّ أُمَّهُ أَرَادَتْ أَنْ تُوصِيَ ثُمَّ أَخْرَتْ ذَلِكَ إِلَيَّ أَنْ تُصَبِّحَ فَهَلَكْتُ، وَقَدْ كَانَتْ هَمَّتْ بِأَنْ تُعْتِقَ. فَقَالَ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ: فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ: أَيَنْفَعُهَا أَنْ أُعْتِقَ عَنْهَا؟ فَقَالَ الْقَاسِمُ: إِنْ سَعَدَ بَنُ عَبَادَةَ قَالَ“

۱..... (صحیح مسلم: کتاب الزکاة، بابُ وُضُوعِ ثَوَابِ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ إِلَيْهِ، ج، ۲، ص، ۶۹۶، رقم الحدیث، ۱۰۰۳، دار إحياء التراث العربی، بیروت)

۲..... ”لما علم من حرصها على الخير ومن رغبتها في الوصية“.

(تنوير الحوالک شرح موطأ مالک: ص، ۲، ص، ۱۳۰، تحت رقم الحدیث، ۱۳۵۱، المكتبة التجارية الكبرى، مصر)

لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أُمَّيْ هَلَكْتُ. فَهَلْ يَنْفَعُهَا أَنْ أُعْتِقَ عَنْهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ“ ۱۔
 ”ترجمہ: ”ان کی ماں نے وصیت کرنے کا ارادہ کیا پھر صبح تک دیر کی رات کو مر گئیں اور ان کا قصد غلام آزاد کرنے کا تھا عبدالرحمن نے کہا میں نے قاسم بن محمد سے پوچھا اگر میں اپنی ماں کی طرف سے آزاد کروں تو ان کو کچھ فائدہ ہوگا قاسم نے کہا سعد بن عبادہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ میری ماں مر گئی اگر میں اس کی طرف سے آزاد کروں کیا اس کو فائدہ ہوگا آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔“

(۴)..... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ:

”مَاكَ رَجُلٌ، فَغَسَلْنَاهُ، وَكَفَّنَاهُ، وَحَنَطْنَاهُ، وَوَضَعْنَاهُ لِرَسُولِ اللَّهِ حَيْثُ تُوَضَعُ الْجَنَائِزُ عِنْدَ مَقَامِ جِبْرِيلَ ثُمَّ آذَنَّا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ، فَجَاءَ مَعَنَا خُطْبَى، ثُمَّ قَالَ: لَعَلَّ عَلَى صَاحِبِكُمْ دَيْنًا؟ قَالُوا: نَعَمْ، دِينَارَانِ فَتَخَلَّفَ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِمَّنْ يُقَالُ لَهُ أَبُو قَتَادَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هُمَا عَلَيَّ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: هُمَا عَلَيْكَ وَفِي مَالِكَ وَالْمَيْتِ مِنْهُمَا بَرِيءٌ فَقَالَ: نَعَمْ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَقِيَ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ: مَا صَنَعْتَ الدِّينَارَانِ؟ حَتَّى كَانَ آخِرَ ذَلِكَ قَالَ: قَدْ قَضَيْتُهُمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: الْآنَ حِينَ بَرَدَتْ عَلَيْهِ جِلْدُهُ“ ۲۔
 ”ترجمہ: ”ایک شخص فوت ہو گیا، ہم نے اسے غسل دے کر اور کفن وغیرہ پہنا کر تیار

۱.... (موطأ مالک: کتاب العتاق والولاء، باب عتق الحي عن الميت، ج، ۵، ص، ۱۳۲، رقم الحديث، ۲۸۸۷، مؤسسة زايد بن سلطان آل نهيان للأعمال الخيرية والإنسانية، أبو ظبي)
 ۲.... (المستدرک على الصحيحين: كتاب البيوع: ج، ۲، ص، ۶۶، رقم الحديث، ۲۳۳۶، دار الكتب العلمية، بيروت)

کر کے مقام جبریل کے پاس جہاں جنازے رکھے جاتے ہیں وہاں رکھ دیا، پھر ہم نے رسول اللہ کو اس کی نماز جنازہ پڑھنے کے لئے بلایا آپ ہمارے ساتھ پیدل چلتے ہوئے تشریف لے آئے، آپ (ﷺ) نے فرمایا: شاید کہ تمہارے اس ساتھی کے ذمے کچھ قرضہ ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب دیا: جی ہاں! دو دینار ہیں، آپ پیچھے ہٹ گئے، ابو قتادہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ وہ دو درہم میں ادا کروں گا تو رسول اللہ نے فرمایا: وہ دونوں درہم اب تیرے ہی ذمہ ہے اور تیرے ہی مال سے دیئے جائیں گے اور میت اس سے بری ہے۔ ابو قتادہ نے کہا ٹھیک ہے پھر آپ نے اس کی جنازہ پڑھائی، اس کے بعد جب بھی ابو قتادہ کی آپ سے ملاقات ہوتی آپ اس سے ان دو دیناروں کے متعلق پوچھتے حتیٰ کہ ابو قتادہ نے یہ بتا دیا کہ میں نے اس کے دو درہم ادا کر دیئے ہیں تو آپ نے اس سے پوچھنا چھوڑ دیا اور فرمایا: اب اس کی جلد (یعنی جسم) کو ٹھنڈک پہنچی ہے۔

بہر حال مذکورہ روایات سے معلوم ہوا کہ مالی عبادات کا ایصال ثواب بھی کیا جاسکتا ہے۔ قربانی بھی مالی عبادت ہے، اور اس کے ذریعہ ایصال ثواب کرنا جائز ہے اور رسول اللہ نے اپنی امت کی طرف سے قربانی فرمائی ہے۔ ذیل میں چند روایات ذکر کی جاتی ہیں۔

(۱)..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ:

”أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنٍ يَطَأُ فِي سَوَادٍ، وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ، وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ، فَأَتَى بِهِ لِيُضْحِيَ بِهِ، فَقَالَ لَهَا: يَا عَائِشَةُ، هَلْمِي الْمُدِيَةَ، ثُمَّ قَالَ: اشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ، فَفَعَلْتُ: ثُمَّ أَخَذَهَا، وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ، ثُمَّ ذَبَحَهُ، ثُمَّ قَالَ: بِاسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ، وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ، ثُمَّ ضَحَى بِهِ“۔

..... (صحیح مسلم: کتاب الاضاحی/باب استحباب الضحیة، وذبحها مباشرة بلا توكيل، والتسمية والتكبير، ج، ۳، ص، ۱۵۵۷، رقم الحديث، ۱۹۶۷، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسا سینگ والا دنبہ لانے کا حکم فرمایا کہ جو سیاہی میں چلتا ہو اور سیاہی میں ہاتھ ہو اور سیاہی میں دیکھتا ہو اور ایسا ہی دنبہ آپ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تاکہ آپ ﷺ اس کی قربانی کریں آپ ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا اے عائشہ چھری لاؤ پھر آپ ﷺ نے چھری پکڑی اور دہنے کو پکڑ کر اسے لٹا دیا پھر اسے ذبح فرما دیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا (بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ) اے اللہ محمد کی طرف سے اور محمد کی آل کی طرف سے اور محمد کی امت کی طرف سے یہ قربانی قبول فرما پھر آپ ﷺ نے اسی طرح قربانی فرمائی۔“

مذکورہ حدیث سے چند باتیں معلوم ہوئیں جنہیں سپردِ قلم کیا جاتا ہے۔

(۱)..... قربانی کے ذریعہ ایصالِ ثواب کرنا جائز ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو ایصالِ ثواب کرنے کے لئے یہ قربانی فرمائی۔

(ب)..... ایصالِ ثواب کے عمل سے ایصالِ ثواب کرنے والے کو بھی اجر دیا جاتا ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس قربانی کو اپنی طرف سے قبول کرنے کی بھی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔“

(ج)..... ایک عمل سے تمام مسلمانوں کو ثواب پہنچایا جاسکتا ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے پوری امت کو ایک قربانی میں شامل فرمایا۔

(د)..... ایصالِ ثواب زندہ اور مردہ دونوں قسم کے مومنین کو کیا جاسکتا ہے، کیونکہ امام الانبیاء جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنی پوری امت کی طرف سے قربانی فرمائی۔

(۲)..... حضرت عائشہ یا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ:

”أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ اشْتَرَى كَبْشَيْنِ عَظِيمَيْنِ، سَمِيْنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ، مَوْجُوْتَيْنِ فَيَذْبَحُ

أَحَدُهُمَا عَنْ أُمَّتِهِ مِمَّنْ شَهِدَ بِالتَّوْحِيدِ، وَشَهِدَ لَهُ بِالبَّلَاحِ، وَذَبَحَ
 الْآخَرَ عَنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَآلِ مُحَمَّدٍ ۱۔
 ترجمہ: ”نبی ﷺ جب قربانی کا ارادہ فرماتے تو دو مینڈھے خریدتے جو خوب
 موٹے تازے، صحت مند، سینگدار، خوب صورت اور خصی ہوتے تھے اور ان میں
 سے ایک اپنی امت کے ان لوگوں کی طرف سے ذبح فرماتے جو توحید کے اقرار پر
 قائم ہوئے اور اس بات کی گواہی دیتے ہوں کہ نبی ﷺ نے پیغام الہی پہنچا دیا
 اور دوسرا جانور محمد ﷺ و آل محمد ﷺ کی طرف سے قربان کرتے تھے۔“

(۳)..... حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ:

”ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَيْنِ أَقْرَيْنِ
 أَمْلَحَيْنِ مُوجَّأَيْنِ، فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ: إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلدِّي فَطَرَ
 السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَلَى مِثْلِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا، وَمَا أَنَا مِنَ
 الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
 لَا شَرِيكَ لَهُ، وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، اللَّهُمَّ مِنْكَ
 وَلَكَ، وَعَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمَّتِهِ بِاسْمِ اللَّهِ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ ذَبَحَ“ ۲۔

ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن دو مینڈھے خصی سینگوں والے اور
 چتکبرے ذبح فرمائے۔ بوقت ذبح آپ نے اس کو قبلہ رخ کیا اور فرمایا میں اپنا
 رخ اس ذات کی طرف کرتا ہوں جس نے زمین و آسمان کی تخلیق فرمائی اور یہ کہ
 میں پوری یکسوئی کے ساتھ دین ابراہیم پر قائم ہوں۔ اور میں شرک کرنے والوں
 میں سے نہیں ہوں۔ اور بلاشبہ میری نماز اور میری تمام عبادتیں اور میرا جینا مرنا

۱..... (مسند احمد: ج، ۴۳، ص، ۶۶، رقم الحدیث، ۲۵۸۸۶، مؤسسة الرسالة)

۲..... (سنن أبي داود: كتاب الضحايا/باب ما يستحب عن الضحايا، ج، ۳، ص، ۹۵، رقم الحدیث،
 ۲۷۹۵، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

سب اللہ رب العالمین کے لئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں حکم کی اطاعت کرنے والوں میں سے ہوں۔ اے اللہ! یہ قربانی تیری ہی عطا سے ہے اور تیری ہی رضا کے لئے ہے محمد کی طرف سے اور اس کی امت کی طرف سے اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ اس کے بعد آپ نے اس کو ذبح فرمایا۔

(۴)..... حضرت عبداللہ بن ہشام سے روایت ہے کہ:

”وَكَانَ قَدْ أُذْرِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ بِنْتُ حُمَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، بَايِعْهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ صَغِيرٌ فَمَسَحَ رَأْسَهُ، وَدَعَا لَهُ، وَكَانَ يُضْحِي بِالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ عَنْ جَمِيعِ أَهْلِهِ“^۱۔

ترجمہ: ”انہوں نے نبی کریم ﷺ کا زمانہ پایا تھا اور ان کی ماں زینب بن حمیدان کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کیا اے رسول اللہ ﷺ اس سے بیعت لے لیجئے آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ابھی چھوٹا ہے، پھر آپ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لئے دعا فرمائی اور اپنے تمام گھر والوں کی طرف سے ایک بکری قربانی کیا کرتے تھے۔“

احناف کے نزدیک مذکورہ روایت کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے تمام گھر والوں کو ایک بکری کے ثواب میں شریک بایا کرتے تھے، اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایک سے زیادہ افراد کی واجب قربانی ایک بکری کے ذریعہ ادا فرمایا کرتے تھے، کیونکہ ایک بکری میں ایک ہی شخص کی طرف سے ہی قربانی کا ہونا مروی ہے۔^۲

۱..... (صحیح البخاری: کتاب الأحکام/باب بیعة الصغیر، ج، ۹، ص، ۹، رقم الحدیث، ۷۲۱۰)۔
 ۲..... ”قلت: هذا لا يدل على وقوعه من الجماعة، بل معناه أنه كان يضحي ويجعل ثوابه هبة لأهل بيته كما ذكرناه آنفا“۔ (البنایة شرح الهللية: کتاب الاضحیة، ج، ۱۲، ص، ۱۶، دار الکتب العلمیة)

مذکورہ روایات سے معلوم ہوا کہ قربانی کے ذریعہ ایصالِ ثواب کرنا درست ہے، خواہ وہ بکری یا گائے یا دوسرے قربانی والے جانور ہوں۔

بکری کا پیشاب ناپاک ہے

پیشاب خواہ بکری کا ہو یا کسی اور جانور کا، انسان کے پیشاب کی طرح مطلقاً نجس ہیں، رسول اللہ ﷺ نے بدو کے پیشاب کرنے پر پانی بہانے کا حکم فرمایا تھا۔

چنانچہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ:

”جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي طَائِفَةِ الْمَسْجِدِ، فَزَجَرَهُ النَّاسُ، فَنَهَاهُمْ النَّبِيُّ فَلَمَّا قَضَى بَوْلَهُ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِذُنُوبٍ مِنْ مَاءٍ فَأَهْرِيْقَ عَلَيْهِ“۔^۱

ترجمہ: ایک دیہاتی شخص آیا اور اس نے مسجد کے ایک کونے میں پیشاب کر دیا۔

لوگوں نے اس کو منع کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں روک دیا۔ جب وہ

پیشاب کر کے فارغ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (کے پیشاب) پر ایک

ڈول پانی بہانے کا حکم دیا۔ چنانچہ بہا دیا گیا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ:

”مَرَّ النَّبِيُّ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ مِنْ كَبِيرٍ ثُمَّ

قَالَ: بَلَىٰ أَمَا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَسْعَىٰ بِالنَّمِيمَةِ، وَأَمَا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا

يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ قَالَ: ثُمَّ أَخَذَ عُوْدًا رَطْبًا، فَكَسَرَهُ بِاِثْنَيْنِ، ثُمَّ غَرَزَ

كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى قَبْرِ، ثُمَّ قَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَبْسَا“۔^۲

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر دو قبروں پر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

۱.... (صحیح البخاری: کتاب الوضوء/باب: يُهْرِيقُ الْمَاءَ عَلَى الْبَوْلِ، ج، ۱، ص، ۵۴، رقم الحدیث،

۲۲۱، دار طوق النجاة)

۲.... (صحیح البخاری: کتاب الجنائز/باب: عَذَابُ الْقَبْرِ مِنَ الْغَيْبَةِ وَالْبَوْلِ، ج، ۲، ص، ۹۹، رقم

الحدیث، ۱۳۷۸، دار طوق النجاة)

فرمایا کہ ان دونوں کے مردوں پر عذاب ہو رہا ہے اور یہ بھی نہیں کہ کسی بڑی اہم بات پر ہو رہا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں! ان میں ایک شخص تو چغل خوری کیا کرتا تھا اور دوسرا پیشاب سے بچنے کے لیے احتیاط نہیں کرتا تھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہری ٹہنی لی اور اس کے دو ٹکڑے کر کے دونوں کی قبروں پر گاڑ دیا اور فرمایا کہ شاید جب تک یہ خشک نہ ہوں ان کا عذاب کم ہو جائے۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”أَكْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ“۔

ترجمہ: ”عذابِ قبر عموماً پیشاب (میں احتیاط نہ کرنے) کی وجہ سے ہوتا ہے۔“

حضرت عبدالرحمن بن حسنہ فرماتے ہیں کہ:

”انطلقتُ أنا وعمرو بن العاصِ، فخرج علينا رسولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عليه وسلّمَ وبِيدِهِ دَرَقَةٌ، أو شِبِيَةٌ بِالدَّرَقَةِ، فاستترَ بِهَا فَبَالَ وَهُوَ جَالِسٌ، فَقُلْتُ لِصَاحِبِي: أَلَا تَرَى إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَبُولُ كَمَا تَبُولُ الْمَرْأَةُ، قَالَ: فَاتَانَا، فَقَالَ: أَلَا تَدْرُونَ مَا لَقِيَ صَاحِبُ بَنِي إِسْرَائِيلَ. كَانَ إِذَا أَصَابَ أَحَدًا شَيْءٌ مِنَ الْبَوْلِ قَرَضَهُ بِالْمِقْرَاضِ قَالَ: فَنَهَاهُمْ عَنْ ذَلِكَ فَعَذَّبَ فِي قَبْرِهِ“۔^۱

ترجمہ: ”میں اور عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما اٹھے چل رہے تھے کہ رسول اللہ

ﷺ بھی ہمارے ساتھ آئے۔ آپ ﷺ کے ہاتھ میں چمڑے کی بنی ہوئی ایک

ڈھال یا اس جیسی کوئی اور چیز تھی، آپ ﷺ نے اس کے ساتھ پردہ کیا اور بیٹھ کر

پیشاب کیا، میں نے اپنے ساتھی سے کہا: تم دیکھ رہے ہو! رسول اللہ ﷺ عورتوں

۱.... (المستدرک للحاکم: کتاب الطہارۃ، ج، ۱، ص، ۲۹۳، رقم الحدیث، ۶۵۳،)

۲.... (المستدرک للحاکم: کتاب الطہارۃ، ج، ۱، ص، ۲۹۲، رقم الحدیث، ۶۵۷،)

کی طرح بیٹھ کر (یعنی بالکل زمین کے ساتھ چپک کر) پیشاب کر رہے ہیں۔ عبد الرحمن کہتے ہیں: پھر آپ ہمارے پاس تشریف لے آئے اور حضور ﷺ نے فرمایا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص کے جسم پر پیشاب کے کچھ چھینٹے پڑ گئے تھے، اس کو قینچی سے کاٹنے کا حکم دیا گیا تو اس نے منع کر دیا (اس کی پاداش میں) اسے قبر میں عذاب دیا گیا۔

ایک شبہ کا ازالہ

اگر ایسے جانوروں کا پیشاب ناپاک ہے جن کا گوشت کھایا جاتا ہے تو پھر عربین والی حدیث کا کیا مطلب جس میں رسول اللہ ﷺ نے پیشاب پینے کا حکم فرمایا تھا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وہ حکم دواء کے طور پر دیا تھا اور ناپاک چیز کا بطور دواء استعمال جب پاک چیز دستیاب نہ ہو، درست ہے۔

چنانچہ انس سے روایت ہے کہ:

”أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ، وَالزُّبَيْرَ شَكَّوْا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَعْْنِي الْقَمْلَ فَأَرْخَصَ لَهُمَا فِي الْحَرِيرِ، فَرَأَيْتُهُ عَلَيْهِمَا فِي غَزَاةٍ“۔

ترجمہ: عبد الرحمن بن عوف اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جوؤں کی شکایت کی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ریشمی کپڑے کے استعمال کی اجازت دے دی، پھر میں نے جہاد میں انہیں ریشمی کپڑا پہنے ہوئے دیکھا۔

مذکورہ روایت سے یہ بات عیاں ہوگئی کہ ضرورت کے وقت ریشم کو مباح قرار دیا گیا، جبکہ عام حالات میں وہ ممنوع ہے، اسی طرح اونٹوں کا پیشاب ناپاک ہے لیکن ضرورت کے تحت مباح

۱.... (صحیح البخاری: کتاب الجہاد والسير، باب الحَرِيرِ فِي الْحَرْبِ، ج، ۴، ص، ۴۲، رقم الحدیث، ۲۹۲۰، دار طوق النجاة)

کا گیا تھا۔ ۱۔

مزید یہ کہ انسانوں کا گوشت بالاتفاق پاک ہے اور ان کے پیشاب بالاتفاق حرام اور ناپاک ہیں تو گویا ان کے پیشاب کو خون کا حکم ملا ہے گوشت کا نہیں۔ اسی طرح اونٹ کے پیشاب کو خون کا حکم دیا گیا نہ کہ گوشت کا۔ پس اس سے ثابت ہو گیا کہ اونٹ کا پیشاب ناپاک ہے۔ ۲۔ ایسے جانور جن کا گوشت کھایا جاتا ہے مثلاً بکری، اونٹ اور گائے وغیرہ ان کا پیشاب نجاست خفیفہ میں داخل ہے۔ کپڑے پر ایک چوتھائی لگے ہونے کی صورت میں امام ابوحنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک نماز درست ہو جاتی ہے۔ البتہ گھوڑے کی لید اور گائے کا گوبر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نجاست غلیظہ میں شامل ہیں جیسے حرام گوشت والے جانوروں کی لید اور گوبر نجاست غلیظہ ہے۔ صاحبین کے نزدیک یہ دونوں گائے اور گھوڑے کی لید نجاست خفیفہ ہیں۔ چنانچہ ان سے ناپاک شدہ کپڑے میں نماز اس وقت تک درست ہے

۱۔.... "فَهَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ أَبَاحَ الْحَرِيرَ لِمَنْ أَبَاحَ لَهُ اللَّبْسَ مِنَ الرِّجَالِ، لِلْحَكَّةِ الَّتِي كَانَتْ بِمَنْ أَبَاحَ ذَلِكَ لَهُ فَكَانَ ذَلِكَ مِنْ عِلَاجِهَا، وَلَمْ يَكُنْ فِي إِبَاحَتِهِ ذَلِكَ لَهُمْ لِلْعِلَّةِ الَّتِي كَانَتْ بِهِمْ مَا يَدُلُّ أَنْ ذَلِكَ مُبَاحٌ فِي غَيْرِ تِلْكَ الْعِلَّةِ. فَكَذَلِكَ أَيْضًا مَا أَبَاحَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَرَبِيِّينَ لِلْعِلَلِ الَّتِي كَانَتْ بِهِمْ، فَلَيْسَ فِي إِبَاحِهِ ذَلِكَ لَهُمْ، دَلِيلٌ أَنْ ذَلِكَ مُبَاحٌ فِي غَيْرِ تِلْكَ الْعِلَلِ. وَلَمْ يَكُنْ فِي تَحْرِيمِ لُبْسِ الْحَرِيرِ مَا يَنْفِي أَنْ يَكُونَ حَلَالًا فِي حَالِ الضَّرُورَةِ، وَلَا أَنَّ عِلَاجَ مِنْ بَعْضِ الْعِلَلِ. وَكَذَلِكَ حُرْمَةُ الْبَوْلِ فِي غَيْرِ حَالِ الضَّرُورَةِ، لَيْسَ فِيهِ دَلِيلٌ، أَنَّهُ حَرَامٌ فِي حَالِ الضَّرُورَةِ".

(شرح معانی الآثار: كتاب الطهارة/باب حُكْمِ بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لِحُمِهِ، ج، ۱، ص، ۱۰۹، تحت رقم الحديث، ۲۵۵، عالم الكتب)

۲۔.... "اِحْتَجْنَا أَنْ نَرْجِعَ فَنَلْتَمِسَ ذَلِكَ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَنَعْلَمَ كَيْفَ حُكْمُهُ؟ فَنَنْظُرْنَا فِي ذَلِكَ، فَإِذَا لُحُومُ بَنِي آدَمَ، كُلُّ قَدْ أُجْمِعَ أَنَّهَا لُحُومٌ طَاهِرَةٌ وَأَنَّ أَبْوَالَهُمْ حَرَامٌ نَجِسَةٌ، فَكَانَتْ أَبْوَالُهُمْ بِاتِّفَاقِهِمْ مَحْكُومًا لَهَا بِحُكْمِ دِمَائِهِمْ، لَا بِحُكْمِ لُحُومِهِمْ فَالنَّظَرُ عَلَى ذَلِكَ أَنْ تَكُونَ كَذَلِكَ أَبْوَالُ الْإِبْلِ، يَحْكُمُ لَهَا بِحُكْمِ دِمَائِهَا، لَا بِحُكْمِ لُحُومِهَا، فَثَبَّتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ أَبْوَالَ الْإِبْلِ نَجِسَةٌ. فَهَذَا هُوَ النَّظَرُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى".

(شرح معانی الآثار: كتاب الطهارة/باب حُكْمِ بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لِحُمِهِ، ج، ۱، ص، ۱۰۹، تحت رقم الحديث، ۲۵۵، عالم الكتب)

جب تک وہ چوتھائی کپڑے سے زیادہ نہ ہو۔

بھیڑ، بکری اور دنبہ کی حلت کی وجہ

یہ سارے جانور دراصل مزاج انسانی کے موافق اور ستہرے اور معتدلی المزاج ہوتے ہیں، اس لئے حلال ٹھہرائے گئے ہیں اور ان جانوروں کو خدا تعالیٰ نے بہیمۃ الانعام فرمایا، اور اس توافق و اعتدال کے سبب دنیا میں زیادہ تر انہیں جانوروں کا گوشت بنی آدم استعمال کرتے ہیں، فطرت انسانی اس امر کی مقتضی ہے کہ جیسا کہ بنی آدم کی خوراک کا کچھ حصہ نباتات سے ہوتا ہے ایسا ہی کچھ حصہ اس کا حیوانات سے ہوا اور اس کی خوراک کے لئے حیوانات بھی وہ مقرر ہونے مناسب تھے جو اس کے مزاج کے موافق ہوں لہذا خدا تعالیٰ نے ایسا ہی کیا۔

جبکہ انسان جامع جلال و جمال ہے تو اس کی خوراک میں جمال و جلال دونوں کا ہونا مناسب تھا لہذا انسان کی خوراک کے لئے وہ جانور مقرر ہوئے جن میں جمال و جلال ہر دو صفات موجود ہیں۔ ۲

وَاللّٰهُ سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ

۱۔.... "بول ما یؤکل لحمہ نجس نجاسة مخففة، فتجوز الصلاة معه إذا أصاب المرء ما يبلغ ربع الثوب. وهورای الشیخین ابی حنیفة و ابی یوسف.

و اما روٹ الخیل و خئی البقر، فنجس نجاسة مغلظة عند ابی حنیفة مثل غیر ما کول اللحم، لانه صلی اللہ علیہ وسلم رمی الروثة، وقال: هذا رجس أو رکس. ونجس عند الصحابین نجاسة مخففة، فلا يمنع صحة الصلاة بالثوب المتنجس به حتى یصبح كثيراً فاحشاً، لأن للاجتهاد فيه مساعاً، ولأن فيه ضرورة لامتلاء الطرق به، وراى الصحابین هو الاظهر لعموم البلوی بامتلاء الطرق بها.

(الفقه الاسلامی وادلتہ: بول الحيوان الماکول اللحم وفضلاته ورجيعه،: ج ۱، ص ۳۱۲، دار الفکر، سوریه، دمشق)

۲۔.... (احکام اسلام عقل کی نظر میں: ص ۲۱۹، ۲۲۰)

(باب نمبر ۴)

اونٹنی:

حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا واقعہ

حضرت صالح علیہ السلام کی دعا سے پیدا ہونے والی اونٹنی کا تذکرہ ”عقر“ اور ”عقروہا“ کے عنوان سے ذریعہ ذیل آیات میں آتا ہے۔

”فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوا يَا صَالِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ

كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ“۔^۱

ترجمہ ”غرض اس اونٹنی کو مار ڈالا اور اپنے پروردگار کے حکم سے سرکشی کی اور کہنے

لگے کہ اے صالح علیہ السلام جس کی آپ ہم کو دھمکی دیتے ہیں اس کو منگوائیے اگر

آپ پیغمبر ہیں۔“

فَعَقَرُوهَا فَقَالَ تَمَتُّعُوا فِي دَارِكُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ذَلِكَ وَعَدُّ غَيْرُ مَكْدُوبٍ“۔^۲

ترجمہ: ”سو انہوں نے اس (اونٹنی) کو مار ڈالا تو صالح علیہ السلام نے فرمایا (خیر) تم

اپنے گھروں میں تین دن اور بسر کر لو اور یہ ایسا وعدہ ہے جس میں ذرا جھوٹ نہیں۔“

”فَعَقَرُوهَا فَأَصْبَحُوا نَادِمِينَ“۔^۳

ترجمہ: ”سو انہوں نے اس اونٹنی کو مار ڈالا پھر (جب آثار عذاب) نمودار ہوئے تو

(اپنی حرکت پر) پریشان ہوئے۔“

”فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا. فَدَمْدَمَ عَلَيْهِم رَبُّهُم بِذُنُوبِهِمْ فَسَوَّاهَا“۔^۴

۱.... (سورة الاعراف: رقم الآية، ۷۷، پارہ ۸۵)

۲.... (سورة هود: رقم الآية، ۶۵، پارہ ۱۲)

۳.... (سورة الشعراء: رقم الآية، ۱۵، پارہ ۱۹)

۴.... (سورة الشمس: رقم الآية، ۱۲، پارہ ۳۰)

ترجمہ: ”سوانہوں نے پیغمبر کو جھٹلایا پھر اس اونٹنی کو مار ڈالا تو ان کے پروردگار نے ان کے گناہ کے سبب ان پر ہلاکت نازل فرمائی پھر اس (ہلاکت) کو (تمام قوم کے لیے) عام فرمایا۔

حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی ہلاکت کا واقعہ

حضرت صالح علیہ السلام بہت اعلیٰ کردار کے حامل انسان تھے، آپ کا زمانہ ۲۴۰۰ قبل از مسیح کا ہے۔ جن لوگوں کی طرف آپ پیغمبر بنا کر بھیجے گئے تھے انہیں شمود کہا جاتا تھا۔ قوم شمود انتہائی مغرور تھی۔ بت پرستی کے ساتھ وہ غریبوں پر ظلم کرنے کے بھی عادی تھے۔ جب حضرت صالح علیہ السلام نے انہیں ہدایت کی طرف بلایا تو قوم شمود نے بہت مخالفت کی۔ وہ آپ علیہ السلام کا مذاق اڑاتے اور آپ کو دھمکیاں بھی دیتے تھے۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ هُوَ أَنشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَاسْتَغْفِرُوا لَهُ ثُمَّ تُوْبُوا إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ“۔

ترجمہ: ”اور ہم نے قوم شمود کے پاس ان کے بھائی صالح علیہ السلام کو پیغمبر بنا کر بھیجا انہوں نے (اپنی قوم سے) فرمایا اے میری قوم تم (صرف) اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود (ہونے کے قابل) نہیں اس نے تم کو زمین (کے مادہ) سے پیدا کیا اور تم کو اس (زمین) میں آباد کیا تو تم ایسے گناہ (شُرک و کفر وغیرہ) اس سے معاف کراؤ پھر (ایمان لا کر) اس کی طرف (عبادت سے) متوجہ رہو بے شک میرا رب (اس شخص سے) قریب ہے قبول کرنے والا ہے۔“

نبی کی محبت بھری نصیحت کا جواب قوم نے یوں دیا کہ:

۱۔۔۔۔ (سورۃ ہود: رقم الآیۃ، ۶۱، پارہ، ۱۲)

”يَا صَالِحُ قَدْ كُنْتَ فِينَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هَذَا أَتَنْهَانَا أَنْ نَعْبُدَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا

وَإِنَّا لَفِي شَكِّ مِمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ مُرِيبٌ“۔ ۱

ترجمہ: ”کہ اے صالح تم تو اس کے قبل ہم میں ہونہار (معلوم ہوتے) تھے کیا تم ہم کو ان چیزوں کی عبادت سے منع کرتے ہو جن کی عبادت ہمارے بڑے کرتے آئے ہیں (یعنی تم اس سے منع مت کرو) اور جس دین کی طرف تم ہم کو بلا رہے ہو (یعنی توحید) واقعی ہم تو اس کی طرف سے بڑے (بھاری) شبہہ میں ہیں جس نے ہم کو تردد میں ڈال رکھا ہے۔“

قوم شمود نے اللہ کے نبی صالح علیہ السلام کی بات کو نہ سنا بلکہ خیر خواہی کے جواب میں یہاں تک کہہ ڈالا کہ:

”قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ. مَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا فَأْتِ بآيَةٍ إِنْ

كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ“۔ ۲

ترجمہ: ”ان لوگوں نے کہا کہ تم پر کسی نے بڑا بھاری جادو کر دیا ہے۔ تم بس ہماری طرح کے ایک معمولی آدمی ہو (اور آدمی نبی نہیں ہوتا) سو کوئی معجزہ پیش کرو اگر تم (نبوت کے دعویٰ میں) سچے ہو۔“

اس سرکش قوم نے اس پر بس نہیں کیا، بلکہ اپنے پیغمبر کو یہاں تک کہہ ڈالا کہ:

”أءَلْقَى الذُّكْرُ عَلَيْهِ مِنْ بَيْنِنَا بَلٌ هُوَ كَذَابٌ أَشْرٌ“۔ ۳

ترجمہ: ”کیا ہم سب میں سے اسی پر وحی نازل ہوئی ہے (ہرگز ایسا نہیں) بلکہ یہ بڑا جھوٹا اور بڑا شیخی باز ہے۔“

حضرت صالح علیہ السلام کی نصیحتوں سے تنگ آ کر قوم والوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ ان

۱..... (سورۃ ہود: رقم الآیۃ، ۶۲، پارہ، ۱۲)

۲..... (سورۃ الشعراء: رقم الآیۃ، ۱۵۳، ۱۵۴، پارہ، ۱۹)

۳..... (سورۃ القمر: رقم الآیۃ، ۲۵، پارہ، ۲۷)

سے ایسا مطالبہ کرو جو یہ پورا نہ کر سکیں اور ہمیں ان کی مخالفت کا موقع مل جائے۔ مطالبہ یہ تھا کہ اگر آپ واقعی اللہ کے نبی ہیں تو ہماری فلاں پہاڑی کے اندر سے ایسی اونٹنی نکال کر دیں جو دس ماہ کی گا بھن ہو اور زور آور اور تندرست ہو۔

پہاڑی میں سے اونٹنی کی تخلیق

حضرت صالح علیہ السلام نے پہلے ان سے وعدہ لیا کہ اگر تمہارا یہ مطالبہ پورا کر دیا جائے تو تم مجھ پر ایمان لے آؤ گے؟ جب سب نے وعدہ کر لیا تو حضرت صالح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کی۔ دعا کرتے ہی اُس پہاڑی میں حرکت پیدا ہوئی اور اس سے ایسی اونٹنی نکل آئی جس طرح وہ چاہتے تھے۔

حضرت صالح علیہ السلام کا یہ معجزہ دیکھ کر تو کچھ مسلمان ہو گئے، اور باقی قوم نے بھی ایمان لانے کا ارادہ کر لیا لیکن قوم کے چند بڑے سرداروں نے انہیں بہکا کر اسلام لانے سے منع کر دیا۔ جب حضرت صالح علیہ السلام نے دیکھا کہ قوم نے وعدہ خلافی کی ہے اور خطرہ محسوس ہوا کہ ان پر کوئی عذاب آجائے تو قوم پر شفقت کرتے ہوئے نصیحت کی کہ:

”قَدْ جَاءَ تَكُمْ بَيِّنَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ هَذِهِ نَاقَةٌ لِلَّهِ لَكُمْ آيَةٌ فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِي
أَرْضِ اللَّهِ وَلَا تَمْسُوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذْكُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ“۔

ترجمہ: ”تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک واضح دلیل آ چکی ہے یہ اونٹنی ہے اللہ کی جو تمہارے لیے دلیل ہے سو اس کو چھوڑو کہ اللہ کی زمین میں کھاتی پھرا کرے اور اس کو برائی کے ساتھ ہاتھ بھی مت لگانا کبھی تم کو دردناک عذاب آ پکڑے۔“

حضرت صالح علیہ السلام کا پانی کی تقسیم کرنا

یہ عجیب الخلق اونٹنی اس کنواں سے پانی پیتی تھی جس سے قوم ثمود پانی پیتی اور پلاتی تھی، مگر

۱۔۔۔۔۔ (سورۃ الاعراف: رقم الآیۃ، ۷۳، پارہ ۸، ۸۰)

یہ اونٹنی جب اس کنواں سے پانی پیتی تو سارا پی جاتی۔ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے حضرت صالح علیہ السلام نے یہ فیصلہ فرمایا کہ ایک دن یہ اونٹنی پانی پیا کرے گی، اور دوسرے دن قوم کے افراد پانی لیں گے۔ اور جس دن یہ اونٹنی پانی پیے گی تو قوم کے لوگوں کو اس اونٹنی کا دودھ اتنی مقدار میں مل جاتا تھا۔

حضرت صالح علیہ السلام نے اس کنویں کے پانی کا جو فیصلہ صادر فرمایا تھا، قرآن مجید میں اس کا ذکر موجود ہے کہ صالح علیہ السلام نے فرمایا:

”هَذِهِ نَاقَةٌ لَهَا شِرْبٌ وَلَكُمْ شِرْبٌ يَوْمَ مَعْلُومٍ“۔ ۱

ترجمہ: ”صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ ایک اونٹنی ہے پانی پینے کے لیے ایک

باری اس کی ہے اور ایک مقرر دن میں ایک باری تمہاری“۔

دوسرے مقام پر پانی کی اس تقسیم کو یوں بیان کیا گیا ہے:

”وَنَبِّئُهُمْ أَنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ كُلُّ شِرْبٍ مُحْتَضَرٌ“۔ ۲

ترجمہ: ”اور ان لوگوں کو یہ بتلا دینا کہ پانی (کنویں کا) ان میں بانٹ دیا گیا ہے

ہر ایک باری پر باری والا حاضر ہوا کرے گا“۔

حضرت صالح علیہ السلام کا اللہ کے احسانات گنوانا

حضرت صالح علیہ السلام نے اس سرکش قوم کو اللہ کے عذاب سے بچانے کے لیے پھر اللہ

تعالیٰ کے احسانات گنوائے کہ اب بھی یہ قوم اپنی نافرمانی سے باز آجائے۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

”وَاذْكُرُوا إِذْ جَعَلْنَاكُمْ خُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِ عَادٍ وَبَوَّأْنَاكُمْ فِي الْأَرْضِ

تَتَّخِذُونَ مِنْ سُهولِهَا قُصُورًا وَتَنْحِتُونَ الْجِبَالَ بُيُوتًا فَاذْكُرُوا آيَاتِ

۱.... (سورة الشعراء: رقم الآية، ۱۵۵، پارہ، ۱۹، ۵)

۲.... (سورة القمر: رقم الآية، ۲۸، پارہ، ۲۷، ۵)

اللَّهِ وَلَا تَعْتُوا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ“ ۱۔

ترجمہ: اور تم (یہ حالت) یاد کرو کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو عاد کے بعد آباد کیا اور تم کو زمین پر رہنے کو ٹھکانا دیا کہ نرم زمین پر محل بناتے ہو اور پہاڑوں کو تراش تراش کر ان میں گھر بناتے ہو سو خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرو اور زمین میں فساد مت پھیلاؤ۔

دو فریقوں کا آپس میں لڑنا

ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ساری قوم حضرت صالح علیہ السلام کی بات سنتی اور سرکشی سے باز آجاتی لیکن وہ دو فرقوں میں تقسیم ہوگئی۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

”وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا أَنْ اعْبُدُوا اللَّهَ فَإِذَا هُمْ فَرِيقَانِ يَخْتَصِمُونَ“ ۲۔

ترجمہ: ”اور ہم نے (قوم) ثمود کے پاس ان کے (برادری کے) بھائی صالح علیہ السلام کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا یہ (پیغام دے کر) کہ تم اللہ کی عبادت کرو سو اچانک ان میں دو فریق ہو گئے (جو دین کے بارے میں) باہم جھگڑنے لگے۔“

ایک فریق تو حضرت صالح علیہ السلام پر ایمان لے آیا اور دوسرا سرکشی پر جما رہا، جو بحث ان کے درمیان ہوئی اس کا کچھ حصہ سورۃ الاعراف میں بیان کیا گیا ہے۔

”قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِن قَوْمِهِ لِلَّذِينَ اسْتَضَعُّوا لِمَنْ آمَنَ مِنْهُمْ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ صَالِحًا مُّرْسَلٌ مِّن رَّبِّهِ قَالُوا إِنَّا بِمَا أُرْسِلَ بِهِ مُؤْمِنُونَ“ ۳۔

ترجمہ: ”ان کی قوم میں جو متکبر سردار تھے انہوں نے غریب لوگوں سے جو کہ ان میں سے ایمان لے آئے تھے پوچھا کہ کیا تم کو اس بات کا یقین ہے کہ صالح

۱.....(سورۃ الاعراف: رقم لایۃ، ۷۴، پارہ ۸۰، ۸۰)

۲.....(سورۃ النمل: رقم لایۃ، ۴۵، پارہ ۱۹، ۱۹)

۳.....(سورۃ الاعراف: رقم لایۃ، ۷۵، پارہ ۸۰، ۸۰)

اپنے رب کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں انہوں نے کہا کہ بیشک ہم تو پورا یقین رکھتے ہیں جو ان کو دے کر بھیجا گیا ہے۔“

مگر ان متکبروں نے یہی کہا کہ:

”قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا بِالَّذِي آمَنْتُمْ بِهِ كَافِرُونَ“ ۱۔

ترجمہ: ”اور متکبر لوگ کہنے لگے کہ تم جس چیز پر یقین لائے ہوئے ہو، ہم تو اس کے منکر ہیں۔“

”قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ“ ۲۔

ترجمہ: ”وہ لوگ کہنے لگے کہ ہم تو تم کو اور تمہارے ساتھ والوں کو منحوس سمجھتے ہیں۔“

”قَالَ طَائِرُكُمْ عِنْدَ اللَّهِ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُونَ“ ۳۔

ترجمہ: ”صالح علیہ السلام نے (جواب میں) فرمایا کہ تمہاری (اس) نحوست (کا سبب) اللہ کے علم میں ہے بلکہ تم وہ لوگ ہو کہ (اس کفر کی بدلت) عذاب میں مبتلا ہو گے۔“

اور جب صالح علیہ السلام نے ان کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا تو وہ کہنے لگے اس عذاب کو لاؤ جس سے تم ہمیں ڈراتے ہو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوا يَا صَالِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِن

كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ“ ۴۔

ترجمہ: ”غرض اس اونٹنی کو مار ڈالا اور اپنے پروردگار کے حکم سے سرکشی کی اور کہنے

۱..... (سورۃ الاعراف: رقم الآیة، ۷۶، پارہ ۸، ۵)

۲..... (سورۃ النمل: رقم الآیة، ۴۷، پارہ ۱۹، ۵)

۳..... (ایضاً)

۴..... (سورۃ الاعراف: رقم لآیة، ۷۷، پارہ ۸، ۵)

لگے کہ اے صالح علیہ السلام جس کی آپ ہم کو دھمکی دیتے ہیں اس کو منگوائیے اگر آپ پیغمبر ہیں۔“

حضرت صالح علیہ السلام نے ان کو پھر محبت سے سمجھایا کہ:

”قَالَ يَا قَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُونَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ“ ۱۔

ترجمہ: ”صالح علیہ السلام نے فرمایا اے بھائیو تم نیک کام (یعنی توبہ و ایمان) سے پہلے عذاب کو کیوں جلدی مانگتے ہو تم لوگ اللہ کے سامنے (کفر سے) معافی کیوں نہیں چاہتے جس سے توقع ہو کہ تم پر رحم کیا جائے (یعنی عذاب سے محفوظ رہو)۔“

اللہ تعالیٰ کی اونٹنی کے قتل کا منصوبہ

پہلے بیان ہو چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے حضرت صالح علیہ السلام نے یہ طے فرمادیا تھا کہ ایک دن یہ اونٹنی پانی پیئے گی اور دوسرے دن قوم کے لوگ پانی لے سکیں گے اور اپنے جانوروں کو بھی پلا سکیں گے۔ جس دن قوم کے لوگوں کو پانی نہیں ملتا تھا اس دن اتنی مقدار میں اس اونٹنی کا دودھ ان کو مل جاتا تھا۔

قوم کے لوگ پانی کی تقسیم پر راضی نہیں تھے، اور وہ اونٹنی کے جانی دشمن ہو گئے تھے، مگر اپنے ہاتھوں سے اُس کا قتل نہیں کرنا چاہتے تھے کہ کہیں اللہ تعالیٰ کا عذاب ہی نہ آجائے۔

شیطان کی سب سے بڑی چال جس میں پھنس کر انسان اپنی عقل و ہوش، عام طور سے کھو بیٹھتا ہے، وہ مرد کو عورت کا لالچ ہے۔ قوم کی دو حسین و جمیل عورتوں نے یہ بازی لگادی کہ:

قوم کی دو خوبصورت عورتوں نے کہا کہ جو شخص ناقہ کو قتل کر دے گا، ہم اور ہماری لڑکیوں میں سے جس کو چاہے وہ اُس کی ہے۔ ۲۔

۱۔.... (سورۃ النمل: رقم الآیة، ۷، ۴، پارہ، ۱۹)

۲۔.... (معارف القرآن: ج، ۳، ص، ۶۱۱)

قوم کے دو بد قسمت نوجوان ”مصدع“ اور ”قَدَار“ اس لالچ میں مدہوش ہو کر ناقہ (اونٹنی) کو قتل کرنے کے لئے نکل پڑے، اور ناقہ کے راستے میں ایک پتھر کی چٹان کے نیچے چھپ کر بیٹھ گئے، ناقہ جب سامنے آئی تو مصدع نے تیر کا وار کیا، اور قدار نے تلوار سے اُس کے پاؤں کاٹ کر قتل کر ڈالا۔^۱

اس کو قرآن مجید نے قوم ثمود کا سب سے بڑا بد بخت قرار دیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

”كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَاهَا. إِذِ انبَعَثَ أَشْقَاهَا“ .^۲

ترجمہ: ”قوم ثمود نے اپنی شرارت کے سبب صالح علیہ السلام کی تکذیب کی۔ (اور

یہ اس زمانہ کا قصہ ہے) جب کہ اس قوم میں جو سب سے زیادہ بد بخت تھا وہ

(اونٹنی کے قتل کرنے کے لیے) اٹھ کھڑا ہوا۔“

جب حضرت صالح علیہ السلام کو اس دردناک واقعہ کا علم ہوا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے قوم کے لوگوں کو بتایا کہ تمہاری زندگی کے اب صرف تین دن باقی ہیں۔

”فَعَقَرُوهَا فَقَالَ تَمَتُّعُوا فِي دَارِكُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ذَلِكَ وَعَهْدٌ غَيْرُ

مَكْذُوبٍ“ .^۳

ترجمہ: ”سو انہوں نے اس (اونٹنی) کو مار ڈالا تو صالح علیہ السلام نے فرمایا (خیر) تم

اپنے گھروں میں تین دن اور بسر کر لو اور یہ ایسا وعدہ ہے جس میں ذرا جھوٹ نہیں۔“

قرآن کی زبانی عذاب کی تفصیل

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اس عذاب کو مختلف مقامات پر بیان کیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

۱.... (معارف القرآن: ج، ۳، ص، ۶۱۱)

۲.... (سورة الشمس: رقم الآية، ۱۲، ۱۱، پارہ، ۳۰)

۳.... (سورة هود: رقم الآية، ۶۵، پارہ، ۱۲)

”فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَائِمِينَ“ ۱۔

ترجمہ: ”پس آپکڑا ان کو زلزلے نے سوائے گھر میں اوندھے کے اوندھے پڑے رہ گئے۔“

”وَأَخَذَ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةَ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جَائِمِينَ. كَانُوا لَمْ يَغْنَوْا فِيهَا إِلَّا إِنْ تَمُودَ كَفَرُوا رَبَّهُمْ إِلَّا بَعْدًا لَشُمُودَ“ ۲۔

ترجمہ ”اور ان ظالموں کو ایک نعرہ نے آدبایا جس سے وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔ جیسے ان گھروں میں کبھی بسے ہی نہ تھے خوب سن لو (قوم) شمود نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا خوب سن لو رحمت سے شمود کو دوری ہوئی۔“

معلوم ہوا کہ اس قوم پر دونوں طرح کے عذاب آئے تھے زلزلے کا عذاب بھی اور جھنگھار کا بھی۔

”فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِينَ. فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ“ ۳۔

ترجمہ: ”سوان کو صبح کے وقت آواز سخت نے پکڑا۔ سوان کے (دنیوی) ہنران کے کچھ بھی کام نہ آئے۔“

”فَعَقَرُوهَا فَأَصْبَحُوا نَادِمِينَ. فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ“ ۴۔

ترجمہ: ”سوانہوں نے اس اونٹنی کو مار ڈالا پھر (جب آثار عذاب کے) نمودار ہوئے تو (اپنی حرکت پر) پریشان ہوئے۔ پھر (آخر) عذاب نے ان کو آن لیا

بیشک اس (واقعہ) میں بڑی عبرت ہے اور (باوجود اس کے) ان (کفار مکہ) میں اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔“

۱..... (سورة الاعراف: رقم الآية، ۷۸، پارہ ۸۰)

۲..... (سورة هود: رقم الآية، ۶۷، ۶۸، پارہ ۱۲)

۳..... (سورة الحجر: رقم الآية، ۸۳، ۸۴، پارہ ۱۴)

۴..... (سورة الشعراء: رقم الآية، ۱۵۷، ۱۵۸، پارہ ۱۹)

”فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ أَنَا دَمَرْنَاهُمْ وَقَوْمَهُمْ أَجْمَعِينَ.
فَتِلْكَ بُيُوتُهُمْ خَاوِيَةٌ بِمَا ظَلَمُوا إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ
يَعْلَمُونَ. وَأَنْجَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ“ ۱۔

ترجمہ: ”سو دیکھیے ان کی شرارت کا کیا انجام ہوا کہ ہم نے ان کو (بطریق مذکور) اور (پھر ان کی قوم کو سب کو آسمانی عذاب سے) غارت کر دیا۔ سو یہ ان کے گھر ہیں جو ویران پڑے ہیں ان کے کفر کے سبب بلاشبہ اس (واقعہ) میں بڑی عبرت ہے دانشمندوں کے لیے۔ اور ہم نے ایمان اور تقویٰ والوں کو نجات دی۔“

”فَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُونَ. فَمَا
اسْتَطَاعُوا مِنْ قِيَامٍ وَمَا كَانُوا مُنْتَصِرِينَ“ ۲۔

ترجمہ: ”سو (اس ڈرانے پر بھی) ان لوگوں نے اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی سو انکو عذاب نے آلیا اور وہ (اس عذاب کے آثار کو) دیکھ رہے تھے۔ سو نہ تو کھڑے ہی ہو سکے اور نہ (ہم سے) بدلہ لے سکے۔“

”إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَاحِدَةً فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ“ ۳۔

ترجمہ: ”ہم نے ان پر ایک ہی نعرہ (فرشتہ کا) مسلط کیا سو وہ (اس سے) ایسے ہو گئے جیسے کانٹوں کی باڑ لگانے والے (کی باڑ) کا چورا۔“

”كَذَّبَتْ ثَمُودُ وَعَادٌ بِالْقَارِعَةِ. فَأَمَّا ثَمُودُ فَأَهْلِكُوا بِالطَّاغِيَةِ. وَأَمَّا
عَادٌ فَأَهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ“ ۴۔

ترجمہ: ”ثمود اور عاد نے اس کھڑکھڑانے والی چیز (یعنی قیامت) کی تکذیب

۱..... (سورة النمل: رقم الآية، ۵۱، الی ۵۳، پارہ، ۱۹)

۲..... (سورة الذاریات: رقم الآيات، ۴۴، ۴۵، پارہ، ۲۷)

۳..... (سورة القمر: رقم الآية، ۳۱، پارہ، ۲۷)

۴..... (سورة الحاقة: رقم الآية، ۴، الی ۶، پارہ، ۲۹)

کی۔ سو شمود تو ایک زور کی آواز سے ہلاک کر دئے گئے۔ اور عاد جو تھے سو وہ ایک تیز و تند ہوا سے ہلاک کئے گئے۔

”فَلَمَّ دَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذُنُوبِهِمْ فَسَوَّاهَا“۔^۱

ترجمہ: ”تو ان کے پروردگار نے ان کے گناہ کے سبب ان پر ہلاکت نازل فرمائی پھر اس (ہلاکت) کو (تمام قوم کے لیے) عام فرمایا۔“

حضرت صالح علیہ السلام اونٹنی کے ساتھ رہتے تھے

حضرت وہب فرماتے ہیں کہ:

”إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ صَالِحًا إِلَى قَوْمِهِ حِينَ رَاهِقَ الْحُلْمَ، وَكَانَ رَجُلًا أَحْمَرَ إِلَى الْبَيَاضِ سِبْطَ الشَّعْرِ، وَكَانَ يَمْشِي خَاكِمًا كَمَا كَانَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَا يَتَّخِذُ حِذَاءً، وَلَا يَدَّهِنُ وَلَا يَتَّخِذُ بَيْتًا وَلَا مَسْكَنًا وَلَا يَزَالُ مَعَ نَاقَةٍ رَبِّهِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ تَوَجَّهَ مَعَهَا وَحَيْثُمَا نَزَلَتْ نَزَلَ مَعَهَا، وَكَانَ قَدْ صَامَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا قَبْلَ أَنْ تُعْقَرَ النَّاقَةُ، وَكَانَتْ عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى شَامَةً عَلَامَةً، فَلَبِثَ فِيهِمْ أَرْبَعِينَ عَامًا يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ مِنْ لَدُنْ كَانَ غُلَامًا إِلَى أَنْ شَمِطَ وَهُمْ لَا يَزِدَادُونَ إِلَّا طُغْيَانًا“۔^۲

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح علیہ السلام کو بالغ ہوتے ہی ان کی قوم کی طرف مبعوث فرما دیا تھا، آپ کا رنگ سرخی مائل تھا، آپ کے سر کے بال سیدھے تھے، آپ حضرت عیسیٰ کی طرح ننگے پاؤں رہا کرتے تھے، آپ نہ جوتے پہنتے تھے، نہ تیل لگاتے تھے، نہ انہوں نے اپنا کوئی مکان بنایا نہ کوئی خاص ٹھکانہ بنایا۔“

۱.... (سورة الشمس: رقم الآية، ۱۴، پارہ، ۳۰)

۲.... (المستدرک علی الصحیحین: کتاب تواریخ المتقدمین من الأنبياء والمرسلین، ج، ۲، ص،

۶۱۷، رقم الحدیث، ۲۰۶۷، دار الکتب العلمیة، بیروت)

آپ ہمیشہ اپنے رب کی اونٹنی کے ہمراہ رہتے تھے، وہ جدھر کا رخ کرتی، آپ بھی اس کے ساتھ جاتے اور جہاں وہ ٹھہرتی، آپ بھی وہیں قیام کرتے۔ اونٹنی کے قتل کئے جانے سے چالیس دن تک آپ روزے سے رہے اور آپ کے دائیں ہاتھ پر تل کا نشان تھا۔ آپ اپنی بلوغت سے بالوں میں چاندی آنے تک چالیس سال کا عرصہ ان میں رہے اور ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلا تے رہے لیکن ان لوگوں کی مسلسل سرکشی بڑھتی رہی۔“

حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اونٹنی کا دودھ حرام نہیں تھا یہودیوں کا کہنا یہ تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اونٹوں کا گوشت نہیں کھاتے تھے اور اونٹنیوں کا دودھ نہیں پیتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے ان کی اس بات کی تردید کی۔ چنانچہ معالم التنزیل میں ہے کہ:

”أَنَّ الْيَهُودَ قَالُوا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: إِنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّكَ عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ لَا يَأْكُلُ لُحُومَ الْإِبِلِ وَالْبَانِهَاتِ وَأَنْتَ تَأْكُلُهَا، فَلَسْتُ عَلَى مِلَّتِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ ذَلِكَ حَلَالًا لِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالُوا: كُلُّ مَا نُحَرِّمُهُ الْيَوْمَ كَانَ ذَلِكَ حَرَامًا عَلَى نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْنَا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى هَذِهِ الْآيَةَ، يَعْنِي: لَيْسَ الْأَمْرُ عَلَى مَا قَالُوا مِنْ حُرْمَةِ لُحُومِ الْإِبِلِ وَالْبَانِهَاتِ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، بَلْ كَانَ الْكُلُّ حَلَالًا لَهُ وَلِبَنِي إِسْرَائِيلَ، وَإِنَّمَا حَرَّمَهَا إِسْرَائِيلُ عَلَى نَفْسِهِ قَبْلَ نُزُولِ التَّوْرَةِ“۔

ترجمہ: ”یہودیوں نے رسول اللہ ﷺ پر اعتراض کیا کہ آپ کا دعویٰ ہے کہ آپ ملت ابراہیم پر ہیں اور ابراہیم اونٹوں کا گوشت نہیں کھاتے تھے اور اونٹنیوں کا

۱.... (معالم التنزیل: ص ۱۳۸، دار السلام للنشر والتوزیع، الرياض)

دودھ نہیں پیتے تھے معلوم ہوا کہ آپ ان کی ملت پر نہیں ہیں، اس کے جواب میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ چیزیں ابراہیم علیہ السلام کے لئے حلال تھیں، وہ کہنے لگے ہر وہ چیز جو ہمارے نزدیک حرام ہے وہ نوح پر اور ابراہیم علیہما السلام پر حرام تھیں اور اس کی حرمت اسی طرح ہم تک پہنچی ہے اللہ تعالیٰ نے ان کی تردید کرتے ہوئے یہ آیت (یعنی آیت بالا) نازل فرمائی اور فرمایا کہ سب کھانے بنی اسرائیل کے لئے حلال تھے سوائے اس کے جو اسرائیل (یعنی حضرت یعقوب علیہ السلام) نے تورات نازل ہونے سے پہلے اپنے اوپر حرام کر لئے تھے۔

وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ



(فصل نمبر ۱)

احادیث میں اونٹنی کا تذکرہ

رسول اللہ ﷺ کا فتح مکہ کے موقع پر اونٹنی پر سورۃ فتح پڑھنا

حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ:

”رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَهُوَ عَلَى

نَاقَةٍ يَقْرَأُ بِسُورَةِ الْفَتْحِ، وَهُوَ يُرْجِعُ“ ۱۔

ترجمہ: ”جس دن مکہ فتح ہوا اس دن میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اونٹنی پر سوار ہیں

اور آپ سورۃ فتح پڑھ رہے ہیں اور ایک آیت کو کئی کئی مرتبہ پڑھ رہے ہیں۔“

اونٹنی کا دودھ پینے سے وضو پر اثر نہیں پڑتا

اونٹنی کے دودھ پینے سے وضو متاثر نہیں ہوتا۔

چنانچہ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ میں ابن عباسؓ کو کہتے ہوئے سنا:

”لَوْ أَنِّي أَكَلْتُ خُبْزًا وَلَحْمًا وَشَرِبْتُ لَبَنَ اللَّقَاحِ مَا بَالَيْتُ أَنْ أُصَلِّيَ وَلَا

أَتَوَضَّأَ إِلَّا أَنْ أَمْضِضَ فَمِي، وَأَغْسِلَ أَصَابِعِي مِنْ غَمْرِ اللَّحْمِ“ ۲۔

ترجمہ: ”اگر میں روٹی اور گوشت کھاؤں اور اونٹنی کا دودھ پیوں تو میں پرواہ نہیں کرتا

کہ میں نماز پڑھوں اور وضو نہ کروں، مگر کلی کروں گا اور گوشت کی چکناہٹ اپنی

انگلیوں سے دھوؤں گا۔“

۱۔۔۔۔ (سنن ابی داؤد: باب تفریح ابواب الوتر / باب استِحْبَابِ التَّرْتِيلِ فِي الْقِرَاءَةِ، ج، ۲،

ص، ۷۴، رقم الحدیث، ۱۴۶۷، المكتبة العصرية، صیدا، بیروت)

۲۔۔۔۔ (السنن الكبرى للبيهقي: كتاب الطهارة / باب الرخصة في ترك المضمضة من ذلك،

ج، ۱، ص، ۲۴۸، رقم الحدیث، ۷۴۷، دار الكتب العلمية)

اللہ کے رستے میں اونٹنی دینا افضل صدقہ ہے

حضرت عدی بن حاتم طائی نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کہ:

”أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: خِدْمَةُ عَبْدٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوْ ظِلُّ
فُسْطَاطٍ، أَوْ طَرُوقَةٌ فَحَلٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ“۔^۱

ترجمہ: ”کون سا صدقہ افضل ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں ایک غلام خدمت
کے لئے دینا یا سائے کے لئے خیمہ دینا یا جوان اونٹنی اللہ کی راہ میں دینا“۔

ایک شخص کا رسول اللہ ﷺ کو نکیل والی اونٹنی دینا

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

”جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ، فَقَالَ: هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ: لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُومَةٌ“۔^۲

ترجمہ: ”ایک شخص (در بار نبوت میں) نکیل والی اونٹنی لے کر حاضر ہوا اور عرض

کرنے لگا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی راہ کے لئے ہے (یعنی میں اس اونٹنی کو اللہ کی رضا کے

لئے جہاد میں پیش کرتا ہوں)، رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: (میں تمہاری اس

پیشکش کو بہ تحسین قبول کرتا ہوں اور تمہیں یہ بشارت دیتا ہوں کہ) اس کے بدلے

قیامت کے دن تمہیں سات سو اونٹیاں عطا کی جائیں گی اور سب اونٹیاں نکیل

والی ہوں گی۔“

رسول اللہ ﷺ کا اونٹنی پر سوار ہونا

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ:

۱.... (سنن الترمذی: أبواب فضائل الجهاد/باب ما جاء في فضل الخدمية في سبيل الله، ج، ۳، ص، ۲۰، رقم الحديث، ۱۶۲۶، دار الغرب الإسلامي، بيروت)

۲.... (سنن الترمذی: كتاب الامارة/باب فضل الصدقة في سبيل الله وتضعيفها، ج، ۳، ص، ۱۵۰۵، رقم الحديث، ۱۸۹۲، دار احياء التراث العربي، بيروت)

”أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ، فَنَزَلَ فِي عُلُوِّ الْمَدِينَةِ، فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، فَأَقَامَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، ثُمَّ إِنَّهُ أُرْسِلَ إِلَى مَلَائِئِئِ النَّجَّارِ، فَجَاءَ وَامْتَقَلِدِينَ بِسُيُوفِهِمْ، قَالَ: فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ، وَأَبُو بَكْرٍ رَدْفُهُ، وَمَلَائِئِئِ النَّجَّارِ حَوْلَهُ، حَتَّى أَلْقَى بِفِنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَيْثُ أَدْرَكَتُهُ الصَّلَاةُ، وَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ، ثُمَّ إِنَّهُ أَمَرَ بِالْمَسْجِدِ، قَالَ فَأُرْسِلَ إِلَى مَلَائِئِئِ النَّجَّارِ فَجَاءُوا، فَقَالَ: يَا بَنِي النَّجَّارِ، ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هَذَا قَالُوا: لَا، وَاللَّهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ، قَالَ أَنَسٌ: فَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ: كَانَ فِيهِ نَخْلٌ وَقُبُورُ الْمُشْرِكِينَ وَخِرْبٌ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّخْلِ فَقُطِعَ، وَبِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ، وَبِالْخِرْبِ فَسُوِيَتْ، قَالَ: فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةً، وَجَعَلُوا عِضَادَتِيهِ حِجَارَةً، قَالَ: فَكَانُوا يَرْتَجِزُونَ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ، وَهُمْ يَقُولُونَ: اللَّهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ، فَانْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ“ ۱۔

ترجمہ: ”رسول اللہ مدینہ پہنچے اور شہر کے بالائی علاقہ کے ایک محلہ میں تشریف لے گئے آپ نے وہاں چودہ راتیں قیام فرمایا پھر آپ نے قبیلہ بنو نجار کو بلوایا وہ اپنی تلواریں لٹکائے ہوئے حاضر ہوئے حضرت انسؓ کہتے ہیں یہ منظر آج بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا تھا آپ اونٹنی پر سوار تھے اور حضرت ابو بکرؓ آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے اور بنو نجار آپ کے ارد گرد

۱۔..... (صحیح مسلم: کتاب المساجد ومواضع الصلاة باب ابناء مسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ج، ۱، ص، ۳۷۳، رقم الحدیث، ۵۲۲، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

تھے آپ ﷺ حضرت ابو ایوب کے گھر کے صحن میں اترے حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ جہاں نماز کا وقت پاتے وہیں نماز پڑھ لیتے تھے یہاں تک کہ بکریوں کے باڑہ میں بھی نماز پڑھ لیتے تھے پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے مسجد بنانے کا ارادہ کیا اور بنو نجار کو بلوایا جب وہ آئے تو فرمایا تم اپنا باغ مجھے فروخت کر دو انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہم تو آپ سے اس باغ کی قیمت نہیں لیں گے ہم اس کا معاوضہ صرف اللہ تعالیٰ سے چاہتے ہیں حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ اس باغ میں جو چیزیں تھیں انہیں میں بتاتا ہوں اس میں کچھ کھجوروں کے درخت، مشرکین کی قبریں اور کھنڈرات تھے پس رسول اللہ ﷺ نے کھجور کے درختوں کے کاٹنے کا حکم دیا وہ کاٹ دئے گئے مشرکین کی قبریں اکھاڑ کر پھینک دی گئیں اور کھنڈرات ہموار کر دیئے گئے اور کھجور کی لکڑیاں قبلہ کی طرف گاڑ دی گئیں اور اس کے دونوں طرف پتھر لگا دیئے گئے رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رجزیہ کلمات پڑھ رہے تھے۔ اے اللہ! بھلائی تو صرف آخرت کی بھلائی ہے پس تو انصار اور مہاجرین کی مدد فرما۔“

ایک دیہاتی کا رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کی نیل پکڑنا

حضرت ابو ایوب سے روایت ہے کہ:

”أَنَّ أَعْرَابِيًّا عَرَضَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي سَفَرٍ، فَأَخَذَ بِخِطَامِ نَاقَتِهِ أَوْ بِرِمَامِهَا ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي بِمَا يُقَرِّبُنِي مِنَ الْجَنَّةِ، وَمَا يُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ، قَالَ: فَكَفَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ نَظَرَ فِي أَصْحَابِهِ، ثُمَّ قَالَ: لَقَدْ وَفَّقَ، أَوْ لَقَدْ هَدَى، قَالَ: كَيْفَ قُلْتَ؟ قَالَ: فَأَعَادَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي

الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ، دَعِ النَّاقَةَ“۔
 ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ کے سفر کے دوران ایک دیہاتی سامنے سے آیا اور آپ کی اونٹنی کی نکیل پکڑ کر عرض کرنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے ایسی چیز بتا دیجئے جو مجھے جنت کے قریب اور دوزخ سے دور کر دے! رسول اللہ ﷺ رک گئے اور اپنے صحابہ کی طرف غور سے دیکھ کر فرمایا اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق مل گئی یا فرمایا ہدایت مل گئی، پھر دیہاتی سے فرمایا تو نے کیا کہا تھا؟ دیہاتی نے دوبارہ وہی عرض کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر، نماز پابندی سے پڑھ اور زکوٰۃ ادا کر اور رشتہ داروں سے میل جول رکھ پس اب میری اونٹنی چھوڑ دے۔“

ذات القرد میں حضور ﷺ کی اونٹنیوں کا چرنا

سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

”خَرَجْتُ قَبْلَ أَنْ يُؤَذَّنَ بِالْأُولَى، وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَعَى بِدِي قَرْدٍ، قَالَ: فَلَقِينِي غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، فَقَالَ: أَخَذْتُ لِقَاحَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ: مَنْ أَخَذَهَا؟ قَالَ: غَطْفَانُ، قَالَ: فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ يَا صَبَاحَاهُ، قَالَ فَاسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتِي الْمَدِينَةِ، ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلَى وَجْهِ حَتَّى أَدْرَكْتُهُمْ، وَقَدْ أَخَذُوا يَسْتَقُونَ مِنَ الْمَاءِ، فَجَعَلْتُ أُرْمِيهِمْ بِنَبْلِي، وَكُنْتُ رَامِيًا، وَأَقُولُ أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضْعِ وَأُرْتَجِزُ، حَتَّى اسْتَنْقَذْتُ اللَّقَاحَ مِنْهُمْ، وَاسْتَلَبْتُ مِنْهُمْ

۱.... (صحیح مسلم: کتب الایمان / باب بیان الایمان الذی یدخل بہ الجنۃ، وأن من تمسک بما أمر بہ دخل الجنۃ، ج، ۱، ص، ۴۲، رقم الحدیث، ۱۳، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

ثَلَاثِينَ بُرْقَةً، قَالَ: وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ؛
فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، قَدْ حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ وَهُمْ عَطَاشٌ، فَأَبْعَثْ
إِلَيْهِمُ السَّاعَةَ، فَقَالَ: يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ، مَلَكَتْ فَأَسْجِحُ قَالَ: ثُمَّ رَجَعْنَا
وَيُرْدِفُنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى نَاقَتِهِ حَتَّى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ“۔

ترجمہ: ”میں فجر کی اذان سے پہلے (مدینہ سے باہر غابہ کی طرف نکلا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھ دینے والی اونٹنیاں ذات القرد میں چرا کرتی تھیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ راستے میں مجھے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے غلام ملے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں پکڑ لی گئیں ہیں۔ میں نے پوچھا کہ کس نے پکڑا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ قبیلہ غطفان والوں نے۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں نے تین مرتبہ بڑی زور زور سے پکارا یا صباحا! انہوں نے بیان کیا کہ اپنی آواز میں نے مدینہ کے دونوں کناروں تک پہنچادی اور اس کے بعد میں سیدھا تیزی کے ساتھ دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور آخر انہیں جالیا۔ اس وقت وہ جانوروں کو پانی پلانے کے لیے اترے تھے۔ میں نے ان پر تیر برسوں کے شروع کر دیئے۔ میں تیر اندازی میں ماہر تھا اور یہ شعر کہتا جاتا تھا میں ابن الاکوع ہوں آج ذلیلوں کی بربادی کا دن ہے میں یہی رجز پڑھتا رہا اور آخر اونٹنیاں ان سے چھڑا لیں بلکہ تیس چادریں ان کی میرے قبضے میں آ گئیں۔ سلمہ نے بیان کیا کہ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی صحابہ رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے کر آ گئے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے تیر مار مار کر ان کو پانی نہیں دیا اور وہ ابھی پیاسے ہیں۔ آپ فوراً ان کے تعاقب کے لیے فوج بھیج دیجیے۔ آپ نے فرمایا: اے ابن الاکوع! جب تو کسی پر قابو پالے تو نرمی اختیار کر۔ سلمہ نے بیان کیا

۱۔۔۔۔۔ (صحیح البخاری: کتاب المغازی، باب غزوة ذی قرد، ج، ۵، ص، ۱۳۰، رقم الحدیث، ۴۱۹۴، دار طوق النجاة)

پھر ہم واپس آ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنی اونٹنی پر پیچھے بٹھا کر لائے یہاں تک کہ ہم مدینہ واپس آ گئے۔

میں نے منی پہنچنے تک کسی اونٹنی کو تیز چلتے نہیں دیکھا
حضرت اسامہ فرماتے ہیں کہ:

”عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَقَالَ: لَيْسَ الْبِرُّ بِإِجَافِ الْخَيْلِ وَالْأَبْلِ فَمَا
رَأَيْتُ نَاقَةً رَافِعَةً يَدَهَا حَتَّى آتَى مِنِّي“^۱

ترجمہ: ”نبی اکرم ﷺ جب عرفات سے روانہ ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کو اپنے پیچھے سوار کر لیا، اور بڑے اطمینان سے روانہ ہوئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اطمینان سے چلو، گھوڑوں اور اونٹوں کو تیز دوڑانا کوئی نیکی نہیں ہے۔ (اسامہ فرماتے ہیں) آپ ﷺ کے اس فرمان کے بعد منی کے پہنچنے تک میں نے کسی اونٹنی کو تیز چلتے نہیں دیکھا۔“

میں حضرت یونسؑ کو سرخ رنگ والی اونٹنی پر سوار دیکھ رہا ہوں
حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ:

”أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى عَلَى وَادِي الْأَزْرَقِ فَقَالَ: مَا هَذَا؟
قَالُوا: وَادِي الْأَزْرَقِ فَقَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ مُهْبِطًا
لَهُ خُورًا إِلَى اللَّهِ بِالتَّكْبِيرِ ثُمَّ أَتَى عَلَى ثَنِيَّةٍ، فَقَالَ: مَا هَذِهِ الثَّنِيَّةُ؟
قَالُوا: ثَنِيَّةٌ كَذَا وَكَذَا؟ فَقَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يُونُسَ بْنِ مَتَّى عَلَى نَاقَةٍ
حَمْرَاءَ جَعْدَةٍ خِطَامُهَا لَيْفٌ وَهُوَ يُلَبِّي، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ صُوفٌ“^۲

ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ ازرق کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: یہ کون سا مقام

۱.... (المستدرک علی الصحیحین: ج، ۱، ص، ۶۳۷، رقم الحدیث، ۱۷۰۹، دارالکتب العلمیة)

۲.... (المستدرک علی الصحیحین: کتاب التفسیر، ج، ۲، ص، ۳۷۳، رقم الحدیث، ۳۳۱۳،

دارالکتب العلمیة، بیروت)

ہے؟ لوگوں نے جواب دیا یہ ”وادی ازرق“ ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: گویا کہ میں حضرت موسیٰ بن عمرانؑ کو اترتے ہوئے دیکھ رہا ہوں اور وہ بلند آواز سے تکبیر پڑھ رہے ہیں۔ پھر آپ ﷺ مقام ”ثنیہ“ پر تشریف لائے، آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کون سی جگہ ہے؟ لوگوں نے کہا: فلاں فلاں ثنیہ ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: گویا کہ حضرت یونس بن متی کو سرخ رنگ کی گھنگریا لے بالوں والی اونٹنی پر سوار دیکھ رہا ہوں، جس کی لگام کھجوری چھال کی ہے اور آپ تلبیہ کہہ رہے ہیں اور آپ اونی جبہ زیب تن کئے ہوئے ہیں۔“

رسول اللہ ﷺ کا اونٹنی کا ہدیہ قبول کرنے سے انکار

حضرت عیاض بن حمار سے روایت ہے کہ:

”أَهْدَيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةً، فَقَالَ: أَسْلَمْتَ؟، فَقُلْتُ:

لَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنِّي نُهَيْتُ عَنْ زَبْدِ الْمُشْرِكِينَ“^۱

ترجمہ: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک اونٹنی ہدیہ میں پیش کی۔ آپ نے پوچھا کہ کیا تو نے اسلام قبول کر لیا؟ میں نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا مجھے مشرکین سے ہدیہ لینے کی ممانعت کی گئی ہے۔“

کھجور کے تنے سے اونٹنی کی طرح کی آواز

حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ:

”كَانَ الْمَسْجِدُ مَسْقُوفًا عَلَى جُدُوعٍ مِنْ نَخْلِ، فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ يَقُومُ إِلَى جِدْعٍ مِنْهَا، فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ

۱..... (سنن أبي داود: كتاب الخراج والإمارة والفتى، باب في الأمام يقبل هدايا المشركين، ج، ۳، ص، ۱۷۳، رقم الحديث، ۳۰۵۷، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

وَ كَانَ عَلَيْهِ، فَسَمِعْنَا لِذَلِكَ الْجِدْعِ صَوْتًا كَصَوْتِ الْعِشَارِ، حَتَّى جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ“ ۱۔
ترجمہ: ”(ابتداء میں) مسجد (نبوی) کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی تھی رسول اللہ ﷺ جب خطبہ پڑھتے تو کھجور کے ایک ستون سے سہارا لگا لیتے تھے۔ جب آپ ﷺ کے لئے منبر بنایا گیا تو آپ ﷺ اس پر جلوہ افروز ہوئے۔ اس کی وجہ سے ہم نے اس کھجور کے ستون سے ایک آواز سنی مثل اونٹنی کی آواز کے چنانچہ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ نے دست مبارک اس پر رکھا تو وہ چپ ہوا۔“

رسول اللہ ﷺ کا حسین بٹ کے لئے اونٹنی کا دودھ دوہنا

ابوسعیدؓ روایت کرتے ہیں کہ:

”أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى ابْنَتِهِ فَاطِمَةَ وَابْنَاهَا إِلَى جَانِبِهَا وَعَلَى نَائِمٍ، فَاسْتَسْقَى الْحَسَنُ فَاتِي نَاقَةَ لَهُمْ فَحَلَبَ مِنْهَا ثُمَّ جَاءَ بِهِ، فَنَازَعَهُ الْحُسَيْنُ أَنْ يَشْرَبَ قَبْلَهُ حَتَّى بَكَى فَقَالَ: يَشْرَبُ أَخُوكَ ثُمَّ تَشْرَبُ، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: كَأَنَّهُ آثَرُ عِنْدَكَ مِنْهُ، قَالَ: مَا هُوَ بِآثَرٍ عِنْدِي مِنْهُ، وَإِنَّمَا عِنْدِي بِمَنْزِلَةِ وَاحِدَةٍ، وَإِنَّا وَهْمَا وَهَذَا الْمِضْطَجِعُ مَعِي فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ ۲۔

ترجمہ: ”ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ اپنی بیٹی فاطمہؓ کے پاس تشریف لے گئے ان کے دونوں بیٹے ان کے ایک طرف بیٹھے ہوئے تھے جبکہ حضرت علیؓ سو رہے تھے۔ حسنؓ نے پانی مانگا تو آپؐ اونٹنی کے پاس گئے دودھ دوہ کر لے آئے، حضرت

۱.....(صحیح البخاری: کتاب المناقب ربابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِي الْإِسْلَامِ، ج، ۴، ص، ۱۹۵، رقم الحدیث، ۳۵۸۵، دار طوق النجاة)

۲.....(کنز العمال: فضائل اہل بیت مجمل، ج، ۱۳، ص، ۶۴۲، رقم الحدیث، ۳۷۶۲۵، مؤسسة الرسالة،

حسینؑ نے پہلے دودھ پینے کا مطالبہ کیا اور منازعت کر دی اور (نہ ملنے پر) رونے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا پہلے تمہارا بھائی پی لے پھر تم پینا۔ حضرت فاطمہؑ نے عرض کیا: آپ حسن کو حسین پر ترجیح دے رہے ہیں فرمایا: میں اسے ترجیح نہیں دے رہا یہ میرے نزدیک ایک مقام رکھتے ہیں۔ تو یہ دونوں اور یہ سویا ہوا شخص قیامت کے دن میرے ساتھ ایک جگہ میں ہوں گے۔

رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی دشمنوں کے پاس
حسن سے روایت ہے کہ:

”أن امرأة كانت في العدو و كانت ناقة النبي ﷺ في العدو،
فدنت المرأة منها فجلست على عجزها، فنذرت دمها إن نجت،
فأصاحت بالمدينة، فأخبر النبي ﷺ خبرها، فقال: بئس ما
جزيتها، لا نذر في معصية الله، ولا نذر فيما لا تملك“۔
ترجمہ: ”ایک عورت دشمنوں میں پھنس گئی جبکہ نبی کریمؐ کی اونٹنی بھی دشمنوں کے
پاس تھی چنانچہ وہ عورت اونٹنی کے قریب ہوئی اور اس پر سوار ہو گئی عورت نے نذر
مان لی کہ اگر دشمن سے اسے نجات مل گئی تو یہی اونٹنی ذبح کرے گی۔ چنانچہ عورت
صبح دشمن سے نجات پا کر مدینہ پہنچ گئی نبی کریمؐ کو اس کی خبر کی گئی آپؐ نے فرمایا:
اس عورت نے اونٹنی کو بہت برا بدلہ دیا، اللہ تعالیٰ کی معصیت میں نذر نہیں ہوتی اور
نہ ہی اس چیز میں نذر ہوتی ہے جو اپنی ملکیت میں نہ ہو۔“

رسول اللہ ﷺ کا حضرت عائشہؓ کو اونٹنی دینا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ:

۱۔۔۔۔ (کنز العمال: کتاب الیمین والنذر من قسم الافعال / نقض النذر، ج ۱، ص ۷۳۸، رقم
الحديث، ۴۶۵۸۷، مؤسسة الرسالة)

”اعطانی رسول اللہ ﷺ ناقة سوداء كأنها فحمة صعبة لم تخطم، فمسها ودعا عليها بالبركة ثم قال: اركبي وارفقي بها فإنه لم يجعل الرفق في شيء إلا زانه، ولم ينزع من شيء إلا شانه“۔
ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ نے مجھے سیاہ رنگ کی اونٹنی عطا فرمائی گویا وہ کونکہ لگ رہی تھی، اس پر سواری کرنا دشوار تھا اور نکیل نہیں ڈالنے دیتی تھی آپ ﷺ نے اونٹنی پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا فرمائی پھر آپ نے فرمایا سوار ہو جاؤ اور نرمی سے پیش آؤ چونکہ جس چیز سے نرمی کی جاتی ہے وہ مزین ہو جاتی ہے اور جس چیز سے نرمی کشید کر لی جاتی ہے وہ عیب دار ہو جاتی ہے۔“

اس اونٹنی کا دودھ کون دو ہے گا؟

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ فرمایا کہ:

”أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِلْقَحْجَةِ: مَنْ يَحْلُبُ هَذِهِ؟ فَقَامَ رَجُلٌ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اسْمُكَ؟ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: مُرَّةٌ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْلِسْ. ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَحْلُبُ هَذِهِ؟ فَقَامَ رَجُلٌ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اسْمُكَ؟ فَقَالَ: حَرْبٌ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْلِسْ. ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَحْلُبُ هَذِهِ؟ فَقَامَ رَجُلٌ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اسْمُكَ؟ فَقَالَ: يَعِيشُ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْلُبْ“۔ ۱

۱.... (کنز العمال: فضائل و اجہ ﷺ مفصلة / ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا، ج، ۱۳، ص، ۶۵۳، رقم الحدیث، ۳۷۷۷۶، مؤسسة الرسالة)
۲.... (الموطا لامام مالک: ج، ۵، ص، ۱۴۱، رقم الحدیث، ۳۵۶۹، مؤسسة زاید بن سلطان آل نہیان للأعمال الخيرية والإنسانية، أبو ظبی، الإمارات)

ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ نے کہا اس اونٹنی کا دودھ کون دو ہے گا؟ ایک شخص کھڑا ہوا، آپ ﷺ نے پوچھا تیرا کیا نام ہے؟ وہ بولا مرہ آپ ﷺ نے فرمایا بیٹھ جا آپ نے اس کا نام اچھانہ سمجھا، مرہ تلخ کو بھی کہتے ہیں پھر آپ نے فرمایا کون دو ہے گا؟ اس اونٹنی کو ایک شخص اور کھڑا ہوا آپ نے پوچھا تیرا نام کیا ہے وہ بولا حرب۔ آپ نے فرمایا بیٹھ جا، پھر آپ نے فرمایا کون دو ہے گا؟ اس اونٹنی کو ایک شخص اور کھڑا ہوا آپ نے پوچھا تیرا نام کیا ہے وہ بولا یعیش آپ نے فرمایا جا دودھ۔ یعیش نام آپ نے پسند کیا کیونکہ وہ عیش سے ہے آپ فال نیک بہت لیا کرتے تھے۔“

اونٹنی کا رسول اللہ ﷺ کے سامنے گفتگو کرنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

”كُنَّا جُلُوسًا حَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ دَخَلَ
أَعْرَابِيٌّ جَهْوَرِيٌّ بَدَوِيٌّ يَمَانِيٌّ، عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ فَأَنَاحَ بِيَابِ
الْمَسْجِدِ، فَدَخَلَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَعَدَ فَلَمَّا قَضَى نَحْبَهُ، قَالُوا: يَا رَسُولَ
اللَّهِ، إِنَّ النَّاقَةَ الَّتِي تَحْتَ الْأَعْرَابِيِّ سَرِقَةٌ، قَالَ: أَتُمْ بَيِّنَةٌ؟ قَالُوا: نَعَمْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: يَا عَلِيُّ خُذْ حَقَّ اللَّهِ مِنَ الْأَعْرَابِيِّ إِنْ قَامَتْ عَلَيْهِ
الْبَيِّنَةُ وَإِنْ لَمْ تَقُمْ فَرُدَّهُ إِلَيَّ قَالَ: فَاطَّرَقَ الْأَعْرَابِيُّ سَاعَةً فَقَالَ لَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُمْ يَا أَعْرَابِيُّ لِأَمْرِ اللَّهِ وَإِلَّا فَادُلُّ
بِحُجَّتِكَ فَقَالَتِ النَّاقَةُ مِنْ خَلْفِ الْبَابِ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْكَرَامَةِ يَا
رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ هَذَا مَا سَرَقَنِي وَلَا مَلَكَنِي أَحَدٌ سِوَاهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَعْرَابِيُّ بِالَّذِي أَنْطَقَهَا بِعُدْرِكَ مَا الَّذِي
قُلْتَ؟ قَالَ: قُلْتُ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ لَسْتَ بِرَبِّ اسْتَحْدَثْنَاكَ وَلَا مَعَكَ

إِلَهَ أَعَانِكَ عَلَى خَلْقِنَا وَلَا مَعَكَ رَبٌّ فَشُكُّ فِي رُبُوبِيَّتِكَ أَنْتَ
رَبُّنَا كَمَا نَقُولُ وَفَوْقَ مَا يَقُولُ الْقَائِلُونَ أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ
مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُبَرِّئَنِي بِرَأْيِي، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْكَرَامَةِ يَا أَعْرَابِي لَقَدْ رَأَيْتُ الْمَلَائِكَةَ
يَتَدَرُونَ أَفْوَاهَ الْأَزْقَةِ يَكْتُبُونَ مَقَالَاتِكَ فَأَكْثِرِ الصَّلَاةَ عَلَيَّ ۱

ترجمہ: ”ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک بلند بانگ
نیمنی دیہاتی اپنی سرخ اونٹنی پر آیا۔ اس نے مسجد کے دروازے پر اونٹنی کو بٹھایا اور
اندر آ گیا۔ سلام کر کے بیٹھ گیا۔ جب اس نے کام پورا کر لیا تو لوگوں نے کہا: یا
رسول اللہ ﷺ! اس دیہاتی کے پاس جو اونٹنی ہے یہ اس نے چوری کی ہوئی
ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی گواہ ہے؟ صحابہؓ نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا:
اے علی! اگر گواہوں سے ثابت ہو جائے تو اس دیہاتی سے اللہ کا حق لے لو، اور اگر
گواہوں سے ثابت نہ ہو تو اس کو واپس کر دو۔ دیہاتی کچھ دیر سر جھکا کر بیٹھا رہا۔
پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: اے دیہاتی: اللہ کے حکم کے لئے اٹھو۔
نہیں تو اپنی دلیل پیش کرو۔ تو دروازے کے باہر سے اونٹنی بولی۔ یا رسول اللہ! اس
ذات کی قسم! جس نے آپ کو عزت و کرامت کے ساتھ بھیجا ہے، اس نے مجھے
چراغیا نہیں ہے اور نہ ہی اس کے سوا کوئی دوسرا میرا مالک ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے
اس سے فرمایا: اے دیہاتی! تجھے اس ذات کی قسم! جس نے اس کو تیرے حق میں
قوت گویائی بخشی ہے، تو نے کیا دعا مانگی تھی؟ اس نے کہا: میں نے یہ دعا مانگی تھی:
اے اللہ! تو ایسا رب نہیں ہے کہ میں نے تجھے نیا بنایا ہے اور نہ ہی تیرے ساتھ کوئی
دوسرا الہ ہے جس نے ہماری تخلیق میں تیری مدد کی ہو اور نہ تیرے ساتھ کوئی دوسرا

۱..... (المستدرک علی الصحیحین: کتاب تواریخ المتقدمین من الأنبياء والمرسلین، ج،

۲، ص، ۶۷۶، رقم الحدیث، ۴۲۳۶، دارالکتب العلمیة، بیروت)

رب ہے کہ ہم تیری ربوبیت میں شک کریں، تو ہی ہمارا رب ہے جیسا کہ ہم کہتے ہیں اور تو اس سے بھی بلند و برتر ہے جو کہنے والے کہتے ہیں۔ میں تیری بارگاہ میں سوال کرتا ہوں کہ تو محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما اور مجھے بری فرما۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کو فرمایا: اس ذات کی قسم! جس نے مجھے عزت کے ساتھ بھیجا ہے، اے اعرابی میں نے گلیوں کے کونوں پر فرشتوں کو تیری طرف جلدی جلدی آتے دیکھا، وہ تیری اس دعا کو لکھ رہے تھے۔ لہذا مجھ پر کثرت درود پڑھا کر۔“

مجھے ایک اونٹنی کجاوہ سمیت چاہیے

حضرت ابو موسیٰ عشریؓ بیان کرتے ہیں کہ:

”نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْرَابِيٍّ فَأَكْرَمَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تَعَهَّدْنَا ائْتِنَا فَاتَاهُ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا حَاجَتُكَ؟ فَقَالَ: نَاقَةٌ بِرَحْلِهَا وَيَحْلِبُ لِبَنَاتِ أَهْلِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَجَزَ هَذَا أَنْ يَكُونَ كَعَجُوزِ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ: مَا عَجُوزُ بَنِي إِسْرَائِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: إِنَّ مُوسَى حِينَ أَرَادَ أَنْ يَسِيرَ بِبَنِي إِسْرَائِيلَ ضَلَّ عَنْهُ الطَّرِيقُ فَقَالَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ مَا هَذَا؟ قَالَ: فَقَالَ لَهُ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ: إِنَّ يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَخَذَ عَلَيْنَا مَوْثِقًا مِنَ اللَّهِ أَنْ لَا نُخْرِجَ مِنْ مِصْرَ حَتَّى تُنْقَلَ عِظَامُهُ مَعَنَا. فَقَالَ مُوسَى: أَيُّكُمْ يَدْرِي أَيْنَ قَبْرُ يُوسُفَ؟ فَقَالَ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مَا يَعْلَمُ أَحَدٌ مَكَانَ قَبْرِهِ إِلَّا عَجُوزُ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا مُوسَى فَقَالَ: دُلِّينَا عَلَى قَبْرِ يُوسُفَ قَالَتْ: لَا وَاللَّهِ حَتَّى تُعْطِيَنِي حُكْمِي. فَقَالَ لَهَا: مَا حُكْمُكَ؟ قَالَتْ: حُكْمِي أَنْ أَكُونَ مَعَكَ فِي الْجَنَّةِ. فَكَانَتْ كَرِهَةً

ذَلِكَ قَالَ: فَقِيلَ لَهُ أُعْطِيَ حُكْمَهَا، فَأَعْطَاهَا حُكْمَهَا فَانْطَلَقَتْ بِهِمْ
إِلَى بُحَيْرَةِ مُسْتَنْقِعَةِ مَاءٍ، فَقَالَتْ لَهُمْ أَنْضِبُوا هَذَا الْمَاءَ. فَلَمَّا أَنْضَبُوا
قَالَتْ لَهُمْ: أَحْفَرُوا وَاحْفَرُوا فَاسْتَخْرَجُوا عِظَامَ يُوسُفَ فَلَمَّا أَنْ أَقْلَوْهُ
مِنَ الْأَرْضِ إِذِ الطَّرِيقُ مِثْلُ ضَوْءِ النَّهَارِ ۚ

ترجمہ: ”ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ایک دیہاتی کے پاس تشریف لے گئے، اس نے آپ ﷺ کی خوب مہمان نوازی کی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: تم ہم سے وعدہ کرو کہ ہمارے پاس آؤ گے۔ پھر ایک دفعہ وہ دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: تیری حاجت کیا ہے؟ اس نے کہا: ایک اونٹنی کجاوہ سمیت، جس کا دودھ میرے گھروالے پیئیں۔ تو رسول اللہ نے فرمایا: یہ بھی بنی اسرائیل کی بڑھیا کی طرح عاجز ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! بنی اسرائیل کی بڑھیا کا کیا قصہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کے ہمراہ روانگی کا ارادہ فرمایا تو راستہ بھول گئے۔ موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے پوچھا: ایسا کیوں ہوا؟ آپ کو بنی اسرائیل کے علماء نے بتایا کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا، تو انہوں نے ہم سے خدا کی قسم لے کر یہ عہد لیا تھا کہ جب ہم مصر سے نکلیں گے تو یہ جسم اطہر بھی اپنے ہمراہ منتقل کر کے لے جائیں گے۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: تم میں سے کوئی جانتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی قبر مبارک کہاں ہے؟ بنی اسرائیل کے علماء نے جواباً کہا: اس چیز کا علم صرف بنی اسرائیل کی ایک بڑھیا کے پاس ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس بڑھیا کی طرف پیغام بھیجا کہ ہمیں یوسف علیہ السلام کی قبر کی نشاندہی کریں۔ اس نے کہا:

۱.... (المستدرک علی الصحیحین: کتاب التفسیر، ج، ۲، ص، ۲۳۹، رقم الحدیث، ۳۵۲۳، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

پہلے مجھ سے ایک وعدہ کریں پھر بتاؤں گی۔ موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا: کیا وعدہ لینا چاہتی ہو؟ اس نے کہا: یہ کہ میں جنت میں آپ کے ساتھ رہوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ وعدہ کچھ عجیب سا لگا۔ لیکن آپ سے کہا گیا کہ اس سے وعدہ کر لیجئے تو آپ نے اس سے جنت کا وعدہ کر لیا۔ تب وہ ان کو اپنے ہمراہ لے کر پانی کی ایک جھیل پر آئیں۔ جس کے پانی کا رنگ بھی بدل چکا تھا۔ اس نے کہا: اس جھیل کا پانی خشک کریں۔ انہوں نے پانی خشک کر دیا۔ جب پانی خشک ہو گیا تو اس نے کہا: یہاں سے کھدائی شروع کر دیں، انہوں نے کھودنا شروع کر دیا تو وہاں سے ان کو حضرت یوسف علیہ السلام کا جسم مبارک مل گیا۔ جب انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو زمین سے نکال لیا تو روزِ روشن کی طرح ان پر راستہ واضح ہو گیا۔“

اونٹنی کے دودھ دوہنے کے وقفے کے برابر جہاد میں شریک ہونے کا اجر

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فُواقِ نَاقَةٍ، فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْقَتْلَ مِنْ عِنْدِ نَفْسِهِ صَادِقًا، ثُمَّ مَاتَ أَوْ قُتِلَ، فَلَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ“۔

ترجمہ: ”جو مسلمان صرف اتنی دیر کے لئے جہاد میں شریک ہو جائے جتنی دیر اونٹنی کو ایک بار دوہنے کے بعد دوسری مرتبہ دوہنے تک ہوتا ہے، اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور جو شخص سچے دل سے شہادت طلب کرتا ہے وہ چاہے (طبعی موت) مرے یا قتل کیا جائے (بہر حال) اس کو شہید کا ثواب دیا جاتا ہے۔“

۱۔۔۔۔ (المستدرک علی الصحیحین: کتاب الجہاد، ج ۲، ص ۸۷، رقم الحدیث، ۲۴۱۰، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(فصل ۲)

صحابہ کرامؓ کے واقعات میں اونٹنی کا ذکر

حضرت ابو بکرؓ کو رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کی آواز سنائی دینا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ:

”أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَأَمْرَهُ أَنْ يُنَادِيَ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَاتَّبَعَهُ عَلِيًّا، فَبَيْنَا أَبُو بَكْرٍ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ إِذْ سَمِعَ رُغَاءَ نَاقَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ فِرْعَاءً، فَظَنَّ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا عَلِيٌّ فَدَفَعَ إِلَيْهِ كِتَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَهُ عَلَى الْمَوْسِمِ، وَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يُنَادِيَ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ، فَقَامَ عَلِيٌّ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ فَنَادَى: إِنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ فَمَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ، لَا يَحُجُّنَ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكًا، وَلَا يَطُوفُنَّ بِالْبَيْتِ عَرَبِيَّانَ، وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنًا فَكَانَ عَلِيٌّ يُنَادِي بِهَا، فَإِذَا بُحَّ قَامَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَنَادَى“ ۱۔

ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ کو بھیجا اور ان کو حکم دیا کہ ان باتوں کا اعلان کر دو، پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے پیچھے روانہ کر دیا۔ حضرت ابو بکرؓ بھی راستہ میں تھے کہ ان کو رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کی آواز سنائی دی۔ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ گھبرا کر اس آواز کی طرف چل پڑے وہ سمجھے کہ شاید

۱۔۔۔۔ (المستدرک علی الصحیحین: کتاب المغازی و السرایا، ج، ۳، ص، ۵۳، رقم الحدیث،

۴۳۷۵، دار الکتب العلمیة، بیروت)

رسول اللہ ﷺ تشریف لا رہے ہیں۔ جب پاس پہنچے تو وہ حضرت علیؑ تھے۔ حضرت ابو بکرؓ نے رسول اللہ کا وہ مکتوب حضرت علیؑ کے حوالے کیا جس کا حج کے موقع پر اعلان کرنے کا حکم تھا۔ اور حضرت علیؑ سے کہا: ان کلمات کا اعلان کر دینا۔ حضرت علیؑ ایام تشریق میں کھڑے ہوئے اور اعلان کر دیا کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ مشرکوں سے بیزار ہیں۔ تم زمین میں چار ماہ تک چل پھر لو اور اس سال کے بعد نہ کسی مشرک کو حج کرنے کی اجازت ہوگی اور نہ کوئی ننگے ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے گا۔ اور جنت میں صرف ایمان والا ہی جائے گا۔ حضرت علیؑ مسلسل یہ اعلان کرتے رہے حتیٰ کہ ان کی اونٹنی بیٹھ گئی۔ تو پھر حضرت ابو ہریرہؓ اٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے اعلان کرنا شروع کر دیا۔“

حضرت عمرؓ کا اپنی اونٹنی کی لگام پکڑنا

طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ:

”خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى الشَّامِ وَمَعَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَاتُّوا عَلِيَّ مَخَاضَةَ وَعُمَرُ عَلِيَّ نَاقَةَ لَهُ فَنَزَلَ عَنْهَا وَخَلَعَ خُفَّيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَلَيَّ عَاتِقِهِ، وَأَخَذَ بِرِمَامِ نَاقَتِهِ فَخَاضَ بِهَا الْمَخَاضَةَ، فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْتَ تَفْعَلُ هَذَا، تَخْلَعُ خُفَّيْكَ وَتَضَعُهُمَا عَلَيَّ عَاتِقِكَ، وَتَأْخُذُ بِرِمَامِ نَاقَتِكَ، وَتَخُوضُ بِهَا الْمَخَاضَةَ؟ مَا يَسْرُنِي أَنَّ أَهْلَ الْبَلَدِ اسْتَشْرَفُوكَ، فَقَالَ عُمَرُ أَوْهَ لَمْ يَقُلْ ذَا غَيْرِكَ أَبَا عُبَيْدَةَ جَعَلْتُهُ نَكَالًا لِأُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا كُنَّا أَذْلَ قَوْمٍ فَأَعَزَّنَا اللَّهُ بِالْإِسْلَامِ فَهَمَّا نَطْلُبُ الْعِزَّةَ بِغَيْرِ مَا أَعَزَّنَا اللَّهُ بِهِ أَذَلَّنَا اللَّهُ“۔

ل..... (المستدرک علی الصحیحین: کتاب الایمان، ج، ۱، ص، ۱۳۰، رقم الحدیث، ۲۰۷)

ترجمہ: ”ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام کی طرف روانہ ہوئے، ان کے ساتھ (میں بھی تھا اور) ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے (چلتے چلتے) ایک جھیل پر پہنچے حضرت عمرؓ اپنی اونٹنی پر سوار تھے۔ آپ اس سے نیچے اترے، اپنے جوتے اتار کر کندھوں پر رکھ لئے اور اونٹنی کی لگام پکڑ کر (پیدل چلتے ہوئے) جھیل میں داخل ہو گئے۔ اس پر حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! (آپ نے یہ کیا کیا) جوتے اتار کر کندھوں پر رکھ لئے ہیں اور اونٹنی کی لگام پکڑ کر پیدل چل رہے ہیں؟ میرا دل یہ چاہتا ہے کہ شہر کے لوگ آپ کی عزت کریں۔ آپ نے فرمایا: اے ابو عبیدہ! یہ بات تیرے سوا کسی اور نے نہیں کہی۔ میں امت محمدیہ کے لئے اس کو ایک مثال بنانا چاہتا ہوں۔ ہم ذلیل و رسوا لوگ تھے، اللہ تعالیٰ نے اسلام کی بدولت ہمیں عزت بخشی۔ اب اگر ہم اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مقام عزت کو چھوڑ کر کسی دوسری جگہ عزت تلاش کریں تو اللہ ہمیں ذلیل کرے گا۔“

ابوسباع کا وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کی اونٹنی خریدنا

ابوسباع فرماتے ہیں کہ:

”اَشْتَرَيْتُ نَاقَةً مِنْ دَارِ وَايِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ فَلَمَّا خَرَجْتُ بِهَا أُدْرَكْنِي وَايِلَةُ وَهُوَ يَجُرُّ إِزَارَهُ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ اَشْتَرَيْتُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: بَيْنَ لَكَ مَا فِيهَا؟ قُلْتُ: وَمَا فِيهَا، إِنَّهَا لَسَمِينَةٌ ظَاهِرَةٌ الصَّحَّةِ؟ قَالَ: أَرَدْتُ بِهَا سَفْرًا أَوْ أَرَدْتُ بِهَا لَحْمًا؟ قُلْتُ: أَرَدْتُ بِهَا الْحَجَّ. قَالَ: فَارْتَجِعْهَا. فَقَالَ صَاحِبُهَا: مَا أَرَدْتُ إِلَّا هَذَا أَصْلَحَكَ اللَّهُ تُفْسِدُ عَلَيَّ. قَالَ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَبِيعَ شَيْئًا، إِلَّا بَيْنَ مَا فِيهِ، وَلَا يَحِلُّ لِمَنْ عَلِمَ

ذَلِكَ إِلَّا بَيْنَهُ“ ۱۔

ترجمہ: ”میں نے وائلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حویلی سے ایک اونٹنی خریدی۔ جب میں اس کو لے کر نکلا تو آگے سے وائلہ آئے۔ وہ اپنے تہہ بند کو گھسیٹتے ہوئے آرہا تھا۔ اس نے پوچھا: اے عبد اللہ! کیا یہ تم، نے خریدی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! اس نے کہا: اس میں جو عیب ہے وہ اس نے آپ کے سامنے بیان کیا ہے؟ میں نے کہا: اس کو کیا ہوا ہے؟ بظاہر تو ماشاء اللہ یہ اچھی خاصی صحت مند ہے۔ اس نے کہا: آپ اس پر سفر کرنا چاہتے ہو یا گوشت کھانے کے ارادے سے یہ خریدی ہے؟ میں نے کہا: میں نے حج پر جانے کے لئے یہ خریدی ہے۔ اس نے کہا تو پھر یہ واپس کر دیں، اس کے مالک نے کہا: یہ تم نے خود ہی پسند کی تھی، اللہ تعالیٰ آپ کی اصلاح فرمائے۔ تو نے اس کا نقص میرے اوپر ظاہر کر دیا۔ پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ”کسی کے لئے جائز نہیں ہے کہ عیب بتائے بغیر کوئی عیب دار چیز بیچے“۔ اور جو شخص اس کے عیب کو جانتا ہے اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ اس کو چھپائے۔“

براء بن عازبؓ کی سرکش اونٹنی

حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ:

”كَانَتْ لَهُ نَاقَةٌ ضَارِيَةٌ، فَدَخَلَتْ حَائِطًا، فَأَفْسَدَتْ فِيهِ فَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقَضَى أَنْ حِفْظَ الْحَوَائِطِ بِالنَّهَارِ عَلَى أَهْلِهَا، وَأَنْ حِفْظَ الْمَاشِيَةِ بِاللَّيْلِ عَلَى أَهْلِهَا، وَإِنَّ عَلَى أَهْلِ الْمَاشِيَةِ مَا أَصَابَتْ مَاشِيَتُهُمْ“ ۲۔

۱.... (المستدرک علی الصحیحین: کتاب البیوع، ج، ۲، ص، ۱۲، رقم الحدیث، ۲۱۵۷)

۲.... (المستدرک علی الصحیحین: کتاب البیوع، ج، ۲، ص، ۵۵، رقم الحدیث، ۲۳۰۳، دار الکتب العلمیة، بیروت)

ترجمہ: ”ان کی ایک سرکش اونٹنی تھی، ایک دفعہ وہ کسی کے باغ میں گھس گئی اور بہت بربادی کی (یہ معاملہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پیش ہوا تو) آپ نے اس سلسلے میں کچھ کلام کرنے کے بعد یہ فیصلہ فرمایا کہ دن کے وقت باغ والوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے باغات کی حفاظت کریں اور رات کے وقت جانور والوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے جانوروں کو سنبھال کر رکھیں اور جانور والوں کے ذمے اس نقصان کی ادائیگی ہے جو ان کے جانوروں نے نقصان کیا۔“

حضرت عمران بن حصینؓ کا اونٹنی پر لعنت بھیجنا

ابراہیم بن عطاء بن ابی میمونہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ:

”أَنَّ نَاقَةَ لِنَجِيدِ بْنِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنِ رَمِيَتْ، وَعِمْرَانُ مَرِيضٌ، فَتَأَذَى بِهَا، فَلَعَنَهَا عِمْرَانُ فَخَرَجَ نَجِيدٌ وَهُوَ يَسْتَرْجِعُ، وَكَانَتْ نَاقَتُهُ تُعْجِبُهُ فَقِيلَ لَهُ: مَا لِكَ؟ فَقَالَ: لَعَنَ أَبُو نَجِيدٍ نَاقَتِي، فَمَا لَبِثَ إِلَّا قَلِيلًا حَتَّى انْدَقَ عَنْقُهَا“۔

ترجمہ: ”نجید بن عمران بن حصین کی اونٹنی گر پڑی، اس وقت عمران بن حصین مریض تھے، ان کو اس اونٹنی سے تکلیف پہنچی، تو حضرت عمران نے اونٹنی پر لعنت کی، پھر حضرت عمران انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہوئے وہاں سے نکلے، یہ اونٹنی نجید کو بہت پسند تھی۔ ان سے کسی نے پوچھا کہ آپ کیوں پریشان ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ (والد صاحب) ابو نجید نے میرے اونٹنی پر لعنت کی ہے۔ ابھی زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ اس اونٹنی کی گردن ٹوٹ گئی۔“

اونٹنی کا حضرت علیؓ کی شکایت کرنے والے کو کچلنا

حضرت سعدؓ فرماتے ہیں کہ:

۱.... (المستدرک علی الصحیحین: ذِکْرُ مَنَاقِبِ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ الْخَزَاعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ج، ۳، ص، ۵۳۶، رقم الحدیث، ۵۹۹۳، دارالکتب العلمیة، بیروت)

”أَنَّ رَجُلًا نَالَ مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَدَعَا عَلَيْهِ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ
فَجَاءَتْهُ نَاقَةٌ أَوْ جَمَلٌ فَقَتَلَهُ، فَأَعْتَقَ سَعْدٌ نَسَمَةَ، وَحَلَفَ أَنْ لَا يَدْعُو
عَلَى أَحَدٍ“ ۱۔

ترجمہ: ”ایک شخص نے حضرت علیؑ کی شکایت کی، حضرت سعد بن مالکؓ نے اس
کے لئے بدعا کر دی، ایک اونٹنی یا اونٹ آیا اور اس کو کچل گیا، اس پر پریشان ہو کر
حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک غلام آزاد کیا اور قسم کھائی کہ آئندہ کبھی بھی
کسی کو بدعا نہیں دیں گے۔“

سہیل بن بیضاءؓ کا رسول اللہ ﷺ کے پیچھے اونٹنی پر سوار ہونا

حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

”بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُهَيْلُ ابْنُ بَيْضَاءَ رَدِيفُ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهُ عَلَى نَاقَةٍ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: يَا سُهَيْلُ ابْنُ بَيْضَاءَ وَرَفَعَ صَوْتَهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلَّ ذَلِكَ
يُجِيبُهُ سُهَيْلٌ فَسَمِعَ النَّاسُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَعَرَفُوا أَنَّهُ يُرِيدُهُمْ فَجَلَسَ مَنْ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلِحَقِّهِ مَنْ كَانَ خَلْفَهُ
حَتَّى إِذَا اجْتَمَعُوا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَهِدَ
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حَرَمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ وَأُوجِبَ لَهُ الْجَنَّةُ“ ۲۔

ترجمہ: ”ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور سہیل بن بیضاءؓ سفر میں
تھے، اس سفر کے دوران اونٹنی پر سہیل بن بیضاءؓ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار

۱.... (المستدرک علی الصحیحین: ذِکْرُ مَنْاقِبِ أَبِي إِسْحَاقَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ، ج، ۳، ص، ۵۷۱، رقم الحدیث، ۶۱۲۰، دارالکتب العلمیة، بیروت)

۲.... (المستدرک علی الصحیحین: ذِکْرُ سُهَيْلِ ابْنِ بَيْضَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ج، ۳، ص، ۷۳۰، رقم
الحدیث، ۶۶۳۶، دارالکتب العلمیة، بیروت)

تھے، حضور ﷺ نے دو یا تین مرتبہ بلند آواز سے سہیل بن بیضاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آواز دی، ہر بار حضرت سہیلؓ نے (لبیک یا رسول اللہ ﷺ کہہ کر) جواب دیا، اس سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سمجھ گئے کہ حضور ﷺ ہمیں آواز دے رہے ہیں، چنانچہ جو لوگ آپ ﷺ سے آگے تھے، وہ بیٹھ گئے اور جو پیچھے تھے وہ آپؐ تک آ پہنچے، جب تمام لوگ جمع ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، اللہ تعالیٰ اس کو آگ پر حرام فرما دیتا ہے اور اس کے لئے جنت واجب کر دیتا ہے۔“

علقمہ بن محرزؓ کا رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کو چلانا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

”بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلْقَمَةَ بْنَ مُحْرِرٍ عَلَى بَعْثِ، فَلَمَّا بَلَغْنَا رَأْسَ مَغْرَانَا أَذِنَ لِبَطَائِفِهِ مِنَ الْجَيْشِ وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ حُدَافَةَ بْنَ قَيْسِ السُّهْمِيِّ، وَكَانَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ وَكَانَتْ فِيهِ دُعَابَةٌ، فَإِنَّهُ كَانَ يَرْحَلُ نَاقَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ لِيُضْحِكَهُ بِذَلِكَ وَكَانَ الرُّومُ قَدْ أُسْرُوهُ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَأَرَادُوهُ عَلَى الْكُفْرِ فَعَصَمَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى أَنْجَاهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْهُمْ“۔

ترجمہ: ”نبی اکرم ﷺ نے علقمہ بن محرز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک لشکر میں بھیجا، جب ہم میدان جنگ کے قریب پہنچے تو لشکر کی ایک جماعت کو انہوں نے اجازت دی اور عبد اللہ بن حذافہ بن قیس سہمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کا امیر مقرر

۱.... (المستدرک علی الصحیحین: ذِکْرُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُدَافَةَ السُّهْمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ج، ۳، ص، ۴۳۱، رقم الحدیث، ۶۶۲۹، دارالکتب العلمیة، بیروت)

فرمایا۔ آپ بدری صحابہ میں سے ہیں، اور ان میں خوش طبعی کی عادت تھی بعض اوقات سفروں میں وہ رسول اللہ ﷺ کو خوش کرنے کے لئے آپ ﷺ کی اونٹنی کو چلایا کرتے تھے۔ حضرت عمر بن خطابؓ کے دور خلافت میں روم نے ان کو گرفتار کر لیا تھا، انہوں نے ان کو کفر اختیار کرنے پر بہت مجبور کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو کفر سے محفوظ رکھا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کی قید سے رہائی عطا فرمائی۔“

حضرت بلالؓ کا رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کی مہار پکڑنا

حضرت ام الحسینؓ سے روایت ہے کہ:

”حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَرَأَيْتُ
أَسَامَةَ وَبِلَالَ وَأَحَدَهُمَا آخِذًا بِخَطَامِ نَاقَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْآخَرَ رَافِعًا
ثَوْبَهُ لِيَسْتُرَهُ مِنَ الْحَرِّ حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ“۔

ترجمہ: ”ہم نے حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج ادا کیا میں نے دیکھا کہ اسامہ اور بلال میں سے کوئی ایک نبی ﷺ کے اونٹنی کی مہار پکڑے ہوئے ہے اور دوسرے نے حضور ﷺ پر ایک کپڑے کے ذریعے سے سایہ کر رکھا ہے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے جمرہ عقبہ کی رمی کر لی۔“

وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

۱۔۔۔۔ (سنن ابی داؤد: کتاب المناسک، باب فی الْمُحْرِمِ يُظَلُّ، ج، ۲، ص، ۱۶۷، رقم الحدیث، ۱۸۳۴، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

(فصل نمبر ۳)

اونٹنی تاریخ کی نظر میں

اونٹنی کا سوار کو گرانا

حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: کچھ لوگ سفر کر رہے تھے۔ جب انہوں نے سفر شروع کیا تو یہ دعا پڑھی:

”سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ“۔^۱

ترجمہ: ”پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لیے اسے مطیع کر دیا اور ہم اسے قابو میں لانے والے نہ تھے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔“
ان لوگوں میں ایک شخص تھا جس کی اونٹنی کمزور تھی۔ اس نے دعا کے پڑھنے کی بجائے یوں کہا کہ میری تو یہ حالت ہے خود اونٹنی میرے مسخر نہیں ہے۔ تو اونٹنی جب اس کو لے کر چلی تو اس کو گرایا اور اس کی گردن کو توڑ دیا۔^۲

عبدالطلب کا اونٹنی کو مظلوم کے حوالے کرنا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں:
ایک شخص نے اپنے چچا زاد بھائی کے لیے بددعا کی۔ قصہ کچھ یوں تھا کہ اس کے چچا زاد بھائی نے اس کی اونٹنی چرائی۔ چنانچہ وہ اس کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا تو اس نے حرم میں اپنے چچا بھائی کو اونٹنی سمیت پالیا اور اس سے کہنے لگا۔ یہ اونٹنی تو میری ہے۔

۱..... (سورۃ الزخرف: رقم الآیۃ، ۱۳، ۱۴، پارہ، ۲۵)

۲..... (عذاب کے واقعات: ص، ۲۱۹)

اس کے چچا زاد بھائی نے اسے جھٹلاتے ہوئے کہا: یہ اونٹنی تمہاری نہیں ہے۔ اونٹنی کے مالک نے کہا: اچھا تو تم قسم کھاؤ کہ یہ اونٹنی میری نہیں ہے۔ اس نے کہا: ٹھیک ہے، میں قسم کھاتا ہوں اور مقام ابراہیم پر اس طرح قسم کھا بیٹھا کہ میں اس گھر کے مالک کی قسم کھاتا ہوں جو کہ خلاف عادت چیزوں کے ظہور پر قادر ہے کہ یہ اونٹنی تمہاری نہیں ہے۔

تو لوگوں نے اونٹنی کے مالک سے مایوس کن انداز میں کہا: اب تمہارے پاس اس اونٹنی کو حاصل کرنے کے لیے کوئی چارہ نہیں۔

یہ سن کر اونٹنی کا مالک رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان ہاتھ پھیلا کر کھڑا ہوا اور اپنے حریف کو بدعا دینے لگا۔ ابھی وہ بدعا کر کے اس جگہ سے ہٹا بھی نہ تھا کہ چور ہوش و ہوا اس سے بیگانہ ہو گیا اور اس کی عقل جاتی رہی۔ وہ دیوانہ وار مکہ کی گلیوں میں چلاتا پھرتا کہ میرا اونٹنی سے کیا واسطہ! میرا اس اونٹنی والے سے کیا مطلب!

جب عبدالمطلب کو اس معاملے کی خبر پہنچی تو انہوں نے اس اونٹنی کو اس مظلوم شخص کے حوالے کر دیا اور چور اسی دیوانگی کے عالم میں کچھ عرصہ رہا۔ یہاں تک کہ ایک پہاڑ سے نشیب میں گر پڑا اور وحشی درندوں کا نوالہ بنا۔

وَاللّٰهُ سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ



۱..... (مظلوم کی آہ، بحوالہ حیوانات قرآنی: ج، ۱، ص، ۶۹، مکتبہ ارسلان)

(فصل نمبر ۴)

اونٹنی اور خواب

خواب میں ایک شخص کا اونٹنی کے حلق پر خنجر رکھنا

حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

ایک بنو تمیمی شخص نے اپنے اسلام لانے کا یہ قصہ بیان کیا کہ ایک مرتبہ مجھے ایک سفر کے دوران ایک بہت بڑے ریگستان میں رات گزارنا پڑی۔ اس خوفناک ریگستان میں میری اونٹنی میرے ساتھ تھی اور میں بالکل تنہا تھا۔ رات کا وقت تھا۔ میں نے اونٹنی کو ایک جگہ بٹھایا اور خود لیٹ گیا اور سو جانے سے پہلے میں نے یہ پڑھا:

”اعوذ بعظیم هذا الوادی“.

ترجمہ: ”اس وادی کے برے جن کے ساتھ میں پناہ مانگتا ہوں“۔

یہ پڑھ کر میں سو گیا۔ سونے کے بعد خواب میں، میں نے دیکھا کہ ایک قوی ہیکل جوان جس کے ہاتھ میں ایک خنجر ہے آیا اور آتے ہی وہ خنجر اس نے میری اونٹنی کے حلق پر رکھ دیا۔ یہ دیکھتے ہی میں گھبرا کر جاگ اٹھا اور ارد گرد دیکھنے لگا۔ مگر مجھے کوئی چیز نظر نہ آئی۔ میں اسے وہم سمجھ کر پھر سو گیا۔

دوبارہ پھر وہی جوان ہاتھ میں خنجر لیے نظر آیا۔ اس نے خنجر میری اونٹنی کے گلے پر رکھ دیا۔ میں پھر چونک پڑا اور دیکھا کہ میری اونٹنی بھی کانپ رہی ہے۔ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہی جوان ہاتھ میں خنجر لیے کھڑا نظر آیا اور اس کے ساتھ ایک بوڑھا شخص بھی تھا۔ جس نے اس نوجوان کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا اور اونٹنی کے قریب آنے سے روک رکھا تھا اور دونوں آپس میں لڑ جھگڑ رہے تھے۔

تھوڑی دیر میں تین بڑے بڑے بیل آگئے اور اس بوڑھے نے اس جوان سے کہا کہ ان بیلوں میں سے جو بیل چاہو میرے پڑوسی آدمی کی اونٹنی کے بدلے میں لے لو۔ مگر میرے پڑوسی آدمی کی اونٹنی کو ہاتھ نہ لگاؤ۔ چنانچہ وہ جوان آگے بڑھا اور ان بیلوں میں سے ایک بیل اس نے پکڑ لیا اور اسے لے کر وہاں چلا گیا۔

پھر وہ شخص مجھ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ دیکھو بھائی! اب تم لوگ اس قسم کی ڈر اوٹنی جگہوں میں کسی کسی جن کے ساتھ پناہ نہ مانگا کرو۔ اس لیے کہ اب اس کا زور اور ان کا طلسم ٹوٹ چکا ہے۔ اب تم یوں کہا کرو۔

”اعوذ باللہ رب محمد من هول هذا الوادي“.

ترجمہ: ”میں محمد کے رب کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اس وادی کے ہول (ہیت) سے۔“

میں نے کہا یہ محمد (ﷺ) کون ہیں؟

اس نے بتایا کہ نبی عربی ہے۔ میں نے پوچھا: کہاں رہتے ہیں؟
اس نے کہا: مدینہ منورہ میں۔

میں یہ سن کر انتہائی شوق میں اپنی اونٹنی پر سوار ہوا اور سیدھا مدینہ منورہ آ پہنچا اور حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ حضور ﷺ نے مجھے دیکھتے ہی میرا یہ سارا قصہ خود ہی لفظ بہ لفظ سنا دیا اور پھر مجھے مسلمان ہو جانے کے لیے ارشاد فرمایا تو میں فوراً کلمہ پڑھ کر حلقہ بگوش اسلام ہو گیا۔

خواب میں اونٹنی کا دودھ نکالنا

خواب میں ناقہ سے مراد عورت ہے اگر اونٹنی بختی ہے تو اس سے مراد عجمی عورت ہے ورنہ عربی۔ جس نے خواب میں دیکھا کہ اس نے اونٹنی کا دودھ نکالا ہے تو وہ نیک عورت سے

۱.... (کتاب نوادر قلبیہ: ص ۱۲۰، بحوالہ حیوانات قرآنی، ج ۱، ص ۱۷، مکتبہ ارسلان)

شادی کرے گا۔ جو شخص شادی شدہ ہو اور اونٹنی کا دودھ نکالے تو اس کا لڑکا پیدا ہوگا اور کبھی بیٹی بھی ہو سکتی ہے۔ اور جو اونٹنی کو بچے سمیت دیکھے تو یہ کوئی نشانی یا فتنہ ظاہر ہونے کی دلیل ہے۔ ابن سیرین کہتے ہیں کہ لدی ہوئی اونٹنی سے مراد خشکی کا سفر ہے۔ اور جس نے مہری اونٹنی دیکھی وہ سفر کرے گا اور اس پر راستہ طے کرے گا۔

اور جس نے خواب میں اونٹنی کا دودھ نکالا وہ زکاۃ کا والی بنے گا۔ تعبیر دی گئی خوابوں میں سے ایک یہ ہے کہ ایک شخص ابن سیرین کے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے ایک آدمی کو دیکھا ہے جو بختی اونٹنی کا دودھ نکال رہا ہے۔ پھر اس نے اس کا خون دوہا۔ تو ابن سیرین نے کہا یہ آدمی عجمیوں کا والی بنے گا پھر ان سے زکوٰۃ وصول کرے گا پھر ان پر ظلم کرے گا اور ان کے غضب کر کے مال کھائے گا اور اسی سے مراد دودھ ہے۔ پھر اس طرح ہوا۔

اونٹنی کا گوشت نذر کے پورا کرنے پر دلالت کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلاَّبِنِي إِسْرَائِيلَ إِلَّا مَا حَرَّمَ إِسْرَائِيلُ عَلَى نَفْسِهِ ۗ

اس سے مراد اونٹوں کا گوشت ہے۔ بعض نے کہا اونٹوں کا گوشت خواب میں مصیبت ہے۔ بعض نے کہا بیماری ہے بعض نے کہا رزق ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:

”وَالْأَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ. وَلَكُمْ فِيهَا

جَمَالٌ حِينَ تُرِيحُونَ وَحِينَ تَسْرَحُونَ. وَتَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ“ . ۲

اور جس نے خواب میں اونٹنی ذبح کی وہ اپنے فعل پر نادم ہوگا اور اس کو اس سے کوئی مصیبت پہنچے گی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

”فَعَقَرُوهَا فَاصْبَحُوا نَادِمِينَ“ . ۳

بعض نے کہا اونٹنی پر سواری کرنا عورت سے شادی کرنا ہے۔ اگر الثامنہ کر کے بیٹھے اس کا

۱.... (سورة آل عمران: رقم الآية ۹۳، پارہ ۴، ۵)

۲.... (سورة النحل: رقم الآيات: ۵، ۶، ۷، پارہ ۱۴، ۱۵)

۳.... (سورة الشعراء: رقم الآية، ۱۵، پارہ ۱۹، ۲۰)

مطلب ہے کہ وہ عورت سے دبر کی طرف جماع کرے گا۔ جس نے دیکھا کہ اونٹنی، خچر یا اونٹ بن گئی ہے تو اس کی بیوی کبھی بھی حاملہ نہیں ہوگی۔ جس کی اونٹنی مہر گئی اس کی بیوی مر جائے گی۔ اور اس کا سفر باطل ہو جائے گا۔ اور بعض دفعہ اونٹنی سخت جھگڑا عورت پر دلالت کرتی ہے کیونکہ اونٹنی آوازیں بہت نکالتی ہے اور جس نے کوئی اونٹنی دیکھی جو شہر میں داخل ہو گئی ہے تو اس سے مراد فتنہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”إِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةَ فِتْنَةً لَّهُمْ“

یعنی ہم اونٹنی کو ان کے لئے فتنہ بنا کر بھیجیں گے۔

جب اونٹنی کسی شہر میں ذبح کی جائے تو اس کے رہنے والوں کو کوئی مصیبت پہنچے گی۔ ۲

خواب میں اونٹنی کا خون دوہنا

خواب میں اونٹنی عورت ہے، جو دیکھے اس نے اونٹنی کا دودھ دوہ لیا ہے تو اس نیک عورت

۱.... (سورۃ القمر: رقم الآیۃ، ۲۷، پارہ، ۲۷)

۲.... ”الناقة فی الرؤیا امرأة، فإن كانت من البخت فهي أعجمیة، وإن كانت غیر بختیة فهي امرأة عربیة. فمن رأى كأنه حلب ناقة تزوج امرأة صالحة، ومن كان متزوجا وحلب ناقة رزق ولدا ذكرا، وربما رزق بنتا. ومن رأى ناقة ومعها فصیلها، فإنه يدل علی ظهور آیة وفتنة عامة. وقال ابن سیرین: الناقة المحدوجة سفر فی بر، ومن ركب ناقة مہریة فی منامه سافر وقطع علیہ الطريق. ومن حلب النوق فی منامه فإنه یلی ولاية یجمع فیها الزکاة. ومن الرؤیا المعبرة أن ابن سیرین رحمہ اللہ، اتاه رجل فقال له: رأیت رجلا یحلب من النوق البخت لبنا، ثم حلبها دما. فقال ابن سیرین: هذا رجل یتولی علی الأعاجم ویجیبهم الزکاة وهی اللبن، ثم یظلمهم ویأخذ أموالهم غصبا، وهو الدم، فكان كذلك. ولحم النوق يدل علی وفاء النذر لقول اللہ تعالی: کُلُّ الطَّعَامِ كَانَ جَلًا لِنَبِيِّ إِسْرَائِيلَ إِلَّا مَا حَرَّمَ إِسْرَائِيلُ عَلَي نَفْسِهِ وهو لحم الجزور. وقیل: لحم الجزور فی الرؤیا مصیبة، وقیل مرض، وقیل: رزق، لقول اللہ تعالی: وَالْأَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ، وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِينَ تُرِيحُونَ وَحِينَ تُسْرِحُونَ، وَتَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ وَمِنْ عَقْرِ نَاقَةٍ فِي مَنَامِهِ نَدَمٌ عَلَى أَمْرٍ فَعَلَهُ، وَنَالَ مِنْهُ مَصِيبَةٌ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: فَعَقَرُوها فَأَصْبَحُوا نَادِمِينَ. وقیل: ركوب الناقة نكاح امرأة، فإن ركبها مقلوبا أتى امرأة فی دبرها. ومن رأى ناقة صارت بغلة أو بعيرا، فإن زوجته لا تحمل أبدا. ومن ماتت ناقة ماتت امرأته، أو بطل سفره، وربما دلت الناقة علی امرأة كثيرة الخصام، لكثرة رغائها. ومن رأى ناقة دخلت مدينة، فإنها فتنة لقول اللہ تعالی: إِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةَ فِتْنَةً لَهُمْ فَإِذَا عَقَرَتْ نَاقَةٌ فِي مَدِينَةٍ، أَصَابَ أَهْلَهَا نَكْبَةٌ“. (حياة الحيوان: الناقة/التعبير، ج، ۲، ص، ۲۶۰، دار الكتب العلمية، بيروت)

سے شادی ہوگی، اگر شادی شدہ ہو تو نرینہ اولاد نصیب ہوگی، یا ایسی ولایت کا متولی ہوگا جس میں زکوٰۃ کا مال جمع ہوتا ہے، اونٹنی کا گوشت وفائے نذر یا مصیبت یا مرض یا رزق ہے، اونٹنی پر سواری شادی ہے، جس کی اونٹنی مر جائے تو اس کی بیوی فوت ہوگی یا سفر ختم ہوگا، اونٹنی بہت زیادہ جھگڑالو عورت بھی ہو سکتی ہے، جو خواب میں اونٹنی کو شہر میں داخل ہوتے دیکھے تو یہ فتنہ و آزمائش ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”إِنَّا مُرْسِلُو النَّاقَةِ فِتْنَةً لَهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ

وَاصْطَبِرُوا“۔

یعنی ہم اونٹنی کو بھیجنے والے ہیں ان کی آزمائش کے لئے سو ان کو دیکھتے بھالتے رہنا اور صبر سے بیٹھے رہنا۔ اگر اونٹنی کی کوچیں کاٹ دی ہیں تو اپنے کئے پر نادم ہوگا اور مصیبت سے دوچار ہوگا، اور جو اونٹنی کا مالک بنے وہ شادی کرے گا یا کسی سے رشتہ ازدواجی قائم کرے گا یا زمین و گھر کا مالک ہوگا، اگر اونٹنی سے دودھ کے علاوہ پیپ، خون وغیرہ دوہیا ہے تو یہ مال حرام ہے، جو دیکھے کہ اس کی اونٹنی گم ہوگئی ہے یا چرائی گئی ہے تو وہ اپنی بیوی سے جدا ہوگا، اونٹنی مشقت برداشت کرنے والی اور بوجھ اٹھانے والی نیک عورت ہے، اگر اونٹنی ذبح کی گئی ہے تو یہ فکرات و تکالیف کی دلیل ہے، خواب میں اونٹنی درخت یا کشتی یا کھجور کا درخت ہے، اور اونٹنی سواری۔ کجاوہ، پاکی اور گنبد ہے، یہ سب کچھ عورتوں کی دلیل ہے، جو اونٹنی کو دیکھے کہ وہ جامع مسجد یا کشادہ جگہ میں دودھ بہاتی ہے تو یہ سال کی خوشحالی ہے۔ ۲

۱.... (القمر: ۲۷)

۲.... ”ہی فی المنام امرأة فان كانت من البخت فهي اعجمية وإن كانت غيرها فهي امرأة عربية ومن حلب الناقة تزوج امرأة سالحة وإن كان متزوجاً رزق ولداً ذكراً ومن حلب النوق ولی ولاية يجمع فيها الزكاة ولحم النوق يدل على وفاء النذر أو على مصيبة أو على مرض أو رزق وركوب الناقة نكاح امرأة وإن ركبها مقلوباً أتى امرأة في دبرها ومن ماتت ناقته ماتت امرأته أو يبطل سفره وربما كانت الناقة امرأة كثيرة الخصام لكثرة صياحها.

(ومن رأى) ناقه دخلت مدينة فإنها فتنة لقوله تعالى: (إنا مرسلوا الناقة فتنة لهم). ومن عقر الناقة ندم على أمر فعله وناله مصيبة وإذا عقرت ناقة في مدينة أصاب أهلها نكبة ومن ملك ناقة تزوج أو صاهر أو ملك داراً أو أرضاً.

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتْمُّ وَأَحْكَمُ

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

(ومن رأى) أنه يحلبها أصاب مالاً حلالاً من امرأة وإن حلب منها غير اللبن كالدم والقيح كان ذلك المال حراماً.

(ومن رأى) أنه شرب لبن ناقة من غير أن يحلبه بنفسه أصاب مالاً من رجل ضخم ذى سلطان.
(ومن رأى) أن ناقة خرجت عنه أو ضاعت أو سرقت فإنه يفارق زوجته والناقة امرأة صالحة صبورة على الكد حاملة للأثقال مع ما فيها من شرف القدر والبركة وربما دلت الناقة على العام المقبل فإن كان معها فصيلها دل على ظهور آية وفتنة عامة وإن ذبحت دل على الهموم والأنكاد والفناء أو سيف يعم أكثر الناس ومن اشترى ناقة وكان فقيراً ربما اشترى مصباحاً وربما نال منزلة وحظاً فيما يساق إليه والناقة فى المنام شجرة أو سفينة أو نخلة أو عقدة من عقد مال النساء والناقة الراحلة والهودج والقبة والمحفة فكل ذلك نساء.

(ومن رأى) ناقة تدر لبناً فى الجامع أو فى سماط أو فى الرحبة فإنها سنة مخصبة.
تعطير الأنام فى تعبیر المنام: باب النون، ص ۳۶۱، دار الفكر، بيروت)

(فصل نمبر ۵)

اونٹنی سے متعلق مختلف مسائل

اونٹنی پر لعنت بھیجنے کا حکم

اونٹنی یا پھر کسی جانور پر لعنت بھیجنا درست عمل نہیں۔

لعنت کے لغوی معنی

عربی زبان میں لعنت ”لعن“ سے بنا ہے، جس کے لغوی معنی ٹھکرانے، غصہ اور ناراضگی کے طور پر دھتکارنے کے آتے ہیں۔

لعنت کے شرعی معنی

اور لعنت کے شرعی معنی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دوری کے آتے ہیں، جس کے نتیجے میں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے عذاب کا مستحق ہوتا ہے۔^۱

اونٹنی یا کسی جانور پر لعنت کرنے سے گریز کرنا چاہیے، جس اونٹنی پر لعنت کی جاتی رسول اللہ ﷺ اس پر سوار نہیں ہوتے تھے۔

چنانچہ عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، وَامْرَأَةٌ مِنَ
 الْأَنْصَارِ عَلَى نَاقَةٍ، فَضَجِرَتْ فَلَعَنَتْهَا، فَسَمِعَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ
 ﷺ فَقَالَ: خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوهَا، فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ قَالَ عِمْرَانُ:

۱..... ”ماخوذ از: شرح النووي على مسلم: كتاب الايمان/باب بيان نقصان الايمان بنقص الطاعات... (الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة، ”ذم“ اللعن، ج، ۲۱، ص، ۲۷۱)
 (الموسوعة الفقهية الكويتية: مادة، ”سب“، ج، ۲۲، ص، ۱۳۳)

فَكَانِي أَرَاهَا الْآنَ تَمْشِي فِي النَّاسِ، مَا يَعْرِضُ لَهَا أَحَدٌ“ ۱۔
ترجمہ: ”رسول اللہ اپنے کسی سفر میں تھے اور انصار کی ایک عورت اونٹنی پر سوار تھی تو اچانک وہ اونٹنی بدکنے لگی تو اس عورت نے اپنی اس اونٹنی پر لعنت کی رسول اللہ نے اسے سن لیا تو آپ نے فرمایا اس اونٹنی پر جو سامان ہے اسے پکڑ لو اور اس اونٹنی کو چھوڑ دو کیونکہ یہ ملعونہ ہے حضرت عمرانؑ فرماتے ہیں گویا کہ میں اب بھی اسے دیکھ رہا ہوں کہ وہ اونٹنی لوگوں کے درمیان چل پھر رہی ہے اور کوئی آدمی اس سے تعرض نہیں کر رہا۔“

اور حضرت ابو بزرہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

”بَيْنَمَا جَارِيَةٌ عَلَى نَاقَةٍ، عَلَيْهَا بَعْضُ مَتَاعِ الْقَوْمِ، إِذْ بَصُرَتْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَضَايَقَ بِهِمُ الْجَبَلُ، فَقَالَتْ: حَلْ، اللَّهُمَّ الْعَنْهَا، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُصَاحِبْنَا نَاقَةَ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ“ ۲۔

ترجمہ: ”ایک باندی اپنی ایک اونٹنی پر سوار تھی اس پر لوگوں کا کچھ سامان رکھا ہوا تھا کہ اچانک اس نے نبی ﷺ کو دیکھا حالانکہ ان کے درمیان پہاڑ کا تنگ درہ تھا تو وہ باندی کہنے لگی (اونٹنی کو) اے اللہ اس پر لعنت کر تو نبی ﷺ نے فرمایا ہمارے ساتھ وہ اونٹنی نہ رہے کہ جس پر لعنت کی گئی ہے۔“

مخصوص صورتوں کے علاوہ عام حالات میں لعنت کرنا بہت بڑا گناہ ہے، روایات میں اس پر وعیدیں بیان کی گئی ہیں۔

۱.... (صحیح مسلم: کتاب البر والصلۃ والآداب/بَابُ النَّهْيِ عَنِ الدَّوَابِّ وَغَيْرِهَا، ج، ۴، ص، ۲۰۰۴، رقم الحدیث، ۲۵۹۵، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

۲.... (صحیح مسلم: کتاب البر والصلۃ والآداب/بَابُ النَّهْيِ عَنِ الدَّوَابِّ وَغَيْرِهَا، ج، ۴، ص، ۲۰۰۴، رقم الحدیث، ۲۵۹۶، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

لعنت کے مستحقین قرآن کی نظر میں

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں لعنت کے مستحقین لوگوں کا ذکر فرمایا ہے:

”إِنَّ الدِّينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارًا أُولَئِكَ عَلَيْهِمُ لَعْنَةُ اللَّهِ
وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ. خَالِدِينَ فِيهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ الْعَذَابُ
وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ“۔^۱

ترجمہ: ”یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا اور وہ اسی حال میں مر گئے کہ کفر پر قائم تھے ان پر لعنت ہے اللہ کی بھی اور فرشتوں کی بھی اور تمام انسانوں کی بھی۔ اسی (لعنت کی کیفیت) میں وہ ہمیشہ رہیں گے نہ ان پر سے عذاب میں کوئی کمی کی جائے گی اور نہ ان کو مہلت ہی ملے۔“

اللہ کے غضب اور لعنت کا مستحق قرار دینے کی ممانعت

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

”لَا تَلَاعَنُوا بِلَعْنَةِ اللَّهِ، وَلَا بِغَضَبِهِ، وَلَا بِالنَّارِ“۔^۲

ترجمہ: ”آپس میں ایک دوسرے پر اللہ کی لعنت، غضب اور دوزخ کی پھٹکار نہ بھیجو۔“

لَعَّانٍ اور صدیق جمع نہیں ہو سکتے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

”لَا يَجْتَمِعُ أَنْ تَكُونُوا لَعَّانِينَ صِدِّيقِينَ“۔^۳

ترجمہ: ”یہ نہیں ہو سکتا کہ تم لعنت کرنے والے بھی ہو اور ایک دوسرے کے دوست بھی ہو۔“

۱.... (سورة البقرة: رقم الآية، ۱۶۱، ۱۶۲، پارہ ۲، ۵)

۲.... (سنن الترمذی: أبواب البر والصلة/باب ما جاء في اللعنة، ج، ۳، ص، ۱۸، رقم

الحدیث، ۱۹۷۶، دار الغرب الإسلامي، بیروت)

۳.... (المستدرک علی الصحیحین: کتاب الایمان، ج، ۱، ص، ۱۱۰، رقم الحدیث، ۱۴۷)

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

”لَا يَنْبَغِي لِصَدِيقٍ أَنْ يَكُونَ لَعَّانًا“ ۱۔

ترجمہ: ”یہ بات صدیق کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ زیادہ لعنت کرنے والا ہو۔“

مؤمن لعنت کرنے والا نہیں ہوتا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

”لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَدِيءِ“ ۲۔

ترجمہ: ”طعن کرنے والا کسی پر لعنت بھیجنے والا، فحش گوئی کرنے والا اور بد تمیزی

کرنے والا مؤمن نہیں ہے۔“

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

”لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُونَ لَعَّانًا“ ۳۔

ترجمہ: ”یہ بات مؤمن کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ لعنت کرنے والا ہو۔“

نبی ﷺ کو لعنت کرنے والا نہیں بنایا گیا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

”قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ عَلَى الْمُشْرِكِينَ قَالَ: إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعَّانًا،

وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً“ ۴۔

۱..... (صحیح مسلم: کتاب البرِّ وَالصَّلَةِ وَالْآدَابِ رِبَابِ النَّهْيِ عَنْ لَعْنِ الدُّوَابِّ وَغَيْرِهَا، ج، ۴، ص، ۲۰۰۵، رقم الحدیث، ۲۵۹۷، دار إحياء التراث العربی، بیروت)

۲..... (سنن الترمذی: أبواب البرِّ وَالصَّلَةِ رِبَابِ مَا جَاءَ فِي اللَّعْنَةِ، ج، ۳، ص، ۱۸، رقم الحدیث، ۱۹۷۷، دار الغرب الإسلامي، بیروت)

۳..... (المستدرک علی الصحیحین: کتاب الايمان، ج، ۱، ص، ۱۱۰، رقم الحدیث، ۱۳۵، دار الکتب العلمیة)

۴..... (صحیح مسلم: کتاب البرِّ وَالصَّلَةِ وَالْآدَابِ رِبَابِ النَّهْيِ عَنْ لَعْنِ الدُّوَابِّ وَغَيْرِهَا، ج، ۴، ص، ۲۰۰۶، رقم الحدیث، ۲۵۹۹، دار إحياء التراث العربی، بیروت)

ترجمہ: ”آپ ﷺ سے عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول مشرکوں کے خلاف بددعا فرمائیں آپ نے فرمایا مجھے لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا بلکہ مجھے تو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔“

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ:

”أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكُوعِ قَالَ: اللَّهُمَّ رَبَّنَا، وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الْأَخِيرَةِ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ)“

ترجمہ: ”انہوں نے نبی ﷺ کو فجر کی نماز میں رکوع سے سر اٹھا کر فرماتے ہوئے سنا کہ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الْأَخِيرَةِ۔ پھر فرمایا کہ فلاں فلاں پر لعنت، تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمایا ”لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ“، یعنی تم کو اس امر میں کوئی اختیار نہیں ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی توبہ قبول کر لے یا ان کو عذاب دے کیونکہ یہ لوگ ظالم ہیں۔“

اور بعض روایات میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوسفیان اور حارث بن ہشام اور صفوان بن امیہ کا نام لے کر لعنت فرمائی تھی۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

”قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ: اللَّهُمَّ الْعَنْ أَبَا سُفْيَانَ، اللَّهُمَّ الْعَنْ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ، اللَّهُمَّ الْعَنْ صَفْوَانَ بْنَ أُمِيَّةَ، قَالَ: فَنَزَلَتْ (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ) فَتَابَ اللَّهُ

۱.... (صحیح البخاری: کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة/باب قولِ اللَّهِ تَعَالَى: (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ، ج، ۹، ص، ۱۰۶، رقم الحدیث، ۷۳۴۶، دار طوق النجاة)

عَلَيْهِمْ فَأَسْلَمُوا فَحَسَنَ إِسْلَامَهُمْ“ ۱۔

ترجمہ: ”رسول اللہ نے غزوہ احد کے موقع پر فرمایا اے اللہ ابوسفیان پر لعنت بھیج

اے اللہ حارث بن ہشام پر لعنت بھیج۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی (لَيْسَ لَكَ

مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبُهُمْ) پھر اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو

معاف کر دیا اور یہ لوگ اسلام لے آئے اور وہ بہترین مسلمان ثابت ہوئے۔“

جس طرح رسول اللہ ساری کائنات کے لئے رحمت ہیں، اور آپ کی لعنت کو پسند نہیں کیا گیا، اسی

طرح ہر مومن کو رسول اللہ کی اتباع و فرما برداری میں لعنت کرنے سے گریز کرنا چاہئے۔

لعنت کرنا فحش گوئی میں داخل ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

”أَنَّ يَهُودَ أَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكُمْ،

فَقَالَتْ عَائِشَةُ: عَلَيْكُمْ، وَلَعْنَكُمْ اللَّهُ، وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ. قَالَ:

مَهْلًا يَا عَائِشَةُ، عَلَيْكَ بِالرَّفْقِ، وَإِيَّاكَ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ قَالَتْ:

أَوْلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: أَوْلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ؟ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ،

فِيَسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ، وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِي“ ۲۔

ترجمہ: ”یہود آپ ﷺ کے پاس آئے تو کہا السام عليكم (تم پر ہلاکت

ہو) حضرت عائشہ نے کہا کہ عَلَيْكُمْ وَلَعْنَكُمْ اللَّهُ وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ

(تم ہی پر ہلاکت ہو اللہ تم پر لعنت کرے اور اپنا غضب نازل کرے) آپ نے

فرمایا: عائشہ چھوڑو بھی، نرمی اختیار کرو، کج خلقی اور فحش گوئی سے پرہیز کرو، حضرت

۱..... (سنن الترمذی: أبواب تفسیر القرآن / باب: وَمِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ، ج، ۵، ص، ۷۷، رقم

الحديث، ۳۰۰۲، دار الغرب الإسلامي، بیروت)

۲..... (صحیح البخاری: کتاب الادب / باب: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجِحًا وَلَا

مُتَفَحِّشًا، ج، ۸، ص، ۱۲، رقم الحديث، ۶۰۳۰، دار طوق النجاة)

عائشہؓ نے عرض کیا، آپ نے سنا نہیں جو ان لوگوں نے کہا، آپ نے فرمایا کیا تم نے نہیں سنا جو میں نے جواب دیا میں نے ان پر وہی لوٹا دیا میری بات تو ان کے حق میں مقبول ہو جائے گی، لیکن ان کی بات میرے حق میں قبول نہ ہوگی۔“

مؤمن پر لعنت کرنا اس کو قتل کرنے کے مترادف ہے

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ:

”لَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ“ ۱۔

ترجمہ: ”مؤمن پر لعنت کرنا اس کو قتل کرنے کے مترادف ہے۔“

جس طرح کسی مؤمن کا خون بہانا حرام ہے اسی طرح اس پر لعنت کرنا بھی حرام ہے۔

کثرت لعنت کی وجہ سے خواتین کا جہنم میں جانا

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

”يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ، تَصَدَّقْنَ وَأَكْثِرْنَ الْإِسْتِغْفَارَ، فَإِنِّي رَأَيْتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ جَزَلَةٌ: وَمَا لَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ: تَكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، وَمَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلِ وَدِينٍ أَغْلَبَ لِيذَى لُبِّ مَنْكُنَّ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَالدِّينِ؟ قَالَ: أَمَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ: فَشَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ تَعْدِلُ شَهَادَةَ رَجُلٍ فَهَذَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ، وَتَمَكُّتُ اللَّيَالِي مَا تُصَلِّي، وَتُفْطِرُ فِي رَمَضَانَ فَهَذَا نُقْصَانُ الدِّينِ“ ۲۔

ترجمہ: ”اے عورتوں کے گروہ صدقہ کرتی رہا کرو اور کثرت سے استغفار کرتی رہا

۱.... (مسند احمد: ج، ۲۶، ص، ۳۱۲، رقم الحدیث، ۱۶۳۸۵، مؤسسة الرسالة)

۲.... (صحیح مسلم: کتاب الایمان / باب بیان نقصان الایمان بنقص الطاعات، و بیان إطلاق لفظ الکفر علی غیر الکفر باللہ، ککفر النعمة والحقوق، ج، ۱، ص، ۸۶، رقم الحدیث، ۷۹، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

کرو کیونکہ میں نے دوزخ والوں میں زیادہ تر عورتوں کو دیکھا ہے، ان عورتوں میں سے ایک عقلمند عورت نے عرض کیا کہ ہمارے کثرت سے دوزخ میں جانے کی وجہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم لعنت کثرت سے کرتی ہو اور اپنے خاوند کی ناشکری کرتی ہو میں نے تم عورتوں سے بڑھ کر عقل اور دین میں کمزور اور سمجھدار مردوں کی عقلوں پر غالب آنے والی نہیں دیکھیں، اس عقلمند عورت نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ عقل اور دین کا نقصان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ عقل کی کمی تو یہ ہے کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہے یہ عقل کے اعتبار سے کمی ہے اور دین کی کمی یہ ہے کہ ماہواری کے دنوں میں نہ تم نماز پڑھ سکتی ہو اور نہ ہی روزہ رکھ سکتی ہو یہ دین میں کمی ہے۔“

لعنت کا مستحق نہ ملنے پر واپس لوٹ آنا

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

”إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا لَعَنَ شَيْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ إِلَى السَّمَاءِ فَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ دُونَهَا، ثُمَّ تَهْبِطُ إِلَى الْأَرْضِ فَتُغْلَقُ أَبْوَابُهَا دُونَهَا، ثُمَّ تَأْخُذُ يَمِينًا وَشِمَالًا، فَإِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لَعْنًا، فَإِنْ كَانَ لِذَلِكَ أَهْلًا وَإِلَّا رَجَعَتْ إِلَى قَائِلِهَا“۔^۱

ترجمہ: ”بندہ جب کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان کی جانب پروان چڑھتی ہے اور آسمان کے دروازے اس پر بند کر دیئے جاتے ہیں پھر وہ زمین کی جانب اترتی ہے تو اس کے لئے زمین کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں پھر دائیں بائیں جگہ پکڑتی ہے جب کہیں کوئی گھسنے کی جگہ نہیں ملتی تو جس پر لعنت کی گئی

۱.... (سنن ابی داؤد: کتاب الأدب/باب فی اللعن، ج، ۴، ص، ۲۷۷، رقم الحدیث، ۴۹۰۵، المكتبة العصرية، صیدا، بیروت)

ہے اس کی طرف جاتی ہے اگر وہ اس لعنت کا حقدار ہو ورنہ کہنے والے کی طرف لوٹ جاتی ہے۔

اپنے والدین پر لعنت کرنے کا گناہ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

”إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟، قَالَ: يَلْعَنُ أَبَا الرَّجُلِ، فَيَلْعَنُ أَبَاهُ، وَيَلْعَنُ أُمَّهُ، فَيَلْعَنُ أُمَّهُ“ ۱۔

ترجمہ: ”کبار میں سب سے بڑا کبیرہ گناہ یہ ہے کہ انسان اپنے والدین پر لعنت کرے۔ آپ سے کہا گیا یا رسول اللہ۔ آدمی اپنے والدین پر لعنت کرتا ہے؟ یہ کیسے؟ فرمایا کہ انسان کسی آدمی کے باپ پر لعنت کرتا ہے وہ اس کے باپ کو لعنت کرتا ہے اور جب کسی ماں کی لعنت کرتا ہے تو جو باہوہ اس کی ماں پر لعنت کرتا ہے۔“

ہوا پر لعنت کرنا منع ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

”أَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيحَ وَقَالَ مُسْلِمٌ إِنَّ رَجُلًا نَازَعَتْهُ الرِّيحُ رِدَاءَهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَعَنَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَلْعَنُهَا، فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ، وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ“ ۲۔

ترجمہ: ”ایک آدمی نے ہوا کو لعنت دی جبکہ مسلم بن ابراہیم نے اپنی روایت میں

۱..... (سنن ابی داؤد: أبواب النوم/باب فی برّ الوالدین، ج، ۴، ص، ۳۳۶، رقم الحدیث، ۵۱۴۱،

المکتبۃ العصریۃ، صیدا، بیروت)

۲..... (سنن ابی داؤد: کتاب الأدب/باب فی اللعن، ج، ۴، ص، ۲۷۸، رقم الحدیث، ۴۹۰۸، المکتبۃ

العصریۃ، صیدا، بیروت)

کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہوا کسی آدمی کی چادر اڑا کر لے گئی تو اس نے ہوا کو لعنت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ہوا کو لعنت مت کرو کیونکہ وہ تو مامور ہے اپنے کام پر اور بیشک اگر کسی نے کسی غیر اہل چیز پر لعنت کی تو لعنت کرنے والے کی طرف لوٹتی ہے۔

وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَآحْكَمُ



(فصل نمبر ۶)

اونٹنی کے دودھ کے فوائد

اونٹنی کے دودھ میں وٹامن سی کی خاصی مقدار پائی جاتی ہے جبکہ یہ وٹامن گرمی اور خشک سالی کے دنوں میں اونٹ کے دودھ میں اور زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ وٹامن سی قوت مدافعت کو بہتر کرنے میں استعمال ہوتا ہے شدید گرمی کے موسم میں وٹامن سی دھوپ کی حدت اور لو لگنے سے بھی بچاتا ہے۔ اونٹنی کے دودھ میں وٹامن سی ۲۳ ملی گرام فی لیٹر ہوتا ہے۔

اونٹنی کے دودھ میں وٹامن، نمکیات، پروٹین اور چکنائی کی ایک خاصی مقدار موجود ہوتی ہے۔ عام طور پر چھوٹے بچوں میں دودھ سے ایک خاص قسم کی الرجی اور اسہال کی سی شکایت پائی جاتی ہے۔ لیکن اونٹنی کے دودھ کے استعمال سے یہ الرجی بچوں میں نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے اس لیے چھوٹی عمر کے بچوں میں اونٹنی کے دودھ کا استعمال اس شکایت کے قابو پانے میں مفید ثابت ہوتا ہے۔

ذیابیطس کے مریضوں کے لیے بھی اونٹنی کا دودھ قدرت کی جانب سے عطا کردہ کسی انمول تحفے سے کم نہیں کیونکہ اس میں انسولین کی خاصی مقدار موجود ہوتی ہے جو گائے کے دودھ کے مقابلے میں کافی زیادہ ہے انسولین ایک ہارمون ہے جو ذیابیطس کے مریضوں میں کم مقدار میں بنتا ہے اور انہیں یہ ہارمون دوائیوں کی شکل میں لینا پڑتا ہے۔ ذیابیطس کے ان مریضوں میں اونٹنی کے دودھ کا استعمال ایک شافی علاج کے طور پر اکسیر ہے۔

زمانہ قدیم سے ہندوستان میں ویدک طریقہ علاج کے طور پر اونٹنی کا دودھ یرقان، اطحال تلی، ٹی بی، دمہ اور بواسیر کے امراض کے علاج میں ادویاتی طور پر استعمال ہوتا آ رہا ہے۔ اونٹنی کے دودھ میں پائے جانے والے نیوٹریسیوٹیکل اجزاء میں سب سے اہم لیکٹو فییران ہیں جو

یرقان کے مریضوں میں جگر کی حالت کو بہتر بنانے کے لیے بہت مفید ہے۔ یرقان اور جگر کے کینسر کی حالت میں جگر کی فعالی حالت بہت کمزور ہو جاتی ہے اس صورت میں اونٹنی کا دودھ جگر کی نشوونما اور اس کو کارآمد بنانے میں مفید سمجھا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ اونٹنی کے دودھ میں کولیستروں کی بھی ایک مناسب مقدار پائی جاتی ہے جو کہ دل کے امراض میں مبتلا مریضوں کے لیے غذائی متبادل ہے، اونٹنی کے دودھ میں ٹی بی کا جرثومہ نہ ہونے کے برابر ہے جبکہ گائے اور بھینس کے دودھ میں یہ پایا جاتا ہے اگر اونٹنی کا دودھ غذائی متبادل کے طور پر استعمال کیا جائے تو اس مہلک اور متعدی مرض سے بچا جاسکتا ہے۔ اونٹنی کا دودھ ایک بہترین قبض کشادوائی کے طور پر بھی استعمال بھی کیا جاتا ہے، اونٹنی کا دودھ اگر تازہ اور گرم حالت میں استعمال کیا جائے تو یہ اسہال کی سی کیفیت پیدا کرتا ہے۔

اونٹنی کا دودھ انسانی جسم میں موجود متعدد بیماریوں کیخلاف قوت مدافعت پیدا کرتا ہے اور انسان کو متعدی اور مہلک امراض سے بچانے میں مفید سمجھا جاتا ہے۔ اونٹنی کا دودھ اگر ایک بیمار آدمی کو پلایا جائے تو اس سے وہ نہ صرف شفا یاب ہوگا بلکہ یہ دودھ اس کی ہڈیوں کی بڑھوتری میں بھی مددگار ثابت ہوگا۔

ماہرین کے مطابق اونٹ کا مدافعتی نظام دوسرے جانوروں کی نسبت زیادہ مضبوط واقع ہوا ہے اسی لیے اونٹنی کے دودھ کے استعمال سے انسان کے مدافعتی نظام پر بھی نہایت اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں اور اس میں بیماری کے مقابلے کی قوت آتی ہے۔ کینسر کے مریضوں کے لئے یہ قوت نہایت اہم کردار ادا کرتی ہے اور علاج میں معاون بھی ثابت ہوتی ہے۔

اونٹنی کا دودھ ایڈز کے افریقی مریضوں کے لئے نعمت

عالمی ادارے خوراک کی رپورٹ کے مطابق روس، قزاقستان اور بھارت میں ڈاکٹر ز اونٹنی کے دودھ کا استعمال بڑھانے پر زور دے رہے ہیں، جبکہ افریقہ میں ایڈز کے مریضوں کے

لئے اسے نعمت قرار دیا جا رہا ہے۔

اونٹنی کے دودھ سے تیار کی جانے والی مصنوعات

اونٹنی کے دودھ سے بننے والی مصنوعات میں پنیر، قلفی، گلاب جامن اور دوسرے بہترین آئیٹم لذیذ ہونے کے ساتھ ساتھ غذائیت سے بھی بھرپور ہوتے ہیں۔ اونٹنی کے دودھ سے بننے والی پنیر خاصی لذیذ ہوتی ہے اور اس کی مانگ مشرق وسطیٰ اور یورپی ممالک میں کافی زیادہ ہے ہمارے ملک میں بھی بیکری سازی کی صنعت میں اونٹنی کا دودھ مٹھائیاں بنانے کے لیے بہترین نعم البدل قرار دیا جاتا ہے۔

وَاللّٰهُ سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ



(باب نمبر ۵)

گائے

قرآن مجید میں گائے کا ذکر

قرآن مجید میں ”عجل“ ”عجلا“ ”عجل“ (پچھڑا) کے الفاظ ملتے ہیں، ذیل میں وہ آیات بیان کی جاتی ہیں؛

”وَإِذْ وَاعَدْنَا مُوسَىٰ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَنْتُمْ ظَالِمُونَ“۔ ۱

ترجمہ: ”اور یاد کرو جب ہم نے وعدہ کیا موسیٰ (علیہ السلام) سے چالیس رات کا پھر تم نے بنا لیا پچھڑے کو (معبود) اس کے بعد اور تم ظالم تھے۔“

”وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوبُوا إِلَىٰ بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ“۔ ۲

ترجمہ: ”(اور وہ زمانہ یاد کرو) جب موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا اپنی قوم سے کہا اے میری قوم بیشک تم نے اپنا بڑا نقصان کیا اپنی اس گوسالہ (پرستی) کی تجویز سے سو تم اب اپنے خالق کی طرف متوجہ ہو پھر بعض آدمی بعض آدمیوں کو قتل کر وہ (عملدرآمد) تمہارے لیے بہتر ہوگا تمہارے خالق کے نزدیک پھر حق تعالیٰ تمہارے حال پر (اپنی عنایت سے) متوجہ ہوئے بیشک وہ تو ایسے ہی ہیں کہ توبہ قبول کر لیتے ہیں اور عنایت فرماتے ہیں۔“

۱..... (سورة البقرة: رقم الآية، ۵۱، پارہ، ۱)

۲..... (سورة البقرة: رقم الآية، ۵۲، پارہ، ۱)

”يَسْأَلُكَ أَهْلُ الْكِتَابِ أَنْ تُنزِلَ عَلَيْهِمْ كِتَابًا مِّنَ السَّمَاءِ فَقَدْ سَأَلُوا
مُوسَىٰ أَكْبَرَ مِنْ ذَلِكَ فَقَالُوا أَرِنَا اللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ
بِظُلْمِهِمْ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِن بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمْ الْبَيِّنَاتُ فَعَفَوْنَا عَنْ
ذَلِكَ وَآتَيْنَا مُوسَىٰ سُلْطَانًا مُّبِينًا“ ۱۔

ترجمہ: ”(اے نبی ﷺ) اہل کتاب آپ ﷺ سے یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ
آپ ان پر ایک کتاب آسمان سے اتار لائیں انہوں نے تو (ان سے یہ بھی) کہا
تھا کہ ہمیں دکھاؤ اللہ کو علانیہ تو ان کو آپکڑا تھا کڑک نے ان کے اس گناہ کی پاداش
میں پھر انہوں نے پھڑے کو معبود بنا لیا اس کے بعد کہ ان کے پاس بہت واضح
نشانیوں آچکی تھیں تو ہم نے ان تمام چیزوں سے بھی درگزر کیا اور ہم نے موسیٰ کو
عطا کیا بڑا واضح غلبہ۔“

”إِنَّ الدِّينَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيِّئًا لَّهُمْ غَضَبٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيَاةِ
الدُّنْيَا وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِينَ“ ۲۔

ترجمہ: ”جن لوگوں نے پھڑے کو معبود بنایا وہ ضرور اپنے رب کے غضب میں
گرفتار ہو کر رہیں گے اور دنیا کی زندگی میں ذلیل ہوں گے۔ جھوٹ گھڑنے
والوں کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔“

”وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَىٰ قَالُوا سَلَامًا قَالَ سَلَامٌ فَمَا
لَبِثَ أَنْ جَاءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ“ ۳۔

ترجمہ: ”اور ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے (بشکل بشر) ابراہیم علیہ السلام کے پاس
بشارت لے کر آئے اور (آنے کے وقت) انہوں نے سلام کیا ابراہیم علیہ السلام

۱..... (سورة النساء: رقم الآية، ۱۵۳، پارہ ۶، ۵)

۲..... (سورة الأعراف: رقم الآية، ۱۵۲، پارہ ۹، ۵)

۳..... (سورة الهود: رقم الآية، ۶۹، پارہ ۱۲، ۵)

نے بھی سلام کیا پھر دیر نہیں لگائی کہ ایک تلا ہوا پچھڑا لائے۔

فَأَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَهُ خُورٌ فَقَالُوا هَذَا إِلَهُكُمْ وَإِلَهُ مُوسَىٰ فَنَسِيَ. ۱
پھر اس (سامری) نے ان لوگوں کے لیے ایک پچھڑا (بنا کر) ظاہر کیا کہ وہ ایک
قالب تھا جس میں ایک (بے معنی) آواز تھی سو وہ (احمق) لوگ (ایک دوسرے
سے) کہنے لگے کہ تمہارا اور موسیٰ علیہ السلام کا معبود تو یہ ہے موسیٰ علیہ السلام تو
بھول گئے۔

”فَرَاغَ إِلَىٰ أَهْلِهِ فَجَاءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ“ ۲

ترجمہ: ”پھر اپنے گھر کی طرف چلے اور ایک فریبہ پچھڑا (تلا ہوا) لائے۔“

بنی اسرائیل کے گائے ذبح کرنے کا واقعہ

بنی اسرائیل میں ایک شخص عامیل نامی مالدار تھا اور اس کا ایک چچا زاد بھائی فقیر تھا اور عامیل
کا اس چچا زاد بھائی کے سوا کوئی وارث نہ تھا جب اس نے دیکھا کہ میرے سوا اس کا کوئی اور
وارث نہیں اور آخر کار اس کا ترکہ مجھے ہی ملے گا تو لاؤ اس کا کام ابھی تمام کر دو اور سارا مال
اپنے قبضہ میں لاؤ یہ سوچ کر اسے قتل کر ڈالا اور اس کی نعش کو ایک دوسرے گاؤں میں لے جا
کر عین آبادی میں پھینک دیا پھر دوسرے دن اس کی جستجو و تلاش کرنے لگا اور کئی آدمیوں پر
خون کا دعویٰ بھی کر دیا موسیٰ علیہ السلام نے ان لوگوں کو بلا کر پوچھا تو انہوں نے کہا ہم نے قتل
نہیں کیا موسیٰ علیہ السلام بہت حیران ہوئے پھر ان سب نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے
التماح کی کہ آپ جناب باری میں دعا فرمائیں کہ یہ معاملہ فیصل ہو جائے اور قاتل کا پتہ لگ
جائے۔ ۳

۱..... (سورۃ طہ: رقم الآیۃ، ۸۸، پارہ ۵، ۱۶)

۲..... (سورۃ الذاریات: رقم الآیۃ، ۲۶، پارہ ۵، ۲۶)

۳..... ”والقصۃ انہ کان فی بنی اسرائیل رجل غنی اسمہ عامیل ولہ ابن عم فقیر لا وارث لہ سواہ
فلما طال لہ موتہ قتله لیرثہ وحمله الی قریۃ اخری والقاء بفنائہم. ثم أصبح یطلب ثارہ وجاء بناس

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

”وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً قَالُوا
اتَّخِذْنَا هُزُؤًا قَالِ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ. قَالُوا ادْعُ لَنَا
رَبَّكَ يَبِينْ لَنَا مَا هِيَ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَا فَارِضَ وَلَا بَكْرٌ
عَوَانٌ بَيْنَ ذَلِكَ فافعلوا مَا تُمَرُونَ. قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا
لُونَهَا قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ فَاقِعٌ لُونُهَا تَسْرُ النَّاطِرِينَ. قَالُوا
ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا هِيَ إِنَّ الْبَقَرَ تَشَابَهَ عَلَيْنَا وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ
لَمُهْتَدُونَ. قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَا ذَلُولَ تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِي
الْحَرَّتْ مُسَلِّمَةٌ لَا شِيَةَ فِيهَا قَالُوا الْآنَ جِئْتُ بِالْحَقِّ فَذَبْحُوهَا وَمَا
كَادُوا يَفْعَلُونَ“۔

ترجمہ: ”اور (وہ زمانہ یاد کرو) جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے فرمایا کہ
حق تعالیٰ تم کو حکم دیتے ہیں کہ تم ایک گائے ذبح کرو وہ لوگ کہنے لگے کہ کیا آپ
ہم کو مسخر بناتے ہیں موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا نعوذ باللہ جو میں ایسی جہالت
والوں کا سا کام کروں۔ وہ لوگ کہنے لگے کہ آپ درخواست کیجیے اپنے رب سے
کہ ہم سے بیان کر دیں کہ اس (بیل) کے کیا اوصاف ہیں آپ نے فرمایا کہ وہ
یہ فرماتے ہیں کہ وہ ایسا بیل ہو کہ نہ بالکل بوڑھا ہو نہ بہت بچہ ہو (بلکہ) پٹا
ہو دونوں (عمروں) کے وسط میں سواب (زیادہ حجت مت کچھ بلکہ) کر ڈالو جو

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

يَدْعَىٰ عَلَيْهِمُ الْقَتْلَ فَسَالَهُم مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجَحَدُوا فَاشْتَبَهَ الْأَمْرَ عَلَىٰ مُوسَىٰ فَسَالُوهُ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ
بَدْعَانِهِ فَقَالَ مُوسَىٰ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً مَا خُوذَ مِنَ الْبَقَرِ بِمَعْنَى الشَّقِّ وَهِيَ تَبْقَرُ الْأَرْضَ
لِلْحِرَالَةِ“.

(التفسير المظهری: سورة البقرة، ج، ۱، ص ۱۰۸، مكتبة الرشدية، الباكستان)

..... (سورة البقرة: رقم الآية، ۶۷ الى ۷۱، پارہ، ۱)

کچھ تم کو حکم ملا ہے۔ کہنے لگے کہ (اچھا یہ بھی) درخواست کر دیجیے ہمارے لیے اپنے رب سے کہ ہم سے یہ (بھی) بیان کر دیں کہ اس کا رنگ کیسا ہو آپ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ یہ فرماتے ہیں کہ وہ ایک زرد رنگ کا بیل ہے جس کا رنگ تیز (زرد) ہو کہ ناظرین کو فرحت بخش ہو۔ کہنے لگے کہ (اب کی بار اور) ہماری خاطر سے اپنے رب سے دریافت کر دیجیے کہ ہم سے بیان کر دیں کہ اس کے اوصاف کیا کیا ہوں کیونکہ ہم کو اس بیل میں (قدرے) اشتباہ ہے اور ہم ضرور انشاء اللہ تعالیٰ (اب کی بار) ٹھیک سمجھ جاویں گے۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے جواب دیا کہ حق تعالیٰ یوں فرماتے ہیں کہ وہ (ایسی) گائے ہے نہ تو بیل میں چلا ہوا ہو جس سے زمین جوتی جاوے اور نہ اس سے زراعت کی آبپاشی کی جاوے (غرض ہر قسم کے عیب سے) سالم ہو اور اس میں کوئی داغ نہ ہو (یہ سن کر) کہنے لگے کہ اب آپ نے پوری بات فرمائی پھر اس کو ذبح کیا اور (اپنی جنتوں سے ظاہرا) کرتے ہوئے معلوم نہ ہوتے تھے۔

نوٹ: بقرہ بقر بمعنی شق (چیرنا) سے مشتق ہے۔ بقرہ کو بقرہ اس لیے کہتے ہیں کہ وہ زمین کو زراعت کے لیے چیرتی ہے۔

حضرت ابن عباسؓ سے موقوفاً روایت کیا ہے ان کی اس پوچھ گچھ میں جو انہیں ایک خاص گائے ذبح کرنی پڑی۔ خدا تعالیٰ کی ایک عجیب حکمت تھی کہ بنی اسرائیل میں ایک مرد صالح تھا اور اس کا ایک صغیر سن لڑکا تھا اور اسکے پاس ایک گائے کا بچہ تھا جسے وہ اپنے مرنے سے پہلے جنگل میں لایا اور اللہ تعالیٰ سے مناجات کی۔ خداوند میں اس گائے کے بچہ کو اپنے بیٹے کے جوان ہونے تک آپ کے پاس امانت رکھتا ہوں پھر اسے چھوڑ کر چلا آیا اور آ کر مر گیا۔ وہ بچھیا جنگل میں چرا کرتی جو اسے دیکھتا اس سے دور بھاگ جاتی جب وہ لڑکا جوان ہوا تو بڑا

۱۔۔۔ "ماخوذ من البقر بمعنی الشق وہی تبقر الأرض للحراثة"۔
(التفسیر المظہری: سورة البقرة، ج، ۱، ص ۱۰۸، مكتبة الرشدية، الباكستان)

نیک تھا۔ والدہ کا بہت خدمت گزار بنارات کے تین حصے کر کے ایک میں سوتا۔ دوسرے حصہ میں نماز پڑھتا۔ تیسری میں اپنی والدہ کے سرہانے بیٹھ جاتا اور سویرے جنگل سے لکڑیاں لا کر بازار میں فروخت کرتا اور اس کی قیمت کے تین حصہ کر کے ایک حصہ تو اللہ کی راہ میں دیتا اور ایک حصہ والدہ کو دیتا اور ایک میں آپ کھاتا پیتا ایک دن اس کی والدہ نے کہا بیٹا تیرا باپ تیرے لیے ایک گائے میراث میں چھوڑ گیا ہے اور فلاں جنگل میں سپرد خدا ہے تو جا اور یہ کہہ کر آواز دے کہ اے ابراہیم و اسماعیل کے معبود وہ گائے عنایت فرما دے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ جب تو اسے دیکھے گا تو تجھے معلوم ہو جائے گا کہ اس کی کھال سے گویا سورج کی شعاعیں نکل رہی ہیں اور چونکہ وہ گائے بہت خوبصورت اور زرد رنگ تھی اس لیے لوگ اسے سنہری گائے کہا کرتے تھے وہ جوان اپنی والدہ کے فرمانے کی بموجب اس جنگل میں آیا تو اسے چرتے دیکھ کر جس طرح ماں نے پکارنے کو کہا تھا پکارا وہ گائے بحکم الہی دوڑ کر سامنے چلی آئی۔ جوان گردن پکڑ کر کھینچنے لگا۔ گائے بولی اے ماں کے خدمت گزار مجھ پر سوار ہو لے تجھے آرام ملے گا اس نے کہا میری ماں کا یہی حکم ہے کہ گردن پکڑ کر لانا نہ کہ سوار ہو کر۔ گائے بولی اے جوان تو میرے کہنے سے سوار ہو جاتا تو پھر میں ہرگز تیرے قابو میں نہ آتی اور تیرا ماں کی اطاعت کے سبب وہ مرتبہ ہے کہ اگر تو پہاڑ کو حکم دے تو تیرے ساتھ چلنے لگے القصہ وہ گائے لے کر اپنی ماں کے پاس آیا۔ ماں نے کہا کہ بیٹا تو فقیر ہے دن کو لکڑیاں لانے رات کو قیام کرنے کی تجھ پر سخت مشقت و تکلیف ہے اس لیے مناسب یہ ہے کہ اسے فروخت کر دے۔ جوان نے قیمت پوچھی کہا تین دینار کو دے دے۔ (اس وقت گائے کی عام قیمت یہی تھی) ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ جب بیچنے لگے تو مجھ سے پوچھ لینا جوان اپنی مادر مہربان کے فرمانے کے بموجب گائے کو بازار میں لے گیا ادھر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت دکھلانے اور اس کو اس کی والدہ کی خدمت میں جانچنے کے لیے ایک فرشتہ بھیجا آتے ہی اس نے قیمت پوچھی جوان نے کہا تین دینار مگر شرط یہ ہے کہ میں اپنی والدہ سے پوچھ لوں فرشتہ

نے کہا تو مجھ سے چھ دینار لے اور گائے مجھے دے دے ماں سے پوچھنے کی ضرورت نہیں اس نے کہا تو مجھے اگر اس کے برابر سونا بھی تول دے تو میں بلا رضا مندی اپنی والدہ کے نہ دوں گا یہ کہہ کر اپنی ماں کے پاس آیا اور کیفیت بیان کی ماں نے کہا جاؤ چھ ہی دینار کو دے دینا مگر خریدار سے میری رضا مندی کی شرط کر لینا۔ جو ان پھر بازار گیا اور اس سے ملا اس نے کہا تو نے اپنی والدہ سے پوچھ لیا کہا ہاں پوچھ لیا مگر ساتھ ہی یہ بھی کہا ہے کہ میری رضا مندی کی شرط کر لینا اس خریدار غیبی نے کہا تو اپنی ماں سے نہ پوچھ اور مجھ سے بارہ دینار لے جو ان نے انکار کیا اور اپنی ماں کے پاس آیا اور سارا قصہ بیان کیا ماں نے کہا وہ فرشتہ ہے تیرا امتحان لیتا ہے اب اگر اس سے ملنا ہو تو یہ پوچھنا کہ ہم اسے فروخت کریں یا نہ جب وہ بازار گیا اور اس سے ملاقات ہوئی تو اس نے بیچنے کی بابت دریافت کیا اس نے کہا اپنی والدہ سے کہنا کہ اسے ابھی فروخت نہ کریں۔ موسیٰ تم سے ایک مقتول کے معاملہ میں خریدیں گے تم اسے کھال بھر دینار سے کم میں فروخت نہ کرنا چنانچہ انہوں نے اسے فروخت نہ کیا۔ ادھر اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر یہ امر مقدر فرما دیا تھا کہ یہ فلاں گائے ذبح کریں گے اس لیے وہ اس کے لیے وہ اس کے اوصاف حضرت موسیٰ سے پوچھتے رہے اور اللہ تعالیٰ اس گائے کے اوصاف بیان فرماتا رہا۔ حتیٰ کہ اس کے تمام کمال اوصاف بیان کر دیئے یہ سب اس جو ان کی نیک نیتی اور اپنی والدہ کی خدمت کا ثمر تھا اور اللہ تعالیٰ کا اس پر فضل و رحم تھا۔

..... "عن ابن عباس موقوفا وکان لله تعالى فيه حكمة وذلك انه كان في بنى اسرائيل رجل صالح له ابن طفل وکان له عجل اتى بها الى غيضة وقال اللهم انى استودعك هذه العجل لابنى حتى يكبر ومات الرجل فصارت العجلة فى الغيضة عوانا و كانت تهرب من كل من راها فلما كبر الابن كان بارا بوالدته و كان يقسم الليلة ثلاثة اثلث يصلى ثلثا و ينام ثلثا و يجلس عند رأس امه ثلثا فاذا أصبح انطلق فاحتطب على ظهره فيأتى به الى السوق فيبيعه بما شاء الله ثم يتصدق بثلثه و ياكل ثلثه و يعطى والدته ثلثه فقالت له امه يوما انك ورتك عجلة استودعها الله فى غيضة كذا فانطلق فادع الله ابراهيم و اسماعيل و اسحاق عليهم السلام ان يردها عليك و علامتها انك اذا نظرت إليها تخيل إليك ان شعاع الشمس يخرج من جلدتها و كانت تلك البقرة تسمى المنقبة لحسنها و صفرتها فاتى الفتى الغيضة فرأها ترعى فصاح بها وقال اعزم عليك باله ابراهيم و اسماعيل

﴿بقية حاشية اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

بنی اسرائیل کا سامری کے پچھڑے کی پرستش کرنا

حضرت موسیٰ علیہ السلام تو اللہ کے وعدے کے مطابق تورات لینے گئے ادھر فرعونیوں کے جو زیور بنی اسرائیل کے پاس رہ گئے تھے سامری نے انہیں جمع کیا اور اپنے پاس سے اس میں خاک کی مٹھی ڈال دی جو حضرت جبرائیل علیہ السلام کے گھوڑے کی ٹاپ تلے سے اس نے اٹھالی تھی اللہ کی قدرت سے وہ سونا گل کر مثل ایک گائے کے جسم کے ہو گیا اور چونکہ کھوکھلا تھا اس میں سے آواز بھی آنے لگی اور وہ بالکل ہو بہو گائے کی سی آواز تھی۔ اس نے بنی اسرائیل کو بہکا کر اس کی عبادت کرانی شروع کر دی بہت سے لوگ اسے پوجنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے طور پر حضرت موسیٰ کو اس فتنے کی خبر دی۔ یہ پچھڑا تو سچ مچ خون گوشت کا بن گیا تھا یا سونے کا ہی تھا مگر شکل گائے کی تھی یہ اللہ ہی جانے۔ بنی اسرائیل تو آواز سنتے ہی ناچنے لگے اور اس پر

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

وإسحاق ويعقوب فأقبلت تسعى حتى قامت بين يديه فقبض على عنقها يقودها فتكلمت بإذن الله تعالى وقالت ايها الفتى البار بوالدته ار كبنى فان ذلك أهون عليك فقال الفتى ان امي لم تأمرني ولكن قالت خذ بعنقها فقالت البقرة باله بنى إسرائيل لو ركبتي ما كنت تقدر على ابدان فانطلق فانك لو امرت الجبل ان ينقلع من أصله وينطلق معك لفعل لبرك بامك فسار الفتى الى امه فقالت له انك فقير لا مال لك وشق عليك الاحتطاب بالنهار والقيام بالليل فانطلق فبع هذه البقرة قال بكم ابيعها قالت بثلاثة دنانير ولا تبع بغير مشورتى وكانت ثمن البقرة ثلاثة دنانير فانطلق بها الى السوق فبعث الله ملكا ليرى خلقه قدرته وليختبر كيف بره بامه وكان به خبيرا فقال الملك بكم تبيع هذه البقرة قال بثلاثة دنانير واشترط عليك رضا والدتي فقال له الملك خذ ستة دنانير ولا تستامر والدتك فقال الفتى لو اعطيتنى وزنها ذهبا لم اخذ الا برضا امي فردها الى امه واخبرها فقالت ارجع فبعها بستة دنانير على رضى منى فانطلق بها الى السوق واتى الملك فقال استامرت امك فقال الفتى انها امرتني ان لا انقصها من ستة على ان استامرها فقال الملك انى اعطيتك اثنى عشر على ان لا تستامرها فابى الفتى ورجع الى امه واخبرها بذلك فقالت ان الذى ياتيك ملك ياتى فى صورة آدمى ليختبرك فاذا اتى فقل له انا امرنا ان نبيع هذه البقرة ام لا ففعل فقال له الملك اذهب الى امك فقل لها امسكى هذه البقرة فان موسى بن عمران عليه السلام يشتريها منكم لقتيل يقتل فى بنى إسرائيل فلا تبيعوها الا بملا مسكها دنانير فامسكوها وقدر الله تعالى على بنى إسرائيل ذبح تلك البقرة بعينها فما زالوا يستوصفون حتى وصف لهم تلك مكافاة له على بره بوالدته فضلا منه ورحمة“.

(التفسير المظهرى: سورة البقرة، ج، ۱، ص ۸۰، ۸۱، مكتبة الرشدية، الباكستان)

رتجھ گئے۔ سامری نے کہہ دیا کہ اللہ تو یہی ہے موسیٰ بھول گئے ہیں۔ انہیں اتنی بھی تمیز نہ آئی کہ وہ اللہ تو کسی بات کا جواب بھی نہیں دے سکتا اور کسی نفع نقصان کا اختیار بھی نہیں رکھتا۔ اس پچھڑے کو اس اللہ کو چھوڑ کر پوجو جو سب کا مالک اور سب کا خالق ہے۔ اس کی وجہ سوائے اندھے پن اور بے عقلی کے اور کیا ہو سکتی ہے؟

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”وَ اتَّخَذَ قَوْمُ مُوسَىٰ مِنْ بَعْدِهِ مِنْ خُلَيْهِمْ عَجَلًا جَسَدًا لَّهُ خُوَارٌ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهُ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيهِمْ سَبِيْلًا اتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظَالِمِيْنَ“

ترجمہ: ”اور موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے ان کے بعد اپنے (مقبوضہ) زیوروں کا ایک پچھڑا (معبود) بنا لیا جو کہ ایک قالب تھا جس میں ایک آواز تھی۔ کیا انہوں نے یہ نہ دیکھا کہ وہ ان سے بات تک نہ کرتا تھا اور نہ ان کو کوئی راہ بتلاتا تھا اس کو معبود بنا لیا اور بڑا بے ڈھنگا کام کیا۔“

جب موسیٰ علیہ السلام چالیس دنوں کے بعد اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہو کر تورات لے کر بستی میں تشریف لائے اور قوم کو پچھڑا پرستی میں دیکھا تو آپ غصہ میں آ گئے۔ آپ نے غصے میں اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کی داڑھی اور سر کے بال پکڑے اور فرمایا کہ تم نے ان لوگوں کو اس کام سے کیوں نہیں روکا۔ حضرت ہارون علیہ السلام نے معذرت پیش کی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَمَّا رَجَعَ مُوسَىٰ اِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ اُسْفًا قَالَ بِسْمَا خَلَقْتُمُوْنِي مِنْ بَعْدِي اَعَجَلْتُمْ اَمْرًا رَبِّكُمْ وَالْقِيَالُ اَلْوَاخِ وَاخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجْرُهُ اِلَيْهِ قَالَ اِبْنُ اُمَّمٍ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضَعُّوْنِي وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنِي فَلَا تُشْمِثْ بِي الْاَعْدَاءَ وَلَا تَجْعَلْنِي مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ“ ۲

ترجمہ: ”اور جب موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کی طرف واپس آئے غصہ اور رنج میں

۱..... (سورة الاعراف: رقم الآية، ۱۳۸، پارہ، ۹)

۲..... (سورة الاعراف: رقم الآية، ۱۵۰، پارہ، ۹)

بھرے ہوئے تو فرمایا کہ تم نے میرے بعد یہ بڑی نامعقول حرکت کی کیا اپنے رب کے حکم (آنے) سے پہلے ہی تم نے جلد بازی کر لی۔ اور (جلدی سے) تختیاں ایک طرف رکھیں اور اپنے بھائی کا سر پکڑ کر اپنی طرف گھسیٹنے لگے۔ (ہارون علیہ السلام نے) کہا اے میرے ماں جائے (بھائی) ان لوگوں نے مجھ کو بے حقیقت سمجھا اور قریب تھا کہ مجھ کو قتل کر ڈالیں سو تم مجھ پر (سختی کر کے) دشمنوں کو مت ہنساؤ اور مجھ کو ان ظالم لوگوں کے ذیل میں مت شمار کرو۔

حضرت ہارون علیہ السلام کی معذرت کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جوش غضب ٹھنڈا ہو گیا۔ اس کے بعد آپ اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کے لیے دعائے رحمت و مغفرت فرمائی۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس پچھڑے کو توڑ کر اور جلا کر دریا بھی بہا دیا۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلَاخِي وَأَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ۔
ترجمہ: ”موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اے میرے رب میری خطا معاف فرمادے اور میرے بھائی کی بھی اور ہم دونوں کو اپنی رحمت میں داخل فرمائیے۔ اور آپ اب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔“

بادشاہ مصر کا خواب میں گائے دیکھنا

قرآن مجید میں مصر کے بادشاہ کے خواب کو بیان کیا گیا ہے۔

”وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَى سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعٌ سُنبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ الْأَفْتُونِ فِي رُؤْيَايَ إِنَّكُمْ لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُونَ. قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ وَمَا نَحْنُ بِتَأْوِيلِ الْأَحْلَامِ بِعَالَمِينَ. وَقَالَ الَّذِي نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَا أُنَبِّئُكُمْ

۱.... (سورة الاعراف: رقم الآية، ۱۵۰، پارہ ۹، ۹)

بِتَأْوِيلِهِ فَأَرْسَلُونِ يُوسُفَ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعِ سُنبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ لَعَلِّي أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأْبًا فَمَا حَصَدْتُمْ فَذَرُوهُ فِي سُنْبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تَأْكُلُونَ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تَحْصِنُونَ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْرِضُونَ ۱

ترجمہ: ”اور بادشاہ (مصر) نے کہا کہ میں (خواب میں کیا) دیکھتا ہوں کہ سات گائیں فربہ ہیں جن کو سات لاغر گائیں کھا گئیں اور سات بالیں سبز ہیں اور ان کے علاوہ سات اور ہیں جو کہ خشک ہیں اے دربار والو اگر تم (خواب) کی تعبیر دے سکتے ہو تو میرے اس خواب کے بارے میں مجھ کو جواب دو۔ وہ لوگ کہنے لگے کہ یونہی پریشان خیالات ہیں اور دوسرے ہم لوگ (کہ صرف امور سلطنت میں ماہر ہیں) خوابوں کی تعبیر کا علم نہیں رکھتے۔ اور ان (مذکورہ) دو قیدیوں میں سے جو رہا ہو گیا تھا (وہ مجلس میں حاضر تھا) اس نے کہا اور مدت کے بعد اس کو خیال آیا میں اس کی تعبیر کی خبر لائے دیتا ہوں آپ لوگ مجھ کو ذرا جانے کی اجازت دیجیے۔ اے یوسف علیہ السلام اے صدق مجسم آپ ہم لوگوں کو اس (خواب) کا جواب (یعنی تعبیر) دیجیے کہ سات گائیں موٹی ہیں ان کو سات دبلی گائیں کھا گئیں اور سات بالیں ہری ہیں اور اس کے علاوہ (سات) خشک بھی ہیں تاکہ میں ان لوگوں کے پاس لوٹ کر جاؤں اور بیان کروں تاکہ ان کو بھی معلوم ہو جاوے۔ آپ نے فرمایا تم سات سال متواتر (خوب) غلہ بونا پھر جو فصل کاٹو تو اس کو بالوں میں رہنے دینا (تاکہ گھن نہ لگ جاوے) ہاں مگر تھوڑا سا

۱..... (سورۃ یوسف: رقم الآیۃ، ۲۳ الی ۲۹، پارہ، ۱۲)

جو تمہارے کھانے میں آئے۔ پھر اس سات برس کے بعد سات برس اور ایسے سخت (اور قحط کے) آویں گے جو کہ اس (تمام تر) ذخیرہ کو کھا جاویں گے جس کو تم نے ان برسوں کے واسطے جمع کر کے رکھا ہوگا ہاں مگر تھوڑا سا جو بیج کے واسطے چھوڑو گے۔ پھر اس (سات برس) کے بعد ایک برس ایسا آوے گا جس میں لوگوں کے لیے خوب بارش ہوگی اس میں شیرہ بھی نچوڑیں گے۔“

قدرت الہی نے یہ مقرر کر رکھا تھا کہ حضرت یوسف علیہ السلام قید خانے سے باعزت و اکرام پاکیزگی برات اور عصمت کے ساتھ نکلیں۔ اس کے لیے قدرت نے یہ سبب بنایا کہ شاہ مصر نے ایک خواب دیکھا جس سے بھونچکا سا ہو گیا۔ دربار منعقد کیا اور تمام امراء، رؤساء، کاہن، منجم اور علماء کو خواب کی تعبیر بیان کرنے والوں کو جمع کیا۔ اور اپنا خواب بیان کر کے ان سب سے تعبیر دریافت کی۔ لیکن کسی کی سمجھ میں کچھ نہ آیا۔ اور سب نے لاچار ہو کر یہ کہہ کر ٹال دیا کہ یہ کوئی باقاعدہ لائق تعبیر سچا خواب نہیں جس کی تعبیر ہو سکے۔ یہ تو یونہی پریشان خواب مخلوط خیالات اور فضول توہمات کا خاکہ ہے۔ اس کی تعبیر ہم نہیں جانتے۔ اس وقت شاہی ساتی کو حضرت یوسف علیہ السلام یاد آ گئے کہ وہ تعبیر خواب کے پورے ماہر ہیں۔ اس علم میں ان کو کافی مہارت ہے۔ یہ وہی شخص ہے جو حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ جیل خانہ بھگت رہا تھا یہ بھی اور اس کا ایک اور ساتھی بھی۔ اسی سے حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا تھا کہ بادشاہ کے پاس میرا ذکر بھی کرنا۔ لیکن اسے شیطان نے بھلا دیا تھا۔ آج مدت مدید کے بعد اسے یاد آ گیا اور اس نے سب کے سامنے کہا کہ اگر آپ کو اس کی تعبیر سننے کا شوق ہے اور وہ بھی صحیح تعبیر تو مجھے اجازت دو۔ یوسف صدیق علیہ السلام جو قید خانے میں ہیں ان کے پاس جاؤں اور ان سے دریافت کر آؤں۔ آپ نے اسے منظور کیا اور اسے اللہ کے محترم نبی کے پاس بھیجا۔ امتہ کی دوسری قرأت امتہ بھی ہے۔ اس کے معنی بھول کے ہیں۔ یعنی بھول جانے کے بعد اسے حضرت یوسف علیہ السلام کا فرمان یاد آیا۔ دربار سے اجازت لے کر یہ چلا۔ قید

خانے پہنچ کر اللہ کے نبی ابن نبی ابن نبی ابن نبی علیہ السلام سے کہا کہ اے نرے سچے یوسف علیہ السلام بادشاہ نے اس طرح کا ایک خواب دیکھا ہے۔ اسے تعبیر کا اشتیاق ہے۔ تمام دربار بھرا ہوا ہے۔ سب کی نگاہیں لگیں ہوئی ہیں۔ آپ مجھے تعبیر بتلا دیں تو میں جا کر انہیں سناؤں اور سب معلوم کر لیں۔ آپ نے نہ تو اسے کوئی ملامت کی کہ تو اب تک مجھے بھولے رہا۔ باوجود میرے کہنے کے تو نے آج تک بادشاہ سے میرا ذکر بھی نہ کیا۔ نہ اس امر کی درخواست کی کہ مجھے جیل خانے سے آزاد کیا جائے بلکہ بغیر کسی تمنا کے اظہار کے بغیر کسی الزام دینے کے خواب کی پوری تعبیر سنا دی اور ساتھ ہی تدبیر بھی بتا دی۔

فرمایا کہ سات فرہ گایوں سے مراد یہ ہے کہ سات سال تک برابر حاجت کے مطابق بارش برستی رہے گی۔ خوب تر سالی ہوگی۔ غلہ کھیت باغات خوب پھلیں گے۔ یہی مراد سات ہری بالیوں سے ہے۔ گائیں بیل ہی ہلوں میں جتتے ہیں ان سے زمین پر کھیتی کی جاتی ہے۔ اب ترکیب بھی بتلا دی کہ ان سات برسوں میں جو اناج غلہ نکلے۔ اسے بطور ذخیرے کے جمع کر لینا اور رکھنا بھی بالوں اور خوشوں سمیت تاکہ سڑے گلے نہیں خراب نہ ہو۔ ہاں اپنی کھانے کی ضرورت کے مطابق اس میں سے لے لینا۔ لیکن خیال رہے کہ ذرا سا بھی زیادہ نہ لیا جائے صرف حاجت کے مطابق ہی نکالا جائے۔ ان سات برسوں کے گزرتے ہی اب جو قحط سالیاں شروع ہوں گی وہ برابر سات سال تک متواتر رہیں گی۔ نہ بارش برسے گی نہ پیداوار ہوگی۔ یہی مراد ہے سات دہلی گایوں اور سات خشک خوشوں سے ہے کہ ان سات برسوں میں وہ جمع شدہ ذخیرہ تم کھاتے پیتے رہو گے۔ یاد رکھنا ان میں کوئی غلہ کھیتی نہ ہوگی۔ وہ جمع کردہ ذخیرہ ہی کام آئے گا۔ تم دانے بوؤ گے لیکن پیداوار کچھ بھی نہ ہوگی۔ آپ نے خواب کی پوری تعبیر دے کر ساتھ ہی یہ خوشخبری بھی سنا دی کہ ان سات خشک سالیوں کے بعد جو سال آئے گا وہ بڑی برکتوں والا ہوگا۔ خوب بارشیں برسیں گی خوب غلے اور کھیتیاں ہوں گی۔ ریل پیل ہو جائے گی اور تنگی دور ہو جائے گی اور لوگ حسب عادت زیتون وغیرہ کا تیل

نکالیں گے اور حسب عادت انگور کا شیرہ چوڑیں گے۔ اور جانوروں کے تھن دودھ سے لبریز ہو جائیں گے کہ خوب دودھ نکالیں پئیں۔

وَاللّٰهُ سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ

..... ”هَذِهِ الرُّؤْيَا مِنْ مَلِكٍ مِصْرٍ مِمَّا قَدَّرَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنَّهَا كَانَتْ سَبِيًّا لِخُرُوجِ يُوْسُفَ، عَلَيْهِ السَّلَامُ، مِنَ السَّجْنِ مُعَزَّزًا مُكْرَمًا، وَذَلِكَ اَنَّ الْمَلِكَ رَأَى هَذِهِ الرُّؤْيَا، فَهَالَتْهُ وَتَعَجَّبَ مِنْ اَمْرِهَا، وَمَا يَكُونُ تَفْسِيْرُهَا، فَجَمَعَ الْكُهَنَةَ وَالْحُزَاةَ وَكِبَرَاءَ دَوْلَتِهِ وَاَمْرَاءَهُ وَقَصَّ عَلَيْهِمْ مَا رَأَى، وَسَالَهُمْ عَنْ تَاْوِيلِهَا، فَلَمْ يَعْرِفُوْا ذَلِكَ، وَاعْتَذَرُوْا اِلَيْهِ بِاَنَّ هَذِهِ (اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ) اَيُّ: اَخْلَاطٌ اِقْتَضَتْ رُؤْيَاكَ هَذِهِ (وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيلِ الْاَحْلَامِ بِعَالِمِيْنَ) اَيُّ: وَلَوْ كَانَتْ رُؤْيَا صَحِيْحَةً مِنْ اَخْلَاطٍ، لَمَا كَانَ لَنَا مَعْرِفَةٌ بِتَاْوِيلِهَا، وَهُوَ تَغْيِيْرُهَا. فَعِنْدَ ذَلِكَ تَذَكَّرَ ذَلِكَ الَّذِي نَجَا مِنْ ذُنُوبِكَ الْفَتِيْنِ الَّذِيْنَ كَانَا فِي السَّجْنِ مَعَ يُوْسُفَ، وَكَانَ الشَّيْطَانُ قَدْ اَنْسَاهُ مَا وَاْصَاهُ بِهِ يُوْسُفَ، مِنْ ذِكْرِ اَمْرِهِ لِلْمَلِكِ، فَعِنْدَ ذَلِكَ تَذَكَّرَ (بَعْدَ اُمَّةٍ) اَيُّ: مُدَّةٍ وَقَرَأَ بَعْضُهُمْ: بَعْدَ اُمَّةٍ اَيُّ: بَعْدَ نِسْيَانٍ، فَقَالَ لِلْمَلِكِ وَالَّذِيْنَ جَمَعَهُمْ لِذَلِكَ: (اَنَا اَنْبِئْكُمْ بِتَاْوِيلِهَا) اَيُّ: بِتَاْوِيلِ هَذَا الْمَنَامِ، (فَارْسَلُوْنِ) اَيُّ: فَاَبْعَثُوْنِ اِلَى يُوْسُفَ الصَّدِيْقِ اِلَى السَّجْنِ. وَمَعْنَى الْكَلَامِ: فَبَعَثُوْا فَجَاءَ. فَقَالَ: (يُوْسُفَ اَيُّهَا الصَّدِيْقُ اَفْتِنَا) وَذَكَرَ الْمَنَامَ الَّذِي رَاَهُ الْمَلِكُ، فَعِنْدَ ذَلِكَ ذَكَرَ لَهُ يُوْسُفَ، عَلَيْهِ السَّلَامُ، تَغْيِيْرَهَا مِنْ غَيْرِ تَغْيِيْفٍ لِذَلِكَ الْفَتَى فِي نِسْيَانِهِ مَا وَاْصَاهُ بِهِ، وَمِنْ غَيْرِ اشْتِرَاطٍ لِلْخُرُوجِ قَبْلَ ذَلِكَ، بَلْ قَالَ: (تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَابًّا) اَيُّ: يَأْتِيْكُمْ الْخِصْبُ وَالْمَطْرُ سَبْعَ سِنِيْنَ مُتَوَالِيَاتٍ، فَفَسَّرَ الْبَقْرَ بِالسَّنِيْنَ؛ لِاَنَّهَا تُثِيْرُ الْاَرْضَ الَّتِي تُسْتَعْمَلُ مِنْهَا الثَّمَرَاتُ وَالزَّرْعُ، وَهِيَ السَّنْبَلَاتُ الْخُضْرُ، ثُمَّ اَرْشَدَهُمْ اِلَى مَا يَعْتَمِدُوْنَ فِي تِلْكَ السَّنِيْنَ فَقَالَ: (فَمَا حَصَدْتُمْ فَذَرُوْهُ فِي سُنْبِلِهِ اِلَّا قَلِيْلًا مِمَّا تَاْكُلُوْنَ) اَيُّ: مَهْمَا اسْتَفْلَلْتُمْ فِي هَذِهِ السَّبْعِ السَّنِيْنَ الْخِصْبَ فَاخْزَنُوْهُ فِي سُنْبِلِهِ، لِيَكُوْنَ اَبْقَى لَهُ وَاَبْعَدَ عَنْ اِسْرَاعِ الْفَسَادِ اِلَيْهِ، اِلَّا الْمِقْدَارَ الَّذِي تَاْكُلُوْنَهُ، وَلِيَكُنْ قَلِيْلًا قَلِيْلًا لَا تُسْرِفُوْا فِيْهِ، لِتَنْتَفِعُوْا فِي السَّبْعِ الشَّدَادِ، وَهُنَّ السَّبْعُ السَّنِيْنَ الْمُحَلُّ الَّتِي تَعْقُبُ هَذِهِ السَّبْعَ مُتَوَالِيَاتٍ، وَهُنَّ الْبَقَرَاتُ الْعِجَافُ اللَّابِي يَأْكُلْنَ السَّمَانَ؛ لِاَنَّ سِنِيَّ الْجَذْبِ يُوَكَّلُ فِيْهَا مَا جَمَعُوْهُ فِي سِنِيَّ الْخِصْبِ، وَهُنَّ السَّنْبَلَاتُ الْيَابِسَاتُ.

وَأَخْبَرَهُمْ اَنَّهِنَّ لَا يُنْبِتْنَ شَيْئًا، وَمَا بَدَرُوْهُ فَلَا يَرْجِعُوْنَ مِنْهُ اِلَى شَيْءٍ؛ وَلِهَذَا قَالَ: (يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا مِمَّا تُحْصِنُوْنَ)

ثُمَّ بَشَّرَهُمْ بَعْدَ الْجَذْبِ الْعَامِ الْمُتَوَالِي بِاَنَّهُ يَعْقُبُهُمْ بَعْدَ ذَلِكَ (عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ) اَيُّ: يَأْتِيْهِمُ الْغَيْثُ، وَهُوَ الْمَطْرُ، وَتُغَلُّ الْبِلَادُ، وَيَعْصِرُ النَّاسُ مَا كَانُوْا يَعْصِرُوْنَ عَلَيَّ عَادَتِهِمْ، مِنْ زَيْتٍ وَنَحْوِهِ، وَسُكَّرِ وَنَحْوِهِ حَتَّى قَالَ بَعْضُهُمْ: يَدْخُلُ فِيْهِ حَلْبُ اللَّبَنِ اَيْضًا. قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ) يَحْلِبُوْنَ.

(تفسير ابن كثير: سورة يوسف، ج، ۴، ص، ۳۹۳، دار طيبة للنشر والتوزيع)

(فصل نمبر ۱)

احادیث میں گائے کا ذکر

گائے کی عزت کرو

حضرت انس سے روایت ہے کہ:

”أَكْرِمُوا الْبَقَرَ فَإِنَّهَا لَمْ تَرْفَعْ رَأْسَهَا إِلَى السَّمَاءِ مِنْذُ عَبْدِ الْعِجْلُ حَيَاءً مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ“۔^۱

ترجمہ: ”گائے کی عزت کرو کیونکہ جب سے پھٹرا پرستی کی گئی ہے اس نے اللہ تعالیٰ سے حیا کی وجہ سے آسمان کی طرف سر نہیں اٹھایا“۔

رسول اللہ ﷺ کا مدینہ آمد پر گائے ذبح کرنا

حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ:

”أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ، نَحَرَ جَزُورًا أَوْ بَقْرَةً“۔^۲

ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ایک اونٹ یا ایک گائے ذبح کرائی“۔

مذکورہ حدیث کو نقل کرتے ہوئے ملا علی قاری رقم طراز ہیں:

”السُّنَّةُ لِمَنْ قَدِمَ مِنَ السَّفَرِ أَنْ يَضِيفَ بِقَدْرِ وَسْعِهِ ذَكَرَهُ الطَّيْبِيُّ“

وَقَالَ ابْنُ الْمَلِكِ: الضِّيَافَةُ سُنَّةٌ بَعْدَ الْقُدُومِ“۔^۳

۱.... (اجتماع الجيوش الإسلامية: ذكر قول النمل، ج، ۲، ص، ۳۲۰، مطابع الفرزدق التجارية)

۲.... (صحيح البخاري: كتاب الجهاد والسير باب الطعام عند القدوم، ج، ۴، ص، ۷۷، رقم الحديث، ۳۰۸۹، دار طوق النجاة)

۳.... (مرقلة المفاتيح: كتاب الجهاد باب آداب السفر، ج، ۶، ص، ۲۵۱۶، تحت رقم الحديث، ۳۹۰۵، دار الفكر، بيروت، لبنان)

ترجمہ: ”سفر سے آنے والا اپنی گنجائش کے مطابق دعوت کرے، اس کو طیبی نے بیان کیا۔ ابن الملک بھی فرماتے ہیں کہ سفر سے واپسی کے بعد ضیافت کا اہتمام کرنا مسنون ہے۔“

گائے کے دودھ میں شفاء ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُنَزِلْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ شِفَاءً إِلَّا السَّامَ ؛ فَعَلَيْكُمْ بِالْبَّانِ الْبَقْرِ فَإِنَّهَا تَرُمُّ مِنْ كُلِّ شَجَرٍ“۔

ترجمہ: ”اللہ نے موت کے علاوہ ہر بیماری کا علاج رکھا ہے اور تم گائے کا دودھ پیا کرو کیونکہ یہ ہر درخت سے کھاتی ہے۔“

ملیکہ بنت عمرو جعفیہ فرماتی ہیں کہ:

”عَلَيْكَ بِسَمَنِ الْبَقْرِ مِنَ الدَّبْحَةِ أَوْ مِنَ الْقَرْحَتَيْنِ ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْبَّانَهَا أَوْ لَبَنَهَا شِفَاءٌ، وَسَمْنَهَا دَوَاءٌ، وَلَحْمَهَا أَوْ لُحُومَهَا دَاءٌ“۔

ترجمہ: ”گائے کا گھی گلے کی سوزش یا زخم کے لیے بہتر ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گائے کے دودھ میں شفاء اور گھی دواء ہے جبکہ گوشت بیماری ہے۔“

۱.... (السنن الكبرى للبيهقي: كتاب الاضحية/باب اذوية النبي صلى الله عليه وسلم سوى ما مضى في الباب قبله، ج، ۹، ص، ۵۸۰، رقم الحديث، ۱۹۵۷۱، دار الكتب العلمية، بيروت) یہ حدیث ضعیف ہے۔

۲.... (السنن الكبرى للبيهقي: كتاب الاضحية/باب اذوية النبي صلى الله عليه وسلم سوى ما مضى في الباب قبله، ج، ۹، ص، ۵۸۰، رقم الحديث، ۱۹۵۷۱، دار الكتب العلمية، بيروت) یہ حدیث ضعیف ہے۔

دوسری ساعت میں جمعہ کی نماز کے لئے جانے والے کو گائے ذبح کرنے کا ثواب

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

”مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ، ثُمَّ رَاحَ، فَكَانَ مَا قَرَّبَ بَدَنَهُ، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ، فَكَانَ مَا قَرَّبَ بَقْرَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّلَاثَةِ، فَكَانَ مَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ، فَكَانَ مَا قَرَّبَ دَجَاجَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ، فَكَانَ مَا قَرَّبَ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ“۔
ترجمہ: ”جو آدمی جمعہ کے دن غسل جنابت کرے پھر وہ مسجد میں جائے تو وہ اس طرح ہے گویا کہ اس نے ایک اونٹ قربان کیا اور آدمی دوسری ساعت میں جائے تو گویا اس نے ایک گائے قربان کی اور جو آدمی تیسری ساعت میں گیا تو گویا کہ اس نے ایک دنبہ قربان کیا اور جو چوتھی ساعت میں گیا تو گویا کہ اس نے ایک مرغی قربان کی اور جو پانچویں ساعت میں گیا تو گویا کہ اس نے اٹھہ قربان کر کے اللہ کا قرب حاصل کیا پھر جب امام نکلے تو فرشتے بھی ذکر سننے کے لئے حاضر ہو جاتے ہیں۔“

گائے کا گفتگو کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

”صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلَاةَ الصُّبْحِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقْرَةً إِذْ رَكِبَهَا فَضْرَبَهَا، فَقَالَتْ:

ل..... (صحیح مسلم: کتاب الجمعة، باب الطيب والسواك يوم الجمعة، ج، ۲، ص، ۵۸۲، رقم الحديث، ۸۵۰، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

إِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهَذَا، إِنَّمَا خُلِقْنَا لِلْحَرْثِ فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللَّهِ بِقَرَّةٍ تَكَلَّمُ، فَقَالَ: فَإِنِّي أُوْمِنُ بِهَذَا، أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَمَا هُمَا تَمَّ وَبَيْنَمَا رَجُلٌ فِي غَنَمِهِ إِذْ عَدَا الذُّئْبُ، فَذَهَبَ مِنْهَا بِشَاةٍ، فَطَلَبَ حَتَّى كَانَهُ اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ، فَقَالَ لَهُ الذُّئْبُ هَذَا: اسْتَنْقَذْتَهَا مِنِّي، فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبْعِ، يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللَّهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ، قَالَ: فَإِنِّي أُوْمِنُ بِهَذَا أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَمَا هُمَا تَمَّ ۚ

ترجمہ: ”ایک دن رسول اللہ ﷺ نماز فجر پڑھ کر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ایک شخص گائے ہانک رہا تھا ہانکتے ہانکتے اس پر سوار ہو کر اس کو مارنے لگا گائے نے کہا کہ ہم سواری کے لئے پیدا نہیں کئے گئے ہم کو تو کھیتی کے لئے پیدا کیا گیا ہے، لوگوں نے کہا سبحان اللہ! گائے بول رہی ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں اور ابو بکر و عمر اس واقعہ پر ایمان لاتے ہیں حالانکہ ابو بکر و عمر وہاں موجود نہ تھے (لیکن حضرت نے ان پر پورا اعتماد رکھنے کی وجہ سے ان کی طرف سے شہادت دی) ایک مرتبہ ایک شخص کی بکریوں پر ایک بھیڑیے نے جست لگائی اور ایک بکری اٹھالے گیارکھوالے نے (بھیڑیے کا) پیچھا کر کے بکری چھڑالی تو اس بھیڑیے نے کہا اس بکری کو تو نے مجھ سے چھڑالیا لیکن درندہ والے دن بکری کا محافظ کون ہوگا؟ جس روز میرے سوا اس کا چرواہا نہ ہوگا لوگوں نے (تعجب سے) کہا سبحان اللہ! بھیڑیا بھی باتیں کرتا ہے آنحضرت نے فرمایا مگر میں اور ابو بکر و عمر اس پر ایمان رکھتے ہیں حالانکہ یہ دونوں حضرات اس وقت وہاں موجود نہ تھے۔“

گائے کی دموں کی طرح کوڑے

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۱.... (صحیح البخاری: کتاب احادیث الانبیاء/باب حَدِيثِ الْغَارِ، ج، ۴، ص، ۱۷۴، رقم الحدیث، ۳۳۷۱، دار طوق النجاة)

”صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا، قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ
يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٍ عَارِيَاتٍ مُمِيلَاتٍ مَائِلَاتٍ،
رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ، لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَجِدْنَ
رِيحَهَا، وَإِنْ رِيحَهَا لِيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةٍ كَذَا وَكَذَا“۔^۱

ترجمہ: ”دوزخ والوں کی دو قسمیں ایسی ہیں کہ جنہیں میں نے نہیں دیکھا ایک قسم
تو ان لوگوں کی ہے کہ جن کے پاس بیلوں کی دموں کی طرح کوڑے ہیں جس سے
وہ لوگوں کو مارتے ہیں اور دوسری قسم ان عورتوں کی ہے جو لباس پہننے کے باوجود تنگی
ہیں وہ سیدھے راستے سے بہکانے والی اور خود بھی بھٹکی ہوئی ہیں ان عورتوں کے
سر بختی اونٹوں کی طرح ایک طرف جھکے ہوئے ہیں وہ عورتیں جنت میں داخل نہیں
ہوں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو پاسکیں گی جنت کی خوشبو اتنی اتنی مسافت (یعنی
دور) سے محسوس کی جاسکتی ہے۔“

وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

۱..... (صحیح مسلم: کتاب اللباس والزینة/باب النساء الكاسيات العاريات المائلات
المميلات، ج، ۳، ص، ۱۶۸۰، رقم الحدیث، ۲۱۲۸، دار إحياء التراث العربی، بیروت)

(فصل ۲)

گائے سے متعلق مختلف مسائل

غیر اللہ کے نام پر مقرر کی گئی گائے کو تصحیح نیت کے بعد اللہ کے نام سے ذبح کرنے کا حکم

کسی شخص نے ایک گائے کو بطور ثواب غیر اللہ کے لئے متعین کر دیا، پھر اس شخص نے اپنی نیت بدل دی اور وہی گائے بسم اللہ، اللہ اکبر کہہ کر ذبح کر دی تو کیا ایسی گائے کا گوشت حلال ہوگا یا نہیں؟ اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ غیر اللہ کے نام پر کسی بھی چیز کو متعین کرنا نذر معصیت ہے، اور ایسی نذروں کو چھوڑنا ضروری ہے، اگر اس طرح کی نذر جانور کی صورت میں ہو تو بوقت ذبح نیت اور الفاظ کا اعتبار ہوتا ہے کہ اگر اس کی نیت اس وقت صحیح ہو اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ذبح کیا جائے تو یہ ذبح کرنا صحیح اور اس جانور کا گوشت حلال شمار ہوگا۔

۱۔ "وَفِيهَا (وَتَشْتَرُطُ) التَّسْمِيَةُ مِنَ الذَّبَاحِ (حَالَ الذَّبْحِ) أَوْ الرَّمِي لَصَيْدٍ أَوْ الْإِرْسَالِ أَوْ حَالَ وَضْعِ الْحَدِيدِ لِجَمَارِ الْوَحْشِ إِذَا لَمْ يَقْعُدْ عَنْ طَلْبِهِ كَمَا سَيَجِيءُ. (وَالْمُعْتَبَرُ) (الذَّبْحُ عَقِبَ التَّسْمِيَةِ قَبْلَ تَبْدُلِ الْمَجْلِسِ)". (الدر المختار)

"(قَوْلُهُ مِنَ الذَّبَاحِ) أَرَادَ بِالذَّبَاحِ مُحَلَّلَ الْحَيَوَانَ لِيَشْمَلَ الرَّامِيَ وَالْمُرْسِلَ وَوَضَعَ الْحَدِيدَ أَهـ. وَاحْتَرَزَ بِهِ عَمَّا لَوْ سُمِّيَ لَهُ غَيْرُهُ فَلَا تَجِلُ (قَوْلُهُ حَالَ الذَّبْحِ إلخ) قَالَ فِي الْهَدَايَةِ: ثُمَّ التَّسْمِيَةُ فِي ذِكْلِةِ الْإِخْتِيَارِ تُشْتَرُطُ عِنْدَ الذَّبْحِ، وَهِيَ عَلَى الْمَذْبُوحِ وَفِي الصَّيْدِ تُشْتَرُطُ عِنْدَ الْإِرْسَالِ وَالرَّمِي (قَوْلُهُ قَبْلَ تَبْدُلِ الْمَجْلِسِ) أَي حَقِيقَةً أَوْ حُكْمًا كَالْفَاصِلِ الطَّوِيلِ كَمَا يَأْتِي فَافْتَهُم: قَالَ الزَّيْلَعِيُّ: حَتَّى إِذَا سُمِّيَ وَاشْتَغَلَ بِعَمَلٍ آخَرَ مِنْ كَلَامٍ قَلِيلٍ أَوْ شُرْبِ مَاءٍ أَوْ أَكْلِ لُقْمَةٍ أَوْ تَحْدِيدِ شَفْرَةٍ ثُمَّ ذَبَحَ يَجِلُ، وَإِنْ كَانَ كَثِيرًا لَا يَجِلُ لِأَنَّ إِيقَاعَ الذَّبْحِ مُتَّصِلًا بِالتَّسْمِيَةِ بِحَيْثُ لَا يَتَخَلَّلُ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ لَا يُمَكِّنُ إِلَّا بِخَرَجٍ عَظِيمٍ فَأَقِيمَ الْمَجْلِسُ مَقَامَ الْإِتِّصَالِ، وَالْعَمَلُ الْقَلِيلُ لَا يَقْطَعُهُ وَالْكَثِيرُ يَقْطَعُهُ".

(رد المحتار مع الدر المختار: ج، ۶، ص، ۳۰۲، دار الفکر)

"وَاعْلَمَ أَنَّ النَّذْرَ الَّذِي يَقَعُ لِلْأَمْوَاتِ مِنْ أَكْثَرِ الْعَوَامِ وَمَا يُؤْخَذُ مِنَ الدَّرَاهِمِ وَالشَّمْعِ وَالزَّيْتِ وَنَحْوِهَا إِلَى ضَرَائِحِ الْأَوْلِيَاءِ الْكِرَامِ تَقْرُبًا إِلَيْهِمْ فَهُوَ بِالْإِجْمَاعِ بَاطِلٌ وَحَرَامٌ مَا لَمْ يَقْصِدُوا صَرْفَهَا لِفُقَرَاءِ الْأَنْامِ

﴿بقية حاشية الكلي صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں﴾

قربانی کی گائے میں کتنے افراد کی شرکت درست ہے
ایک شخص کے حق میں قربانی کی مقدار اونٹ اور گائے وغیرہ کا ساتواں حصہ ہے۔
چنانچہ اس سلسلے میں احادیث میں تفصیل موجود ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

”نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ الْبَدَنَةَ
عَنْ سَبْعَةٍ، وَالْبَقْرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ“ ۱۔

ترجمہ: ”ہم نے حدیبیہ کے سال میں رسول اللہ کے ساتھ ایک اونٹ کو سات
افراد کی طرف سے اور ایک گائے کو سات آدمیوں کی طرف سے ذبح کیا۔“

ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ:

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

وَقَدْ أُبْتَلِيَ النَّاسُ بِذَلِكَ وَلَا سِيَّمَا فِي هَذِهِ الْأَعْصَارِ. (الدر المختار)
”قَوْلُهُ تَقْرُبًا إِلَيْهِمْ) كَانَ يَقُولُ يَا سَيِّدِي فَلَانَ إِنْ رُدَّ غَائِبِي أَوْ عُوفِي مَرِيضِي أَوْ قُضِيَتْ حَاجَتِي فَلَكَ
مِنَ الذَّهَبِ أَوْ الْفِضَّةِ أَوْ مِنَ الطَّعَامِ أَوْ الشَّمْعِ أَوْ الزَّيْتِ كَذَا بَحْرٌ (قَوْلُهُ بَاطِلٌ وَحَرَامٌ) لَوْ جُوهٍ: مِنْهَا أَنَّهُ
نَذَرَ لِمَخْلُوقٍ وَالنَّذْرُ لِلْمَخْلُوقِ لَا يَجُوزُ لِأَنَّهُ عِبَادَةٌ وَالْعِبَادَةُ لَا تَكُونُ لِمَخْلُوقٍ. وَمِنْهَا أَنَّ الْمَنْدُورَ لَهُ
مَيْتٌ وَالْمَيْتُ لَا يَمْلِكُ.

وَمِنْهُ أَنَّهُ إِنْ ظَنَّ أَنَّ الْمَيْتَ يَتَصَرَّفُ فِي الْأُمُورِ دُونَ اللَّهِ تَعَالَى وَاعْتِقَادَهُ ذَلِكَ كُفْرٌ“.

(رد المحتار مع الدر المختار: ج، ۲، ص، ۴۳۹، دار الفکر)

”قال ابو عبيدة السائب البعير الذي يسبب وذلك ان الرجل من اهل الجاهلية اذا مرض او غاب له
قريب نذر فقال ان شفاني الله او شفى مريضى اورد غائبي فناقتى هذه سائبة ثم تسبب فلا تحبس
عن رعى وماء ولا يركبها احد فكانت بمنزلة البهيرة وقيل الناقة اذا نتجت ثنتى عشرة اناثا سببت
ولم يركب ظهرها ولم يجرز وبرها ولم يشرب لبنها الا ضيف..... والسائبة كانوا يسيبونها
لالهتهم لا يحمل عليها شيء“.

(التفسير المظهرى: ج، ۳، ص، ۱۹۳، ۱۹۴، مكتبة الرشدية، باكستان)

۱..... (صحيح مسلم: كتاب الحج/ كتاب الحج/ باب الاشتراك في الهدي و اجزاء البقرة والبدنة
كل منهما عن سبعة، ج، ۲، ص، ۹۵۵، رقم الحديث، ۱۳۱۸، دار احياء التراث العربى، بيروت)
واللفظ له، السنن الترمذى: رقم الحديث، ۱۵۰۲. سنن ابى داود: رقم الحديث، ۲۸۰۹)

”نَحَرُوا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ، الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ، وَالْبَقْرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ“^۱۔
ترجمہ: ”ہم نے حدیبیہ کے دن گائے اور اونٹ سات افراد کی طرف سے ذبح کیے۔“
حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے روایت ہے کہ:

”خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهْلِينَ بِالْحَجِّ، مَعَنَا
النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ طُفْنَا بِالْبَيْتِ وَبِالصُّفَا وَالْمَرْوَةِ،
فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ
فَلْيَحْلِلْ قَالَ قُلْنَا: أَيُّ الْحِلِّ؟ قَالَ: الْحِلُّ كُلُّهُ قَالَ: فَاتَيْنَا النِّسَاءَ،
وَلَبِسْنَا الثِّيَابَ، وَمَسِسْنَا الطَّيْبَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ أَهَلَلْنَا
بِالْحَجِّ، وَكَفَّانَا الطَّوَافَ الْأَوَّلُ بَيْنَ الصُّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ أَنْ نَشْتَرِكَ فِي الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ، كُلُّ سَبْعَةٍ مِنَّا فِي بَدَنَةٍ“^۲۔
ترجمہ: ”ہم حج کا لبیک پکارتے ہوئے رسول اللہ کے ساتھ نکلے۔ ہمارے ساتھ

عورتیں اور بچے بھی تھے۔ پھر جب مکہ آئے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ
کی سعی کی اور رسول اللہ نے ہم سے فرمایا: جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول
ڈالے اور حلال ہو جائے۔ ہم نے کہا کیسا حلال ہونا؟ انہوں نے کہا پورا۔ پھر ہم
عورتوں کے پاس آئے یعنی جماع کیا اور کپڑے پہنے اور خوشبو لگائی۔ پھر جب
آٹھویں تاریخ ہوئی حج کی لبیک پکاری اور صفا اور مروہ کی سعی ہم کو کفایت کر گئی جو
کہ پہلے کی تھی اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ اونٹ اور گائے میں
سات افراد شریک ہو جائیں۔“

۱.... (شرح معانی الآثار: کتاب الصيد والذبائح والأضاحی/باب البدنة، عن كَمْ تُجْزَأُ فِي الضَّحَايَا
وَالْهَدَايَا، ج، ۴، ص، ۱۷۴، رقم الحديث، ۶۲۱۳، عالم الكتب)
۲.... (صحيح مسلم: كتاب الحج/باب بيان وجوه الأحرام، وأنه يجوز إفراد الحج والتمتع
والقران، وجواز إدخال الحج على العمرة، ومتى يحل القارن من نسك، ج، ۲، ص، ۸۸۲، رقم
الحديث، ۱۲۱۳، دار احياء التراث العربي، بيروت)

اور حضرت جابرؓ سے ہی روایت ہے کہ:

”اَشْتَرَكْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ؛ كُلُّ سَبْعَةٍ فِي بَدَنِهِ، فَقَالَ لَهُ إِنْسَانٌ: أَرَأَيْتَ الْبَقْرَةَ يَشْتَرِكُ فِيهَا مَنْ يَشْتَرِكُ فِي الْجَزُورِ؟ قَالَ: مَا هِيَ إِلَّا مِنَ الْبَدَنِ“ ۱۔

ترجمہ: ”ہم حج اور عمرہ میں سات آدمی ایک بڑے جانور میں رسول اللہ کے ساتھ شریک ہوئے، ایک شخص نے حضرت جابرؓ سے کہا کہ کیا اتنے ہی لوگ گائے میں شریک ہوں گے جتنے اونٹ میں شریک ہوتے ہیں؟ تو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ (اونٹ کی طرح) گائے بھی بڑے جانوروں میں شامل ہے۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

”قَلَّتِ الْإِبِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَمَرَهُمْ، أَنْ يَنْحَرُوا الْبَقْرَ“ ۲۔
ترجمہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اونٹ کم ہو گئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں گائے ذبح کرنے کا حکم دیا۔“

حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

”أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَلْبَسَ أَجُودَ مَا نَجِدُ، وَأَنْ نَتَطَيَّبَ بِأَجُودَ مَا نَجِدُ، وَأَنْ نُضَحِّيَ بِأَسْمَنِ مَا نَجِدُ، وَالْبَقْرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ، وَالْجَزُورُ عَنْ سَبْعَةٍ، وَأَنْ نُظْهِرَ التَّكْبِيرَ، وَعَلَيْنَا السَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ“ ۳۔

ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ حکم فرمایا کہ ہم اچھا لباس اپنی حیثیت کے

۱..... (مستخرج أبي عوانة: كتاب الحج/باب ذكر الخبر الموجب على المنفسخ حجة الهدى، وإجازته البدنة فيه عن سبعة، وأن من ذبح عن يديه عليه الهدى كان جائزاً عنه، والدليل على أن المنفسخ عمرته يهدى هدياً، ج، ۲، ص، ۳۱۷، رقم الحديث، ۳۲۶۹، دار المعرفة، بيروت)
۲..... (سنن ابن ماجه: كتاب الأضاحي/باب عن، كم تجزء البدنة والبقرة، ج، ۲، ص، ۱۰۴، رقم الحديث، ۳۱۳۲، دار إحياء الكتب العربية، فيصل عيسى البابي الحلبي)
۳..... (شعب الإيمان للبيهقي: فضائل الصوم/في ليلة العيدين ويومهما، ج، ۵، ص، ۲۸۹، رقم الحديث، ۳۴۴۲، مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض)

مطابق پہنیں، اور اچھی خوشبو اپنی حیثیت کے مطابق لگائیں، اور اپنی حیثیت کے مطابق موٹی تازی قربانی کریں، سات آدمیوں کی طرف سے گائے (بھینس)، اور سات افراد کی طرف سے اونٹ، اور یہ کہ ہم تکبیر کہیں، اور ہم سکیئہ اور وقار کو لازم پکڑیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”الْجَزُورُ عَنْ سَبْعَةٍ“۔^۱

”ترجمہ: ”اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے ہوتا ہے۔“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ:

”الْبَقْرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ، وَالْجَزُورُ عَنْ سَبْعَةٍ فِي الْأَضَاحِيِّ“۔^۲

”ترجمہ: ”قربانی میں سات افراد کی طرف سے گائے، اور سات افراد کی طرف

سے اونٹ ہوتا ہے۔“

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”الْبَقْرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ، وَالْجَزُورُ عَنْ سَبْعَةٍ“۔^۳

ترجمہ: ”گائے سات کی طرف سے کفایت کرتی ہے اور اونٹ بھی سات کی

طرف سے۔“

مذکورہ روایت کے مطابق گائے اور اونٹ کی قربانی میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں، اور

۱.... (شرح معانی الآثار: کتاب الصيد والذبائح والأضاحي / ج، ۴، ص، ۱۷۵، رقم الحدیث، ۶۲۱۸، عالم الکتب)

۲.... (المعجم الكبير للطبراني: رقم الحدیث، ۱۰۰۲۶، مكتبة ابن تيمية، القاهرة)

قال الهيثمي؛ رواه الطبراني في الثلاثة، وفيه حفص بن جميع، وهو ضعيف .

(مجمع الزوائد: كتاب الأحي / باب في البقرة والبذنة، ج، ۴، ص، ۲۰، رقم الحدیث، ۵۹۵۴، مكتبة القدس، القاهرة)

۳.... (سنن أبي داود: كتاب الضحايا / باب في البقر والجزور عن كم تجزء؟، ج، ۳، ص، ۹۸، رقم الحدیث، ۲۸۰۸، المكتبة العصرية، بيروت)

یہی جمہور کا قول بھی ہے۔

چنانچہ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ حدیث جابرؓ بیان کرنے کے بعد رقم طراز ہیں:

”هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ الْمُبَارَكِ، وَالشَّافِعِيِّ، وَأَحْمَدَ، وَإِسْحَاقَ وَقَالَ إِسْحَاقُ: يُجْزِئُ أَيْضًا الْبَعِيرُ عَنْ عَشْرَةِ وَاحْتَجَّ بِحَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ“ ۱۔

ترجمہ: ”یہ روایت حسن صحیح ہے، اور نبی ﷺ کے صحابہ اور ان کے علاوہ کا اسی پر عمل ہے، اور سفیان ثوری، ابن مبارک، امام شافعی، امام احمد اور حضرت اسحاق کا قول یہی ہے، اور حضرت اسحاق نے یہ بھی فرمایا کہ دس افراد کی طرف سے اونٹ جائز ہے، اور انہوں نے حدیث ابن عباسؓ سے استدلال کیا ہے۔“

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

”رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ يُشْرِكُ بَيْنَ سَبْعَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فِي الْبَدَنَةِ“ ۲۔

ترجمہ: ”میں نے حدیبیہ کے سال رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ سات افراد کو صحابہ کرام میں سے بڑے جانور میں شریک فرما رہے تھے۔“

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

”كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْتَرِكُونَ سَبْعَةَ فِي

۱۔۔۔۔ (سنن الترمذی: أبواب الاضاحی/باب ما جاء في الاشتراك في الاضحية، ج، ۳، ص، ۱۴۱،

تحت رقم الحدیث، ۱۵۰۲، مکتبہ و مطبعة مصطفى البابي الحلبي)

۲۔۔۔۔ (المعجم الأوسط: ج، ۶، ص، ۱۳۸، رقم الحدیث، ۶۰۲۴، دار الحرمین، القاہرہ)

قال الهيثمي: رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ مُعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيَى الصَّدْفِيُّ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

(مجمع الزوائد: باب الاشتراك في الهدي، ج، ۳، ص، ۲۲۶، تحت رقم الحدیث ۵۳۸۹)

الْبَدَنَةِ مِنَ الْإِبِلِ، وَالسَّبْعَةَ فِي الْبَدَنَةِ مِنَ الْبَقَرِ“ ۱۔
ترجمہ: ”نبی ﷺ کے صحابہ سات سات ایک اونٹ میں شریک ہو جاتے اور
سات ہی گائے میں“۔

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ:

”أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ عَلِيَّ بَدَنَةٌ، وَأَنَا
مُوسِرٌ بِهَا، وَلَا أَجِدُهَا، فَأَشْتَرِيهَا فَأَمْرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ يَتَّاعَ، سَبْعَ شِيَاهِ، فَيَذْبَحَهُنَّ“ ۲۔

ترجمہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آیا، اور اس نے عرض
کیا کہ میرے ذمہ ایک اونٹ کی (قربانی) ہے، اور میں اس کی استطاعت بھی
رکھتا ہوں، لیکن اونٹ دستیاب نہیں کہ میں اسے خرید سکوں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے اسے سات بکریاں خریدنے اور انہیں ذبح کرنے کا حکم دیا“۔

ابن عباسؓ سے ہی روایت ہے کہ:

”سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ عَلِيَّ نَاقَةٌ
وَقَدْ غَرَبْتُ عَنِّي، فَقَالَ: اشْتَرِ سَبْعًا مِنَ الْغَنَمِ“ ۳۔
ترجمہ: ”ایک شخص نے سوال کیا کہ اگر مجھ پر ایک اونٹ لازم ہو، اور وہ غائب ہو
جائے تو کیا میں اس کے بدلے سات بکریاں خرید سکتا ہوں تو آپؐ نے فرمایا

۱..... (شرح معانی الآثار: کتاب الصيد والذبائح / بابُ الْبَدَنَةِ، عَنْ كَمْ تُجْزَى فِي الضَّحَايَا وَالْهَدَايَا،

ج، ۴، ص، ۱۷۵، رقم الحدیث، ۶۲۲۰، عالم الکتب، بیروت)

۲..... (سنن ابن ماجہ: کتاب الاضاحی / بابُ كَمْ تُجْزَى مِنَ الْغَنَمِ، عَنِ الْبَدَنَةِ، ج، ۲، ص، ۱۰۴۸، رقم

الحدیث، ۳۱۳۶، دار احیاء الکتب العربیة، فیصل عیسی البابی الحلبي)

۳..... (شرح معانی الآثار / بابُ الْبَدَنَةِ، عَنْ كَمْ تُجْزَى فِي الضَّحَايَا وَالْهَدَايَا، ج، ۴، ص، ۱۷۵، رقم

الحدیث، ۶۲۲۱، عالم الکتب، بیروت)

سات بکریاں خرید لو۔

اس سے یہ واضح ہوا کہ نبی ﷺ کے صحابہ ایک اونٹ کو سات بکریوں کے برابر سمجھتے تھے، اور گائے اور اونٹ میں سات حصے صحیح ہیں، اس سے زیادہ درست نہیں۔ اس سے یہ بات بھی عیاں ہوگئی کہ ایک بکری ایک ہی شخص کو کفایت کرے گی، اس سے زیادہ نہیں۔

قربانی کی گائے کی عمر

جہاں شریعت نے قربانی کے لئے جانور متعین کیے ہیں وہاں ہی ان کی عمروں کا تعین بھی کیا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً، إِلَّا أَنْ تَعْسَرَ عَلَيْكُمْ، فَتَذْبَحُوا جَذْعَةً مِنَ الضَّأْنِ. ۱
ترجمہ: ”تم (قربانی میں) صرف مسنہ (جانور ہی) ذبح کرو، الا یہ کہ تمہارے لیے مشکل ہو جائے، تو تم دنبہ کے جذعہ کو ذبح کر لو۔“

کلیب کہتے ہیں کہ:

”كُنَّا فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ الْأَضْحَى، فَجَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا يَشْتَرِي الْمُسِنَّةَ بِالْجَذْعَتَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ، فَقَالَ لَنَا رَجُلٌ، مِنْ مُزَيْنَةَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَحَضَرَ هَذَا الْيَوْمَ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَطْلُبُ الْمُسِنَّةَ بِالْجَذْعَتَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْجَذْعَ يُوفِي مِمَّا يُوفِي مِنْهُ الشَّيْءُ“ ۲

ترجمہ: ”ہم سفر میں تھے کہ عید الاضحیٰ کا وقت آ گیا، تو ہم میں سے کوئی دو دو یا تین تین جذعوں (ایک سالہ بھیڑوں) کے بدلے ایک مسنہ خریدنے لگا، تو مزینہ کے ایک شخص نے ہم سے کہا: ہم لوگ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

۱.... (مسند احمد: مسند جابر بن عبد اللہ، ج، ۲۲، ص، ۲۵۱، رقم الحدیث، ۴۳۴۸، مؤسسة الرسالة)

۲.... (سنن النسائی: کتاب الضحایا، الْمُسِنَّةُ وَالْجَذْعَةُ، ج، ۷، ص، ۲۱۹، رقم الحدیث، ۴۳۸۳،

مکتب المطبوعات الإسلامية، حلب)

ساتھ تھے کہ یہی دن آ گیا (یعنی عید الاضحیٰ) تو ہم میں سے کوئی دو یا تین جذعے دے کر منہ خریدنے لگا، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جذعہ سے بھی وہی حق ادا ہو سکتا ہے جو شئی یعنی منہ سے ہوتا ہے۔

کلیب ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ

”كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْأَضْحَى بِيَوْمَيْنِ نُعْطَى الْجَذَعَتَيْنِ بِالثَّنِيَّةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْجَذَعَةَ تُجْزِئُ مَا تُجْزِئُ مِنْهُ الثَّنِيَّةُ“ ۱۔

ترجمہ: ”اس نے کہا: ہم عید الاضحیٰ سے دو دن پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، ہم دو جذعے دے کر ثنیہ یعنی منہ لے رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جذعہ بھی اس کام کے لیے کافی ہے جس کے لیے ثنیہ یعنی منہ کافی ہے۔“

بہت سارے فقہاء نے ”منہ“ اور ”ثنی“ یا ”ثنیہ“ سے بڑی عمر کے جانور مراد لیے ہیں۔ اونٹ کی کم از کم پانچ سال، گائے، بھینس دو سال اور بکرا کی عمر ایک سال ہونی چاہیے۔ ۲

۱۔.... (سنن النسائي: كتاب الضحايا/المسنة والجذعة، ج، ۷، ص، ۲۱۹، رقم الحديث، ۴۳۸۴، مكتب المطبوعات الإسلامية، حلب)

۲۔.... ”لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً: وَهِيَ الْكَبِيرَةُ بِالسِّنِّ، فَمِنَ الْإِبِلِ الَّتِي تَمَّتْ لَهَا خَمْسُ سِنِينَ وَدَخَلَتْ فِي السَّادِسَةِ، وَمِنَ الْبَقَرِ الَّتِي تَمَّتْ لَهَا سِتَانٌ وَدَخَلَتْ فِي الثَّالِثَةِ، وَمِنَ الضَّأْنِ وَالْمَعْزِ مَا تَمَّتْ لَهَا سَنَةٌ، كَذَا قَالَ ابْنُ الْمَلِكِ. (إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ) أَيْ يَصْغُبُ (عَلَيْكُمْ) أَيْ: ذَبْحُهَا، بَأَنْ لَا تَجِدُوهَا قَالَهُ ابْنُ الْمَلِكِ. وَالظَّاهِرُ أَيْ: يَعْسُرُ عَلَيْكُمْ أَذَاءُ ثَمَنِهَا. قَالَ ابْنُ الْمَلِكِ: قَوْلُهُ: (إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ) بِهَذَا قَالَ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ: الْجَذَعَةُ لَا تُجْزِئُ فِي الْأَضْحِيَّةِ إِذَا كَانَ قَادِرًا عَلَى مُسِنَّةٍ، وَمَنْ قَالَ بِجَوَازِهِ حَمَلَ الْحَدِيثَ عَلَى الْإِسْتِحْبَابِ اهـ. وَهُوَ الْمُعْتَمَدُ فِي الْمَذْهَبِ.

وَيُؤَيِّدُهُ حَدِيثُ نِعْمَتِ الْأَضْحِيَّةِ الْجَذَعَةَ مِنَ الضَّأْنِ وَرَوَى أَحْمَدُ وَغَيْرُهُ: ضَحُّوا بِالْجَذَعَةِ مِنَ الضَّأْنِ فَإِنَّهُ جَائِزٌ. (فَذَبْحُوا جَذَعَةً): بِفَتْحَتَيْنِ. (مِنَ الضَّأْنِ): بِالْهَمْزِ وَيَبْدَلُ وَيُحْرَكُ خِلَافَ الْمَعْزِ مِنَ الْغَنَمِ، وَهُوَ مَا يَكُونُ قَبْلَ السَّنَةِ قَالَهُ ابْنُ الْمَلِكِ، لَكِنْ يَقِيدُ بِأَنَّهَا تَكُونُ بِنْتٌ سِتَّةِ أَشْهُرٍ تُشْبِهُ مَا لَهَا سَنَةٌ لِعَظَمِ جُثَّتِهَا. وَفِي النَّهَائِيَّةِ: الْجَذَعُ مِنَ أَسْنَانِ الدَّوَابِّ، وَهُوَ مَا يَكُونُ مِنْهَا شَابًا فَهُوَ مِنَ الْإِبِلِ مَا دَخَلَ فِي

﴿بقية حاشية الكلي ص ۳۰۷﴾

قربانی کی گائے کی عمر دو سال سے زیادہ ہونے کا حکم

اگر گائے دو سال، اونٹ پانچ سال (اور دیگر قربانی والے جانور جن کی عمریں بیان ہو چکی ہیں) سے زیادہ ہوں تو ایسی صورت میں ان کی قربانی جائز ہے۔ ۱

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

الْمُسِنَّةُ، وَمِنَ الْبَقَرِ مَا دَخَلَ فِي الثَّانِيَةِ، وَمِنَ الضَّانِ مَا تَمَّتْ لَهُ سَنَةٌ، وَقِيلَ: أَقْلٌ مِنْهَا، وَفِي شَرْحِ السَّنَةِ: اتَّفَقُوا عَلَى أَنَّهُ لَا يَجُوزُ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ إِلَّا الثَّنِيُّ، وَهُوَ مِنَ الْإِبِلِ مَا اسْتَكْمَلَ خَمْسَ سِنِينَ، وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْمَعَزِ مَا اسْتَكْمَلَ سَنَتَيْنِ وَطَعَنَ فِي الثَّلَاثَةِ، وَأَمَّا الْجَذَعُ مِنَ الضَّانِ فَاخْتَلَفُوا فِيهِ، فَذَهَبَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ الصَّحَابَةِ وَمَنْ بَعْدَهُمْ إِلَى جَوَازِهِ، غَيْرَ أَنَّ بَعْضَهُمْ يَشْتَرِطُ أَنْ يَكُونَ عَظِيمًا، وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: لَا يَجُوزُ مِنَ الضَّانِ إِلَّا الثَّنِيُّ فَصَاعِدًا كَالْإِبِلِ وَالْبَقَرِ، وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ لِمَا وَرَدَ: نِعْمَتِ الْأَضْحِيَّةِ الْجَذَعَةُ مِنَ الضَّانِ اهـ.

لَكِنَّ قَوْلَهُ: الْمَعَزُ مَا اسْتَكْمَلَ سَنَتَيْنِ مَخْصُوصٌ بِمَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ، فَفِي التَّعْبِيرِ بِالِاتِّفَاقِ تَخَالَفٌ. قَالَ فِي الْأَزْهَارِ: النَّهْيُ فِي قَوْلِهِ: لَا تَذْبَحُوا لِلْحُرْمَةِ فِي الْأَجْزَاءِ، وَلِلتَّنْزِيهِ فِي الْعُدُولِ إِلَى الْأَدْنَى، وَهُوَ الْمَقْصُودُ فِي الْحَدِيثِ بِدَلِيلٍ. (إِلَّا أَنْ يَعْسَرَ عَلَيْكُمْ) وَالْعُسْرُ قَدْ يَكُونُ لِفَلَاءِ ثَمَنِهَا، وَقَدْ يَكُونُ لِفَقْدِهَا وَعِزَّتِهَا، وَمَعْنَى الْحَدِيثِ الْحَمْلُ وَالْحَثُّ عَلَى الْأَكْمَلِ وَالْأَفْضَلِ، وَهُوَ الْإِبِلُ، ثُمَّ الْبَقَرُ، ثُمَّ الضَّانُ، وَلَيْسَ الْمُرَادُ التَّرْتِيبَ وَالشَّرْطَ. وَقَالَ بَعْضُ الشَّارِحِينَ: الْمُرَادُ بِالْمُسِنَّةِ هُنَا الْبَقْرَةُ فَقَطُّ، وَلَيْسَ كَذَلِكَ وَلَا مُخَصَّصَ لَهَا، ذَكَرَهُ السَّيِّدُ“.

(مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح: كتاب الصلاة/باب في الاضحية، ج، ۳، ص، ۱۰۷۹، دار الفكر، بيروت)

”وَأَمَّا حَدِيثُ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ الْجَذَعُ يُوفِي مِمَّا يُوفِي مِنْهُ الثَّنِيُّ فَهَذَا إِنَّمَا هُوَ فِي الضَّانِ بِدَلِيلِ حَدِيثِ الْبَرَاءِ وَغَيْرِهِ فِي قِصَّةِ أَبِي بَرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَهُ فِي الْعَنَاقِ وَهِيَ مِنَ الْمَعَزِ أَنَهَا لَنْ تَجْزِيءَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ وَأَمَّا الْأَضْحِيَّةُ بِالْجَذَعِ مِنَ الضَّانِ فَمُجْتَمِعٌ عَلَيْهَا عِنْدَ جَمَاعَةِ الْفُقَهَاءِ“.

(التمهيد لما في الموطأ: باب اليباء، تحت ترجمة يحيى بن سعيد الانصاري، الحديث العشرون، ج، ۲۳، ص، ۱۸۸، وزارة عموم الأوقاف والشؤون الإسلامية، المغرب)

.....” وَتَقْدِيرُ هَذِهِ الْأَسْنَانِ بِمَا قُلْنَا لِمَنْعِ النُّقْصَانِ لَا لِمَنْعِ الزِّيَادَةِ؛ حَتَّى لَوْ ضَحِيَ بِأَقْلٍ مِنْ ذَلِكَ سِنًا لَا يَجُوزُ وَلَوْ ضَحِيَ بِأَكْثَرٍ مِنْ ذَلِكَ سِنًا يَجُوزُ وَيَكُونُ أَفْضَلَ“.

(بدائع الصنائع: كتاب التضحية/فصل في محل إقامة الواجب في الاضحية، الباب الخامس، ج، ۵، ص، ۷۰، دار الكتب العلمية، بيروت)

”وَتَقْدِيرُ هَذِهِ الْأَسْنَانِ بِمَا قُلْنَا لِمَنْعِ النُّقْصَانِ، وَلَا يَمْنَعُ الزِّيَادَةَ، حَتَّى لَوْ ضَحِيَ بِأَقْلٍ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا لَا يَجُوزُ، وَلَوْ ضَحِيَ بِأَكْثَرٍ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا يَجُوزُ وَيَكُونُ أَفْضَلَ“.

(الفتاوى الهندية: كتاب الاضحية/الباب الخامس، ج، ۵، ص، ۲۹۷، دار الفكر)

قربانی کی گائے کے تھنوں سے دودھ کا نہ اترنا

عادتاً گائے، اونٹنی اور بھینس کے چار تھن ہوا کرتے ہیں، اور بھیڑ اور بکری کے دو تھن ہوتے ہیں۔ اس لیے جس جانور کے تھن مکمل طور پر کٹے ہوئے ہوں یا پورے تھنوں کی اوپر کی گھنڈیاں (یعنی جہاں سے دودھ آتا ہے) کٹی ہوئی ہوں، ایسے جانور کی قربانی جائز نہیں، کیونکہ یہ فاحش عیب ہے۔

اسی طرح اگر گائے، اونٹنی کے دو یا اس سے زیادہ تھن یا ان کی گھنڈیاں کٹی ہوئی ہوں، تو ان کی قربانی درست نہیں کیونکہ یہ فاحش عیب ہے۔

اگر گائے یا اونٹنی کے دو تھن بیماری کی وجہ سے اس طرح سوکھ جائیں کہ ان میں دودھ نہ اترتا ہو، تو ایسے جانوروں کی بھی قربانی صحیح نہیں ہے۔ اگر گائے یا اونٹنی کے تین تھن موجود ہیں، اور کسی مرض کے بغیر دودھ نہ اترتا ہو تو پھر اس صورت میں قربانی جائز ہے، اسی طرح اگر تھنوں میں دودھ آتا تو ہے، مگر دودھ کی مقدار پہلے سے کم ہو گئی ہے، تو اس جانور کی قربانی بھی درست ہے، کیونکہ یہ فاحش عیب کے اندر شمار نہیں ہوتا۔

۱۔۔۔۔۔ ”(قَوْلُهُ وَلَا الْمُصْرَمَةَ أَطْبَاؤَهَا) مُصْرَمَةٌ كَمُعْظَمَةٍ، مِنَ الصَّرْمِ: وَهُوَ الْقَطْعُ، وَالْأَطْبَاءُ بِالطَّاءِ الْمُهْمَلَةِ جَمْعُ طَبِيٍّ بِالْكَسْرِ وَالضَّمِّ: حَلَمَاتُ الضَّرْعِ الَّتِي مِنْ خُفِّ وَظَلْفٍ وَخَافِرٍ وَسَبْعِ قَامُوسٍ، وَمَا رَأَيْنَاهُ فِي عِدَّةٍ نُسَخَ بِالطَّاءِ الْمُعْجَمَةِ تَحْرِيفٌ.
(قَوْلُهُ وَهِيَ الْخُ) فَسَرَّهَا الزَّيْلَعِيُّ بِالَّتِي لَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرْضِعَ فَصِيلَهَا، وَهُوَ تَفْسِيرٌ بِلَازِمِ الْمَعْنَى؛ لِمَا فِي الْقَامُوسِ: هِيَ نَاقَةٌ يُقَطَّعُ أَطْبَاؤُهَا لِيُبْسِ الْأَخْلِيلَ فَلَا يُخْرِجُ اللَّبْنَ لِيَكُونَ أَقْوَى لَهَا، وَقَدْ يَكُونُ مِنْ انْقِطَاعِ اللَّبَنِ بِأَنْ يُصِيبَ ضَرْعَهَا شَيْءٌ فَيَكُونُ فَيَنْقَطِعُ لَبْنُهَا اهـ. وَفِي الْخُلَاصَةِ: مَقْطُوعَةٌ رُءُوسِ ضُرُوعِهَا لَا تَجُوزُ، فَإِنْ ذَهَبَ مِنْ وَاحِدَةٍ أَقْلٌ مِنَ النُّصْفِ فَعَلَى مَا ذَكَرْنَا مِنَ الْخِلَافِ فِي الْعَيْنِ وَالْأُذُنِ. وَفِي الشَّائِبَةِ وَالْمَعْرِزِ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا إِحْدَى حَلَمَتَيْهَا خِلْقَةٌ أَوْ ذَهَبَتْ بِأَفَةٍ وَبَقِيَتْ وَاحِدَةٌ لَمْ يَجُزْ، وَفِي الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ إِنْ ذَهَبَتْ وَاحِدَةٌ يَجُوزُ أَوْ اثْنَتَانِ لَا اهـ وَذَكَرَ فِيهَا جَوَازَ الَّتِي لَا يَنْزِلُ لَهَا لَبْنٌ مِنْ غَيْرِ عَلَةٍ. وَفِي التَّارِخَانِيَّةِ وَالشُّطُورِ لَا تُجْزَى، وَهِيَ مِنَ الشَّائِبَةِ مَا قَطَعَ اللَّبْنَ عَنْ إِحْدَى ضَرْعَيْهَا، وَمِنْ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ مَا قَطَعَ مِنْ ضَرْعَيْهَا لِأَنَّ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَرْبَعُ أَضْرَعٍ“.

(رد المحتار مع الدر المختار: كتاب الأضحية، ج، ۶، ص ۳۲۲، ۳۲۵، دار الفكر، بيروت)

”واللتي لا ينزل لها لبن من غير علة واللتي لها ولد يجوز..... ومقطوعة رؤس ضروعها لا

﴿بقية حاشية اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

قربانی کی گائے کی زبان کٹ جانے کا حکم

جس گائے یا بھینس اور بکری کی زبان آدھی سے زیادہ کٹ جائے، تو اس کی قربانی درست نہیں، اور اگر آدھی سے کم کٹی ہے تو پھر درست ہے۔

البتہ بعض حضرات نے یہ فرق کیا ہے کہ اگر بکری کی زبان آدھی یا اس سے زیادہ کٹی ہو، لیکن وہ چارہ آسانی کے ساتھ کھا سکتی ہو، تو اس صورت میں اس کی قربانی درست ہو جائے گی، لیکن احتیاط کے خلاف ہے۔

نوٹ: گائے اور بکری میں فرق کا سبب یہ بیان کیا گیا کہ گائے زبان سے چارہ اور بکری

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

يجوز، فان ذهب من واحدة اقل من النصف فعلى ما ذكرنا من الخلاف في العين والاذن. وفي الشاة والمعز اذا لم يكن لهما احد حلمتيها خلقة او ذهبت بافة وبقيت واحد لم يجز، وفي الابل والبقر ان ذهبت واحدة يجوز وان ذهبت اثنان لا يجوز“.

(خلاصة الفتاوى: كتاب الاضحية/الفصل الخامس في العيوب، ج، ۴، ص، ۳۲۱)

”مَقْطُوعَةٌ رُءُوسٌ ضُرُوعِهَا لَا تَجُوزُ، فَإِنْ ذَهَبَ مِنْ وَاحِدٍ أَقْلُ مِنَ النِّصْفِ فَعَلَى مَا ذَكَرْنَا مِنَ الْخِلَافِ فِي الْعَيْنِ وَالْأُذُنِ، وَفِي الشَّاةِ وَالْمَعْزِ إِذَا لَمْ تَكُنْ لَهُمَا أَحَدَى حَلْمَتَيْهَا خَلْقَةً أَوْ ذَهَبَتْ بِأَفَةٍ وَبَقِيَتْ وَاحِدَةٌ لَمْ تَجُزْ، وَفِي الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ أَنْ ذَهَبَتْ وَاحِدَةٌ تَجُوزُ، وَأَنْ ذَهَبَتْ اثْنَانِ لَا تَجُوزُ، كَذَا فِي الْخِلَاصَةِ..... وَالشُّطُورُ لَا تُجْزَى وَهِيَ مِنَ الشَّاةِ مَا انْقَطَعَ اللَّبْنُ عَنْ إِحْدَى ضُرْعَيْهَا، وَمِنْ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ مَا انْقَطَعَ اللَّبْنُ مِنْ ضُرْعَيْهِمَا؛ لِأَنَّ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَرْبَعُ أَضْرَعٍ“.

(الفتاوى الهندية: كتاب الاضحية/الباب الخامس في بيان محل اقامة الواجب، ج، ۵، ص، ۲۹۸، ۲۹۹، دار الفكر، بيروت)

”ومقطوعة رؤوس ضروعها وإن ذهب من واحد اقل من النصف فعلى ما ذكرنا من الخلاف في العين والاذن وفي الشاة والمعز إذا لم يكن لها إحدى حلمتيها خلقة أو ذهبت بأفة وبقيت أخرى لم تجز وفي الابل والبقر إن ذهبت واحدة يجوز وإن ذهب اثنان لا يجوز والله اعلم“.

(لسان الحكام في معرفة الحكام: الفصل الثاني والعشرون من الفصول الثلاثين في الصيد والذباح والاضحية، ج، ۱، ص، ۳۸۸، البابى الحلبي، القاهرة)

”وَالْأَجْدَاءُ وَهِيَ مَقْطُوعَةُ الضَّرْعِ وَلَا الْمُصْرَمَةُ وَهِيَ الَّتِي لَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تَرْضِعَ فَصِيلَهَا وَلَا الْجَدَاءُ وَهِيَ الَّتِي يَبْسُ ضُرْعُهَا كَذَا فِي التَّبْيِينِ وَلَا تُجْزَى الْأَجْدَاءُ وَهِيَ مَقْطُوعَةُ الْأَطْبَاءِ وَهِيَ رُءُوسٌ ضُرْعُهَا فَإِنْ بَقِيَ أَكْثَرُهَا جَازَ كَذَا فِي مُنْيَةِ الْمُفْتِي“.

(حاشية الشرنبلالي على درر الحكام: كتاب الاضحية/يصح للاضحية، ج، ۱، ص، ۲۷۰، دار احياء الكتب العربية)

دانتوں سے کھاتی ہے۔ ۱۔

جس گائے کا بچہ مر گیا ہو اس کے دودھ کا حکم

ایسی گائے کا دودھ پینا درست ہے جس کا بچہ مر گیا ہو۔ ۲۔

قربانی کے جانور کا دودھ استعمال کرنے کا حکم

قربانی کے لئے خریدے ہوئے جانور کا دودھ، اون وغیرہ استعمال نہ کیا جائے، اس پر سواری

سے گریز کیا جائے اور اس کو اجرت پر نہ دیا جائے۔

بالفاظ دیگر اس سے کسی قسم کا نفع حاصل نہ کیا جائے، ایسے جانور کے تھنوں میں دودھ ہونے کی

صورت میں ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مار کر خشک کر دینا چاہیے۔

اگر خشک نہ ہو اور جانور کو تکلیف کا سامنا ہو تو دودھ نکال کر صدقہ کرنا چاہیے، اس سے حاصل

شدہ نفع صدقہ کرنا چاہیے۔

۱۔..... "وَأَلْتِي لَا لِسَانَ لَهَا فِي الْغَنَمِ خُلَاصَةً: أَي لَا الْبَقْرَ لِأَنَّهُ يَأْخُذُ الْعَلْفَ بِاللِّسَانِ وَالشَّاءُ بِالسِّنِّ كَمَا فِي الْقَهْطَانِيِّ عَنِ الْمُنِيَّةِ، وَقِيلَ إِنْ انْقَطَعَ مِنَ اللِّسَانِ أَكْثَرُ مِنَ الثُّلُثِ لَا يَجُوزُ. أَقُولُ: وَهُوَ الَّذِي يَظْهَرُ قِيَاسًا عَلَى الْأُذُنِ وَالذَّنْبِ بَلْ أَوْلَى لِأَنَّهُ يُقْصَدُ بِالْأَكْلِ، وَقَدْ يُخَلُّ قِطْعُهُ بِالْعَلْفِ تَأْمَلْ."

(رد المحتار على الدر المختار: كتاب الاضحية، ج، ۶، ص، ۳۲۵، دار الفكر)

"فِي الْيَتِيمَةِ كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ الْمَرْغِينَانِيِّ، وَلَوْ كَانَتْ الشَّاءُ مَقْطُوعَةَ اللِّسَانِ هَلْ تَجُوزُ التَّضْحِيَةُ بِهَا؟ فَقَالَ: نَعَمْ إِنْ كَانَ لَا يُخَلُّ بِالْإِعْتِلَافِ، وَإِنْ كَانَ يُخَلُّ بِهِ لَا تَجُوزُ التَّضْحِيَةُ بِهَا، كَذَا فِي التَّارِخَانِيَّةِ. وَقَطَعَ اللِّسَانَ فِي الثَّوْرِ يُمْنَعُ، وَفِي الشَّاءِ اخْتِلَافٌ، كَذَا فِي الْقُنْيَةِ. وَأَلْتِي لَا لِسَانَ لَهَا فِي الْغَنَمِ تَجُوزُ، وَفِي الْبَقْرِ لَا، كَذَا فِي الْخُلَاصَةِ."

(الفتاوى الهندية كتاب الاضحية/الباب الخامس، ج، ۵، ص، ۲۹۸، دار الفكر)

"أَلْتِي لَا أَسْنَانَ لَهَا إِنْ كَانَتْ تَعْلَفُ لَا تَجُوزُ فِي ظَاهِرِ الْأُصُولِ وَعَنْ أَبِي يُوسُفَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى إِنْ بَقِيَ مِنَ الْأَسْنَانِ مَا تَعْلَفُ بِهِ يَجُوزُ وَفِي الْأَجْنَاسِ لَا يَجُوزُ مُطْلَقًا وَأَلْتِي لَا لِسَانَ لَهَا فِي الْغَنَمِ يَجُوزُ وَفِي الْبَقْرِ لَا."

(لسان الحکام: الفصل الثانی والعشرون من الفصول الثلاثين في الصيد والذبائح والأضحية، ص،

۳۸۷، البابي الحلبي، القاهرة)

۲۔..... "وَفِي الْخَانِيَّةِ وَغَيْرِهَا: لَبْنُ الْمَأْكُولِ حَلَالٌ."

(رد المحتار مع الدر المختار: كتاب الأشربة، ج، ۶، ص، ۴۵۶، دار الفكر)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

”بعض حضرات نے یہ حکم فقط غریب تک محدود رکھا ہے (یعنی غریب نے جو جانور قربانی کی نیت سے خریدا ہے)، اور قربانی کی نیت سے خریدا ہوئے جانور سے کسی قسم کے نفع کو صاحب نصاب کے حق میں جائز قرار دیا ہے۔“ لانه لم يتعين للاضحية، والله اعلم

”وَلَوْ اشْتَرَى شَاةً لِلْأُضْحِيَّةِ فَيُكْرَهُ أَنْ يَحْلِبَهَا أَوْ يَجْزُ صُوفَهَا فَيَنْتَفِعَ بِهِ لِأَنَّهُ عَيْنُهَا لِلْقُرْبَةِ فَلَا يَحِلُّ لَهُ الْإِنْتِفَاعُ بِجُزْءٍ مِنْ أَجْزَائِهَا قَبْلَ إِقَامَةِ الْقُرْبَةِ فِيهَا، كَمَا لَا يَحِلُّ لَهُ الْإِنْتِفَاعُ بِلَحْمِهَا إِذَا ذَبَحَهَا قَبْلَ وَقْتِهَا وَلِأَنَّ الْحَلْبَ وَالْجِزْ يُوجِبُ نَقْصًا فِيهَا وَهُوَ مَمْنُوعٌ عَنِ إِدْخَالِ النِّقْصِ فِي الْأُضْحِيَّةِ، وَمِنْ الْمَشَايخِ مَنْ قَالَ هَذَا فِي الشَّاةِ الْمَنْدُورِ بِهَا بِعَيْنِهَا مِنَ الْمُعْسِرِ أَوْ الْمُوسِرِ أَوْ الشَّاةِ الْمُشْتَرَاةِ لِلْأُضْحِيَّةِ مِنَ الْمُعْسِرِ فَأَمَّا الْمُشْتَرَاةُ مِنَ الْمُوسِرِ لِلْأُضْحِيَّةِ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَحْلِبَهَا وَيَجْزُ صُوفَهَا؛ لِأَنَّ فِي الْأَوَّلِ تَعَيَّنَتِ الشَّاةُ لِوُجُوبِ التُّضْحِيَّةِ بِهَا بِدَلِيلِ أَنَّهُ لَا تَقُومُ التُّضْحِيَّةُ بِغَيْرِهَا مَقَامَهَا وَإِذَا تَعَيَّنَتِ لِوُجُوبِ التُّضْحِيَّةِ بِهَا بِتَعْيِينِهِ لَا يَجُوزُ لَهُ الرَّجُوعُ فِي جُزْءٍ مِنْهَا، وَفِي الثَّانِي لَمْ تَعَيَّنْ لِلْوُجُوبِ بَلِ الْوَاجِبُ فِي ذِمَّتِهِ وَإِنَّمَا يَسْقُطُ بِهَا مَا فِي ذِمَّتِهِ بِدَلِيلِ أَنْ غَيْرَهَا يَقُومُ مَقَامَهَا فَكَانَتْ جَائِزَةً الذَّبْحِ لَا وَاجِبَةَ الذَّبْحِ، وَالْجَوَابُ عَلَى نَحْوِ مَا ذَكَرْنَا فِيمَا تَقَدَّمَ أَنَّ الْمُشْتَرَاةَ لِلْأُضْحِيَّةِ مُتَعَيَّنَةٌ لِلْقُرْبَةِ إِلَى أَنْ يَقَامَ غَيْرُهَا مَقَامَهَا فَلَا يَحِلُّ الْإِنْتِفَاعُ بِهَا مَا دَامَتْ مُتَعَيَّنَةً وَلِهَذَا لَا يَحِلُّ لَهُ لَحْمُهَا إِذَا ذَبَحَهَا قَبْلَ وَقْتِهَا، فَإِنْ كَانَ فِي ضَرْعِهَا لَبَنٌ وَهُوَ يَخَافُ عَلَيْهَا إِنْ لَمْ يَحْلِبْهَا نَضَحَ ضَرْعَهَا بِالْمَاءِ الْبَارِدِ حَتَّى يَتَقَلَّصَ اللَّبَنُ لِأَنَّهُ لَا سَبِيلَ إِلَى الْحَلْبِ وَلَا وَجْهَ لِبَقَائِهَا كَذَلِكَ لِأَنَّهُ يَخَافُ عَلَيْهَا الْهَلَاكَ فَيَتَضَرَّرُ بِهِ فَتَعَيَّنَ نَضْحُ الضَّرْعِ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ لِيَنْقَطِعَ اللَّبَنُ فَيَنْدَفِعَ الضَّرْرُ فَإِنْ حَلَبَ تَصَدَّقَ بِاللَّبَنِ لِأَنَّهُ جُزْءٌ مِنْ شَاةٍ مُتَعَيَّنَةٍ لِلْقُرْبَةِ مَا أُقِيمَتْ فِيهَا الْقُرْبَةُ فَكَانَ الْوَاجِبُ هُوَ التَّصَدُّقُ بِهِ، كَمَا لَوْ ذُبِحَتْ قَبْلَ الْوَقْتِ فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِمِثْلِهِ لِأَنَّهُ مِنْ ذَوَاتِ الْأَمْثَالِ، وَإِنْ تَصَدَّقَ بِقِيمَتِهِ جَائِزٌ لِأَنَّ الْقِيَمَةَ تَقُومُ مَقَامَ الْعَيْنِ، وَكَذَلِكَ الْجَوَابُ فِي الصُّوفِ وَالشَّعْرِ وَالْوَبَرِ“.

(بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع: كتاب التضحية/ فضل في بيان ما يستحب قبل التضحية وبعدها وما يكره، ج، ۵، ص، ۷۸، دار الكتب العلمية، بيروت)

”وَيُكْرَهُ لَهُ رُكُوبُ الْأُضْحِيَّةِ وَاسْتِعْمَالُهَا وَالْحَمْلُ عَلَيْهَا، فَإِنْ فَعَلَ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَقَصَهَا ذَلِكَ فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِنَقْصَانِهَا، وَلَوْ آجَرَهَا صَاحِبُهَا لِيُحْمَلَ عَلَيْهَا قَالَ بَعْضُ الْمَشَايخِ: يَنْبَغِي أَنْ يَغْرَمَ مَا نَقَصَهَا الْحَمْلُ فَإِنَّهُ ذَكَرَ فِي الْمُنتَقَى فِي رَجُلٍ أَهْدَى نَاقَةً ثُمَّ آجَرَهَا ثُمَّ حَمَلَ عَلَيْهَا فَإِنْ صَاحِبُهَا يَغْرَمُ مَا نَقَصَهَا ذَلِكَ وَيَتَصَدَّقُ بِالْكَرَاءِ كَذَا هُنَا“.

(بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع: كتاب التضحية/ فضل في بيان ما يستحب قبل التضحية وبعدها وما يكره، ج، ۵، ص، ۷۹، دار الكتب العلمية، بيروت)

”وَلَوْ اشْتَرَى شَاةً لِلْأُضْحِيَّةِ يُكْرَهُ أَنْ يَحْلِبَهَا أَوْ يَجْزُ صُوفَهَا فَيَنْتَفِعَ بِهِ؛ لِأَنَّهُ عَيْنُهَا لِلْقُرْبَةِ فَلَا يَحِلُّ لَهُ الْإِنْتِفَاعُ بِجُزْءٍ مِنْ أَجْزَائِهَا قَبْلَ إِقَامَةِ الْقُرْبَةِ بِهَا، كَمَا لَا يَحِلُّ لَهُ الْإِنْتِفَاعُ بِلَحْمِهَا إِذَا ذَبَحَهَا قَبْلَ وَقْتِهَا، وَمِنْ الْمَشَايخِ مَنْ قَالَ: هَذَا فِي الشَّاةِ الْمَنْدُورِ بِهَا بِعَيْنِهَا مِنَ الْمُعْسِرِ وَالْمُوسِرِ، وَفِي الشَّاةِ الْمُشْتَرَاةِ لِلْأُضْحِيَّةِ مِنَ الْمُعْسِرِ فَأَمَّا الْمُشْتَرَاةُ مِنَ الْمُوسِرِ لِلْأُضْحِيَّةِ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَحْلِبَهَا وَيَجْزُ صُوفَهَا، كَذَا فِي الْبَدَائِعِ وَالصَّحِيحِ أَنَّ الْمُوسِرَ وَالْمُعْسِرَ فِي حَلْبِهَا وَجِزْ صُوفِهَا سَوَاءٌ هَكَذَا فِي

﴿ بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں ﴾

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

الغِثَائِيَّةِ. وَلَوْ حَلَبَ اللَّبَنَ مِنَ الْأُضْحِيَّةِ قَبْلَ الذَّبْحِ أَوْ جَزَّ صُوفَهَا يَتَصَدَّقُ بِهِ، وَلَا يَنْتَفِعُ بِهِ، كَذَا فِي الظَّهْرِيَّةِ. وَإِذَا ذَبَحَهَا فِي وَقْتِهَا جَازَ لَهُ أَنْ يَحْلِبَ لَبْنَهَا وَيَجْزَّ صُوفَهَا وَيَنْتَفِعَ بِهِ؛ لِأَنَّ الْقُرْبَةَ أُقِيمَتْ بِالذَّبْحِ، وَالإِنْتِفَاعُ بَعْدَ إِقَامَةِ الْقُرْبَةِ مُطْلَقٌ كَالْأَكْلِ، كَذَا فِي الْمُحِيطِ.

وَإِنْ كَانَ فِي ضَرْعِهَا لَبَنٌ وَيُخَافُ يَنْضَعُ ضَرْعَهَا بِالْمَاءِ الْبَارِدِ، فَإِنْ تَقَلَّصَ وَإِلَّا حَلَبَ وَتَصَدَّقَ، وَيُكْرَهُ رُكُوبُهَا وَاسْتِعْمَالُهَا كَمَا فِي الْهَدْيِ، فَإِنْ فَعَلَ فَنَقَصَهَا فَعَلَيْهِ التَّصَدُّقُ بِمَا نَقَصَ، وَإِنْ آجَرَهَا تَصَدَّقَ بِأَجْرِهَا، وَلَوْ اشْتَرَى بَقْرَةً حَلُوبَةً وَأَوْجَبَهَا أُضْحِيَّةً فَاتَّسَبَّ مَا لَا مِنْ لَبْنِهَا يَتَصَدَّقُ بِمِثْلِ مَا اكْتَسَبَ وَيَتَصَدَّقُ بِرُوثِهَا“.

(الفتاوى الهندية: كتاب الاضحية/الباب السادس في بيان ما يستحب في الاضحية والانتفاع بها، ج، ۵، ص، ۳۳۰، ۳۰۱، دار الفكر)

” (و كرهه) (جز صوفها قبل الذبح) لينتفع به، فإن جزه تصدق به، ولا يركبها ولا يحمل عليها شيئا ولا يوجرها فإن فعل تصدق بالأجرة حاوي الفتاوى لأنه التزم إقامة القربة بجميع أجزائها (بخلاف ما بعده) لحصول المقصود مجتبي.

(ويكرهه) (الانتفاع بلبنها قبله) كما في الصوف، ومنهم من أجازهما للغبى لوجوبهما في الذمة فلا تتعين زيلعي.

(الدر المختار مع رد المحتار: كتاب الاضحية، ج، ۶، ص، ۳۲۹، دار الفكر، بيروت)

” (قوله فإن جزه تصدق به إلى قوله حاوي الفتاوى) يوجد في بعض النسخ: وقوله فإن فعل تصدق بالأجرة: أي فيما لو آجرها، وأما إذا ركبها أو حمل عليها تصدق بما نقصته كما في الخلاصة. وفي الدر المنتقى عن الظهيرية: وعمل الجلد جراباً وأجره لم يجرز وعليه التصدق بالأجرة (قوله لأنه التزم إقامة القربة بجميع أجزائها) فيه أن القربة تتأدى بالاراقة فهي تقوم بها لا غيرها فكيف يكره منح، ويأتي دفعه قريباً.

(قوله ويكرهه الانتفاع بلبنها) فإن كانت التضحية قريبة ينضح ضرعها بالماء البارد وإلا حلبه وتصدق به كما في الكفاية (قوله لوجوبها في الذمة فلا تتعين) والجواب أن المشتراة للأضحية متعينة للقربة إلى أن يقام غيرها مقامها فلا يحل له الانتفاع بها ما دامت متعينة ولهذا لا يحل له لحمها إذا ذبحها قبل وقتها بدائع، ويأتي قريباً أنه يكرهه أن يبدل بها غيرها فيفيد التعين أيضاً، وبه اندفع ما مر عن المنح فتدبر“.

(الدر المختار مع رد المحتار: كتاب الاضحية، ج، ۶، ص، ۳۲۹، دار الفكر، بيروت)

”م: (قال: ويكرهه أن يجرز صوف اضحيته وينتفع به قبل أن يذبحها) ش: هذا من مسائل ”الأصل“ ذكره تفريعاً على مسألة القدوري: وعن أحمد: إن كان الجز أنفع لها بأن كان في الربيع لا يكرهه م: (لأنه التزم إقامة القربة بجميع أجزائها بخلاف ما بعد الذبح؛ لأنه أقيمت القربة بها) ش: أي بالأضحية م: (كما في الهدى) ش: أي كما لا ينبغي، أن يجرز الصوف في الهدى لكونه قربة مع أجزائه.

م: (ويكرهه أن يحلب لبنها) ش: أي لبن الاضحية م: (فينتفع به كما في الصوف) ش: بالنصب أي لأن

﴿ بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں ﴾

البتہ اگر جانور خود باہر چل پھر کر چارہ نہیں کھاتا، بلکہ وہ مالک کے رحم و کرم پر ہے (یعنی مالک خود اسے کھلاتا ہے) خواہ وہ اسے خرید کر یا خریدے بغیر لا کر کھلاتا ہو (جیسا کہ موجودہ دور میں شہروں میں ہوتا ہے) تو ایک روایت کے مطابق اس کا دودھ، اون اور گوبر وغیرہ کے استعمال کی گنجائش ہے۔

اسی طرح اگر گھر کا پالتو جانور ہو، یا خرید اہوا جانور ہو، مگر وقت خرید قربانی کی نیت نہ ہو،

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

ينتفع به أي باللبن. وقال الشافعي وأحمد: إن كان الحلب يضر بها أو ينقص لحمها، لم يكن له حلبه وإلا فله حلبه، والانتفاع باللبن، وعندنا إذا كان يضر بها لا يحلبها ولكن يرش على الضرع بالماء، وقالوا: هذا إذا كان يقرب من أيام النحر، أما إذا كان بالبعد منها لا يفيد الرش بل يحلبها ويتصدق باللبن، ثم هذه الكراهة في الحلب وجز الصوف في التي عينها العرق، أما في غيرها لا.

وقال القدوري في شرحه: من أصحابنا من قال: هذا في التي أوجبها وليست واجبة..... مثل المعسر إذا اشترى أو الموسر إذا اشترى ثانية؛ لأن الإيجاب يتعين فيها، فلم يجز الرجوع في جزء منها، أما الموسر إذا عين أضحيته فلا بأس أن يحلبها أو يجرها؛ لأن الوجوب لم يتعين فيها وإنما هو في ذمته ويسقط بالذبح ما يثبت في الذمة. فإذا كان عند الذبح بصفة الجواز فكانه ابتداء شراءها على هذه الصفة، فأما إذا ذبحها في وقتها جاز له أن يحلب لبنها فيأكله ويجز صوفها فينتفع بها في الوجهين؛ لأن القربة تعينت فيها بالذبح فجاز الانتفاع بلبنها وصوفها كما يجوز بلحمها. وقال الكرخي في مختصره: ولا ينبغي أن يحلبها قبل الذبح وإن فعل تصدق باللبن.

(البنية شرح الهداية: كتاب الأضحية، ج، ۱۲، ص، ۵۶، ۵۷، دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان)
”وإذا اشترى بقرا أو بعيرا أو أوجه أضحية يكره له وكوبه واستعماله، فإن فعل ذلك ونقصه تصدق بما نقصي، وإن آجره تصدق باجره.“

(خلاصة الفتاوى: كتاب الأضحية، ج، ۲، ص، ۳۲۲)

واختلف المشايخ رحمهم الله في قوله فأوجبها أضحية، قال بعضهم أوجبها بلسانه بعد الشراء، فيقول الله على أن يضحى بهذه الشاة، وقال بعضهم أراد به أنه اشتراها بنية الأضحية، وقوله أوجبها أي بذلك الشراء، قال وظاهر المذهب هذا

(خلاصة الفتاوى: كتاب الأضحية، ج، ۲، ص، ۳۱۹)

..... ”فإن كان يعلفها فما اكتسب من لبنها أو انتفع من روثها فهو له، ولا يتصدق بشيء، كذا في محيط السرخسي“.

(الفتاوى الهندية: كتاب الأضحية، الباب السادس في بيان ما يستحب في الأضحية والانتفاع بها، ج، ۵، ص، ۳۰۱، دار الفكر)

”ويتصدق باللبن وما أصاب من لبنها تصدق بمثله أو قيمته، وكذا الأوبار، إلا أن يعلفها بقدرها.“

(خلاصة الفتاوى: كتاب الأضحية، ج، ۲، ص، ۳۲۱)

اگر چہ قربانی کی نیت بعد میں کر لی ہو، تو بعض مشائخ کے مطابق اس کا دودھ اور اون استعمال کرنے کے ساتھ اس سے نفع حاصل کرنا درست ہے۔ ۱

وَاللّٰهُ سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ



۱..... چنانچہ ایک سوال کے جواب میں مفتی رشید احمد صاحب رقم طراز ہیں:
مندرجہ ذیل صورتوں میں قربانی کے جانور کا دودھ استعمال میں لانا اور اس سے نفع حاصل کرنا بلا کراہت جائز ہے۔
۱..... جانور گھر کا پالتو ہو۔

۲..... جانور خریدا ہو۔ مگر خریدتے وقت قربانی کی نیت نہ ہو۔

۳..... قربانی کی نیت سے خریدا ہو، مگر اس کی گزر باہر چرنے پر نہ ہو، بلکہ گھر میں چارہ کھاتا ہو۔

اگر قربانی کی نیت سے خریدا ہو، اور باہر چر کر گزر کرتا ہو، تو اس کے دودھ کے بارے میں اختلاف ہے، جواز و عدم جواز دونوں ظاہر الرویہ ہیں ”والاول اوسع وایسر والثانی احوط واشهر، وفي قول یجوز للغنی لا للفقیر“۔

قول عدم جواز کے مطابق اس کا دودھ استعمال میں لانا مکروہ ہے، اگر دودھ نہیں لیا، تو اس کا صدقہ کرنا واجب ہے، ایسے جانور کا دودھ ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مار کر خشک کر دینا چاہیے، اگر خشک نہ ہو، اور جانور کو تکلیف ہو، تو نکال کر صدقہ کر دیا جائے، قربانی کے جانور کے گوبر کا بھی یہی حکم ہے، کہ اگر جانور باہر چرنے پر گزر کرتا ہے، تو گوبر استعمال میں لانا جائز نہیں ہے۔

(احسن الفتاویٰ: ج، ۷، ص، ۲۷۸)

”فاما إذا ذبحها فی وقتها جاز له أن یحلب لبنها فیأكله ویجز صوفها فینتفع بها فی الوجهین؛ لأن القربة تعینت فیها بالذبح فجاز الانتفاع بلبنها و صوفها کما یجوز بلحمها“۔

(البنایة شرح البدایة: کتاب الاضحیة، ج، ۱۲، ص، ۵۷، دار الکتب العلمیة، بیروت، لبنان)

(فصل نمبر ۳)

گائے سے متعلق متفرق مسائل

مسئلہ نمبر ۱..... چھوٹا جانور (بکری، بھیڑ) ایک شخص کو کفایت کرے گا، اور گائے یا اونٹ میں کم از کم مقدار ساتواں حصہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۲..... گائے یا اونٹ وغیرہ میں آٹھ افراد کی شرکت درست نہیں (یعنی سات افراد ہی شریک ہو سکتے ہیں)۔ ۲

مسئلہ ۳..... اگر گائے (یا کسی بڑے جانور، مثلاً اونٹ اور بھینس وغیرہ) میں سات آدمیوں سے زیادہ شریک نہیں ہیں، مگر کسی شریک کا حصہ ساتویں حصہ سے کم ہے، مثلاً شریکوں (یعنی سات افراد) میں پانچ آدمیوں نے پورا ایک حصہ رکھا، اور ایک شخص نے ڈیڑھ حصہ رکھا اور

۱..... "يَجِبُ أَنْ يُعْلَمَ أَنَّ الشَّاةَ لَا تُجْزَى إِلَّا عَنْ وَاحِدٍ، وَإِنْ كَانَتْ عَظِيمَةً، وَالْبَقْرُ وَالْبَعِيرُ يُجْزَى عَنْ سَبْعَةٍ إِذَا كَانُوا يُرِيدُونَ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ تَعَالَى، وَالتَّقْدِيرُ بِالسَّبْعِ يَمْنَعُ الزِّيَادَةَ، وَلَا يَمْنَعُ النُّقْصَانَ، كَذَا فِي الْخُلَاصَةِ."

(الفتاوى الهندية: كتاب الاضحية، الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة في الضحايا، ج، ۵، ص، ۳۰۴، دار الفكر، بيروت)

۲..... "وَالْأَصْلُ فِي جَوَازِ الشَّرِكَةِ مَا رَوَى جَابِرٌ قَالَ: نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقْرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ، وَتُجْزَى عَنْ أَقَلِّ مِنْ سَبْعَةٍ بِطَرِيقِ الْأُولَى، وَلَا تُجْزَى عَنْ أَكْثَرِ؛ أَنَّ الْقِيَاسَ أَنْ لَا تُجْزَى إِلَّا عَنْ وَاحِدٍ لِأَنَّهُ إِرَاقَةٌ وَاحِدَةٌ، إِلَّا أَنَّا تَرَكْنَا الْقِيَاسَ بِمَا رَوَيْنَا وَأَنَّهُ مُقَيَّدٌ بِالسَّبْعَةِ فَلَا يُزَادُ عَلَيْهِ."

(الاختيار لتعليل المختار: كتاب الاضحية، ج، ۵، ص، ۱۸، مطبعة الحلبي، القاهرة)

"وَلَا يُجْزَى بِبَعِيرٍ وَاحِدٍ وَلَا بَقْرَةٍ وَاحِدَةٍ عَنْ أَكْثَرِ مِنْ سَبْعَةٍ وَيَجُوزُ ذَلِكَ عَنْ سَبْعَةٍ أَوْ أَقَلِّ مِنْ ذَلِكَ، وَهَذَا قَوْلُ عَامَّةِ الْعُلَمَاءِ..... وَلَوْ اشْتَرَكَ ثَمَانِيَةٌ فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ لَمْ يُجْزَهُمْ؛ لِأَنَّ كُلَّ بَقْرَةٍ بَيْنَهُمْ عَلَى ثَمَانِيَةِ أَشْهُمٍ فَيَكُونُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ أَنْقُصُ مِنَ السَّبْعِ، وَكَذَلِكَ إِذَا كَانُوا عَشْرَةَ أَوْ أَكْثَرَ فَهُوَ عَلَى هَذَا."

(بدائع الصنائع: كتاب التضحية، فصل في محل اقامة الواجب في الاضحية، ج، ۵، ص، ۷۰، ۷۱، دار الكتب العلمية، بيروت)

ساتویں فرد کا فقط نصف (آدھا) حصہ ہے تو بھی درست نہیں۔ ۱۔
مسئلہ ۴..... اگر سات میں سے پانچ آدمیوں نے ایک گائے یا اونٹ وغیرہ میں پورا پورا حصہ رکھا، پھر شرکاء میں سے چار افراد نے اپنے ساتھ ایک اور شخص کو گائے یا اونٹ کے حصہ میں شریک کر لیا، تو اس صورت میں تمام افراد کی قربانی درست ہو جائے گی، کیونکہ مذکورہ طریقہ پر چار آدمیوں کے ایک شخص کو شریک کرنے سے کسی ایک آدمی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہیں بنتا۔

اور اگر گائے یا اونٹ وغیرہ میں چھ آدمی شریک ہوئے، پھر پانچ افراد نے ایک آدمی کو مذکورہ جانوروں کے حصہ میں شریک کر لیا، اور چھٹے شخص نے شریک نہیں کیا، تو اس صورت میں کسی بھی قربانی درست نہیں ہوگی، کیونکہ ایسی صورت میں شریک کرنے والوں اور شریک ہونے والے کا حصہ ساتویں حصہ سے کم بنتا ہے۔ ۲۔

۱..... "وَلَوْ لِأَحَدِهِمْ أَقْلٌ مِنْ سَبْعٍ لَمْ يُجْزَ عَنْ أَحَدٍ" (الدر المختار)
"قَوْلُهُ وَلَوْ لِأَحَدِهِمْ) أَي أَحَدِ السَّبْعَةِ الْمَعْلُومِينَ مِنْ قَوْلِهِ أَوْ سَبْعٍ بَدَنَةٍ، لِأَنَّ الْمُرَادَ أَنَّهَا تُجْزَى عَنْ سَبْعَةِ بَنِيَّةِ الْقُرْبَةِ مِنْ كُلِّ مِنْهُمْ وَلَوْ اخْتَلَفَتْ جِهَاتُ الْقُرْبَةِ كَمَا يَأْتِي (قَوْلُهُ لَمْ يُجْزَ عَنْ أَحَدٍ) مِنْ الْجَوَازِ أَوْ مِنَ الْأَجْزَاءِ وَالثَّانِي أَنْسَبُ بِمَا بَعْدَهُ."

(رد المحتار مع الدر المختار: كتاب الاضحية، ج، ۶، ص، ۳۱۵، ۳۱۶، دار الفكر، بيروت)
"وفي الاضاحي للزعفراني: اشترك ثلاثة نفر في بقرة على ان يدفع احدهم اربع دنانير، والآخر ثلاثة دنانير، والآخر دينار، واشتروا بها بقرة على ان تكون البقرة بينهم على قدر راس مالهم، وضحاوا بها لم يجزىء؛ لان نصيب احدهم اقل من السبع."

(المحيط البرهاني: كتاب الاضحية/الفصل الثامن فيما يتعلق بالشركة في الضحايا، ج، ۶، ص، ۹۹، دارالكتب العلمية، بيروت)

۲..... "وَلَوْ اشْتَرَكَ خَمْسَةٌ فِي بَقْرَةٍ فَاشْرَكَ اَرْبَعَةٌ مِنْهُمْ رَجُلًا فِي الْبَقْرَةِ تَجُوزُ الْاَضْحِيَّةُ عَنْهُمْ لِأَنَّ الشَّرْكَاءَ اَرْبَعَةٌ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ خَمْسَةٌ فَتَصِيرُ الْاَرْبَعَةُ عَشْرِينَ وَقَدْ جَعَلُوا مِنْ اَنْصِبَائِهِمْ اَرْبَعَةَ، وَالْاَرْبَعَةُ مِنْ عَشْرِينَ اَكْثَرُ مِنَ السَّبْعِ وَلَوْ كَانُوا سِتَّةً فَاشْرَكَ خَمْسَةٌ وَاحِدًا وَابِي الْوَاحِدِ لَمْ تَجْزُ اَضْحِيَّتُهُمْ لِأَنَّ نَصِيْبَهُ اَقْلُ مِنَ السَّبْعِ لِأَنَّ اَصْلَ حِسَابِهِ سِتَّةٌ وَثَلَاثُونَ كُلُّ وَاحِدٍ سِتَّةٌ فَيَكُونُ لِلْخَمْسَةِ ثَلَاثُونَ وَقَدْ جَعَلُوها سِتَّةً لِكُلِّ وَاحِدٍ خَمْسَةٌ، وَخَمْسَةٌ مِنْ سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ اَقْلُ مِنَ السَّبْعِ كَذَا فِي الْمَحِيْطِ."

(تكملة البحر الرائق للطوري: كتاب الاضحية من الابل والبقر والغنم، ج، ۸، ص، ۲۰۲، دار الكتاب الاسلامي)

مسئلہ ۵..... اگر گائے یا کسی بڑے جانور میں سات سے کم اشخاص شریک ہوئے، اور کسی شخص کے دو حصے ہیں، تو وہ کسی دوسرے شخص کو (خواہ وہ اسی جانور کے حصے میں شریک ہو یا اجنبی ہو) اپنا حصہ قربانی کے لئے بیچ دے، تو اس صورت میں قربانی درست ہو جائے گی۔ اور اگر کسی شریک کا ایک حصہ تھا، اور وہ کسی اجنبی کو یا اس جانور میں شریک کسی شخص کو قربانی کے لیے فروخت کر دے، تو بھی قربانی درست قرار پائے گی۔

ہاں یہ علیحدہ بات ہے کہ غریب کے لیے قربانی کی نیت سے ایک یا دو حصے خریدنے کے بعد ان کو بیچنا گناہ ہے۔ ۱

مسئلہ ۶..... اگر گائے یا کسی بڑے جانور (بھینس، اونٹ) میں سات آدمی شریک ہیں، اور ان شرکاء میں سے کوئی ایک اپنا حصہ کسی دوسرے شخص کو بیچ دے، یا اس جانور میں شریک کسی شخص کو فروخت کر دے، اور پھر وہ اس جانور کی قربانی کر دے، تو اس صورت میں بھی ان کی قربانی درست ہو جائے گی۔ ۲

۱... "يَبِيحُ بَيْعُ الْحِصَّةِ الْمَعْلُومَةِ الشَّائِعَةِ بِدُونِ إِذْنِ الشَّرِيكِ سَوَاءَ كَانَ الْمَشَاعُ قَابِلًا لِلْقِسْمَةِ أَوْ غَيْرَ قَابِلٍ عَقَارًا أَوْ مَنْقُولًا (انظر المادة ۱۰۸۸) لِأَنَّهُ كَمَا سَيُذَكَّرُ فِي الْمَادَّةِ ۱۱۹۲ لِكُلِّ أَنْ يَتَصَرَّفَ فِي مِلْكِهِ كَمَا يَشَاءُ وَهَذَا الْبَيْعُ مِنْ جُمْلَةِ التَّصَرُّفَاتِ وَعَلَى هَذَا كَمَا يَحِقُّ لِأَحَدِ الشَّرِيكَيْنِ أَنْ يَبِيعَ الْعَرِضَةَ الْمُشْتَرَكَةَ مِنْ شَرِيكِهِ فَكَذَلِكَ يَحِقُّ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حِصَّتَهُ مِنَ الْأَجْنَبِيِّ بِدُونِ إِذْنِ مَنْ شَرِيكِهِ وَكَمَا أَنَّ لِمَنْ يَمْلِكُ حِصَّةً فِي دَارٍ مُشْتَرَكَةٍ أَنْ يَبِيعَ حِصَّتَهُ فِي تِلْكَ الدَّارِ مَعَ عَرَضَتِهَا لِشَرِيكِهِ فَلَهُ أَنْ يَبِيعَ هَذِهِ الْحِصَّةَ مِنَ الْأَجْنَبِيِّ وَلِشَرِيكِهِ حَقُّ الشَّفَعَةِ."

(درر الحکام فی شرح مجلۃ الأحکام لعلي حيدر: کتاب البيوع / المادة، بَيْعُ الْحِصَّةِ الْمَعْلُومَةِ الشَّائِعَةِ بِدُونِ إِذْنِ الشَّرِيكِ، ج، ۱، ص، ۱۸۹، دار الجیل)

۲..... "لِكُلِّ شَرِيكِ فِي شَرِكَةِ الْمَلِكِ أَنْ يَبِيعَ نَصِيْبَهُ لِشَرِيكِهِ، أَوْ يُخْرِجَهُ إِلَيْهِ عَنْ مِلْكِهِ عَلَى أَى نَحْوٍ، وَلَوْ بَوْصِيَّةً، إِلَّا أَنَّ الْمُشْتَرَكَ لَا يُوهَبُ دُونَ قِسْمَةٍ، مَا لَمْ يَكُنْ غَيْرَ قَابِلٍ لَهَا. وَسَيَأْتِي اسْتِثْنَاءُ حَالَةِ الضَّرْرِ. هَكَذَا قَرَّرَهُ الْحَنْفِيُّ. وَهُوَ فِي الْجُمْلَةِ مَحَلٌ وَفَاقٍ إِلَّا أَنَّ هِبَةَ الْمَشَاعِ سَائِعَةٌ عِنْدَ جَمَاهِيرِ أَهْلِ الْعِلْمِ بِإِطْلَاقٍ: كَمَا قَرَّرَهُ الْمَالِكِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَالْحَنَابِلَةُ.

وَالْحَنْفِيُّ عَلَى أَنَّ هِبَةَ الْمَشَاعِ لَا تَجُوزُ بِمَعْنَى عَدَمِ إِثْبَاتِ مِلْكٍ نَاجِزٍ فَالْهِبَةُ صَحِيحَةٌ، وَلَكِنْ يَتَوَقَّفُ الْمَلِكُ عَلَى الْإِفْرَازِ ثُمَّ التَّسْلِيمِ.

ذَهَبَ الْحَنْفِيُّ وَالشَّافِعِيُّ إِلَى أَنَّ لِلشَّرِيكِ أَنْ يَبِيعَ نَصِيْبَهُ لِغَيْرِ شَرِيكِهِ."

(الموسوعة الفقهية الكويتية: احکام شركة الملك، ج، ۲۶، ص، ۲۳، وزارة الأوقاف)

مسئلہ ۵..... اگر گائے وغیرہ کی کچھ لوگ مشترکہ طور پر قربانی کریں، اور ان میں سے کسی نابالغ بچے کا ایک حصہ ہو، جس کی طرف سے اس کا باپ قربانی دے رہا ہو، تو اس صورت میں سب کی قربانی درست ہوگی۔ ۱۔

مسئلہ ۶..... گائے یا اونٹ وغیرہ کی قربانی صحیح ہونے کے لئے تمام شرکاء کا مسلمان ہونا لازمی ہے، اگر شرکاء میں سے ایک شخص بھی غیر مسلم ہو خواہ اہل کتاب ہی کیوں نہ ہو، تو اس صورت میں کسی ایک فرد کی قربانی بھی درست نہیں ہوگی۔ ۲۔

وَاللّٰهُ سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ



۱..... ”سبعة اشترکوا فی تضحیة البقرة و معہم صبی عنہ ابوہ او معتوہ ضحی عنہ ولیہ او ام ولد مسلمة ضحی عنہا مولاہا جاز عن الكل“.

(فتاوی قاضی خان: کتاب الاضحیة، ج، ۳، ص، ۲۱۰)

۲..... ”(وَ اِنْ) كَانَ شَرِيكُ السَّتَةِ نَصْرَانِيًا اَوْ مُرِيدًا اللَّحْمِ) (لَمْ يُجْزِ عَنْ وَاحِدٍ) مِنْهُمْ لَانَ الْاِرَاقَةَ لَا تَجْزِ اُ هِدَايَةَ لِمَا مَرُّ“.

(الدر المختار مع شرحه رد المحتار: کتاب الاضحیة، ج، ۶، ص، ۳۲۶، دار الفکر، بیروت)

”ولو اشترک سبعة فی بدنة و واحد منهم مشرک كان الكل لحمًا“.

(فتاوی قاضی خان: کتاب الاضحیة، ج، ۳، ص، ۲۰۹)

”لَوْ كَانَ أَحَدُ الشُّرَكَاءِ ذَمِيًّا كِتَابِيًّا أَوْ غَيْرِ كِتَابِيٍّ وَهُوَ يُرِيدُ اللَّحْمَ أَوْ يُرِيدُ الْقُرْبَةَ فِي دِينِهِ لَمْ يُجْزِ نُهُمْ عِنْدَنَا؛ لِأَنَّ الْكَافِرَ لَا يَتَحَقَّقُ مِنْهُ الْقُرْبَةُ، فَكَانَتْ نِيَّتُهُ مُلْحَقَةً بِالْعَدَمِ، فَكَانَ يُرِيدُ اللَّحْمَ وَالْمُسْلِمُ لَوْ أَرَادَ اللَّحْمَ لَا يَجُوزُ عِنْدَنَا، وَكَذَلِكَ إِذَا كَانَ أَحَدُهُمْ عَبْدًا أَوْ مُدَبِّرًا وَيُرِيدُ أُضْحِيَّةً، كَذَا فِي الْبَدَائِعِ“.

(الفتاوی الهندیة: کتاب الاضحیة، الباب الثامنُ فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِالشَّرِكَةِ فِي الضَّحَايَا،

ج، ۵، ص، ۳۰۴، دار الفکر بیروت)

(فصل نمبر ۴)

سابقہ امتوں کے واقعات میں گائے کا ذکر

حضرت آدم علیہ السلام کا دریائی گائے کو پتہ کھلانا
علامہ نسفیؒ فرماتے ہیں کہ:

”لما هبط آدم نزل معه أربع ورقات من التين فقصدته الحيوانات
ليهنوه بالتوبة فسبق أربع وهي الغزالة فأطعمها ورقة فصار منها
المسك والنحلة فأطعمها ورقة فصار منها العسل والدودة
فأطعمها ورقة فصار منها الحرير وبقرة البحر فأطعمها ورقة فصار
منها العنبر“۔^۱

ترجمہ: ”جب حضرت آدم علیہ السلام زمین پر تشریف لائے تو انجیر کے درخت
کے چار پتے بھی ساتھ لائے۔ جب آپ کی توبہ قبول ہوئی تو تمام حیوانات
قبولیت توبہ پر تبریک پیش کرنے کے لئے حاضر ہوئے۔ سب سے پہلی بار جانور
خدمت میں پہنچے ان میں ایک ہرن تھا آپ نے ایک پتہ ہرن کو کھلایا تو اسے مشک
سے نوازا گیا۔ ایک پتہ شہد کی مکھی کو کھلایا تو اس سے شہد ظاہر ہوا۔ ان میں ایک پتہ
ابریشم کے کیڑے کو کھلایا تو اس سے ریشم پیدا ہوا، اور چوتھا جانور دریائی گائے تھی
ایک پتہ اسے کھلایا تو اس سے عنبر پیدا ہوا“۔

شیطان کا حضرت ایوب علیہ السلام کی بیوی کو غیر اللہ کے نام پر پچھڑا ذبح
کرنے کا مشورہ دینا

امام رازیؒ سورة الانبياء کی تفسیر میں رقم طراز ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

۱..... (نزہة المجالس و منتخب النفائس: باب الاخلاص، ج، ۱، ص، ۵، المطبعة الكاستلية، مصر)

پھر ہم واپس آ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنی اونٹنی پر پیچھے بٹھا کر لائے یہاں تک کہ ہم مدینہ واپس آ گئے۔

میں نے منی پہنچنے تک کسی اونٹنی کو تیز چلتے نہیں دیکھا
حضرت اسامہ فرماتے ہیں کہ:

”عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَقَالَ: لَيْسَ الْبِرُّ بِإِجَافِ الْخَيْلِ وَالْأَبْلِ فَمَا
رَأَيْتُ نَاقَةً رَافِعَةً يَدَهَا حَتَّى أَتَى مِنِّي“ ۱۔

ترجمہ: ”نبی اکرم ﷺ جب عرفات سے روانہ ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کو اپنے پیچھے سوار کر لیا، اور بڑے اطمینان سے روانہ ہوئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اطمینان سے چلو، گھوڑوں اور اونٹوں کو تیز دوڑانا کوئی نیکی نہیں ہے۔ (اسامہ فرماتے ہیں) آپ ﷺ کے اس فرمان کے بعد منی کے پہنچنے تک میں نے کسی اونٹنی کو تیز چلتے نہیں دیکھا۔“

میں حضرت یونسؑ کو سرخ رنگ والی اونٹنی پر سوار دیکھ رہا ہوں
حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ:

”أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى عَلَى وَادِي الْأَزْرَقِ فَقَالَ: مَا هَذَا؟
قَالُوا: وَادِي الْأَزْرَقِ فَقَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ مُهْبِطًا
لَهُ خُوَارٌّ إِلَى اللَّهِ بِالتَّكْبِيرِ ثُمَّ أَتَى عَلَى ثَنِيَّةٍ، فَقَالَ: مَا هَذِهِ الثَّنِيَّةُ؟
قَالُوا: ثَنِيَّةٌ كَذَا وَكَذَا؟ فَقَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يُونُسَ بْنِ مَتَّى عَلَى نَاقَةٍ
حَمْرَاءَ جَعْدَةٍ خِطَامُهَا لَيْفٌ وَهُوَ يُلَبِّي، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ صُوفٌ“ ۲۔

ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ ازرق کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: یہ کون سا مقام

۱..... (المستدرک علی الصحیحین: ج، ۱، ص، ۶۳۷، رقم الحدیث، ۱۷۰۹، دارالکتب العلمیة)

۲..... (المستدرک علی الصحیحین: کتاب التفسیر، ج، ۲، ص، ۳۷۳، رقم الحدیث، ۳۳۱۳، دارالکتب العلمیة، بیروت)

ہے؟ لوگوں نے جواب دیا یہ ”وادی ازرق“ ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: گویا کہ میں حضرت موسیٰ بن عمرانؑ کو اترتے ہوئے دیکھ رہا ہوں اور وہ بلند آواز سے تکبیر پڑھ رہے ہیں۔ پھر آپ ﷺ مقام ”ثنیہ“ پر تشریف لائے، آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کون سی جگہ ہے؟ لوگوں نے کہا: فلاں فلاں ثنیہ ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: گویا کہ حضرت یونس بن متی کو سرخ رنگ کی گھنگریا لے بالوں والی اونٹنی پر سوار دیکھ رہا ہوں، جس کی لگام کھجوری چھال کی ہے اور آپ تلبیہ کہہ رہے ہیں اور آپ اونی جبہ زیب تن کئے ہوئے ہیں۔“

رسول اللہ ﷺ کا اونٹنی کا ہدیہ قبول کرنے سے انکار

حضرت عیاض بن حمار سے روایت ہے کہ:

”أَهْدَيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةً، فَقَالَ: أَسَلَمْتُ؟، فَقُلْتُ:

لَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنِّي نُهَيْتُ عَنْ زَبْدِ الْمُشْرِكِينَ“^۱

ترجمہ: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک اونٹنی ہدیہ میں پیش کی۔ آپ نے پوچھا کہ کیا تو نے اسلام قبول کر لیا؟ میں نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا مجھے مشرکین سے ہدیہ لینے کی ممانعت کی گئی ہے۔“

کھجور کے تنے سے اونٹنی کی طرح کی آواز

حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ:

”كَانَ الْمَسْجِدُ مَسْقُوفًا عَلَى جُدُوعٍ مِنْ نَخْلِ، فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ يَقُومُ إِلَى جِدْعٍ مِنْهَا، فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ

۱.... (سنن أبي داود: كتاب الخراج والإمارة والفتى، باب في الإمام يقبل هدايا المشركين، ج ۳، ص ۱۷۳، رقم الحديث، ۳۰۵۷، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

وَ كَانَ عَلَيْهِ، فَسَمِعْنَا لِذَلِكَ الْجِدْعِ صَوْتًا كَصَوْتِ الْعِشَارِ، حَتَّى جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَسَكَتَ“ ۱۔
ترجمہ: ”(ابتداء میں) مسجد (نبوی) کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی تھی رسول اللہ ﷺ جب خطبہ پڑھتے تو کھجور کے ایک ستون سے سہارا لگا لیتے تھے۔ جب آپ ﷺ کے لئے منبر بنایا گیا تو آپ ﷺ اس پر جلوہ افروز ہوئے۔ اس کی وجہ سے ہم نے اس کھجور کے ستون سے ایک آواز سنی مثل اونٹنی کی آواز کے چنانچہ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ نے دست مبارک اس پر رکھا تو وہ چپ ہوا۔“

رسول اللہ ﷺ کا حسین بچے کے لئے اونٹنی کا دودھ دونا

ابوسعیدؓ روایت کرتے ہیں کہ:

”أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى ابْنَتِهِ فَاطِمَةَ وَابْنَاهَا إِلَى جَانِبِهَا وَعَلَى نَائِمٍ، فَاسْتَسْقَى الْحَسَنُ فَاتِي نَاقَةَ لَهُمْ فَحَلَبَ مِنْهَا ثُمَّ جَاءَ بِهِ، فَنَازَعَهُ الْحُسَيْنُ أَنْ يَشْرَبَ قَبْلَهُ حَتَّى بَكَى فَقَالَ: يَشْرَبُ أَخُوكَ ثُمَّ تَشْرَبُ، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: كَأَنَّهُ آثَرُ عِنْدَكَ مِنْهُ، قَالَ: مَا هُوَ بِآثَرٍ عِنْدِي مِنْهُ، وَإِنَّمَا عِنْدِي بِمَنْزِلَةِ وَاحِدَةٍ، وَإِنَّا وَهُمَا وَهَذَا الْمَضْطَجِعُ مَعِي فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ ۲۔

ترجمہ: ”ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ اپنی بیٹی فاطمہؓ کے پاس تشریف لے گئے ان کے دونوں بیٹے ان کے ایک طرف بیٹھے ہوئے تھے جبکہ حضرت علیؓ سو رہے تھے۔ حسنؓ نے پانی مانگا تو آپؐ اونٹنی کے پاس گئے دودھ دودھ کر لے آئے، حضرت

۱.... (صحیح البخاری: کتاب المناقب/بَابُ عَلَامَاتِ النَّبُوَّةِ فِي الْإِسْلَامِ، ج، ۴، ص، ۱۹۵، رقم الحدیث، ۳۵۸۵، دار طوق النجاة)

۲.... (کنز العمال: فضائل اہل بیت مجمل، ج، ۱۳، ص، ۶۲۲، رقم الحدیث، ۳۷۶۲۵، مؤسسة الرسالة،

حسینؑ نے پہلے دودھ پینے کا مطالبہ کیا اور منازعت کر دی اور (نہ ملنے پر) رونے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا پہلے تمہارا بھائی پی لے پھر تم پینا۔ حضرت فاطمہؑ نے عرض کیا: آپ حسن کو حسین پر ترجیح دے رہے ہیں فرمایا: میں اسے ترجیح نہیں دے رہا یہ میرے نزدیک ایک مقام رکھتے ہیں۔ تو یہ دونوں اور یہ سویا ہوا شخص قیامت کے دن میرے ساتھ ایک جگہ میں ہوں گے۔

رسول ﷺ کی اونٹنی دشمنوں کے پاس

حسن سے روایت ہے کہ:

”أن امرأة كانت في العدو وكانت ناقة النبي ﷺ في العدو، فذنت المرأة منها فجلست على عجزها، فذرت دمها إن نجت، فأصاحت بالمدينة، فأخبر النبي ﷺ خبرها، فقال: بشس ما جزيتها، لا نذر في معصية الله، ولا نذر فيما لا تملك“۔
ترجمہ: ”ایک عورت دشمنوں میں پھنس گئی جبکہ نبی کریمؐ کی اونٹنی بھی دشمنوں کے پاس تھی چنانچہ وہ عورت اونٹنی کے قریب ہوئی اور اس پر سوار ہو گئی عورت نے نذر مان لی کہ اگر دشمن سے اسے نجات مل گئی تو یہی اونٹنی ذبح کرے گی۔ چنانچہ عورت صبح دشمن سے نجات پا کر مدینہ پہنچ گئی نبی کریمؐ کو اس کی خبر کی گئی آپؐ نے فرمایا: اس عورت نے اونٹنی کو بہت برابر دیا، اللہ تعالیٰ کی معصیت میں نذر نہیں ہوتی اور نہ ہی اس چیز میں نذر ہوتی ہے جو اپنی ملکیت میں نہ ہو۔“

رسول اللہ ﷺ کا حضرت عائشہؓ کو اونٹنی دینا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ:

۱۔۔۔۔ (کنز العمال: کتاب الیمین والنذر من قسم الافعال / نقض النذر، ج، ۱۶، ص، ۷۳۸، رقم الحدیث، ۲۶۵۸۷، مؤسسة الرسالة)

”اعطانی رسول اللہ ﷺ ناقة سوداء كأنها فحمة صعبة لم تخطم، فمسها ودعا عليها بالبركة ثم قال: اركبني وارفقني بها فإنه لم يجعل الرفق في شيء إلا زانه، ولم ينزع من شيء إلا شانه“۔
ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ نے مجھے سیاہ رنگ کی اونٹنی عطا فرمائی گویا وہ کونکہ لگ رہی تھی، اس پر سواری کرنا دشوار تھا اور نکیل نہیں ڈالنے دیتی تھی آپ ﷺ نے اونٹنی پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا فرمائی پھر آپ نے فرمایا سوار ہو جاؤ اور نرمی سے پیش آؤ چونکہ جس چیز سے نرمی کی جاتی ہے وہ مزین ہو جاتی ہے اور جس چیز سے نرمی کشید کر لی جاتی ہے وہ عیب دار ہو جاتی ہے۔“

اس اونٹنی کا دودھ کون دو ہے گا؟

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ فرمایا کہ:

”أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِلْقَحَةِ: مَنْ يَحْلُبُ هَذِهِ؟ فَقَامَ رَجُلٌ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اسْمُكَ؟ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: مُرَّةٌ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْلِسْ. ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَحْلُبُ هَذِهِ؟ فَقَامَ رَجُلٌ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اسْمُكَ؟ فَقَالَ: حَرْبٌ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْلِسْ. ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَحْلُبُ هَذِهِ؟ فَقَامَ رَجُلٌ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اسْمُكَ؟ فَقَالَ: يَعِيشُ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْلِبْ“۔ ۲

۱.... (کنز العمال: فضائل أزواجه ﷺ مفصلة، رام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا، ج، ۱۳، ص، ۶۵۳، رقم الحدیث، ۳۷۷۷۶، مؤسسة الرسالة)

۲.... (الموطأ لامام مالک: ج، ۵، ص، ۱۴۱، رقم الحدیث، ۳۵۶۹، مؤسسة زاید بن سلطان آل نھیان للأعمال الخيرية والإنسانية، أبو ظبی، الإمارات)

ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ نے کہا اس اونٹنی کا دودھ کون دو ہے گا؟ ایک شخص کھڑا ہوا، آپ ﷺ نے پوچھا تیرا کیا نام ہے؟ وہ بولا مرہ آپ ﷺ نے فرمایا بیٹھ جا آپ نے اس کا نام اچھا نہ سمجھا، مرہ تلخ کو بھی کہتے ہیں پھر آپ نے فرمایا کون دو ہے گا؟ اس اونٹنی کو ایک شخص اور کھڑا ہوا آپ نے پوچھا تیرا نام کیا ہے وہ بولا حرب۔ آپ نے فرمایا بیٹھ جا، پھر آپ نے فرمایا کون دو ہے گا؟ اس اونٹنی کو ایک شخص اور کھڑا ہوا آپ نے پوچھا تیرا نام کیا ہے وہ بولا یعیش آپ نے فرمایا جا دودھ۔ یعیش نام آپ نے پسند کیا کیونکہ وہ عیش سے ہے آپ فال نیک بہت لیا کرتے تھے۔“

اونٹنی کا رسول اللہ ﷺ کے سامنے گفتگو کرنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

”كُنَّا جُلُوسًا حَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ دَخَلَ
أَعْرَابِيٌّ جَهْوَرِيٌّ بَدَوِيٌّ يَمَانِيٌّ، عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ فَأَنَاخَ بِبَابِ
الْمَسْجِدِ، فَدَخَلَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَعَدَ فَلَمَّا قَضَى نَحْبَهُ، قَالُوا: يَا رَسُولَ
اللَّهِ، إِنَّ النَّاقَةَ الَّتِي تَحْتَ الْأَعْرَابِيِّ سَرِقَةٌ، قَالَ: أَلَمْ بَيِّنَةٌ؟ قَالُوا: نَعَمْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: يَا عَلِيُّ خُذْ حَقَّ اللَّهِ مِنَ الْأَعْرَابِيِّ إِنْ قَامَتْ عَلَيْهِ
الْبَيِّنَةُ وَإِنْ لَمْ تَقُمْ فَرُدَّهُ إِلَيَّ قَالَ: فَاطْرَقَ الْأَعْرَابِيُّ سَاعَةً فَقَالَ لَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُمْ يَا أَعْرَابِيُّ لِأَمْرِ اللَّهِ وَإِلَّا فَادُلُّ
بِحُجَّتِكَ فَقَالَتِ النَّاقَةُ مِنْ خَلْفِ الْبَابِ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْكَرَامَةِ يَا
رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ هَذَا مَا سَرَقَنِي وَلَا مَلَكَنِي أَحَدٌ سِوَاهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَعْرَابِيُّ بِالَّذِي أَنْطَقَهَا بِعُذْرِكَ مَا الَّذِي
قُلْتَ؟ قَالَ: قُلْتُ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ لَسْتَ بِرَبِّ اسْتَحْدِثْنَاكَ وَلَا مَعَكَ

إِلَهَ أَعَانِكَ عَلَى خَلْقِنَا وَلَا مَعَكَ رَبُّ فَشُكُّ فِي رُبُوبِيَّتِكَ أَنْتَ
رَبُّنَا كَمَا نَقُولُ وَفَوْقَ مَا يَقُولُ الْقَائِلُونَ أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ
مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُبَرِّئَنِي بِبِرَائَتِي، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْكَرَامَةِ يَا أَعْرَابِي لَقَدْ رَأَيْتُ الْمَلَائِكَةَ
يَبْتَدِرُونَ أَفْوَاهَ الْأَزْقَةِ يَكْتُبُونَ مَقَالَاتِكَ فَأَكْثِرِ الصَّلَاةَ عَلَيَّ ۱

ترجمہ: ”ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک بلند بانگ
یعنی دیہاتی اپنی سرخ اونٹنی پر آیا۔ اس نے مسجد کے دروازے پر اونٹنی کو بٹھایا اور
اندر آ گیا۔ سلام کر کے بیٹھ گیا۔ جب اس نے کام پورا کر لیا تو لوگوں نے کہا: یا
رسول اللہ ﷺ! اس دیہاتی کے پاس جو اونٹنی ہے یہ اس نے چوری کی ہوئی
ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی گواہ ہے؟ صحابہؓ نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا:
اے علی! اگر گواہوں سے ثابت ہو جائے تو اس دیہاتی سے اللہ کا حق لے لو، اور اگر
گواہوں سے ثابت نہ ہو تو اس کو واپس کر دو۔ دیہاتی کچھ دیر سر جھکا کر بیٹھا رہا۔
پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: اے دیہاتی: اللہ کے حکم کے لئے اٹھو۔
نہیں تو اپنی دلیل پیش کرو۔ تو دروازے کے باہر سے اونٹنی بولی۔ یا رسول اللہ! اس
ذات کی قسم! جس نے آپ کو عزت و کرامت کے ساتھ بھیجا ہے، اس نے مجھے
چراہا نہیں ہے اور نہ ہی اس کے سوا کوئی دوسرا میرا مالک ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے
اس سے فرمایا: اے دیہاتی! تجھے اس ذات کی قسم! جس نے اس کو تیرے حق میں
قوت گویائی بخشی ہے، تو نے کیا دعا مانگی تھی؟ اس نے کہا: میں نے یہ دعا مانگی تھی:
اے اللہ! تو ایسا رب نہیں ہے کہ میں نے تجھے نیا بنایا ہے اور نہ ہی تیرے ساتھ کوئی
دوسرا الہ ہے جس نے ہماری تخلیق میں تیری مدد کی ہو اور نہ تیرے ساتھ کوئی دوسرا

۱.... (المستدرک علی الصحیحین: کتاب تواریخ المتقدّمین من الأنبياء والمرسلین، ج،

۲، ص، ۶۷۶، رقم الحدیث، ۴۲۳۶، دارالکتب العلمیة، بیروت)

رب ہے کہ ہم تیری ربوبیت میں شک کریں، تو ہی ہمارا رب ہے جیسا کہ ہم کہتے ہیں اور تو اس سے بھی بلند و برتر ہے جو کہنے والے کہتے ہیں۔ میں تیری بارگاہ میں سوال کرتا ہوں کہ تو محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما اور مجھے بری فرما۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کو فرمایا: اس ذات کی قسم! جس نے مجھے عزت کے ساتھ بھیجا ہے، اے اعرابی میں نے گلیوں کے کونوں پر فرشتوں کو تیری طرف جلدی جلدی آتے دیکھا، وہ تیری اس دعا کو لکھ رہے تھے۔ لہذا مجھ پر کثرت درود پڑھا کر۔“

مجھے ایک اونٹنی کجاوہ سمیت چاہیے

حضرت ابو موسیٰ عشریؓ بیان کرتے ہیں کہ:

”نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْرَابِيٍّ فَأَكْرَمَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تَعَهَّدْنَا ائْتِنَا فَأَتَاهُ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا حَاجَتُكَ؟ فَقَالَ: نَاقَةٌ بِرَحْلِهَا وَيَحْلِبُ لِبَنَاتِ أَهْلِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَجَزَ هَذَا أَنْ يَكُونَ كَعَجُوزِ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ: مَا عَجُوزُ بَنِي إِسْرَائِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: إِنَّ مُوسَى حِينَ أَرَادَ أَنْ يَسِيرَ بِبَنِي إِسْرَائِيلَ ضَلَّ عَنْهُ الطَّرِيقُ فَقَالَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ مَا هَذَا؟ قَالَ: فَقَالَ لَهُ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ: إِنَّ يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَخَذَ عَلَيْنَا مَوْتًا مِنَ اللَّهِ أَنْ لَا نُخْرِجَ مِنْ مِصْرَ حَتَّى تُنْقَلَ عِظَامُهُ مَعَنَا. فَقَالَ مُوسَى: أَيُّكُمْ يَدْرِي أَيْنَ قَبْرُ يُوسُفَ؟ فَقَالَ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مَا يَعْلَمُ أَحَدٌ مَكَانَ قَبْرِهِ إِلَّا عَجُوزُ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا مُوسَى فَقَالَ: دُلِّينَا عَلَى قَبْرِ يُوسُفَ قَالَتْ: لَا وَاللَّهِ حَتَّى تُعْطِيَنِي حُكْمِي. فَقَالَ لَهَا: مَا حُكْمُكَ؟ قَالَتْ: حُكْمِي أَنْ أَكُونَ مَعَكَ فِي الْجَنَّةِ. فَكَانَتْ كَرِهَةً

ذَلِكَ قَالَ: فَقِيلَ لَهُ أُعْطِيهَا حُكْمَهَا، فَأَعْطَاهَا حُكْمَهَا فَأَنْطَلَقَتْ بِهِمْ
إِلَى بُحَيْرَةِ مُسْتَنْقَعَةِ مَاءٍ، فَقَالَتْ لَهُمْ أَنْضِبُوا هَذَا الْمَاءَ. فَلَمَّا أَنْضَبُوا
قَالَتْ لَهُمْ: أَحْفِرُوا وَفَحَفَرُوا فَاسْتَخْرَجُوا عِظَامَ يُوسُفَ فَلَمَّا أَنْ أَقْلَوْهُ
مِنَ الْأَرْضِ إِذِ الطَّرِيقُ مِثْلُ ضَوْءِ النَّهَارِ ۚ

ترجمہ: ”ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ایک دیہاتی کے پاس تشریف لے گئے، اس نے آپ ﷺ کی خوب مہمان نوازی کی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: تم ہم سے وعدہ کرو کہ ہمارے پاس آؤ گے۔ پھر ایک دفعہ وہ دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: تیری حاجت کیا ہے؟ اس نے کہا: ایک اونٹنی کجاوہ سمیت، جس کا دودھ میرے گھروالے پیئیں۔ تو رسول اللہ نے فرمایا: یہ بھی بنی اسرائیل کی بڑھیا کی طرح عاجز ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! بنی اسرائیل کی بڑھیا کا کیا قصہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کے ہمراہ روانگی کا ارادہ فرمایا تو راستہ بھول گئے۔ موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے پوچھا: ایسا کیوں ہوا؟ آپ کو بنی اسرائیل کے علماء نے بتایا کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا، تو انہوں نے ہم سے خدا کی قسم لے کر یہ عہد لیا تھا کہ جب ہم مصر سے نکلیں گے تو یہ جسم اطہر بھی اپنے ہمراہ منتقل کر کے لے جائیں گے۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: تم میں سے کوئی جانتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی قبر مبارک کہاں ہے؟ بنی اسرائیل کے علماء نے جواباً کہا: اس چیز کا علم صرف بنی اسرائیل کی ایک بڑھیا کے پاس ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس بڑھیا کی طرف پیغام بھیجا کہ ہمیں یوسف علیہ السلام کی قبر کی نشاندہی کریں۔ اس نے کہا:

۱.... (المستدرک علی الصحیحین: کتاب التفسیر، ج، ۲، ص، ۲۳۹، رقم الحدیث، ۳۵۲۳، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

پہلے مجھ سے ایک وعدہ کریں پھر بتاؤں گی۔ موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا: کیا وعدہ لینا چاہتی ہو؟ اس نے کہا: یہ کہ میں جنت میں آپ کے ساتھ رہوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ وعدہ کچھ عجیب سا لگا۔ لیکن آپ سے کہا گیا کہ اس سے وعدہ کر لیجیے تو آپ نے اس سے جنت کا وعدہ کر لیا۔ تب وہ ان کو اپنے ہمراہ لے کر پانی کی ایک جھیل پر آئیں۔ جس کے پانی کا رنگ بھی بدل چکا تھا۔ اس نے کہا: اس جھیل کا پانی خشک کریں۔ انہوں نے پانی خشک کر دیا۔ جب پانی خشک ہو گیا تو اس نے کہا: یہاں سے کھدائی شروع کر دیں، انہوں نے کھودنا شروع کر دیا تو وہاں سے ان کو حضرت یوسف علیہ السلام کا جسم مبارک مل گیا۔ جب انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو زمین سے نکال لیا تو روزِ روشن کی طرح ان پر راستہ واضح ہو گیا۔“

اونٹنی کے دودھ دوہنے کے وقفے کے برابر جہاد میں شریک ہونے کا اجر

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فُوقَ نَاقَةٍ، فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْقَتْلَ مِنْ عِنْدِ نَفْسِهِ صَادِقًا، ثُمَّ مَاتَ أَوْ قُتِلَ، فَلَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ“۔^۱

ترجمہ: ”جو مسلمان صرف اتنی دیر کے لئے جہاد میں شریک ہو جائے جتنی دیر اونٹنی کو ایک بار دوہنے کے بعد دوسری مرتبہ دوہنے تک ہوتا ہے، اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور جو شخص سچے دل سے شہادت طلب کرتا ہے وہ چاہے (طبعی موت) مرے یا قتل کیا جائے (بہر حال) اس کو شہید کا ثواب دیا جاتا ہے۔“

۱.... (المستدرک علی الصحیحین: کتاب الجہاد، ج، ۲، ص، ۸۷، رقم الحدیث، ۲۴۱۰، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

(فصل ۲)

صحابہ کرامؓ کے واقعات میں اونٹنی کا ذکر

حضرت ابو بکرؓ کو رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کی آواز سنائی دینا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ:

”أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَأَمَرَهُ أَنْ يُنَادِيَ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَاتَّبَعَهُ عَلِيًّا، فَبَيْنَا أَبُو بَكْرٍ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ إِذْ سَمِعَ رُغَاءَ نَاقَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ فَرِغًا، فَظَنَّ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا عَلِيٌّ فَدَفَعَ إِلَيْهِ كِتَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَهُ عَلَى الْمَوْسِمِ، وَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يُنَادِيَ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ، فَقَامَ عَلِيٌّ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ فَنَادَى: إِنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ فَمَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ، لَا يَحُجُّنَ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكًا، وَلَا يَطُوفَنَّ بِالْبَيْتِ عَرَبِيًّا، وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ فَكَانَ عَلِيٌّ يُنَادِي بِهَا، فَإِذَا بُحَّ قَامَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَنَادَى“ ۱۔

ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ کو بھیجا اور ان کو حکم دیا کہ ان باتوں کا اعلان کر دو، پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے پیچھے روانہ کر دیا۔ حضرت ابو بکرؓ بھی راستہ میں تھے کہ ان کو رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کی آواز سنائی دی۔ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ گھبرا کر اس آواز کی طرف چل پڑے وہ سمجھے کہ شاید

۱۔۔۔۔ (المستدرک علی الصحیحین: کتاب المغازی و السرایا، ج، ۳، ص، ۵۳، رقم الحدیث،

۴۳۷۵، دار الکتب العلمیة، بیروت)

رسول اللہ ﷺ تشریف لا رہے ہیں۔ جب پاس پہنچے تو وہ حضرت علیؑ تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے رسول اللہ کا وہ مکتوب حضرت علیؑ کے حوالے کیا جس کا حج کے موقع پر اعلان کرنے کا حکم تھا۔ اور حضرت علیؑ سے کہا: ان کلمات کا اعلان کر دینا۔ حضرت علیؑ ایام تشریق میں کھڑے ہوئے اور اعلان کر دیا کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ مشرکوں سے بیزار ہیں۔ تم زمین میں چار ماہ تک چل پھر لو اور اس سال کے بعد نہ کسی مشرک کو حج کرنے کی اجازت ہوگی اور نہ کوئی ننگے ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے گا۔ اور جنت میں صرف ایمان والا ہی جائے گا۔ حضرت علیؑ مسلسل یہ اعلان کرتے رہے حتیٰ کہ ان کی اونٹنی بیٹھ گئی۔ تو پھر حضرت ابو ہریرہؓ اٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے اعلان کرنا شروع کر دیا۔“

حضرت عمرؓ کا اپنی اونٹنی کی لگام پکڑنا

طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ:

”خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى الشَّامِ وَمَعَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَاتُّوا عَلِيَّ مَخَاضَةَ وَعُمَرُ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ فَنَزَلَ عَنْهَا وَخَلَعَ خُفَّيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَلَى عَاتِقِهِ، وَأَخَذَ بِرِمَامِ نَاقَتِهِ فَخَاضَ بِهَا الْمَخَاضَةَ، فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْتَ تَفْعَلُ هَذَا، تَخْلَعُ خُفَّيْكَ وَتَضَعُهُمَا عَلَى عَاتِقِكَ، وَتَأْخُذُ بِرِمَامِ نَاقَتِكَ، وَتَخُوضُ بِهَا الْمَخَاضَةَ؟ مَا يَسُرُّنِي أَنَّ أَهْلَ الْبَلَدِ اسْتَشْرَفُوكَ، فَقَالَ عُمَرُ أَوْهَ لَمْ يَقُلْ ذَا غَيْرِكَ أبا عُبَيْدَةَ جَعَلْتُهُ نَكَالًا لِأُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا كُنَّا أَذَلَّ قَوْمٍ فَأَعَزَّنَا اللَّهُ بِالْإِسْلَامِ فَمَهْمَا نَطْلُبُ الْعِزَّةَ بِغَيْرِ مَا أَعَزَّنَا اللَّهُ بِهِ أَذَلَّنَا اللَّهُ“۔

۱.... (المستدرک علی الصحیحین: کتاب الایمان، ج، ۱، ص، ۱۳۰، رقم الحدیث، ۲۰۷)

ترجمہ: ”ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام کی طرف روانہ ہوئے، ان کے ساتھ (میں بھی تھا اور) ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے (چلتے چلتے) ایک جھیل پر پہنچے حضرت عمرؓ اپنی اونٹنی پر سوار تھے۔ آپ اس سے نیچے اترے، اپنے جوتے اتار کر کندھوں پر رکھ لئے اور اونٹنی کی لگام پکڑ کر (پیدل چلتے ہوئے) جھیل میں داخل ہو گئے۔ اس پر حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! (آپ نے یہ کیا کیا) جوتے اتار کر کندھوں پر رکھ لئے ہیں اور اونٹنی کی لگام پکڑ کر پیدل چل رہے ہیں؟ میرا دل یہ چاہتا ہے کہ شہر کے لوگ آپ کی عزت کریں۔ آپ نے فرمایا: اے ابو عبیدہ! یہ بات تیرے سوا کسی اور نے نہیں کہی۔ میں امت محمدیہ کے لئے اس کو ایک مثال بنانا چاہتا ہوں۔ ہم ذلیل و رسوا لوگ تھے، اللہ تعالیٰ نے اسلام کی بدولت ہمیں عزت بخشی۔ اب اگر ہم اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مقام عزت کو چھوڑ کر کسی دوسری جگہ عزت تلاش کریں تو اللہ ہمیں ذلیل کرے گا۔“

ابوسباع کا وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کی اونٹنی خریدنا

ابوسباع فرماتے ہیں کہ:

”اَشْتَرَيْتُ نَاقَةً مِنْ دَارِ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ فَلَمَّا خَرَجْتُ بِهَا أُدْرَكْنِي وَائِلَةُ وَهُوَ يَجْرُ إِزَارَهُ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ اَشْتَرَيْتُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: بَيْنَ لَكَ مَا فِيهَا؟ قُلْتُ: وَمَا فِيهَا، إِنَّهَا لَسَمِينَةٌ ظَاهِرَةٌ الصَّحَّةِ؟ قَالَ: أَرَدْتُ بِهَا سَفْرًا أَوْ أَرَدْتُ بِهَا لَحْمًا؟ قُلْتُ: أَرَدْتُ بِهَا الْحَجَّ. قَالَ: فَارْتَجِعْهَا. فَقَالَ صَاحِبُهَا: مَا أَرَدْتُ إِلَّا هَذَا أَصْلَحَكَ اللَّهُ تُفْسِدُ عَلَيَّ. قَالَ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَبِيعَ شَيْئًا، إِلَّا بَيْنَ مَا فِيهِ، وَلَا يَحِلُّ لِمَنْ عِلْمَ

ذَلِكَ إِلَّا بَيْنَهُ ۱۔

ترجمہ: ”میں نے وائلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حویلی سے ایک اونٹنی خریدی۔ جب میں اس کو لے کر نکلا تو آگے سے وائلہ آئے۔ وہ اپنے تہہ بند کو گھسیٹتے ہوئے آرہا تھا۔ اس نے پوچھا: اے عبداللہ! کیا یہ تم، نے خریدی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! اس نے کہا: اس میں جو عیب ہے وہ اس نے آپ کے سامنے بیان کیا ہے؟ میں نے کہا: اس کو کیا ہوا ہے؟ بظاہر تو ماشاء اللہ یہ اچھی خاصی صحت مند ہے۔ اس نے کہا: آپ اس پر سفر کرنا چاہتے ہو یا گوشت کھانے کے ارادے سے یہ خریدی ہے؟ میں نے کہا: میں نے حج پر جانے کے لئے یہ خریدی ہے۔ اس نے کہا تو پھر یہ واپس کر دیں، اس کے مالک نے کہا: یہ تم نے خود ہی پسند کی تھی، اللہ تعالیٰ آپ کی اصلاح فرمائے۔ تو نے اس کا نقص میرے اوپر ظاہر کر دیا۔ پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ”کسی کے لئے جائز نہیں ہے کہ عیب بتائے بغیر کوئی عیب دار چیز بیچے“۔ اور جو شخص اس کے عیب کو جانتا ہے اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ اس کو چھپائے۔“

براء بن عازبؓ کی سرکش اونٹنی

حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ:

”كَانَتْ لَهُ نَاقَةٌ ضَارِيَةٌ، فَدَخَلَتْ حَائِطًا، فَأَفْسَدَتْ فِيهِ فَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقَضَى أَنْ حِفْظَ الْحَوَائِطِ بِالنَّهَارِ عَلَى أَهْلِهَا، وَأَنْ حِفْظَ الْمَاشِيَةِ بِاللَّيْلِ عَلَى أَهْلِهَا، وَإِنَّ عَلَى أَهْلِ الْمَاشِيَةِ مَا أَصَابَتْ مَاشِيَتُهُمْ“ ۲۔

۱۔۔۔۔ (المستدرک علی الصحیحین: کتاب البیوع، ج، ۲، ص، ۱۲، رقم الحدیث، ۲۱۵۷)

۲۔۔۔۔ (المستدرک علی الصحیحین: کتاب البیوع، ج، ۲، ص، ۵۵، رقم الحدیث، ۲۳۰۳، دار الکتب العلمیة، بیروت)

ترجمہ: ”ان کی ایک سرکش اونٹنی تھی، ایک دفعہ وہ کسی کے باغ میں گھس گئی اور بہت بربادی کی (یہ معاملہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پیش ہوا تو) آپ نے اس سلسلے میں کچھ کلام کرنے کے بعد یہ فیصلہ فرمایا کہ دن کے وقت باغ والوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے باغات کی حفاظت کریں اور رات کے وقت جانور والوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے جانوروں کو سنبھال کر رکھیں اور جانور والوں کے ذمے اس نقصان کی ادائیگی ہے جو ان کے جانوروں نے نقصان کیا۔“

حضرت عمران بن حصینؓ کا اونٹنی پر لعنت بھیجنا

ابراہیم بن عطاء بن ابی میمونہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ:

”أَنَّ نَاقَةَ لِنَجِيدِ بْنِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنِ رَمِيَتْ، وَعِمْرَانُ مَرِيضٌ، فَتَأَذَى بِهَا، فَلَعَنَهَا عِمْرَانُ فَخَرَجَ نَجِيدٌ وَهُوَ يَسْتَرْجِعُ، وَكَانَتْ نَاقَتُهُ تُعْجِبُهُ فَقِيلَ لَهُ: مَا لِكَ؟ فَقَالَ: لَعَنَ أَبُو نَجِيدٍ نَاقَتِي، فَمَا لَبِثَ إِلَّا قَلِيلًا حَتَّى انْدَقَ عُقُقُهَا“۔

ترجمہ: ”نجید بن عمران بن حصین کی اونٹنی گر پڑی، اس وقت عمران بن حصین مریض تھے، ان کو اس اونٹنی سے تکلیف پہنچی، تو حضرت عمران نے اونٹنی پر لعنت کی، پھر حضرت عمران انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہوئے وہاں سے نکلے، یہ اونٹنی نجید کو بہت پسند تھی۔ ان سے کسی نے پوچھا کہ آپ کیوں پریشان ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ (والد صاحب) ابو نجید نے میرے اونٹنی پر لعنت کی ہے۔ ابھی زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ اس اونٹنی کی گردن ٹوٹ گئی۔“

اونٹنی کا حضرت علیؓ کی شکایت کرنے والے کو کچلنا

حضرت سعدؓ فرماتے ہیں کہ:

۱۔۔۔۔۔ (المستدرک علی الصحیحین: ذِکْرُ مَنَاقِبِ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ الْخَزَاعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ج، ۳، ص ۵۳۶، رقم الحدیث، ۵۹۹۳، دارالکتب العلمیة، بیروت)

”أَنَّ رَجُلًا نَالَ مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَدَعَا عَلَيْهِ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ
فَجَاءَتْهُ نَاقَةٌ أَوْ جَمَلٌ فَقَتَلَهُ، فَأَعْتَقَ سَعْدٌ نَسَمَةً، وَحَلَفَ أَنْ لَا يَدْعُوَ
عَلِيَّ أَحَدٍ“ ۱۔

ترجمہ: ”ایک شخص نے حضرت علیؑ کی شکایت کی، حضرت سعد بن مالکؓ نے اس
کے لئے بدعا کر دی، ایک اونٹنی یا اونٹ آیا اور اس کو کچل گیا، اس پر پریشان ہو کر
حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک غلام آزاد کیا اور قسم کھائی کہ آئندہ کبھی بھی
کسی کو بدعا نہیں دیں گے۔“

سہیل بن بیضاءؓ کا رسول اللہ ﷺ کے پیچھے اونٹنی پر سوار ہونا

حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

”بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُهَيْلُ ابْنُ بَيْضَاءَ رَدِيفُ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهُ عَلِيٌّ نَاقَةً، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: يَا سُهَيْلُ ابْنُ بَيْضَاءَ وَرَفَعَ صَوْتَهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلَّ ذَلِكَ
يُجِيبُهُ سُهَيْلٌ فَسَمِعَ النَّاسُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَعَرَفُوا أَنَّهُ يُرِيدُهُمْ فَجَلَسَ مَنْ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلِحَقِّهِ مَنْ كَانَ خَلْفَهُ
حَتَّى إِذَا اجْتَمَعُوا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَهِدَ
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حَرَمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ وَأَوْجَبَ لَهُ الْجَنَّةَ“ ۲۔

ترجمہ: ”ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور سہیل بن بیضاءؓ سفر میں
تھے، اس سفر کے دوران اونٹنی پر سہیل بن بیضاءؓ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار

۱.... (المستدرک علی الصحیحین: ذِکْرُ مَنْاقِبِ أَبِي إِسْحَاقَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ، ج، ۳، ص، ۵۷۱، رقم الحدیث، ۶۱۲۰، دارالکتب العلمیة، بیروت)

۲.... (المستدرک علی الصحیحین: ذِکْرُ سُهَيْلِ ابْنِ بَيْضَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ج، ۳، ص، ۷۳۰، رقم
الحدیث، ۶۲۳۶، دارالکتب العلمیة، بیروت)

ان دونوں کے مقدمہ کا فیصلہ فرمایا اور ساتھ ہی عام لوگوں کا مزاج اور رواج اور طریقہ کار بھی بیان فرمادیا اور وہ یہ کہ بہت سے لوگ جو شریک ہوتے ہیں، یا مل جل کر رہتے ہیں ان کا یہ طریقہ کار ہوتا ہے کہ ایک دوسرے پر ظلم و زیادتی کرتے ہیں ہاں اہل ایمان اور اعمال صالحہ والے لوگ ایک دوسرے پر زیادتی نہیں کرتے ایسے لوگ ہیں تو سہی مگر کم ہیں۔

فیصلہ سنانے کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام کو اچانک دل میں خیال آیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش ہے اور یہ مقدمہ اس آزمائش ہی کی وجہ سے بھیجا گیا ہے۔ پھر حضرت داؤد علیہ السلام نے استغفار کیا اور اللہ تعالیٰ خوب عبادت کرنے لگے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی خطا کو بخش دیا۔

حضرت اسماعیلؑ کے بدلے میں جنتی مینڈھے کا فدیہ

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

”وَفَدَيْنَاهُ بِذَبْحٍ عَظِيمٍ“^۱

ترجمہ: ”اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے عوض دے دیا۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اس دنبہ کو عظیم اس لئے کہا گیا کہ یہ چالیس سال تک جنت میں چرتا رہا۔

مزید برآں یہ وہی مینڈھا تھا جس کی قربانی ہابیل نے دی تھی تو وہ اللہ تعالیٰ نے قبول کر لی۔^۲ اس مینڈھے کے دونوں سینگ کعبہ سے لٹکائے گئے۔ اور بنی اسماعیل کی نگرانی میں تھے یہاں تک کہ کعبہ جل گیا اور وہ دونوں سینگ ابن زبیر اور حجاج کے دور میں جل گئے۔

شععی کہتے ہیں میں نے دونوں مینڈھوں کے سینگ کعبہ سے لٹکے ہوئے دیکھے تھے۔

۱..... (سورۃ الصافات: رقم الآیۃ، ۱۰۷، پارہ، ۲۳)

۲..... ”والنکبش هو الذبح العظيم الذي فدى الله به اسماعيل عليه الصلاة والسلام، وإنما سمي عظيماً لأنه رعى في الجنة أربعين عاماً، قاله ابن عباس رضي الله تعالى عنهما. قال: وهو النكبش الذي قربه هابيل فتقبل منه.“

(حياة الحيوان: النكبش، ج، ۲، ص، ۳۶۵، دار الكتب العلمية، بيروت)

ابن عباسؓ کہتے ہیں اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان (اور ابن عباس اسلام لانے والوں میں سے پہلے تھے) کہ بے شک مینڈھے کا سراپے دونوں سینگوں سمیت کعبے کے میزاب میں لٹکا ہوا تھا اور وہ خشک ہو گیا تھا۔ ۱

حضرت ابراہیمؑ کا مینڈھے کی قربانی کے بعد خوش ہونا

اللہ تعالیٰ نے اسماعیل علیہ السلام کی جگہ مینڈھا ذبح کرا کر عالم انسانیت پر احسان عظیم فرما دیا۔ ورنہ اگر اسماعیل علیہ السلام ہی ذبح ہو جاتے تو قیامت تک یہی حکم جاری ہو جاتا اور انسان کی قربانی لازمی قرار پا جاتی۔ بہر حال حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام ذبح اللہ مینڈھے کی قربانی کے بعد خوش و خرم گھر واپس آئے۔ ۲

وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ



۱.... "ان قرنی الكبش، کانا منوطین بالکعبۃ فی ایدی بنی اسماعیل الی ان احترق البیت، واحترق القرنان فی ایام ابن الزبیر والحجاج. قال الشعبي رحمه الله: رأيت قرنی الكبش منوطین بالکعبۃ، وقال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما: والذی نفسی بیدہ، لقد کان اول الإسلام وإن رأس الكبش لمعلق بقرنیہ فی میزاب الکعبۃ قد و خش. یعنی قد بیس."

(حیاء الحیوان: الكبش، ج، ۲، ص، ۳۶۶، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

۲.... (تذکرۃ الانبیاء: ۱۷۳)

(فصل نمبر ۱)

بھیڑا حدیث کی روشنی میں

رسول اللہ ﷺ کا بھیڑا دودھ دونا

نافع سے مروی ہے کہ:

رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں چار سو کی تعداد میں آدمی تھے، آپ نے ہمیں ایسی منزل میں اتارا جہاں پانی نہ تھا۔ مسلمانوں کو سخت تکلیف تھی لوگوں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے قیام فرمادیا تو سب نے بھی قیام کیا، یکا یک ایک تیز دھار سینگوں والی بھیڑا سامنے آئی جو چل رہی تھی، رسول اکرم ﷺ کے سامنے آئی رسول اکرم ﷺ نے اس کا دودھ دوا آپ نے سارے لشکر کو شکم سیر کر دیا اور خود بھی سیراب ہو گئے۔ فرمایا اے نافع! اسے روک لینا مگر میرا خیال تو یہی ہے کہ تم اسے نہ روک سکو گے، جب رسول اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ میرا خیال تو یہی ہے کہ تم اسے نہ روک سکو گے میں نے ایک لکڑی لی اور زمین میں گاڑ دی اور ایک رسی لی اور اس سے بھیڑا کو باندھ دیا، رسول اکرم ﷺ اور سب لوگ سو گئے میں بھی سو گیا، جب بیدار ہوا تو اتفاق سے رسی کھلی ہوئی تھی اور بھیڑا نہ تھی رسول اکرم کے پاس گیا اور آپ کو خبر دی کہ بھیڑا چلی گئی رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے نافع! کیا میں نے تمہیں آگاہ نہیں کر دیا تھا کہ تم اسے نہ روک سکو گے جو اسے لایا تھا وہی اسے لے بھی گیا۔

”أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زُهَاءِ أَرْبَعِمِائَةِ رَجُلٍ فَنَزَلَ بِنَا عَلِيٍّ غَيْرِ مَاءٍ فَكَانَهُ اشْتَدَّ عَلَى النَّاسِ. وَرَأَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَنَزَلُوا. إِذْ أَقْبَلْتُ عَنْزَ تَمْشِي حَتَّى أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَدَّدَةَ الْقَرْنَيْنِ. قَالَ: فَحَلَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَأَرَوِي الْجُنْدَ وَرَوِي. قَالَ ثُمَّ قَالَ: يَا نَافِعُ اْمْلِكْهَا وَمَا أَرَاكَ تَمْلِكُهَا. قَالَ: فَلَمَّا قَالَ لِي

﴿بقية حاشية الكلي صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں﴾

ایک شخص کا دعا پر اسی بھیلوں کو ترجیح دینا

ابن خالویہ نے کہا: کہ

ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ کی کوئی ضرورت پوری کی تو آپ نے فرمایا تم میرے پاس مدینے آنا۔ وہ آپ ﷺ کے پاس آیا آپ ﷺ نے فرمایا تجھے یہ پسند ہے کہ میں تجھے اسی بھیلوں میں یا تو جنت میں میرا ساتھ چاہتا ہے کہ میں تیرے لئے اس کی دعا کروں۔ تو وہ کہنے لگا میں تو اسی بھیلوں میں لوں گا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کو دے دو۔ پھر فرمایا کہ بے شک موسیٰ کے دور کی عورت تجھ سے زیادہ عقل مند ہے۔ واقعہ یوں ہے کہ ایک بوڑھی عورت نے موسیٰ علیہ السلام کو یوسف کی ہڈیاں دکھائیں تو موسیٰ علیہ السلام نے اس سے کہا کہ تجھے کون سی بات زیادہ پسند ہے کیا تو میرے ساتھ جنت میں رہنا چاہتی ہے یا سو بکریاں چاہتی ہے؟ تو اس عورت نے کہا: جنت میں آپ کا ساتھ۔

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

رسول اللہ ص: وَمَا أَرَاكَ تَمْلِكُهَا. قَالَ: فَأَخَذْتُ عُودًا فَرَكَزْتُهُ فِي الْأَرْضِ. قَالَ: وَأَخَذْتُ رَبَاطًا فَرَبَطْتُ الشَّاةَ فَاسْتَوْتَفْتُ مِنْهَا. قَالَ: وَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَامَ النَّاسُ وَنِمْتُ. قَالَ: فَاسْتَيْقَظْتُ فَإِذَا الْحَبْلُ مَحْلُولٌ وَإِذَا لَا شَاةَ. قَالَ: فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ. قَالَ قُلْتُ: الشَّاةُ ذَهَبَتْ. قَالَ: فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ: يَا نَافِعُ أَوْ مَا أَخْبَرْتُكَ أَنَّكَ لَا تَمْلِكُهَا؟ إِنَّ الَّذِي جَاءَ بِهَا هُوَ الَّذِي ذَهَبَ بِهَا“.

(الطبقات الكبرى لابن سعد: ذِكرُ علاماتِ النبوة بعد نزول الوحي على رسول الله صلى الله عليه وسلم، ج، ۱، ص، ۱۴۱، دار الكتب العلمية، بيروت)

.....”وقال ابن خالويه: إنه رجل قضى للنبي صلى الله عليه وسلم حاجة، فقال صلى الله عليه وسلم: اتنى بالمدينة، فاتاه، فقال عليه الصلاة والسلام له: أيما أحب إليك، ثمانون من الضأن أو أدعو الله أن يجعلك معي في الجنة؟ فقال: بل ثمانون من الضأن، فقال عليه الصلاة والسلام: أعطوه إياها. ثم قال صلى الله عليه وسلم: إن صاحبة موسى كانت أعدل منك، وذلك أن عجوزاً دلته على عظام يوسف عليه السلام، فقال لها موسى: أيما أحب إليك أسأل الله أن تكوني معي في الجنة أو مائة من الغنم؟ قالت: الجنة“.

(حياة الحيوان: الضأن، ج، ۲، ص، ۱۰۶، دار الكتب العلمية، بيروت)

آپ ﷺ کی ڈھال میں مینڈھے کے سر کی تصویر

حضرت مکحول سے روایت ہے کہ:

”كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرْسٌ فِيهِ تِمَثَالُ رَأْسِ كَبْشٍ
فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانَهُ. فَأَصْبَحَ وَقَدْ أَذْهَبَهُ اللَّهُ“ ۱
ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک ڈھال تھی جس میں مینڈھے کے سر کی
تصویر تھی، نبی ﷺ نے تصویر کا ہونا ناپسند فرمایا، صبح ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اس
تصویر کو دور کر دیا تھا“۔

قیامت کے دن موت کو مینڈھے کی شکل میں ذبح کیا جائے گا

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

”إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أُتِيَ بِالْمَوْتِ كَالْكَبْشِ الْأَمْلَحِ، فَيُوقَفُ بَيْنَ
الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَيُذْبَحُ وَهُمْ يَنْظُرُونَ، فَلَوْ أَنَّ أَحَدًا مَاتَ فَرَحًا لَمَاتَ
أَهْلُ الْجَنَّةِ، وَلَوْ أَنَّ أَحَدًا مَاتَ حُزْنًا لَمَاتَ أَهْلُ النَّارِ“ ۲
ترجمہ: ”قیامت کے دن موت کو سیاہ و سفید رنگ کے مینڈھے کی شکل میں لا کر
جنت و دوزخ کے درمیان کھڑا کیا جائے گا۔ اور پھر ذبح کر دیا جائے گا۔ وہ سب
اسے دیکھ رہے ہوں گے۔ چنانچہ اگر کوئی خوشی سے مرتا تو جنت والے مر جاتے اور
اگر کوئی غم سے مرتا تو دوزخی مر جاتے“۔

وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

۱.... (الطبقات الكبرى لابن سعد: ذكر ترس رسول الله ﷺ، ج، ۱، ص، ۳۷۹، دار الكتب العلمية)
۲.... (سنن الترمذي: ج، ۲، ص، ۶۹۳، رقم الحديث، ۲۵۵۸، شركة مكتبة و مطبعة مصطفى البابي
الحلبى، مصر)

(فصل نمبر ۲)

صحابہ کرامؓ کے واقعات میں بھیڑ کا ذکر

برسات میں صحابہؓ کے کپڑوں سے بھیڑ کی بدبو آنا

حضرت ابو بردہ ابن موسیٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ:

”لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصَابَتْنَا السَّمَاءُ فَكَانَ رِيحَنَا رِيحَ الضَّأْنِ“^۱

ترجمہ ”ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہوا کرتے تھے، جب کبھی برسات ہوتی تو ہمارے کپڑوں سے بھیڑ بکریوں جیسی بدبو آتی تھی“۔

مصعب بن عمیرؓ کا اپنی کمر پر دہنے کی کھال باندھنا

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

”نظر رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى مصعب بن عمير رضي الله عنه مقبلاً، عليه إهاب كبش قد تنطق به، فقال النبي ﷺ

أنظروا إلى هذا الذي نور الله قلبه لقد رأيت بين أبي بن يخذوانه بأطيب الطعام والشراب، ولقد رأيت عليه حلة شراها أو شريت

بمائتي درهم، فدعاه حبُّ الله وحب رسول الله إلى ما ترون“^۲

ترجمہ: ”حضور ﷺ نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سامنے سے

آتے ہوئے دیکھا انہوں نے دہنے کی کھال کو اپنی کمر پر باندھ رکھا تھا۔ اس پر

۱.... (المستدرک علی الصحیحین: ج، ۴، ص، ۲۰۸، رقم الحدیث، ۴۳۸۸، دار الکتب العلمیہ)

۲.... (حیاء الصحابة: ما أصاب مصعباً من البلاء بعد الإسلام، ج، ۲، ص، ۵۷۳، مؤسسة الرسالة)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی طرف دیکھو جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے نورانی بنا رکھا ہے میں نے ان کا وہ زمانہ بھی دیکھا ہے جس زمانے میں ان کے والدین ان کو سب سے عمدہ کھانا اور سب سے بہتر مشروب پلایا کرتے تھے اور میں نے ان پر وہ جوڑا بھی دیکھا ہے جو انہوں نے دو سو درہم میں خریدا تھا۔ اب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت نے ان کا فقر و فاقہ والا وہ حال کر دیا ہے جو تم لوگ دیکھ رہے ہو۔

وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتْمُّ وَأَحْكَمُ



(فصل نمبر ۳)

مینڈھا اور خواب

خواب میں مینڈھا شریف المرتبت آدمی ہے کیونکہ اسماعیل علیہ السلام کا فدیہ بنا اور جس شخص نے دیکھا مینڈھا اس کی بیوی کی فرج پر سینگ مار رہا ہے تو وہ عورت قینچی سے اپنی فرج کا بال کاٹتی ہے۔ اور جس نے مینڈھے کی چکتی لے لی تو ایسا شخص شریف القدر آدمی کا مال لے گا یا اس کی بیٹی سے شادی کرے گا کیونکہ مینڈھے کی چکی آدمی کا اور اس کے پچھلوں کا مال ہے۔ اور جس نے مینڈھے کو نہ کھانے کے لئے ذبح کیا تو وہ شخص کسی بڑے آدمی کو مار ڈالے گا۔ اگر کھانے کے لئے ذبح کیا تو کسی عظیم القدر آدمی کے ہاتھوں کسی غم سے نجات پالے گا۔ اگر بیمار ہو تو تندرست ہو جائے گا۔

ارطامیدورس کہتے ہیں مینڈھا رئیس آدمی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ یہ تمام بکریوں پر مقدم ہے۔ اور جو اس پر سوار ہو اس کو قید ملے گی بشرطیکہ وہ جس جگہ سوار ہوا ہے وہ جگہ بلند ہو۔ بے سینگ مینڈھا ایک معزول والی اور ذلیل یا خسی مرد ہے۔ جس نے مینڈھے سے بد فعلی کی تو اس میں اور اس کے مال میں بڑا آدمی جدائی ڈالے گا۔

اگر کوئی مینڈھے پر برابر جگہ میں سوار ہو اور وہ اوباش اور دھوکے باز اور فتنوں اور گپوں کو پسند کرتا ہے تو ایسا شخص سولی دیا جائے گا۔ کیونکہ یہ جانور عطار و جانوروں میں سے ہے۔ اور جس نے کسی موٹے مینڈھے پر سواری کی تو وہ کسی موٹے آدمی کی خدمت کی ذمہ داری لے گا۔ اور جس کی دنی مینڈھا بن گئی اس کی بیوی حاملہ نہیں ہوگی اگر بیوی نہیں ہے تو اس کو دشمن پر طاقت اور غلبہ حاصل ہوگا۔

انسان کا مینڈھا اس کا سلطان اور امیر ہے۔ اور کبھی کبھی مینڈھا اس کی تھیلی ہوتا ہے اس میں اگر کوئی نئی چیز پیدا ہو تو اس کو تھیلی کی طرف منسوب کیا جائے گا۔

ابن سیرین کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا میں نے دو مینڈھے دیکھے کہ وہ میری عورت کی شرم گاہ پر سینگ مار رہے ہیں تو انہوں نے کہا تیری بیوی قینچی سے شرم گاہ کے بال کاٹتی ہے کیونکہ اس کو استرا نہیں ملا۔ جس نے دو مینڈھوں کو ذبح کیا وہ تمام غموں سے نجات پالے گا۔ اگر قیدی ہو تو قید سے رہا ہو جائے گا۔ اگر جنگ میں ہو تو سلامت رہے گا اور اس پر قرض ہوگا تو ادا ہو جائے گا۔ اگر مریض ہو تو شفا یاب ہو جائے گا۔ جس نے دو مینڈھوں کو آپس میں لڑتے ہوئے دیکھا تو دو بادشاہ آپس میں لڑیں گے جس نے دوسرے کو شکست دے دی وہ غالب ہوگا۔ کالے مینڈھے خواب میں عرب کی طرف منسوب ہیں اور سفید عجم کی طرف اگر دونوں برابر ہوں تو مضبوط والے غالب ہوں گے۔ اور انسان اس کے بالوں یا سینگوں میں سے جو بھی لے گا وہ اس کا مال ہوگا۔

..... "الكبش في الرؤيا، رجل شريف القدر، لأنه أشرف الدواب، بعد ابن آدم، لأنه كان فداء لاسماعيل عليه السلام. ومن رأى كبشا ينطح فرج امرأة، فإنها تأخذ بالمقراض ما على فرجها من الشعر. ومن رأى أنه أخذ ألية كبش، أخذ مال رجل شريف القدر، أو يتزوج بابتته، لأن ألية الكبش مال الرجل. ومن يتبعه من عقبه. ومن ذبح كبشا لغير الأكل، فإنه يقتل رجلا عظيما وإن ذبحه للأكل نجا من هم على يد رجل عظيم القدر، وإن كان مريضا فإنه يبرأ من مرضه. وقال ارطاميدورس: الكبش يدل على رجل رئيس لتقدمه على الغنم، وهو دليل خير لمن يركبه إذا كان الموضوع مرتفعا، والكبش الأجم معزول، ورجل ذليل أو خصي. ومن نكح كبشا، فرق بينه وبين ماله رجل عظيم، ومن ركب كبشا من مكان مستو من الأرض، وكان من الأوباش الخداعين، الذين يحبون الفتن والكلام، فإنه يصلب لأن هذا الحيوان من حيوان عطارد، ومن حمل كبشا على ظهره فإنه يتقلد مؤنة رجل ضخم. ومن رأى نعجته صارت كبشا، فإن زوجته لا تحمل، فإن لم تكن له زوجة نال قوة ونصرة على عدوه. وكبش الإنسان سلطانه وأميره، وقد يكون كبشه كيسه، فإذا حدث فيه شيء فأنسبه إلى الكيس. أتى شخص إلى ابن سيرين رحمه الله تعالى فقال: رأيت كبشين يتناطحان على فرج امرأتى. فقال له: إن امرأتك قد أخذت بالمقراض شعر فرجها لتعذر موسى. ومن ضحى بكبشين، فإنه ينجو من جميع الهموم، وإن كان مسجوناً خرج من السجن، وإن كان في حرب سلم، وإن كان عليه دين قضى، وإن كان مريضا شفى، ومن رأى كبشين يتناطحان فإنهما ملكان يقتلان، فأيهما هزم صاحبه فهو الغالب. وتنسب السود من الكباش إلى العرب، والبيض إلى العجم، وإن تساويا في الألوان، فانظر إلى الجهة التي كانت الثابت فيها، كان أهلها منصورين، فإنهما أخذ الإنسان من أصوافها، أو قرونها فهو مال يناله".

حياة الحيوان: الكبش، ج، ۲، ص، ۳۶۹، دار الكتب العلمية، بيروت

(فصل نمبر ۴)

بھیڑ سے متعلق مختلف مسائل

ایک سال سے کم بھیڑ یا دہنے کی قربانی جائز ہے جہاں شریعت نے قربانی کے لئے مخصوص جانوروں کو مقرر کیا ہے وہاں ان جانوروں کی مخصوص عمروں کا تعین بھی کیا ہے۔ جن کا ذکر روایات میں ملتا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً، إِلَّا أَنْ تَعْسَرَ عَلَيْكُمْ، فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ“ ۱۔

ترجمہ: ”تم لوگ قربانی نہ کرو مگر مسنہ کی لیکن جس وقت تم پر مسنہ کی قربانی کرنا مشکل ہو جائے تو تم بھیڑ میں سے جذعہ (جس بھیڑ کی عمر ایک سال پوری نہ ہو سال سے تھوڑی کم ہو) کر لو۔“

اور قبیلہ مزینہ کے ایک صحابی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

”إِنَّ الْجَذَعَ يُوفَى مِمَّا يُوفَى مِنْهُ الشَّيْءُ“ ۲۔

ترجمہ: ”جذعہ بھی اسی کام میں آ سکتا ہے جس کام پر شئی (مسنہ) آ سکتا ہے۔“

ایک اور حدیث میں درج ذیل الفاظ ہیں کہ:

”إِنَّ الْجَذَعَ تُجْزِئُ مَا تُجْزِئُ مِنْهُ الشَّيْءُ“ ۳۔

۱۔۔۔ (مسند احمد: مُسْنَدُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ج ۲۲، ص ۲۵۱، رقم الحدیث، ۱۴۳۴۸، مؤسسة الرسالة)

۲۔۔۔ (سنن النسائی: کتاب الضحایا، باب المسنة والجذعة، ج ۷، ص ۲۱۹، رقم الحدیث، ۴۳۸۳، مکتب المطبوعات الإسلامية، حلب)

۳۔۔۔ (سنن النسائی: کتاب الضحایا، باب المسنة والجذعة، ج ۷، ص ۲۱۹، رقم الحدیث، ۴۳۸۴، مکتب المطبوعات الإسلامية، حلب)

ترجمہ: ”جہاں پر شئی کافی ہے وہاں پر جذعہ بھی کافی ہے۔“

اکثر فقہاء نے ”سنہ“ اور ”شئی“ یا ”بھتیہ“ سے بڑی عمر کے جانور مراد لیے ہیں، اونٹ کی کم از

کم پانچ سال، گائے بھینس کی دو سال اور بکر اور بکری کی ایک سال عمر ہونی چاہیے۔

اور ”جذعہ“ سے مراد ایک سال سے کم اور چھ ماہ یا اس سے زیادہ عمر کی بھیڑ ہے۔

اور اگر دشواری نہ ہو تو پورے ایک سال کا دنبہ ہی افضل ہے۔ ۱

۱.... ”لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً“ وَهِيَ الْكَبِيرَةُ بِالسَّنِّ، فَمِنَ الْإِبِلِ الَّتِي تَمَّتْ لَهَا خَمْسُ سِنِينَ وَدَخَلَتْ فِي السَّادِسَةِ، وَمِنَ الْبَقَرِ الَّتِي تَمَّتْ لَهَا سِتَانٌ وَدَخَلَتْ فِي الثَّالِثَةِ، وَمِنَ الضَّانِ وَالْمَعْزِ مَا تَمَّتْ لَهَا سَنَةٌ، كَذَا قَالَ ابْنُ الْمَلِكِ. (إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ) أَي: يَصْغُبُ. (عَلَيْكُمْ) أَي: ذَبْحُهَا، بَأَنْ لَا تَجِدُوهَا قَالَهُ ابْنُ الْمَلِكِ. وَالظَّاهِرُ أَي: يَعْسُرُ عَلَيْكُمْ أَدَاءً ثَمَنِيهَا. قَالَ ابْنُ الْمَلِكِ: قَوْلُهُ: (إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ) بِهَذَا قَالَ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ: الْجَذَعَةُ لَا تُجْزَعُ فِي الْأَضْحِيَّةِ إِذَا كَانَ قَادِرًا عَلَى مُسِنَّةٍ، وَمَنْ قَالَ بِجَوَازِهِ حَمَلَ الْحَدِيثِ عَلَى الْإِسْتِحْبَابِ اهـ. وَهُوَ الْمُعْتَمَدُ فِي الْمَذْهَبِ.

وَيُؤَيِّدُهُ حَدِيثُ نِعْمَتِ الْأَضْحِيَّةِ الْجَذَعَةُ مِنَ الضَّانِ وَرَوَى أَحْمَدُ وَغَيْرُهُ: ضَحُّوا بِالْجَذَعَةِ مِنَ الضَّانِ فَإِنَّهُ جَائِزٌ. (فَذَبَحُوا جَذَعَةً): بَفَتْحَتَيْنِ (مِنَ الضَّانِ): بِالْهَمْزِ وَيَبْدَلُ وَيُحْرَكُ خِلَافَ الْمَعْزِ مِنَ الْغَنَمِ، وَهُوَ مَا يَكُونُ قَبْلَ السَّنَةِ قَالَهُ ابْنُ الْمَلِكِ، لَكِنْ يُقَيَّدُ بِأَنَّهَا تَكُونُ بِنْتِ سِتَّةِ أَشْهُرٍ تُشْبِهُ مَا لَهَا سَنَةٌ لِعِظَمِ جُثَّتِهَا. وَفِي: هَيْأَةِ: الْجَذَعُ مِنْ أَسْنَانِ الدَّوَابِّ، وَهُوَ مَا يَكُونُ مِنْهَا شَابًا فَهُوَ مِنَ الْإِبِلِ مَا دَخَلَ فِي الْمُسِنَّةِ، وَمِنَ الْبَقَرِ مَا دَخَلَ فِي الثَّانِيَةِ، وَمِنَ الضَّانِ مَا تَمَّتْ لَهُ سَنَةٌ، وَقِيلَ: أَقْلٌ مِنْهَا، وَفِي شَرْحِ السَّنَةِ: اتَّفَقُوا عَلَى أَنَّهُ لَا يَجُوزُ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ إِلَّا الشَّيْءُ، وَهُوَ مِنَ الْإِبِلِ مَا اسْتَكْمَلَ خَمْسَ سِنِينَ، وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْمَعْزِ مَا اسْتَكْمَلَ سِتِّينَ وَطَعَنَ فِي الثَّالِثَةِ، وَأَمَّا الْجَذَعُ مِنَ الضَّانِ فَاخْتَلَفُوا فِيهِ، فَذَهَبَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ الصَّحَابَةِ وَمَنْ بَعْدَهُمْ إِلَى جَوَازِهِ، غَيْرَ أَنَّ بَعْضَهُمْ يَشْتَرِطُ أَنْ يَكُونَ عَظِيمًا، وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: لَا يَجُوزُ مِنَ الضَّانِ إِلَّا الشَّيْءُ فَصَاعِدًا كَالْإِبِلِ وَالْبَقَرِ، وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ لِمَا وَرَدَ: نِعْمَتِ الْأَضْحِيَّةِ الْجَذَعَةُ مِنَ الضَّانِ اهـ.

لَكِنْ قَوْلُهُ: الْمَعْزُ مَا اسْتَكْمَلَ سِتِّينَ مَخْصُوصٌ بِمَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ، فَفِي التَّعْبِيرِ بِالِاتِّفَاقِ تَخَالَفٌ. قَالَ فِي الْأَزْهَارِ: النَّهْيُ فِي قَوْلِهِ: لَا تَذْبَحُوا لِلْحُرْمَةِ فِي الْأَجْزَاءِ، وَلِلتَّنْزِيهِ فِي الْعُدُولِ إِلَى الْأَدْنَى، وَهُوَ الْمَقْصُودُ فِي الْحَدِيثِ بِدَلِيلِ. (إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ) وَالْعُسْرُ قَدْ يَكُونُ لِفَلَاءٍ ثَمَنِيهَا، وَقَدْ يَكُونُ لِفَقْدِهَا وَعِزَّتِهَا، وَمَعْنَى الْحَدِيثِ الْحَمْلُ وَالْحَكُّ عَلَى الْأَكْمَلِ وَالْأَفْضَلِ، وَهُوَ الْإِبِلُ، ثُمَّ الْبَقَرُ، ثُمَّ الضَّانُ، وَلَيْسَ الْمُرَادُ التَّرْتِيبَ وَالشَّرْطَ. وَقَالَ بَعْضُ الشَّارِحِينَ: الْمُرَادُ بِالْمُسِنَّةِ هُنَا الْبَقَرَةُ فَقَطُّ، وَلَيْسَ كَذَلِكَ وَلَا مُخَصَّصَ لَهَا، ذَكَرَهُ السَّيِّدُ.

(مرقاة لمفاتيح: كتاب الصلاة/باب في الاضحية، ج، ۳، ص، ۱۰۷۹، تحت رقم الحديث، ۱۴۵۵،

دار الفكر، بيروت، لبنان)

”وَأَمَّا حَدِيثُ عَاصِمِ بْنِ كَلْبِ بْنِ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْجَذَعُ يُوفِي مِمَّا يُوفِي مِنْهُ الشَّيْءُ فَهَذَا إِنَّمَا

﴿بقية حاشية الكلي صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں﴾

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

”ضَحَى خَالِي أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِلَكَ شَاةٌ لَحْمٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ عِنْدِي جَذَعَةً مِنَ الْمَعَزِ، فَقَالَ: ضَحَّ بِهَا، وَلَا تَصْلُحْ لِغَيْرِكَ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ ضَحَى قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَإِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهِ، وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ، وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ“ ۱

ترجمہ: ”میرے خالو حضرت ابو بردہؓ نے نماز (عید) سے پہلے قربانی کر لی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ تو گوشت کی بکری ہوئی حضرت ابو بردہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ میرے پاس ایک چھ ماہ کی بکری کا بچہ ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کی قربانی کر اور تیرے علاوہ یہ کسی کے لئے کافی نہیں پھر فرمایا جس آدمی نے نماز سے پہلے قربانی ذبح کر لی تو گویا اس نے اپنے نفس کے لئے ذبح کی اور جس نے نماز کے بعد ذبح کی تو اس کی قربانی پوری ہو گئی اور اس نے مسلمانوں کی سنت کو اپنایا۔“

مذکورہ روایت سے معلوم ہوا کہ ”جذعہ“ یعنی ایک سال سے کم عمر کے بکرے یا بکری کی قربانی درست نہیں، البتہ ایک سال سے کم عمر کے دنبے کی قربانی جائز ہے۔
چنانچہ امام ترمذی رقم اطراز ہیں:

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

هُوَ فِي الضَّانِ بِدَلِيلِ حَدِيثِ الْبَرَاءِ وَغَيْرِهِ فِي قِصَّةِ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَهُ فِي الْعَنَاقِ وَهِيَ مِنَ الْمَعِزِ أَنَهَا لَنْ تَجْزِيءَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ وَأَمَّا الْأَضْحِيَّةُ بِالْجَذَعِ مِنَ الضَّانِ فَمُجْتَمَعٌ عَلَيْهَا عِنْدَ جَمَاعَةِ الْفُقَهَاءِ“

(التمهيد في الموطأ من المعاني والأسانيد: ج، ۲۳، ص، ۱۸۸، وزارة عموم الأوقاف والشؤون الإسلامية، المغرب)

۱۔۔۔ (صحيح مسلم: كتاب الصيد والذبائح وما يؤكل من الحيوان، ج، ۳، ص، ۱۵۵۲، رقم الحديث، ۱۹۶۱، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

”وَقَدْ أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ: أَنْ لَا يُجْزَعُ الْجَذَعُ مِنَ الْمَعْزِ، وَقَالُوا: إِنَّمَا يُجْزَعُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّانِّ“۔^۱

ترجمہ: ”اور اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ جزع (ایک سال سے کم عمر) بکرے کی قربانی درست نہیں، اور وہ کہتے ہیں کہ جزع (ایک سال سے کم عمر) دنبے (یا بھیڑ) کی ہی قربانی درست ہے۔“

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

”ضَحِينًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَذَعٍ مِنَ الضَّانِّ“۔^۲
ترجمہ: ”ہم نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ جذعہ (ایک سال سے کم عمر بھیڑ) کی قربانی کی۔“

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے ارشاد فرمایا کہ:

”نِعْمَ الْأُضْحِيَّةُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّانِّ، قَالَ: فَانْتَهَبَهُ النَّاسُ“۔^۳
ترجمہ: ”دنبے کے جزع (ایک سال سے کم عمر دنبہ) کی قربانی بہترین ہے، حضرت ابو ہریرہؓ (راوی) فرماتے ہیں پھر اس بات کا علم لوگوں کو ہوا۔“

ایک مقام پر امام ترمذی رقم طراز ہیں:

”قَالَ وَكَيْفَ: الْجَذَعُ مِنَ الضَّانِّ يَكُونُ ابْنَ سِتَّةٍ أَوْ سَبْعَةِ أَشْهُرٍ“۔^۴

۱.... (سنن الترمذی: أبواب الأضاحی، ج، ۴، ص، ۹۳، تحت رقم الحدیث، ۱۵۰۸، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي، مصر)

۲.... (سنن النسائي: كتاب الضحايا/باب المسنة والجذعة، ج، ۷، ص، ۲۱۹، رقم الحدیث، ۴۳۸۲، مكتب المطبوعات الإسلامية، حلب)

۳.... (سنن الترمذی: أبواب الأضاحی/باب ما جاء في الجذع من الضان في الأضاحی، ج، ۴، ص، ۸۷، تحت رقم الحدیث، ۱۴۹۹، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي، مصر)

۴.... (سنن الترمذی: أبواب الأضاحی/باب ما جاء في الجذع من الضان في الأضاحی، ج، ۴، ص، ۸۸، تحت رقم الحدیث، ۱۵۰۰، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي، مصر)

ترجمہ: ”کیج نے کہا کہ دنبہ کا جذع چھ یا سات ماہ کا ہوتا ہے۔“

حضرت کیج کے مذکورہ قول سے معلوم ہوا کہ دنبہ کا جذع چھ یا سات ماہ کا ہوتا ہے، یہی فقہائے احناف کا قول ہے۔ ۱

ضأن اسم جنس ہے جس میں دنبہ کے ساتھ بھیڑ بھی داخل ہے۔

مزید برآں اہل لغت نے ”ضأن“ سے مراد اون والے جانور لیا ہے جس میں بھیڑ دنبہ اور مینڈھا داخل ہیں اور بکر داخل نہیں ہے۔ ۲

۱.... ”ثم بعد الاتفاق على هذا القدر اختلفوا في تقدير الجذع والثنى على اقوال والمعتمد عندنا. معشر الحنفية ان الجذع من الضأن ابن ستة أشهر، والثنى منها ومن المعز ماتم له سنة ودخل في الثانية، ومن البقر ماتم له سنتان، ودخل في الثالثة ومن الابل ماتم له خمس سنين ودخل في السادسة.“

لا يقال: ان تفسير الجذع من الضأن مخالف لما عليه أهل اللغة؛ لأن الجذع من الشاة عندهم ماتم له سنة، والثنى ماتم له سنتان، لأننا ليس فيه نص بل قال ذلك بالرأى والقياس، لانه لا دخل فيه للقياس ولا بالنص، لانه ليس فيه نص بل قال ذلك بالاطلاع على اللغة، وان لم نطلع على ماخذهم كما لم نطلع على ماخذ من فسر الجذع بماتم له سنة والثنى بماتم له سنتان فلما قال الفقهاء ما قالوا من حيث اللغة لا من حيث الفقه صار الاختلاف لغويا دون اللغوي والشرعي كما يوهمه عبارات بعض الكتب كالهداية والنهاية؛ لأنه قال في الهداية: ”والجزع من الضأن ماتم له سنة أشهر في مذهب الفقهاء.“

وقال في شرحه (البنية): قيد به؛ لأن عند أهل اللغة الجذع من الشاة ماتم له سنة و طعت في الثانية اه. وهذا ظاهر في أن ما قال الفقهاء معنى شرعي، وما قال أهل اللغة معنى لغوي، وهو خلاف الواقع بل كلاهما معنى لغوي، كما عرفت، فافهم.

(اعلاء السنن: باب ما يجوز في الضحايا من السن، ج، ۱، ص، ۲۴۲)

۲.... ”ثمانية أزواج بدل من حمولة وفرشا او مفعول كلوا ولا تتبعوا معترض بينهما او حال من ما بمعنى مختلفة او متعددة والزوج ما معه اخر من جنسه يزواجه وقد يقال لمجموعهما والمراد الاول من الضأن اسم جنس وهي ذات الصوف من الغنم وجمعه ضئین او الضان جمع ضائن والأنثى ضائنة وجمعها ضوائن اثنن زوجین اثنين الذكر والأنثى اعنى الكبش.“

(التفسير المظهری: ج، ۳، ص، ۲۹۷، تحت الآية، ۱۴۴ من سورة الأنعام، مكتبة الرشيدية، باكستان) واما قيد الألية في الضأن ابن ستة فقيد اتفای ذكره بعض المصنفین.“

(العرف الشذی شرح سنن الترمذی: أبواب الاضاحی / باب ما جاء في الجذع من الضأن في الاضاحی، ج، ۳، ص، ۱۶۵، دار التراث العربی، بیروت، لبنان)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

جواہر الفقہ میں ہے کہ:

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

عبارات مرقومہ بالا سے واضح ہو گیا کہ ”ضان“ کے معنی میں فقہاء اور اہل لغت میں کوئی اختلاف نہیں، بلکہ مفسرین، محدثین، فقہاء، اہل لغت، عامۃً اس پر متفق ہیں کہ ”ضان“ مطلقاً ذوات الصوف (اون والی) کو کہا جاتا ہے، خواہ ذوات الیہ ہوں، جس کو اردو میں ذنبہ کہتے ہیں، یا غیر ذوات الیہ ہوں، جس کو بھیڑ یا مینڈھا کہا جاتا ہے۔۔۔۔۔ صدر الشریعہ نے جو شرح وقایہ میں ”فاضان ما تکون لھا الیہ“ فرمایا یا علامہ شامی نے بحوالہ ”منح الغفار“ ”الھان مالہ الیہ“ فرمایا، یہ تفسیر ”بعض اقسام توسعا“ کی گئی ہے، اس کا مفہوم مخالف مراد نہیں ہے، کہ جو ذوات الیہ نہ ہوں، وہ ضان“ میں داخل نہیں، اور یہی عبارات شرح وقایہ و شامی کی بعض علمائے عصر کے لئے اشتباہ کی سبب ہو گئیں۔

(جواہر الفقہ: ج ۶، ص ۳۳۹، ۳۵۰، ملخصاً، رسالہ ”تحفۃ الاخوان فی تحقیق معنی الھان“ کتاب الاضحیۃ طبع جدید نومبر، ۲۰۱۰، مطبوعہ: مکتبہ دارالعلوم، کراچی)

وَاللّٰهُ سُبْحٰنُهُ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ



(باب نمبر ۷)

دودھ سے تیار ہونے والی مصنوعات

دودھ سے بہت سی مصنوعات تیار کی جاتی ہیں، جن میں سے کچھ رسول اللہ ﷺ استعمال فرمایا کرتے تھے۔

تلبینہ کی افادیت

روایات و احادیث میں جو (Barley) کے تلبینہ (Talbina) کے فوائد بیان کیے گئے ہیں، بالخصوص مریضوں، کمزوروں اور غم زدہ لوگوں کے لیے نہایت مفید چیز ہے۔ ذیل میں روایات کی روشنی میں تلبینہ کی افادیت کو بیان کیا جاتا ہے۔

تلبینہ کی وجہ تسمیہ

”التلبینہ“ تاء کے فتح، لام کے سکون، باء موحده کے کسرہ، یائے کے سکون اور نون کے ساتھ۔ بعض حضرات کا کہنا ہے کہ تلبینہ بھوس یا آٹے سے بنایا جاتا ہے اور کبھی کبھار اس میں شہد بھی ڈال دیا جاتا ہے۔ سفیدی اور رقت میں دودھ سے مشابہت کی وجہ سے اسے ”تلبینہ“ کہا جاتا ہے۔

تلبینہ، بیمار کے لیے راحت کا سبب اور غم کم کرتا ہے
تلبینہ بیمار کے لئے راحت کا سبب ہے۔

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ:

ل.... بِفَتْحِ التَّاءِ وَسُكُونِ اللَّامِ وَكَسْرِ الْمُوحِدَةِ وَسُكُونِ التُّحِيَّةِ وَنُونٍ. قَالَ الْقَاضِي: هُوَ حَسَوْرَقِيْقٌ يُتَّخَذُ مِنَ الدَّقِيْقِ وَاللَّبَنِ. وَقِيلَ: مِنَ الدَّقِيْقِ أَوْ النُّخَالَةِ، وَقَدْ يُجْعَلُ فِيهِ الْعَسَلُ سُمِّيَتْ بِذَلِكَ تَشْبِيْهًا بِاللَّبَنِ لِبَيَاضِهَا وَرِقَّتِهَا“

(مرقاة المفاتيح: كتاب الأطعمة، ج، ۷، ص، ۲۶۹۹، تحت رقم الحديث، ۴۱۷۹، دار الفكر)

أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا مَاتَ الْمَيْتُ مِنْ أَهْلِهَا، فَاجْتَمَعَ لِذَلِكَ النِّسَاءُ، ثُمَّ تَفَرَّقْنَ إِلَّا أَهْلَهَا وَخَاصَّتَهَا، أَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِنْ تَلْبِينَةٍ فَطَبَخَتْ، ثُمَّ صَنَعَ ثَرِيدٌ فَصَبَّتِ التَّلْبِينََةَ عَلَيْهَا، ثُمَّ قَالَتْ: كُلْنَ مِنْهَا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: التَّلْبِينَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيضِ، تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزَنِ“ ۱۔

ترجمہ: ”جب ان کا کوئی رشتہ دار مر جاتا تو عورتیں جمع ہوتیں پھر سب اپنے گھر چلی جاتیں مگر خاص خاص اور قریب کی عورتیں رہ جاتیں اور تلبینہ بنانے کا حکم دیتیں، وہ پکایا جاتا پھر ٹرید بنا کر تلبینہ اس پر ڈال دیا جاتا، پھر فرماتیں کہ اسے کھاؤ اس لئے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تلبینہ مریض کے دل کو تسکین دیتا ہے اور غم کو دور کرتا ہے۔“

در اصل ٹرید اس کھانے کو کہتے ہیں جس میں روٹی سالن میں چوری جاتی ہے، اور اس میں بعض اوقات گوشت بھی ڈالا جاتا ہے۔ ۲

۱۔۔۔۔ (صحیح البخاری: کتاب الأطعمة/باب التلبینة، ج، ۷، ص، ۷۵، رقم الحدیث، ۷۵۴۱، دار طوق النجاة)

۲۔۔۔۔ ”بِفَتْحِ الْمُثَلَّثَةِ وَكَسْرِ الرَّاءِ مَعْرُوفٌ وَهُوَ أَنْ يُثْرَدَ الْخُبْزُ بِمَرَقِ اللَّحْمِ وَقَدْ يَكُونُ مَعَهُ اللَّحْمُ وَمِنْ أَمْثَالِهِمُ الثَّرِيدُ أَحَدُ اللَّحْمَيْنِ وَرُبَّمَا كَانَ أَنْفَعَ وَأَقْوَى مِنْ نَفْسِ اللَّحْمِ النَّضِيجِ إِذَا ثُرِدَ بِمَرَقِيهِ“ (فتح الباری لابن حجر: کتاب الأطعمة، ج، ۹، ص، ۵۵۱، دار المعرفۃ، بیروت) ”قوله: (الثريد)، في الأصل: الخبز المكسور، يقال: ثردت الخبز ثرداً أي كسرتة فهو ثريد ومثروء، والإسم: الثردة بالضم“

(عمدة القاری: کتاب المناقب/باب فضل عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا، ج، ۱۶، ص، ۲۵۱، دار إحياء التراث العربی، بیروت)

”الثريدُ فَعِيلٌ بِمَعْنَى مَفْعُولٍ وَيُقَالُ أَيْضًا مَثْرُودٌ يُقَالُ ثَرَدْتُ الْخُبْزَ ثَرْدًا مِنْ بَابِ قَتَلَ وَهُوَ أَنْ تَفْتَهُ ثُمَّ تَبْلَهُ بِمَرَقِ وَالْإِسْمُ الثَّرْدَةُ“

(المصباح المنير في غريب الشرح الكبير: تحت مادة، ث ر د، ج، ۱، ص، ۸۱، المكتبة العلمية) ”(اثر دوا) بهمزة وصل مضمومة فمثلة فراء مضمومة أمر ارشاد أي فتوا الخبز في المرق فإن فيه ﴿بقية حاشية اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

اس طرح کھانا لذیذ ہونے کے ساتھ ساتھ ہاضمہ دار ہو جاتا ہے، اور چبانا بھی آسان ہو جاتا ہے۔

حضرت عروہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ:

”أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالتَّلْبِينِ لِلْمَرِيضِ وَ لِلْمَحْزُونِ عَلَى الْهَالِكِ، وَ كَانَتْ تَقُولُ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ التَّلْبِينَةَ تُجِمُّ فُؤَادَ الْمَرِيضِ، وَ تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ“۔
ترجمہ: ”حضرت عائشہؓ بیمار کو تلبینہ پلانے کا حکم دیتی تھیں، اسی طرح اس شخص کو جسے کسی کے مرنے کا رنج ہوتا اور کہتی تھیں میں نے آنحضرتؐ سے سنا ہے آپؐ فرماتے تھے تلبینہ بیمار کے دل کو تسکین دیتا ہے اور رنج کم کر دیتا ہے۔“

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

سهولة المساغ و تيسير التناول و مزيد اللذة و يقال الشريد أحد اللحمين (ولو بماء) مبالغة في تأكيد طلبه و المراد ولو مرقا يقرب من الماء قيل و أول من ثرد إبراهيم الخليل عليه الصلاة و السلام. قال الزمخشري: ثردت الخبز أترده وهو أن تفته ثم تبله بمرق و تشرقه في وسط الصحيفة و تجعل له رقبة“.

(فيض القدير للمناوي: تحت رقم الحديث، ۱۶۰، المكتبة التجارية الكبرى، مصر)

۱..... ”وَالسَّرُفِيهِ أَنْ الشَّرِيدَ مَعَ اللِّحْمِ جَامِعٌ بَيْنَ الْغِدَاءِ وَ اللَّذَةِ وَ الْقُوَّةِ، وَ سُهُولَةِ التَّنَاوُلِ، وَ قِلَّةِ الْمُؤَنَةِ فِي الْمَضْغِ، وَ سُرْعَةِ الْمُرُورِ فِي الْمَرِيءِ، فَضْرِبَ بِهِ مَثَلًا لِيُؤْذَنَ بِأَنَّهَا أُعْطَتْ مَعَ حُسْنِ الْخُلُقِ وَ الْخَلْقِ، وَ خِلَافَةِ النُّطْقِ فَصَاحَةِ اللَّهْجَةِ وَ جُودَةِ الْقَرِيحَةِ، وَ رِزَانَةِ الرَّأْيِ، وَ رِصَانَةِ الْعَقْلِ، وَ التَّجَبُّبِ إِلَى الْبُعْلِ، فَهِيَ تَصْلُحُ لِلتَّبْعْلِ وَ التَّحَدُّثِ وَ الْاسْتِنَاسِ بِهَا، وَ الْأَصْغَاءِ إِلَيْهَا، وَ حَسْبُكَ أَنَّهَا عَقَلَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ تَعْقِلْ غَيْرُهَا مِنَ النِّسَاءِ، وَ رَوَتْ مَا لَمْ يَرَوْ مِثْلَهَا مِنَ الرِّجَالِ، وَ مِمَّا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ الشَّرِيدَ أَشْهَى الْأَطْعِمَةِ عِنْدَهُمْ وَ أَلَذُّهَا قَوْلُ الشَّاعِرِ:
إِذَا مَا الْخُبْزُ تَادِمُهُ بِلَحْمٍ... فَذَاكَ أَمَانَةُ اللَّهِ“.

(مرقاة المفاتيح: باب بدء الخلق و ذكر الأنبياء عليهم الصلاة والسلام، ج، ۹، ص، ۳۶۵، دار الفكر، بيروت)

۲..... (صحيح البخاري: كتاب الطب/باب التلبينة للمريض، ج، ۷، ص، ۱۲۳، رقم الحديث، ۵۶۸۹، دار طوق النجاة)

حضرت ہشام سے روایت ہے کہ:

”أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالتَّلْبِينَةِ وَتَقُولُ: هُوَ البَغِيضُ النَّافِعُ“ ۱۔

ترجمہ: ”حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تلبینہ تیار کرنے کا حکم دیا کرتی تھیں، گو

وہ مریض کو ناپسند ہوتا ہے مگر اسے فائدہ دیتا ہے۔“

مذکورہ روایات سے معلوم ہوا کہ تلبینہ مریض کے دل کے سکون کا باعث اور غم کو بہت حد تک کم کرتا ہے۔

اور مریض کی جو رطوبتیں بیماری کی وجہ سے خشک ہو جاتی ہیں، تلبینہ اس خشکی کو دور کرتا ہے، اور

فاسد رطوبات سے معدہ صاف ہو جاتا ہے۔ ۲

حضرت محمد بن سائب کی والدہ سے روایت ہے کہ:

”عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ أَهْلَهُ الْوَعَكُ أَمَرَ بِالْحِسَاءِ فَصْنَعَ ثُمَّ يَأْمُرُهُ فَيَحْسُو

مِنْهُ وَكَانَ يَقُولُ: إِنَّهُ لَيَرْبُو عَنْ فُؤَادِ السَّقِيمِ أَوْ يَسْرُو عَنْ فُؤَادِ

السَّقِيمِ كَمَا تَسْرُو إِحْدَاكُنَّ الْوَسَخَ عَنْ وَجْهِهَا بِالمَاءِ“ ۳۔

۱..... (صحيح البخاري: كتاب الطب/باب التلبينة للمريض، ج، ۷، ص، ۱۲۲، رقم الحديث، ۵۶۹۰، دار طوق النجاة)

۲..... ”(مجمة) بالتشديد وفتح الميمين أى مريحة قال القرطبي: روى بفتح الميم والجيم وبضم الميم وكسر الجيم فعلى الأول مصدر أى جمام وعلى الثانى اسم

فاعل من أجم وفى رواية البخارى تجم بضم الجيم (لفؤاد المريض) أى تريح قلبه وتسكنه وتقويه وتزيل عنه الهم وتنشطه بإخمادها للحمى من الإجمام وهو الراحة فلا حاجة لما تكلفه بعض الأعظم من تأويل الفؤاد برأس المعدة فتدبر ونفع ماء الشعير للحمى لا ينكره إلا جاهل بالطب (تذهب ببعض الحزن) فإن فؤاد الحزين يضعف باستيلاء اليبس على أعضائه وعلى معدته لقلة الغذاء والحساء يربطها ويغذيها ويقويها لكن كثيرا ما يجتمع بمعدته خلط مرارى أو بلغمى أو صديدى والحساء يجلوه عن المعدة قال ابن حجر: النافع منها ما كان رقيقا نضيجا غليظا نيئا“

(فيض القدير شرح الجامع الصغير: ج، ۳، ص، ۲۸۳، تحت رقم الحديث، ۳۲۹۰، المكتبة التجارية)

۳..... (المستدرک للحاکم: ج، ۴، ص، ۱۳۱، رقم الحديث، ۷۱۲۲، دار الکتب العلمیة، بیروت) قال الحاکم: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ إِسْنَادٌ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ.

ترجمہ: ”ام المؤمنین عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں کو جب بخار ہوتا تو آپ حریرہ بنانے کا حکم دیتے، جب وہ بنا لیا جاتا تو آپ اسے پینے کا حکم دیتے اور خود بھی پیتے پھر آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے، یہ بیمار کے دل کو بہت سکون دیتا ہے، جیسے تم پانی کے ساتھ اپنے چہرے سے میل کو صاف کر لیتی ہو۔“

مذکورہ روایت میں تلبینہ کا یہ فائدہ بتایا گیا ہے کہ وہ مریض کے دل کو سکون بخشتا ہے، اور دکھ و غم کو دور کرتا ہے، اور بعض روایات میں پیٹ کو صاف کرنے کا بھی ذکر ملتا ہے۔ جیسا کہ اس کا ذکر ذیل میں آئے گا۔

۱.... التلبینة: حساءٌ يُعمل من دَقِيقٍ، أو من نُخالة، وَرُبَمَا يُجعل فِيهَا عسل، سميت تلبينة تَشْبِیْها بالبن، لبياضها ورقتها.

قوله: مُجَمَّةٌ، أي: يسرو عنه همه، وفي الحديث في السفرجل أنها تُجمُّ الفؤاد، أي: تُريحه، وتُكمل نشاطه.

(شرح السنة للبخاري: كتاب الأطعمة/باب الشريد والتلبينة، ج، ۱، ص، ۳۰۱، تحت رقم الحديث، ۲۸۵۵، المكتب الإسلامي، دمشق، بيروت)

” (كان إذا أخذ أهله) أي أحدا من أهل بيته (الوعك) أي الحمى أو المها (أمر بالحساء) بالفتح والمد طبيخ يتخذ من دقيق وماء ودهن (فصنع) بالبناء للمفعول (ثم أمرهم فحسوا) وكان يقول أنه ليرنو) بفتح المثناة التحتية وراء ساكنة فمشاة فوقية أي يشد ويقوى (فؤاد الحزين) قلبه أو رأس معدته (ويسرو عن فؤاد السقيم) بسين مهملة أي يكشف عن فؤاده الألم ويزيله (كما تسرو إحداهن الوسخ بالماء عن وجهها) أي تكشفه وتزيله..... (ت) في الطب (ك) في الأطعمة كلهم (عن عائشة) وقال الترمذي: حسن صحيح وقال الحاكم: صحيح وأقره الذهبي.“

(فيض القدير للمناوي: ج، ۵، ص، ۹۲، رقم الحديث، ۶۵۳۲، المكتبة التجارية الكبرى، مصر)

” (وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ أَهْلَهُ) أَي أَهْلَ بَيْتِهِ (الْوَعْكَ) : بِفَتْحٍ فَسُكُونِ أَيِ الْحُمَى أَوْ شِدَّتُهَا (أَمَرَ بِالْحَسَاءِ) : بِفَتْحٍ وَمَدٍّ طَبِيخٌ مَعْرُوفٌ يُتَّخَذُ مِنْ دَقِيقٍ وَمَاءٍ وَدُهْنٍ وَيَكُونُ رَقِيقًا يُحْسَى، كَذَا فِي النَّهَائَةِ. وَذَكَرَ بَعْضُهُمُ السَّمْنَ بَدَلَ الدُّهْنِ وَأَهْلُ مَكَّةَ يُسَمُّونَهُ بِالْحَرِيرَةِ، (فَصْنَعٌ) بِصِيغَةِ الْمَجْهُولِ (ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَحَسَوْا) : بِفَتْحِ السِّينِ أَيِ فَشَرِبُوا (مِنْهُ)، وَصِيغَةُ الْجَمْعِ إِمَّا لِلْمُشَارَكَةِ فِي الْأَكْلِ أَوْ فِي الْحُمَى (وَكَانَ يَقُولُ: إِنَّهُ) أَيِ الْحَسَاءِ (لَيَرْتَو) : بِفَتْحِ الْيَاءِ وَسُكُونِ الرَّاءِ وَضَمِّ الْفَوْقِيَّةِ أَيِ يَشُدُّ وَيَقْوَى (فُؤَادِ الْحَزِينِ) : أَيِ قَلْبِهِ (وَيَسْرُو) : بِفَتْحِ فَسُكُونِ فَضَمِّ أَيِ: يَكْشِفُ وَيَرْفَعُ الضِّيقَ وَالتَّعَبَ (عَنْ فُؤَادِ السَّقِيمِ كَمَا تَسْرُو) : بِالتَّائِيثِ وَجُوزَ التَّدْكِيرِ أَيِ تَزِيلِ وَتَدْفَعُ (إِحْدَاكُنَّ الْوَسْخَ بِالْمَاءِ عَنْ وَجْهِهَا، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ) وَكَذَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ.

(مرقاة المفاتيح: كتاب الأطعمة، ج، ۷، ص، ۲۷۶، دار الفكر، بيروت، لبنان)

تلبینہ پیٹ کو صاف کرتا ہے

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”عَلَيْكُمْ بِالْبَغِيضِ النَّافِعِ: التَّلْبِينَةُ، فَوَالِدِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَغْسِلُ بَطْنَ أَحَدِكُمْ كَمَا يَغْسِلُ الْوَسَخَ عَنْ وَجْهِهِ بِالْمَاءِ قَالَتْ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَكَى أَحَدٌ مِنْ أَهْلِهِ لَمْ تَزَلِ الْبُرْمَةُ عَلَى النَّارِ حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى أَحَدٍ طَرْفِيهِ إِمَّا مَوْتُ أَوْ حَيَاةٌ“۔
ترجمہ: ”تم وہ چیز استعمال کیا کرو جو کھانے میں بہت بری ہے لیکن اس کا فائدہ بہت زیادہ ہے، وہ ہے ”تلبینہ“۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، یہ پیٹ کو اس طرح صاف کر دیتی ہے جیسے پانی کے ساتھ چہرے کی میل ختم کی جاتی ہے، آپ فرماتی ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کے گھر والوں میں کوئی بیمار ہوتا، تو ہنڈیا مسلسل چولہے پر رہتی (تلبینہ پکتا رہتا)، جب تک کہ وہ بیمار آریا پار نہ ہو جاتا۔“

مذکورہ روایت میں تلبینہ کو اس لئے ناپسند قرار دیا کہ بیمار دوسری دوائیوں کی طرح اس کو پسند نہیں کرتا، مگر یہ اس کے لئے انتہائی نفع بخش ہے۔

۱۔۔۔۔۔ (المستدرک للحاکم: کتاب الطب، ج، ۴۵۱، رقم الحدیث، ۸۲۴۵، دار الکتب العلمیہ، بیروت) قال الحاکم: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ.
(هُوَ الْبَغِيضُ) بِالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ وَبِالْمَعْجَمَتَيْنِ عَلَى وَزْنِ عَظِيمٍ مِنَ الْبَغْضِ، يَعْنِي: يَبْغِضُهُ الْمَرِيضُ مَعَ كَوْنِهِ يَنْفَعُهُ كَسَائِرِ الْأَدْوِيَةِ“۔

(عمدة القاري للعيني: باب التلبينة للمريض، ج، ۲۱، ص، ۲۳۸، دار إحياء التراث العربي، بيروت)
”عليكم بالبغيض النافع“ أي كلوه أو لازموا استعماله قالوا: وما البغيض النافع يا رسول الله قال: (التلبينة) بفتح فسكون حساء يعمل من دقيق فيصير كاللبن بياضا ورقة وقد يجعل فيه عسل والبغيض كعظيم من البغض سماه به لأنه مبغوض للمريض مع كونه ينفعه كسائر الأدوية وحكى عياض أنه وقع له في رواية المروزي بنون بدل الموحدة قال: ولا معنى له وذلك لأنه غذاء فيه كثرة سهل التناول للمريض فإذا استعمله اندفعت عنه الحرارة الجوعية وحصلت له القوة الغذائية

﴿بقية حاشية اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

تلبینہ ہر بیماری کے لیے شفا ہے

حضرت اسحاق بن ابی طلحہ سے مرسل روایت ہے کہ:

”عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: فِي التَّلْبِينِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ“۔

ترجمہ: ”تلبینہ کے بارے میں نبیؐ نے فرمایا کہ یہ ہر بیماری کے لیے شفا ہے۔“

مذکورہ روایت سنداً مرسل ہے، بالفاظ دیگر اس کو روایت کرنے والے صحابی کا نام ذکر نہیں کیا گیا، ہو سکتا ہے کہ بطورِ مبالغہ تلبینہ کو ہر بیماری کے لیے شفا قرار دیا ہو، اور مطلب یہ ہو کہ بیمار کے لیے بہت فائدہ مند ہے۔

تلبینہ بنانے کا طریقہ

تلبینہ بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اعلیٰ جو (Barley) کا ایسا آٹا جس کے ساتھ اس کا چھلکا بھی پیسا گیا ہو، اس میں پانچ گنا صاف و شفاف پانی ڈال کر درمیانی آگ پر پکایا جائے، اور جب کل پانی کے چار حصے خشک ہو جائیں اور پانچواں حصہ باقی رہ جائے، تو بقدر ضرورت اس حریرہ کو استعمال کیا جائے۔ ۲

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

بغیر مشقہ (فوالذی نفسی بیدہ انہ) ای هذا الطعام المسمى بها وفي رواية إنها (ليغسل بطن أحدكم كما يغسل الوسخ عن وجهه بالماء) تحقيق لوجه الشبه قال الموفق البغدادي: إذا شئت منافع التلبينة فاعرف منافع ماء الشعير سيما إذا كان نخالة فإنه يجلو وينفذ بسرعة ويغذي غذاء لطيفا وإذا شرب حارا كان أحلى وأقوى نفوذا <تنبیه > قال الراغب: النافع هو ما يعين على بلوغ الشيء كالفضيلة والسعادة والخير والشفاء والنافع في الشيء ضربان ضروري وهو ما لا يمكن الوصول إلى المطلوب إلا به كالعلم والعمل الصالح للمكلف في البلوغ إلى النعيم الدائم وغير ضروري وهو الذي قد يسد غيره مسده كالسكنجبین في كونه نافعا في قمع الصفراء ومن ما هنا (هـ ك) في الطب (عن عائشة) قال الحاكم: صحيح وأقره الذهبي ورواه عنها النسائي أيضا“.

(فيض القدير للمناوي: تحت رقم الحديث، ۵۵۱۶، المكتبة التجارية الكبرى، مصر)

۱.... (بغية الباحث عن زوائد مسند الحارث: كتاب الطب/باب في التلبينة، ج، ۲، ص، ۵۹۷، رقم

الحديث، ۵۵۹، مركز خدمة السنة والسيرة النبوية - المدينة المنورة)

۲.... قال ابن القيم: هذا ماء الشعير المغلي وهو أكثر غذاء من سويقه نافع للسعال قاع لحدة

﴿ بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں ﴾

بعض اوقات بیمار کی خواہش یا ضرورت کے مطابق تلبینہ میں دودھ اور شہد کا استعمال بھی کیا جاتا ہے، جو کہ مزید فائدہ مند ہو جاتا ہے، لیکن مذکورہ اشیاء کو شامل کرنا ضروری نہیں۔ ۱۔

خواص تلبینہ

تلبینہ اس وقت زیادہ فائدہ مند ہوتا ہے جب اسے آگ پر تیار کیا جائے، اور اس کا حریرہ پتلا بنایا جائے، کچا اور گاڑھا کرنے کی صورت میں اس کا فائدہ نہیں ہوتا۔

جو (Barley) کا پانی اور ہے اور یہ حریرہ اور ہے۔

جو (Barley) کے حریرہ کی افادیت جو (Barley) کے پانی سے زیادہ ہے۔

تلبینہ ایک نرم غذا ہے، جس کو بیمار شخص با آسانی ہضم کر لیتا ہے۔ تلبینہ مریض کی صلاحیتوں کو بحال کرنے میں مدد کرتا ہے، معدہ کو تقویت دیتا ہے اور بیمار شخص کے شفا اور رنج و دکھ کو زائل

کرنے کا موثر ذریعہ ہے۔ ۲۔

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

الفضول مدر للبول جدا قاع للظما مطف للحرارة وصفته ان یرض ویوضع علیہ من الماء العذب خمسة امثاله ویطبخ بنار معتدلة الى ان یبقی خمساه۔

(فیض القدیر، ج، ۵، ص، ۹۲، رقم الحدیث، ۶۵۴۲، المكتبة التجارية الكبرى، مصر)

۱۔۔۔۔ (التلبینة) بفتح فسكون حساء یتخذ من دقیق او نخالة وربما جعل بعسل او لبن وشبهه باللبن فی بیاضه سمی بالمرّة من التلبین مصدر لبن القوم إذا سقاہم اللبن حکى الزیادی عن بعض العرب لبناهم فلبنوا ای سقیناهم اللبن فأصابهم منه شبه سکر. ذکره الزمخشری۔

(فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، ج، ۳، ص، ۲۸۳، تحت رقم الحدیث، ۳۴۰۹، المكتبة التجارية الكبرى، مصر)

۲۔۔۔۔ "التلبین: هو الحساء الرقیق الذی هو فی قوام اللبن، ومنه اشتق اسمه، قال الهروی: سُمیت تلبینة لشبهها باللبن لبیاضها وریقتها، وهذا الغذاء هو النافع للعلیل، وهو الرقیق النضیح لا الغلیظ النسیء، وإذا شئت أن تعرف فضل التلبینة فأعرف فضل ماء الشعیر، بل هی ماء الشعیر لهم، فإنها حساء متخذ من دقیق الشعیر بنخالته، والفرق بینها وبن ماء الشعیر أنه یطبخ صحاحا، والتلبینة تطبخ منه مطحونا، وهی

أنفع منه لخروج خاصية الشعیر بالطحن، وقد تقدم أن للعادات تأثيرا فی الانتفاع بالأدویة والأغذیة، وكانت عادة القوم أن یتخذوا ماء الشعیر منه مطحونا لا صحاحا، وهو أكثر تغذیة وأقوی

﴿ بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملا۔ مائیں ﴾

تلمینہ دل کے مریض ٹینشن، ذہنی امراض، دماغی امراض، معدے، جگر، پٹھے اعصاب، ہائی بلڈ پریشر، دائمی قبض، حاملہ عورتوں، بچوں اور مردوں کے تمام امراض کیلئے انوکھا ٹانک ہے۔

وَاللّٰهُ سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ



﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

فِعْلًا وَاَعْظَمُ جَلَاءً، وَاِنَّمَا اتَّخَذَهُ اَطْبَاءُ الْمُدُنِ مِنْهُ صِحَاحًا لِيَكُونَ اَرَقًا وَالطَّفَّ، فَلَا يَثْقُلُ عَلٰى طَبِيعَةِ الْمَرِيضِ، وَهَذَا بِحَسَبِ طَبَائِعِ اَهْلِ الْمُدُنِ وَرَخَاوَتِهَا، وَثَقَلِ مَاءِ الشَّعِيرِ الْمَطْحُونِ عَلَيْهَا. وَالْمَقْصُودُ: اَنَّ مَاءَ الشَّعِيرِ مَطْبُوحًا صِحَاحًا يَنْفَعُ سَرِيعًا، وَيَجْلُو جَلَاءً ظَاهِرًا وَيَغْدِي غَدَاءً لَطِيفًا. وَاِذَا شَرِبَ حَارًّا كَانَ جَلَاؤُهُ اَقْوَى، وَنَفُوذُهُ اَسْرَعُ وَاِنَّمَاؤُهُ لِلْحَرَارَةِ الْغَرِيْبِيَّةِ اَكْثَرَ وَتَلْمِيْسُهُ لِسَطْوَحِ الْمَعِدَةِ اَوْفَقَ.

وَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا: (مَجْمَعَةٌ لِفَوَادِ الْمَرِيضِ) يُرَوَى بِوَجْهَيْنِ. يَفْتَحُ الْمِيمَ وَالْجِيمَ، وَيَضْمُ الْمِيمَ وَكَسَرَ الْجِيمَ، وَالْأَوَّلُ: اَشْهَرُ وَمَعْنَاهُ: اَنَّهَا مُرِيْحَةٌ لَهُ، اَيُّ تَرْيِيْحُهُ وَتَسْكِنُهُ مِنَ الْاَجْمَامِ، وَهُوَ الرَّاحَةُ. وَقَوْلُهُ تَذْهَبُ بَعْضُ الْحُزْنِ "هَذَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ لِاَنَّ الْغَمَّ وَالْحُزْنَ يَبْرُدَانِ الْمِرَاجَ، وَيُضْعِفَانِ الْحَرَارَةَ الْغَرِيْبِيَّةَ لِمَيْلِ الرُّوحِ الْحَامِلِ لَهَا اِلَى جِهَةِ الْقَلْبِ الَّذِي هُوَ الْعَسَلَاءُ لَمْ يَضْرِبْهُ، وَالثَّانِي: مَتَى تَنَاوَلَهُ، اَضْرَبْهُ. وَالثَّلَاثُ: يَضْرِبُ بِي قَلِيْلًا. فَاَعَادَةَ رُكْنِ عَظِيْمٍ فِي حِفْظِ الصَّحَّةِ، وَمَعَالِجَةَ الْاَمْرَاضِ، وَلِذَلِكَ جَاءَ الْعِلَاجُ النَّبَوِيُّ بِاَجْرَاءِ كُلِّ بَدَنٍ عَلٰى عَادَتِهِ فِي اسْتِعْمَالِ الْاَغْذِيَةِ وَالْاَدْوِيَةِ وَغَيْرِ ذَلِكَ."

(زاد المعاد لابن القيم: فصل في هديه في علاج الحمى)

(فصل نمبر ۱)

مکھن

مکھن دودھ سے بنائی جانے والی چیز ہے۔ اشیائے خورد و نوش میں اس کا استعمال ہوتا ہے۔
اسے عام طور پر روٹی، ڈبل روٹی اور پراٹھا میں ملا کر کھایا جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کو مکھن پسند تھا

برسلسمی کے لڑکے عبد اللہ و عطیہ سے روایت ہے کہ:

”دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدَّمَنَا زُبْدًا وَتَمْرًا
وَكَانَ يُحِبُّ الزُّبْدَ وَالتَّمْرَ“ ۱

ترجمہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے آپ کی
خدمت میں مکھن اور کھجور پیش کیا، آپ مکھن اور کھجور پسند کرتے تھے“۔

رسول اللہ ﷺ نے ولیمہ میں مکھن اور پنیر تیار کروایا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ:

”قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ أَبِي طَلْحَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ، وَقَدِمِي تَمَسُّ قَدَمَ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ، قَالَ: فَأَتَيْنَاهُمْ حِينَ بَزَعَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ أَخْرَجُوا
مَوَاشِيَهُمْ، وَخَرَجُوا بِفُئُوسِهِمْ، وَمَكَاتِلِهِمْ، وَمُرُورِهِمْ،
فَقَالُوا: مُحَمَّدٌ، وَالْخَمِيسُ، قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: خَرِبَتْ
خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ (فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ)، قَالَ وَهَزَمَهُمْ

۱..... (سنن ابی داؤد: کتاب الأطعمة/باب فی الجمع بین لؤنین فی الأکل، ج، ۳، ص، ۳۶۳، رقم

الحديث، ۳۸۳۷، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَوَقَعَتْ فِي سَهْمٍ دَحِيَّةَ جَارِيَّةٍ جَمِيلَةٍ، فَاشْتَرَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعَةِ أَرْؤُسٍ، ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَى أُمِّ سُلَيْمٍ تُصَنِّعُهَا لَهُ وَتُهَيِّئُهَا قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَتَعْتَدُ فِي بَيْتِهَا، وَهِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حَيٍّ، قَالَ: وَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيْمَتَهَا التَّمْرَ وَالْأَقِطَ وَالسَّمْنَ، فُحِصَتِ الْأَرْضُ أَفَاحِيصَ، وَجِيءَ بِالْأَنْطَاعِ، فَوُضِعَتْ فِيهَا، وَجِيءَ بِالْأَقِطِ وَالسَّمَنِ فَشَبِعَ النَّاسُ، قَالَ: وَقَالَ النَّاسُ: لَا نَدْرِي أَتَزَوَّجَهَا، أَمْ اتَّخَذَهَا أُمُّ وَلَدٍ؟ قَالُوا: إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ امْرَأَتُهُ، وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ أُمُّ وَلَدٍ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَبَ حَجَبَهَا، فَقَعَدَتْ عَلَى عَجْزِ الْبَعِيرِ، فَعَرَفُوا أَنَّهُ قَدْ تَزَوَّجَهَا، فَلَمَّا دَنَوْا مِنَ الْمَدِينَةِ، دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَدَفَعْنَا، قَالَ: فَعَثَرَتِ النَّاقَةُ الْعُضْبَاءُ، وَنَدَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَدَرْتُ، فَقَامَ فَسْتَرَهَا، وَقَدْ أَشْرَفَتِ النِّسَاءُ، فَقُلْنَ: أَبْعَدَ اللَّهُ الْيَهُودِيَّةَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا أَبَا حَمْزَةَ، أَوْقَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: إِي وَاللَّهِ، لَقَدْ وَقَعَ ۱۔

ترجمہ: ”میں خیبر کے دن ابو طلحہ کے پیچھے سوار تھا اور میرا قدم رسول اللہ ﷺ کے قدم مبارک کو چھو جاتا تھا سورج کے طلوع ہوتے ہی ہم خیبر جا پہنچے اور لوگوں نے اپنے جانوروں کو باہر نکال لیا تھا اور وہ اپنے کدال اور پھاوڑے اور ٹوکریاں لے کر نکلے انہوں نے کہا محمد (ﷺ) بھی ہیں اور لشکر بھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خیبر برباد ہو گیا جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ان کی صبح بری ہو جاتی ہے جن کو ڈرایا جاتا ہے بالآخر اللہ نے انہیں شکست دی اور حضرت دحیہ

۱۔۔۔۔۔ (صحیح مسلم: کتاب النکاح/باب فضیلة إغتاقه أمتة، ثم يتزوجها، ج، ۲، ص، ۱۰۳۵، دار إحياء التراث العربی، بیروت)

کے حصہ میں ایک خوبصورت باندی آئی پھر رسول اللہ ﷺ نے ان سے اس کو سات باندیوں کے بدلے میں خرید لیا پھر اسے ام سلیم کی طرف بھیجا کہ وہ اسے بنا سنوار کر تیار کر دیں اور راوی کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے آپ ﷺ نے یہ اس لئے فرمایا تا کہ انہی کے گھر میں وہ اپنی عدت پوری کر لیں اور یہ باندی صفیہ بنت حبی تھیں اور رسول اللہ ﷺ نے ان کے ولیمہ میں کھجور، پنیر اور مکھن کا کھانا تیار کروایا زمین کو کھودا گیا گڑھوں میں چمڑے کے دسترخوان لا کر رکھے گئے اور پنیر اور مکھن لایا گیا اور لوگوں نے خوب سیر (پیٹ بھر کر) ہو کر کھایا اور لوگوں نے کہا ہم نہیں جانتے کہ آپ ﷺ نے ان سے شادی کی یا ام ولد بنایا ہے؟ صحابہؓ نے کہا اگر آپ ﷺ انہیں پردہ کروائیں تو آپ ﷺ کی بیوی ہوں گی اور اگر انہیں پردہ نہ کروایا تو ام ولد ہوگی پس جب آپ ﷺ نے سوار ہونے کا ارادہ کیا تو انہیں پردہ کروایا اور وہ اونٹ کے پچھلے حصہ پر بیٹھ گئیں تو صحابہ کو معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے ان سے شادی کی ہے۔ جب مدینہ کے قریب پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی اونٹنی کو دوڑانا شروع کیا تو ہم نے بھی اپنی سواریاں تیز کر دیں آپ ﷺ کی عصا اونٹنی نے ٹھوکر کھائی اور رسول اللہ ﷺ اور صفیہؓ گر پڑے آپ ﷺ اٹھے اور ان پر پردہ کیا اور معزز عورتوں نے کہنا شروع کر دیا اللہ اس یہودیہ کو دور کرے، راوی کہتے ہیں میں نے کہا: اے ابو حمزہ کیا رسول اللہ ﷺ گر پڑے تھے؟ تو انہوں نے کہا: ہاں اللہ کی قسم! آپ گر پڑے تھے۔

وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

(فصل نمبر ۲)

مکھن سے متعلق مفید معلومات

مکھن کو بدبودار ہونے سے بچانے کی ترکیب
مکھن میں ٹھنڈا اور نمی کے دنوں میں ایک خاص قسم کی ناگوار بو آ جاتی ہے اس سے بچنے کیلئے
اس میں دھنیے کے چند پتے ڈال دیں۔ مکھن کو جب ابالیں یا پگھلائیں تو بعد میں اسے چھان
لیں۔

مکھن اور پنیر صحت کیلئے انتہائی مفید ہیں، تحقیق

شاک ہوم: سویڈن کے ماہرین نے جدید تحقیق میں انکشاف کیا ہے کہ روایتی خیال کے
برعکس مکھن اور پنیر صحت کیلئے انتہائی مفید ہیں، سویڈن کے ماہرین کے مطابق مکھن، پنیر اور
چکنائی والی دیگر مصنوعات کے بارے میں کئی برسوں سے مشہور باتیں درست نہیں ہیں،
زیادہ چربی اور گھی کے استعمال سے دل کے دورے کی وارننگ سن سن کر شہریوں نے مکھن، گھی
اور پنیر کا استعمال انتہائی کم کر دیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ مکھن، پنیر اور دیسی گھی میں شامل چربی یا
Saturated Fat صحت کیلئے مفید ہے نہ صرف یہ دل کے دورے سے محفوظ رکھتی ہے بلکہ
ٹائپ ٹو زیا بیٹس سے بھی بچاتی ہے، ماہرین نے کہا ہے کہ احتیاط اپنی جگہ مگر لوگوں کو چربی
سے بھرپور غذاؤں سے شدید پرہیز نہیں کرنا چاہئے۔

جمے ہوئے مکھن کو پگھلانے والی چھری ایجاد

این جی ٹی کہتے ہیں ضرورت ایجاد کی ماں ہے اسی لیے دنیا میں روزانہ نئی ایجادات
سائنس آتی ہیں۔ صبح کے ناشتے پر فریج سے نکلے جمے ہوئے مکھن کو ٹوسٹ پر لگانا بھی ایک

مسئلہ ہے اسی لیے اب مکھن پگھلانے والی جدید چھری بھی ایجاد کر لی گئی ہے۔ اس چھری کے دستے میں سیل سے چلنے والی ایک بیٹری نصب ہے جس کے ذریعے یہ اکتالیس درجے سینٹی گریڈ تک گرم ہو کر سیکنڈوں میں جمے ہوئے مکھن کو پگھلاتے ہوئے ٹوسٹ پر با آسانی پھیلا دیتی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ صبح کے ناشتے میں ٹوسٹ جل جانا یا چائے کے ٹھنڈا ہو جانے کے علاوہ مکھن صحیح نہ لگنا بھی ایک مسئلہ ہے جو اس چھری کی بدولت حل ہو جائے گا۔ ۱۔

مکھن کے فوائد

مکھن سرد تر بھاری سب طرح کی گرمی خشکی اور کمزوری کو دور کرتا ہے۔ خوراک کی خوراک ہے اور دوا کی دوا ہے بوڑھوں اور بچوں کے لئے فائدہ مند ہے۔ دل و دماغ کو طاقت دیتا ہے خون اور چربی پیدا کرتا ہے۔ گرمی خشکی کی کھانسی، بواسیر، تپدق، میں مفید ہے سب طبیعتوں کے موافق ہے اور بہت طاقت دیتا ہے۔ تھوڑی مقدار میں کھایا جائے تو قدرے قابض ہے۔ زیادہ مقدار میں کھایا جائے تو دست آور ہے۔ خون کسی راستہ سے آتا ہو اس سے رک جاتا ہے آنکھوں کو تراوٹ دیتا ہے بدن کو موٹا کرتا ہے۔ ۲۔

وَاللّٰهُ سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ



۱۔...<http://www.bhatkallys.com/akhbaroafkar/urduinterestingnews/%D8%AC%D9%85%DB%92-%DB%81%D9%88-%D8%A6%DB%92-%D9%85%DA%A9%DA%BE%D9%86-%DA%A9%D9%88-%D9%BE%DA%AF%DA%BE%D9%84%D8%A7-%D9%86%DB%92-%D9%88%D8%A7%D9%84%DB%8C-%DA%86%DA%BE%D8%B1-%DB%8C-%D8%A7%DB%8C%D8%AC/?lang=ur>

۲۔...<http://dailyaag.com/phase2/%D9%85%DA%A9%DA%BE%D9%86-%DA%A9%DB%92-%D9%81%D8%A7%D8%A6%D8%AF%DB%92/>

(فصل نمبر ۳)

گھی

رسول اللہ ﷺ کے کھانوں میں گھی کا استعمال ہوتا تھا جسے آپ نوش فرمایا کرتے تھے۔ گھی حضور ﷺ کی سنت ہے۔ رسول اللہ ﷺ ویسی گھی استعمال فرمایا کرتے تھے جو مکھن کو گرم کرنے سے تیار ہو جاتا ہے۔

ام سلیمؓ کا روٹی پر گھی لگا کر رسول ﷺ کو دعوت دینا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

”صَنَعَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ خُبْزَةً، وَضَعَتْ فِيهَا شَيْئًا مِنْ سَمْنٍ، ثُمَّ قَالَتْ: أَذْهَبُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَادْعُهُ قَالَ: فَاتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: أُمِّي تَدْعُوكَ، قَالَ، فَقَامَ، وَقَالَ: لِمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنَ النَّاسِ قَوْمُوا قَالَ: فَسَبَقْتُهُمْ إِلَيْهَا، فَأَخْبَرْتُهَا، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هَاتِي مَا صَنَعْتِ فَقَالَتْ: إِنَّمَا صَنَعْتُهُ لَكَ وَحَدَاكَ، فَقَالَ: هَاتِيهِ فَقَالَ: يَا أُنْسُ ادْخِلِي عَلَيَّ عَشْرَةَ عَشْرَةَ قَالَ، فَمَا زِلْتُ ادْخِلُ عَلَيْهِ عَشْرَةَ عَشْرَةَ، فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، وَكَانُوا ثَمَانِينَ“

ترجمہ: ”(میری والدہ) ام سلیم رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے روٹی تیار کی، اور اس میں تھوڑا سا گھی بھی لگا دیا، پھر کہا: جاؤ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا لاؤ، میں نے آپ کے پاس آ کر عرض کیا کہ میری ماں آپ کو دعوت

ل..... (سنن ابن ماجہ: کتاب الاطعمہ/باب الخُبْزِ الْمَلْبُوقِ بِالسَّمْنِ، ج، ۲، ص، ۱۰۹، رقم الحدیث، ۳۳۴۲، دار احیاء الکتب العربیة، فیصل عیسی البابی الحلبي)

دے رہی ہیں تو آپ کھڑے ہوئے اور اپنے پاس موجود سارے لوگوں سے کہا کہ اٹھو، چلو، یہ دیکھ کر میں ان سب سے آگے نکل کر ماں کے پاس پہنچا، اور انہیں اس کی خبر دی (کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بہت سارے لوگوں کے ساتھ تشریف لارہے ہیں) اتنے میں آپ آ پہنچے، اور فرمایا: جو تم نے پکایا ہے، لاؤ، میری ماں نے عرض کیا کہ میں نے تو صرف آپ کے لیے بنایا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لاؤ تو سہی، پھر فرمایا: اے انس! میرے پاس لوگوں میں سے دس دس آدمی اندر لے کر آؤ، انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں دس دس آدمی آپ کے پاس داخل کرتا رہا، سب نے سیر ہو کر کھایا، اور وہ سب اسی کی تعداد میں تھے۔

ام سلیمؓ کا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گھی پیش کرنا

حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ:

”دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى أُمِّ سُلَيْمٍ، فَأَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَسَمْنٍ، قَالَ: أَعِيدُوا سَمْنَكُمْ فِي سِقَائِهِ، وَتَمْرَكُمْ فِي وَعَائِهِ، فَإِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ إِلَى نَاحِيَةِ مِنَ الْبَيْتِ، فَصَلَّى غَيْرَ الْمَكْتُوبَةِ، فَدَعَا لَأُمِّ سُلَيْمٍ وَأَهْلِ بَيْتِهَا، فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ لِي خُوَيْصَةً، قَالَ: مَا هِيَ؟، قَالَتْ: خَادِمُكَ أَنَسٌ، فَمَا تَرَكَ خَيْرَ آخِرَةٍ وَلَا دُنْيَا إِلَّا دَعَا لِي بِهِ، قَالَ: اللَّهُمَّ ارْزُقْهُ مَالًا وَوَلَدًا، وَبَارِكْ لَهُ فِيهِ، فَإِنِّي لَمِنَ أَكْثَرِ الْأَنْصَارِ مَالًا، وَحَدَّثَنِي ابْنَتِي أُمَيْنَةُ: أَنَّهُ دُفِنَ لِصُلْبِي مَقْدَمَ حَجَّاجِ الْبَصْرَةِ بِضَعِّ وَعِشْرُونَ وَمِائَةً“۔^۱

ترجمہ: ”نبی ﷺ ام سلیمؓ کے پاس تشریف لائے، وہ آپ ﷺ کے پاس کھجور

۱۔۔۔۔ (صحیح البخاری: کتاب الصوم/باب من زار قومًا فلم يفتطر عندهم، ج، ۳، ص، ۴۱، رقم الحدیث، ۱۹۸۲، دار طوق النجاة)

اور گھی لے کر آئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ گھی اور کھجوریں اس کے برتنوں میں رکھو۔ اس لئے کہ میں تو روزہ دار ہوں۔ پھر گھر کے ایک گوشے میں کھڑے ہوئے اور فرض کے سوا یعنی نفل نماز پڑھی۔ ام سلیمؓ اور ان کے گھر والوں کے لئے دعا فرمائی، ام سلیمؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صرف میرے لئے ہی دعا فرمائی؟ آپ نے فرمایا اور کیا۔ ام سلیمؓ نے عرض کیا آپ ﷺ کے خادم انس کے لئے بھی دعا کریں۔ آپ نے دنیا اور آخرت کی کوئی بھلائی نہ چھوڑی جس کی دعا نہ فرمائی ہو، آپ نے فرمایا اے میرے اللہ اس کو مال اور اولاد عطا کر اور اس کو برکت عطا کر، انس کا بیان ہے کہ میں انصار سے زیادہ مال دار ہوں اور مجھ سے میری بیٹی امینہ نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ حجاج کے بصرہ آنے کے وقت تک میری نسل سے ایک سو بیس سے کچھ زیادہ بچے دفن ہو چکے تھے۔

رسول اللہ ﷺ کا گھی والی روٹی کی تمنا کرنا

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ:

”قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ: وَدِدْتُ لَوْ أَنَّ عِنْدَنَا خُبْزَةَ بَيْضَاءَ، مِنْ بُرَّةِ سَمْرَاءَ، مُلْبَقَّةٍ بِسَمْنٍ، نَأْكُلُهَا قَالَ: فَسَمِعَ بِذَلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَاتَّخَذَهُ، فَجَاءَ بِهِ إِلَيْهِ، فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي أَيِّ شَيْءٍ كَانَتْ، هَذَا السَّمْنُ؟ قَالَ: فِي عُكَّةٍ ضَبِّ، قَالَ: فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَهُ“۔

ترجمہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا: میری خواہش ہے کہ اگر ہمارے پاس گھی میں چڑی ہوئی گیہوں کی سفید روٹی ہوتی، تو ہم اسے کھاتے،

۱۔۔۔۔۔ (سنن ابن ماجہ: کتاب الاطعمہ، باب الخُبْزِ الْمُلْبَقِ بِالسَّمْنِ، ج، ۲، ص، ۱۰۹، رقم الحدیث، ۳۳۴۱، دار احیاء الکتب العربیة، فیصل عیسی البابی الحلبي)

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ یہ بات انصار میں ایک شخص نے سن لی، تو اس نے یہ روٹی تیار کی، اور اسے لے کر آپ کے پاس آیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ گھی کس چیز میں تھا؟ اس نے جواب دیا: گوہ کی کھال کی کپی میں، ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آپ نے اسے کھانے سے انکار کر دیا۔

حضرت ام مالکؓ کا رسول اللہ ﷺ کو گھی کا ہدیہ

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ أُمَّ مَالِكٍ، كَانَتْ تُهْدِي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُكَّةٍ لَهَا سَمْنَا، فَيَأْتِيهَا بَنُوهَا فَيَسْأَلُونَ الْأُذْمَ، وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ، فَتَعْمِدُ إِلَى الْإِذْيِ كَانَتْ تُهْدِي فِيهِ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَتَجِدُ فِيهِ سَمْنَا، فَمَا زَالَ يُقِيمُ لَهَا أُذْمَ بَيْتِهَا حَتَّى عَصْرَتُهُ، فَآتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: عَصْرَتِيهَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ لَوْ تَرَ كُتَيْهَا مَا زَالَ قَائِمًا ۱۔

ترجمہ: ”(ایک انصاری صحابیہ) حضرت ام مالکؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک کپی میں گھی کا ہدیہ بھیجا کرتی تھیں، (چنانچہ اس کپی میں اتنی برکت آگئی تھی کہ) جب ام مالکؓ کے بیٹے (گھر میں) آ کر روٹی کے ساتھ کھانے کے لئے (کوئی سالن مانگتے اور ان کے پاس کوئی سالن موجود نہیں ہوتا تھا) کیونکہ روغن و گھی کی قسم سے ان کے پاس جو کچھ بھی ہوتا تھا اس کو وہ آنحضرت ﷺ کے پاس خدمت میں بھیج دیا کرتی تھیں (تو ام مالکؓ کا آسرا وہی کپی بنتی جس میں وہ نبی کریم ﷺ کے لئے گھی بھیجا کرتی تھیں، (یعنی وہ اس کپی کو اٹھا کر اس میں گھی دیکھتیں) اور ان کو اس میں سے گھی مل جاتا تھا، (کافی دنوں تک) یہی سلسلہ جاری

۱۔۔۔۔ (صحیح مسلم: کتاب الفضائل / باب فی الْمُعْجَزَاتِ، ج، ۹، ص، ۳۸۵۰، رقم الحدیث،

۵۹۰۷، دار الفکر، بیروت، لبنان)

رہا کہ اس کچی میں لگا ہوا گھی ان کے پورے گھر کے لئے سالن کی ضرورت پوری کر دیا کرتا تھا پھر (ایک دن ایسا ہوا کہ) ام مالکؓ نے (زیادہ گھی حاصل کرنے کی طمع میں) اس کچی کو پوری طرح نچوڑ لیا (یعنی اس کچی میں جو گھی لگا ہوا تھا اس کو نچوڑ نچوڑ کر سارا نکال لیا، اس کا اثر یہ ہوا کہ وہ اس کی برکت سے محروم ہو گئیں اور گھر والوں کو روٹی کھانے کے لئے جس چیز کا سہارا تھا، وہ ملنی بند ہو گئی کیونکہ حرص و طمع تو ہے ہی بری بلا، جس سے آخر الامر محرومی کے علاوہ کچھ نہیں ملتا) ام مالکؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچیں (اور یہ ماجرہ بیان کیا) آنحضرت ﷺ نے پوچھا: کیا تم نے اس گھی کی کچی کو بالکل نچوڑ لیا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم کچی کو اس طرح نہ نچوڑتیں تو ہمیشہ تمہیں اس کچی سے سالن (گھی) ملا کرتا (کیونکہ اس کچی میں اگر ذرا سا بھی گھی لگا رہتا تو اس میں برکت اترتی رہتی اور جب کسی چیز میں برکت اترتی ہے تو وہ چیز کتنی ہی ذرا سی کیوں نہ ہو، بڑھ کر بہت ہو جاتی ہے۔“

ام حفید بنت حارث کا رسول اللہ ﷺ کو گھی کا ہدیہ
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ:

”أَنَّ أُمَّ حُفَيْدِ بِنْتِ الْحَارِثِ بْنِ حَزْنٍ، خَالََةَ ابْنِ عَبَّاسٍ أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَأَقِطًا وَأَضْبًا، فَدَعَا بِهِنَّ، فَأَكَلْنَ عَلَى مَائِدَتِهِ، وَتَرَكَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالْمُسْتَقْدِرِ لِهِنَّ، وَلَوْ كُنَّ حَرَامًا مَا أَكَلْنَ عَلَى مَائِدَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا أَمَرَ بِأَكْلِهِنَّ“۔

۱.... (صحیح البخاری: کتاب الأطعمة/باب الخبز المرقق والأكل على الخوان والسفرة، ج، ۷، ص، ۷۰، رقم الحدیث، ۵۳۸۹، دار طوق النجاة)

ترجمہ: ”ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خالہ ام حفید بنت حارث بن حزن رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گھی، پنیر اور ساہنہ ہدیہ کے طور پر بھیجی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو بلایا اور انہوں نے آپ کے دسترخوان پر ساہنہ کو کھایا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ہاتھ بھی نہیں لگایا جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے ناپسند کرتے ہیں۔ لیکن اگر ساہنہ حرام ہوتا تو آپ کے دسترخوان پر کھایا نہ جاتا اور نہ آپ انہیں کھانے کے لیے فرماتے۔“

حضرت عمرؓ کا قحط والے سال گھی اور گوشت نہ کھانا

حضرت عکرمہ بن خالد وغیرہ کہتے ہیں کہ:

”وقال عکرمہ بن خالد وغیرہ: إن حفصة وعبد اللہ وغیرہما کلموا عمر، فقالوا: لو أکلت طعاماً طیباً کان أقوى لك علی الحق، قال: أکلكم علی هذا الرأی؟ قالوا: نعم، قال: قد علمت نصحکم، ولکنی ترکت صاحبی علی جادة، فإن ترکت جادتهما لم أدر کهما فی المنزل. قال: وأصاب الناس سنة، فما أکل عامئذ سمناً، ولا سمیناً“۔

ترجمہ: ”حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، عبد اللہ وغیرہم نے حضرت عمرؓ سے عرض کیا۔ اگر آپ اچھا کھانا کھائیں تو آپ میں عبادت کرنے کی طاقت اور قوت پیدا ہو جائے۔ آپ نے فرمایا! کیا سب لوگوں کی یہی رائے ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہاری خیر خواہی معلوم کر لی ہے، مگر میں نے اپنے دونوں ساتھیوں کو ایک شاہراہ پر پایا ہے، اگر میں ان کے راستے کو چھوڑ دوں تو منزل پر میں ان کے پاس نہیں پہنچ سکوں گا۔ عکرمہ کہتے ہیں

۱۔.... (تاریخ الخلفاء: ص ۱۰۴، مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز)

ایک دفعہ قحط پڑا تو آپ نے اس سال گھی اور گوشت مطلقاً نہیں کھایا۔

حضرت ابو بکرؓ کا گھی سے متعلق خواب کی تعبیر بیان کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ:

”أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ
اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطَفُ السَّمْنُ وَالْعَسَلُ فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ
مِنْهَا فَالْمُسْتَكْبِرُ وَالْمُسْتَقِيلُ وَإِذَا سَبَبَ وَاصِلٌ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى
السَّمَاءِ فَأَرَاكَ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرَ فَعَلَا بِهِ ثُمَّ
أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرَ فَعَلَا بِهِ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرَ فَانْقَطَعَ ثُمَّ وَصَلَ
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَاللَّهِ لَتَدْعَنِي فَأَعْبُرَهَا فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْبُرْهَا قَالَ أَمَا الظُّلَّةُ فَالْإِسْلَامُ وَأَمَا
الَّذِي يَنْطَفُ مِنَ الْعَسَلِ وَالسَّمْنِ فَالْقُرْآنُ حَلَاوَتُهُ تَنْطَفُ
فَالْمُسْتَكْبِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِيلُ وَأَمَا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ
إِلَى الْأَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهِ فَيُعَلِّكَ اللَّهُ ثُمَّ يَأْخُذُ
بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرَ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ
يَأْخُذُهُ رَجُلٌ آخَرَ فَيَنْقَطِعُ بِهِ ثُمَّ يُوَصِّلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ فَأَخْبَرَنِي يَا رَسُولَ
اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَصَبْتُ بَعْضًا وَأَخْطَأْتُ بَعْضًا قَالَ فَوَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَتُحَدِّثَنِي
بِالَّذِي أَخْطَأْتُ قَالَ لَا تُقْسِمُ“۔

ترجمہ: ”ایک شخص رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں

۱۔۔۔۔۔ (صحیح البخاری: کتاب التبعیر باب من لم یر الرؤیا لأول عابری إذا لم یصب،
ج، ۹، ص، ۲۳، رقم الحدیث، ۷۰۲۶، دار طوق النجاة)

نے خواب میں ایک چھتری جس سے گھی اور شہد ٹپک رہے ہیں اور لوگ اس سے سمیٹ رہے ہیں کوئی زیادہ لے رہا ہے اور کوئی کم اور ایک رسی میں نے آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی دیکھی میں نے دیکھا کہ آپ نے اس کو پکڑا اور چڑھ گئے پھر آپ کے بعد ایک دوسرے شخص نے پکڑا اور وہ بھی چڑھ گیا پھر اس کے بعد تیسرے شخص نے پکڑا اور وہ بھی چڑھ گیا پھر اس کو اور شخص نے پکڑا تو وہ رسی ٹوٹ گئی اور پھر جڑ گئی، حضرت ابو بکر نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اجازت دیں میں اس کی تعبیر بیان کروں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیان کرو، انہوں نے کہا کہ چھتری تو اسلام ہے اور گھی شہد جو اس سے ٹپک رہے ہیں وہ قرآن کی تلاوت ہے جو اس سے ٹپک رہی ہے اور اس سے لوگ کم و بیش لے رہے ہیں اور وہ رسی جو آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی ہے وہ حق ہے جس پر آپ ہیں، آپ کے بعد اس کو پکڑیں گے جس سے اللہ آپ کو اوپر چڑھائے گا، پھر آپ کے بعد اس کو دوسرا پکڑے گا اور چڑھے گا، پھر اس کے بعد تیسرا پکڑے گا اور چڑھے گا، پھر اس کو ایک شخص پکڑے گا اور وہ رسی ٹوٹ جائے گی پھر اس کو جوڑا جائے گا اور وہ اس کے ذریعے چڑھے گا، یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا میں نے صحیح کہا یا غلط، نبی ﷺ نے فرمایا کہ کچھ صحیح کہا اور کچھ غلط، انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم آپ مجھے بتلا دیں کے میں نے کیا غلطی کی ہے آپ نے فرمایا کہ قسم مت دو۔

وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتْمُّ وَأَحْكَمُ

(فصل نمبر ۴)

گھی کے متعلق مختلف مسائل

جامد گھی میں چوہی گرنے کا حکم

اگر جامد گھی میں چوہی گر جائے تو اس کے آس پاس والا گھی نکال کر باقی استعمال کر لیا جائے۔ چنانچہ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

”أَنَّ فَارَةَ، وَقَعَتْ، فِي سَمْنٍ فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَلْقُوا مَا حَوْلَهَا وَكُلُوا“^۱۔

ترجمہ: ”ایک چوہیا گھی میں گر گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی گئی، آپ نے فرمایا: (جس جگہ گری ہے) اس کے آس پاس کا گھی نکال کر پھینک دو اور (باقی) کھاؤ۔“

حضرت میمونہ سے روایت ہے کہ:

”أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سُئِلَ عَنْ فَارَةٍ سَقَطَتْ فِي سَمْنٍ، فَقَالَ: أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا فَاطْرَحُوهُ، وَكُلُوا سَمْنَكُمْ“^۲۔

۱..... (سنن أبي داود: كتاب الأطعمة/باب في الفأرة تقع في السمن، ج، ۳، ص، ۳۶۴، رقم الحديث، ۳۸۴۱، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

”بَعْضُ تَقْوُرُ (الدر المختار) أَي: تَقْوِيرُ نَحْوِ سَمْنٍ جَامِدٍ مِنْ جَوَائِبِ النَّجَاسَةِ“

(رد المحتار مع الدر المختار: باب الانجاس، ج، ۱، ص، ۳۱۵، دار الفکر، بیروت)

”الْفَأْرَةُ لَوْ مَاتَتْ فِي السَّمْنِ إِنْ كَانَ جَامِدًا قُورًا مَا حَوْلَهُ وَرُمِيَ بِهِ وَالْبَاقِي طَاهِرٌ يُؤْكَلُ وَإِنْ كَانَ مَائِعًا لَمْ يُؤْكَلْ وَيُنْتَفَعُ بِهِ مِنْ غَيْرِ جِهَةِ الْأَكْلِ مِثْلُ الْإِسْتِصْبَاحِ وَدَبْعِ الْجِلْدِ. هَكَذَا فِي الْخُلَاصَةِ“

(الفتاوى العالمكيرية: كتاب الطهارة/الفصل الثاني في الأعيان النجسة، ج، ۱، ص، ۴۵، دار الفکر)

۲..... (صحيح البخاري: كتاب الوضوء/باب ما يقع من النجاسات في السمن والماء، ج، ۱، ص، ۵۶، رقم الحديث، ۲۳۵، دار طوق النجاة)

ترجمہ: ”رسول اللہ صلی اللہ تبارک و تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک چوہیا کے بارے میں پوچھا گیا، جو گھی میں گر گئی تھی، آپ نے فرمایا کہ اس کو نکال ڈالو اور اس کے ارد گرد گھی کو نکال ڈالو اور باقی گھی کھا لو۔“

وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتْمُّ وَأَحْكَمُ



(فصل نمبر ۵)

گھی کے فوائد

ہم پرانے زمانے کے لوگوں کی قابل رشک صحت کے اسباب پر غور کرتے ہیں اور پھر موجودہ زمانے کے مریل نوجوانوں کی طرف نگاہ حسرت اٹھاتے ہیں تو ہمارے ذہن میں یہی خیال آتا ہے کہ اگلے وقتوں کے لوگوں کی قابل رشک صحت کا سبب یہی تھا کہ وہ اعتدال کی زندگی بسر کرتے تھے اور اب یہ امر عنقا ہے، مگر اس کے علاوہ ایک بڑی بات اور بھی سمجھ میں آتی ہے کہ اس وقت چٹ پٹے مسالے دار کھانوں سے معدے کی قوتوں کو تباہ کرنے کی وہانہ پھیلی تھی اور اسی وجہ سے وہ لوگ ہم سے عمر، قوت اور صحت میں ہر طرح بڑھ چڑھ کر تھے۔ جوں جوں خالص دودھ اور گھی کی کمی اور اس کے ساتھ قسم قسم کے چٹ پٹے کھانوں کی رغبت زیادہ ہوتی گئی، ہم لوگوں کی صحت، قوت اور عمر میں کمی رونما ہوتی گئی۔ آج بھی دیہاتوں میں رہنے والوں کی صحت اس لیے قابل رشک ہوتی ہے کہ وہ آلودگی سے پاک فضا میں سانس لیتے اور خالص غذا نوش جاں کرتے ہیں۔ شہر کے باسیوں کی اکثر بیماریاں ملاوٹ شدہ اور کیمیاوی طریقوں سے تیار ہونے والے اشیائے خورد و نوش ہیں۔ ذیل میں، دیسی گھی کے چند کرشمے قارئین کی بحالی صحت کے لیے اس یقین کے ساتھ پیش کیے جا رہے ہیں کہ اگر آپ دیسی گھی کو اپنی روزمرہ غذا کا حصہ نہ بھی بنا سکیں تو بطور دوا تو استعمال کر ہی لیں۔

خالص گھی کی پہچان

ذیل میں اصلی و نقلی دیسی گھی کی شناخت کا طریقہ عرض کرتے ہیں۔ امتحانی نلی (Test Tube) گھی سے نصف پر کریں اور پھر اس میں نائٹرک ایسڈ / حصہ ڈال کر اُنکلی سے بند کر کے ہلائیں۔ کوئی تبدیلی نظر نہیں آئے گی۔ بعد ازاں ٹچکر آ یو دین بوند ڈالیں اور بدستور ہلا کر

رکھ دیں۔ اگر گھی اسی حالت میں رہے تو اسے خالص سمجھیں اور اگر جوش میں آ جائے تو نقلی خیال فرمائیں۔ یہ بارہا کی مجرب تدبیر ہے۔

پہلے درجے میں گرم تر، پھر جوں جوں پرانا ہوتا جاتا ہے اس کی گرمی بڑھتی اور تری گھٹتی جاتی ہے۔

دماغی امراض

یہ ایک مسلمہ بات ہے کہ گھی بے حد مقوی دماغ شے ہے، لیکن حکمانے چند اشیا کے اثرات سے جو بذات خود مقوی دماغ ہوتی ہیں، حکیمانہ طریق پر گھی میں جذب کر دینے کے طریقے ڈھونڈے ہیں جن سے اس کے فوائد میں بیش بہا اضافہ ہو جاتا ہے۔

نسیان، ضعف دماغ اور کمزوری نظر

گھی میں قند سیاہ آدھ پاؤ لے کر اسے تھوڑا سا کوٹ کر یا توڑ کر ڈال دیں اور ہلکی ہلکی آگ پر پکائیں۔ پہلے گڑ تہ نشین ہوگا، بعد میں اوپر آنا شروع ہوگا حتیٰ کہ تمام سطح پر آ جائے گا۔ اس میں چیپ باقی ہوگا، اسے اور پکنے دیں۔ جب دیکھیں کہ پکتے پکتے اس کی چیپ دور ہوگئی ہے اور گڑ لاکھ کی طرح ہونے لگا تو فوراً اتار لیں۔ اگر دیر ہوئی تو گھی کڑوا ہو جائے گا۔ اتار کر گڑ گھی سے الگ کر لیں۔ باقی رہ جانے والا گڑ سخت سا ہو جاتا ہے جسے بچے بطور بتاشا کھا جاتے ہیں۔ اس گھی کو سنبھال رکھیں۔ گھر میں عام طور پر جو گھی استعمال ہوتا ہے، اگر اسی طرح صاف ہو کر ہی استعمال ہو، تو تمام گھر والوں کی نظریں تیز ہو جائیں گی۔ کوئی ضرر والی چیز ہے اور نہ ہی زیادہ لاگت کی۔ صرف معمولی طریق سے گھی کی ایک صفائی ہے اور بس، لیکن فوائد کا اندازہ وہی لوگ کریں گے جو استعمال کریں گے۔

ضعف دماغ کی دوسری دوا

سیونف کے سبز پودے پانی میں دھولیں اور پھر کچل کر ان کا رس کپڑے میں نچوڑ کر نکال لیجیے۔ اس رس کے وزن سے آدھا گائے کا خالص گھی اس میں ملا کر قلعی دار دیگی میں ڈال کر ہلکی

ہلکی آگ پر پکائیں۔ جب تمام پانی جل کر محض گھی باقی رہے تو سنبھال کر کسی روغنی برتن یا شیشی میں رکھ لیں۔ ایک تولہ صبح، ایک تولہ شام گائے کے دودھ میں ملا کر پلائیں اور سر پر مالش کریں۔

گھی کی خوش ذائقہ چٹنی

یہ نسخہ بظاہر معمولی معلوم ہوتا ہے، لیکن فائدے میں بڑا ہی اکسیر ہے۔ اس کے متواتر اکیس روز کے باپرہیز استعمال سے ضعف دماغ، نسیان، قلب کی کمزوری وغیرہ بالکل دور ہو جاتے ہیں۔ انسان کی صحت قابل رشک ہو جاتی ہے اور سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ مرکب اس قدر لذیذ بنتا ہے کہ اس کے سامنے حلوے، خمیرے، یا قوتیاں وغیرہ ہیچ ہیں۔ ایک خوراک بوقت صبح کھالینے سے طبیعت تمام دن ہشاش بشاش و مسرور رہتی ہے۔ اجزا مغز بادام (چھلے ہوئے) عدد، الاچھی خورد عدد، چھوہارہ عمدہ ایک عدد، مصری تولہ گائے کا مکھن تولہ۔ ترکیب تیاری مغز بادام و چھوہارہ کو بوقت شب مٹی کے کورے برتن میں ڈال کر بھگودیں۔ صبح باداموں کو چھیل لیں۔ چھوہارہ کی گٹھلی دور کریں اور الاچھی کے تخم نکال کر خوب پیسیں۔ پھر مصری ملا کر باریک کریں۔ آخر میں مکھن ملائیں اور نوش جان فرمائیں۔ اگر ایک ہفتہ کے بعد ہر ایک چیز کا وزن دگنا کر دیا جائے تو بہتر ہے۔ دو ہفتہ کے مسلسل استعمال سے کافی فوائد ظہور میں آنے لگتے ہیں۔

مالیخو لیا یعنی پاگل پن

اس مرض میں مبتلا کوئی مریض اپنے آپ کو بادشاہ خیال کرنے لگتا ہے اور کوئی اپنے آپ کو انسانیت سے گرا کر بکریا مرغ وغیرہ سمجھنے لگتا ہے۔ اس کا اصل علاج تو کسی ماہر طبیب ہی سے کرانا چاہیے، لیکن مریض اگر تین چار سال سے بیمار ہو، اسے مطلق رات بھر نیند نہ آتی ہو، تو ایسے مریض کو گائے کا مکھن زیادہ سے زیادہ مقدار میں کھلائیں۔ چونکہ بغیر کسی ہاضم دوا کے مکھن زیادہ مقدار میں نہیں کھلایا جاسکتا لہذا ذیل میں مکمل تدبیر لکھی جاتی ہے۔ سفید پھٹکڑی کو

بارہک پیس کر تین تین ماشہ کی پڑیاں بنا لیں اور ہر روز بوقت صبح ایک پڑیا گائے کے پاؤ بھر دہی میں ملا کر پلائیں۔ ایک گھنٹے بعد گائے کا مکھن جس قدر کھا سکے، کھلا دیں۔ کم از کم پاؤ بھر تو ضرور کھلا دینا چاہیے۔ اسی طرح سات دن اسی طریق سے پھٹکری کی ساتوں پڑیا پوری کر دیں اور بدستور دہی اور مکھن استعمال کراتے رہیں۔ ان شاء اللہ ضرور آرام آئے گا۔ پرہیز لہسن، پیاز، بینگن کھانے، محنت کرنے اور اکیلا رہنے سے پرہیز کریں۔ غذا جلد ہضم ہونے والی غذا مثلاً خشک، کھیر، مونگ کی دال، پھلکا، سبز ترکاریاں وغیرہ دیں۔

پھیپھڑے اور معدے کی بیماریاں

عام لوگ سینے اور پھیپھڑے کی بیماریوں کے لیے گھی وغیرہ کو ایک مہلک زہر خیال کرتے ہیں لیکن اگر اس خیال کو طب کے ترازو میں ڈال کر تولا جائے تو یہ بالکل ہلکا اور صداقت سے کوسوں دور نظر آتا ہے کیونکہ تجربہ شاہد ہے کہ بعض حالات میں گھی اور مکھن سینہ کی بیماریوں کے لیے نہ صرف نفع بخش بلکہ آب حیات کے مترادف ہے۔ چنانچہ ذیل میں ان بیماریوں کے لیے گھی کی نفع رسانی کا حال الگ الگ طور پر بیان کیا جاتا ہے۔

خشک کھانسی:

گائے کا مکھن دو تولہ، مغز بادام چھلے ہوئے عدد، مصری تولہ، دونوں کو پیس کر چٹائیں۔ خشک کھانسی کے لیے بڑا ہی پر تاثیر نسخہ ہے۔ گائے کا دودھ آدھ پاؤ، گائے کا گھی ماشہ، پانی آدھ پاؤ، تمام کو ملا کر آگ پر پکائیں۔ جب پانی جل کر صرف دودھ رہ جائے تو دو تولہ مصری ملا کر بچے کو تھوڑا تھوڑا کئی بار پلائیں۔ ان شاء اللہ آرام ہوگا۔

دمہ

گائے کا خالص گھی دو تولہ لے کر گرم کریں اور اس میں تین ماشہ نمک باریک پیس کر ملا لیں اور مریض کی چھاتی اور گلے پر مالش کریں۔ بفضلہ دورہ وہیں کا وہیں رک جائے گا۔

سل کے لیے آب حیات

جب کسی مریض کے پھیپھڑے کمزور ہو جاتے ہیں تو اس کو بہت جلد مرض سل ہو جانے کا اندیشہ ہو جاتا ہے۔ اس کے لیے ڈاکٹر مکھن کو بہترین شے خیال کرتے ہیں۔

دامی قبض رفع کرنے کی تدبیر

قبض کا عارضہ عام طور پر آنتوں کے اندر خشکی پیدا ہو جانے کی وجہ سے ہوا کرتا ہے۔ اگر آنتوں کی خشکی دور ہو جائے تو پھر قبض کا نام و نشان باقی نہیں رہتا۔ چنانچہ ہم آنتوں کی خشکی دور کرنے کے لیے ایک تدبیر عرض کرتے ہیں جس سے قبض باسانی دور ہو جاتی ہے۔ ترکیب بوقت صبح مکھن حسب دلخواہ تولہ سے ۱۰ تولہ تک لے کر اس میں مصری برابر وزن ملا کر کھایا کریں۔ اس لذیذ و دل پسند غذا کو چند دن جاری رکھ کر دیکھیں۔ قبض کا نام و نشان نہ رہے گا۔ کیونکہ قبض دور کرنے کے لیے مکھن اور کھانڈ دونوں مفید ہیں۔ دیہات میں زندگی بسر کرنے والے لوگ گھی کو آب حیات خیال کرتے اور اس کو ہر مرض کے لیے تریاق اعظم سمجھتے ہیں۔ چنانچہ دیہاتی باشندے قبض کے ازالہ کے لیے بوقت صبح نہار منہ تولہ سے ۱۰ تولہ گھی گرم کر کے پیتے ہیں جس سے قبض قطعی دور ہو جاتی ہے۔

وَاللّٰهُ سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ



.....<https://www.facebook.com/superhomeo/posts/45836>

6247633061

(فصل نمبر ۶)

پنیر

”جبین“ کے معنی پنیر کے ہیں، یہ دودھ سے تیار ہوتی ہے، اس لفظ کو تین طرح سے پڑھا گیا

ہے۔

۱..... ”جُبْنِ“ (یعنی ج کے پیش اور ب کے سکون کے ساتھ)

۲..... ”جُبْنِ“ (یعنی ج اور ب دونوں کے پیش کے ساتھ)

۳..... ”جُبْنِ“ (یعنی ج کے پیش اور ن کی تشدید کے ساتھ)

پنیر کا شرعی حکم

پنیر کا حکم اس بات پر موقوف ہے کہ وہ کس جانور کے دودھ سے تیار کی گئی ہے، اگر تو وہ حلال جانور کے دودھ سے تیار کی گئی ہے تو حلال ورنہ حرام۔

چنانچہ حضرت سلمان سے روایت ہے کہ:

”سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ، فَقَالَ: الْحَلَالُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ، وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ، وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ“^۱

۱..... (سنن الترمذی: أبواب اللباس / باب ما جاء في لبس الفراء، ج، ۴، ص، ۲۲۰، رقم الحديث،

۱۷۲۶، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي، مصر)

قال ابو عيسى: وفي الباب عن المغيرة وهذا حديث غريب لا نعرفه مرفوعا إلا من هذا الوجه وروى سفيان، وغيره، عن سليمان التيمي، عن أبي عثمان، عن سلمان قوله وكان الحديث الموقوف أصح وسألت البخاري عن هذا الحديث، فقال: ما أراه محفوظا، روى سفيان، عن سليمان التيمي، عن أبي عثمان، عن سلمان موقوفا، قال البخاري: وسيف بن هارون مقارب الحديث، وسيف بن محمد عن عاصم ذاهب الحديث“

ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ سے گھی، پنیر اور پوستین کے بارے میں پوچھا گیا پس آپ ﷺ نے فرمایا حلال اور حرام وہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال یا حرام کیا ہے اور جس سے خاموشی اختیار کی گئی ہے وہ معاف ہے۔“
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ:

”أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِجُبْنَةٍ فِي تَبُوكَ، فَدَعَا بِسِكِّينٍ، فَسَمَّى وَقَطَعَ“۔
ترجمہ: ”غزوہ تبوک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پنیر لائی گئی آپ نے چھری منگائی اور بسم اللہ پڑھ کر اسے کاٹا۔“

اس مسئلے کی مزید تفصیل ذیل میں بیان کی جاتی ہے۔۔

پنیر (یعنی انھ) جو کسی بکرے یا بچھڑے کے پیٹ سے حاصل کیا جاتا ہے تو ہر حال میں امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک پاکی کے حکم میں ہے، خواہ وہ مذبوح جانور سے لیا گیا ہو یا مردار سے۔ اور صاحبین کے نزدیک اگر مردار سے حاصل کیا گیا ہے تو ناپاک ہے اور ناپاکی کا یہ حکم ان کے (صاحبین) کے نزدیک اس کے ظرف کی ناپاکی کی وجہ سے ہے حتیٰ کہ اگر وہ جامد ہو تو دھونے سے وہ پاکی کا حکم حاصل کر سکتا ہے۔
لہذا پنیر کی تین صورتیں بنتی ہیں۔

..... امام اعظم ابوحنیفہ اور صاحبین رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک حلال حیوان جو شرعی طریقے پر ذبح کیا گیا ہو با اتفاق حلال ہے، لہذا جو پنیر اس سے بنایا جائے گا وہ بغیر کے شبہ کے حلال ہوگا۔

..... (سنن أبي داود: كتاب الأطعمة/باب أكل الجبن، ج، ۳، ص، ۳۵۹، رقم الحديث، ۳۸۱۹، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

قال في البذل تحت حديث ابن عمر وانما عقد الباب له لان في صنعه كان احتمال النجاسة، فثبت بالحديث انه طاهر يجوز اكله ويجوز قطعه بسكين“.

(بذل المجهود: ج، ۱، ۵۴۷، تحت رقم الحديث، ۳۸۱۹، دار البشائر الاسلامية)

وقال على القاري قال المظهر: فيه دليل على طهارة الأنفحة لأنها لو كانت نجسة لكان الجبن نجسا لأنه لا يتخصل إلا بها“.

(مرقاة المفاتيح: كتاب الأطعمة، ج، ۷، ص، ۲۷۳، ۲۷۴، دار الفكر، بيروت، لبنان)

۲..... ایسا حلال جانور جس کو ذبح نہ کیا گیا ہو یعنی وہ انٹھے جو مردار کے پیٹ سے حاصل کیا گیا ہو مختلف فیہ ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک وہ پاکی کا حکم رکھتا ہے اور صاحبینؒ کے نزدیک ناپاک ہے، لہذا اس سے تیار کیا گیا پنیر امام صاحب کے نزدیک حلال اور پاک شمار ہوگا جبکہ صاحبینؒ کے نزدیک ناپاک اور حرام ہوگا۔

صاحبینؒ کے قول میں احتیاط ہے جبکہ امام صاحب کے قول میں وسعت پائی جاتی ہے، اگر اس میں پرہیز کیا جائے تو بہتر ہوگا ورنہ جو لوگ اس کو استعمال کر رہے ہیں انہیں منع نہ کیا جائے۔ البتہ سور کے پیٹ سے نکالے ہوئے مادہ سے تیار کیا گیا پنیر حرام اور ناپاک ہوگا، بشرطیکہ کسی کیمیاوی طریقہ سے اس کی حقیقت و ماہیت میں تغیر واقع نہ ہوا ہو، اگر کسی کیمیاوی طریقہ کار کے باعث اس کی حقیقت و ماہیت میں تغیر و تبدل واقع ہوا ہو تو اس صورت میں اس کی ناپاکی اور حرمت کا حکم بھی باقی نہیں رہے گا۔

۳..... نباتاتی رینٹ سے جو پنیر تیار کیا گیا ہو بلاشبہ حلال ہے بشرطیکہ اس میں کوئی حرام چیز کی ملاوٹ نہ ہو۔

مارکیٹ میں فروخت ہونے والی ایسی پنیر جس کے متعلق علم ہو یا گمان غالب ہو کہ اس میں نباتاتی رینٹ یا ایسے جانور کا رینٹ استعمال ہوا ہے جس کو شرعی طور پر ذبح کیا گیا ہے، کھانا اور استعمال درست ہے۔ اور ایسا پنیر جس میں سور کا رینٹ کسی کیمیاوی طریقے سے اس کی حقیقت و ماہیت میں تغیر و تبدل پیدا کیے بغیر استعمال ہوا ہو تو اس کا استعمال درست نہیں۔ اور جس پنیر میں سور کے علاوہ کسی اور مردار کا رینٹ استعمال ہوا ہے اس کو استعمال کرنے کی گنجائش تو ہے، مگر استعمال نہ کرنا بہتر ہے۔

اور جس پنیر کے متعلق غالب درجہ کا گمان اور یقین نہ ہو صرف خیال ہو کہ ممکن ہے کہ اس میں سور کا پنیر مایہ استعمال ہوا ہوگا تو صرف خیال کی بنیاد پر اس پر حرمت کا حکم نہیں لگایا جائے

گا بلکہ اس کا استعمال درست ہوگا۔

وَاللّٰهُ سُبْحٰنُهُ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ

.....”وَإِنَّمَا الْخِلَافُ بَيْنَهُمْ فِي الْإِنْفَحَةِ وَاللَّبَنِ هَلْ هُمَا مُتَنَجِّسَانِ فَقَالَا نَعَمْ لِمَجَاوِرَتِهِمَا الْغِشَاءَ النَّجِسَ، فَإِنْ كَانَتْ الْإِنْفَحَةُ جَامِدَةً تَطْهَرُ بِالْغَسْلِ، وَإِلَّا تَعَدَّرَ طَهَارَتُهَا وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ: رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى لَيْسَا بِمُتَنَجِّسَيْنِ..... وَأَمَّا الْإِنْفَحَةُ الْمَائِعَةُ وَاللَّبَنِ فَكَذَلِكَ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ وَعِنْدَهُمَا نَجِسٌ.....“

وفي منحة الخالق على البحر الرائق ”إِنْفَحَةٌ بِكُسْرِ الهمزة وَفَتْحِ الْفَاءِ مُخَفَّفَةٌ كَرِشُ الْجَدْيِ أَوْ الْجَمَلِ الصَّغِيرِ مَا لَمْ يَأْكُلْ يُقَالُ لَهَا بِالْفَارِسِيَّةِ بَنِيْر مَائِهَ يَعْنِي إِنْفَحَةُ الْمَيْتَةِ جَامِدَةً كَانَتْ أَوْ مَائِعَةً طَاهِرَةً عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ وَكَذَا لَبْنُهَا أَمَّا الْإِنْفَحَةُ الْجَامِدَةُ؛ فَلِأَنَّ الْحَيَاةَ لَمْ تَحُلْ فِيهَا، وَأَمَّا الْمَائِعَةُ وَاللَّبَنِ، فَإِنَّ نَجَاسَةَ مَحَلِّهِمَا لَمْ تَكُنْ مُؤَثِّرَةً فِيهِمَا قَبْلَ الْمَوْتِ؛ وَلِهَذَا كَانَ اللَّبَنِ الْخَارِجُ مِنْ بَيْنِ قَرْبٍ وَدَمٍ طَاهِرًا فَلَا تَكُونُ مُؤَثِّرَةً بَعْدَ الْمَوْتِ (وَقَالَا نَجِسٌ) يَعْنِي قَالَا إِنْفَحَةُ الْمَيْتَةِ مُطْلَقًا نَجِسٌ وَلَبْنُهَا أَيْضًا نَجِسٌ؛ لِأَنَّ تَنَجُّسَ الْمَحَلِّ يُوجِبُ تَنَجُّسَ مَا فِيهِ....“

(البحر الرائق: كتاب الطهارة/ استعمال جلد الفيل إذا دُبغ، ج، ۱، ص، ۱۱۲، ۱۱۳، دار الكتاب الاسلامي)

”وَكَذَا كُلُّ مَا لَا تُحِلُّهُ الْحَيَاةُ حَتَّى الْإِنْفَحَةُ وَاللَّبَنِ عَلَى الرَّاجِحِ“. (الدر المختار)
”بِكُسْرِ الهمزة وَقَدْ تَشَدَّدُ الْحَاءُ وَقَدْ تَكْسَرُ الْفَاءُ. وَالْمِنْفَحَةُ وَالْبِنْفَحَةُ: شَيْءٌ وَاحِدٌ يُسْتَخْرَجُ مِنْ بَطْنِ الْجَدْيِ الرَّاضِعِ أَصْفَرٌ فَيُعْصَرُ فِي صُوفَةٍ فَيَغْلُظُ كَالْجَبْنِ، فَإِذَا أَكَلَ الْجَدْيُ فَهُوَ كَرِشٌ، وَتَفْسِيرُ الْجَوْهَرِيِّ الْإِنْفَحَةَ بِالْكَرِشِ سَهُوَ قَامُوسٌ بِالْحَرْفِ فَافْتَهُمُ.

(قَوْلُهُ عَلَى الرَّاجِحِ) أَي الَّذِي هُوَ قَوْلُ الْأَمَامِ، وَلَمْ أَرْ مَنْ صَرَّحَ بِتَرْجِيحِهِ، وَلَعَلَّهُ أَخَذَهُ مِنْ تَقْدِيمِ صَاحِبِ الْمُلتَقَى لَهُ وَتَأْخِيرِهِ قَوْلِهِمَا كَمَا هُوَ عَادَتُهُ فِيمَا يُرْجَحُهُ. وَعِبَارَتُهُ مَعَ الشَّرْحِ: وَإِنْفَحَةُ الْمَيْتَةِ وَلَوْ مَائِعَةً وَلَبْنُهَا طَاهِرٌ كَالْمُدْكَاةِ خِلَافًا لَهُمَا لِتَنَجُّسِهِمَا بِنَجَاسَةِ الْمَحَلِّ. فَلَمَّا نَجَّاسَتُهُ لَا تُؤَثِّرُ فِي حَالِ الْحَيَاةِ إِذِ اللَّبَنِ الْخَارِجُ مِنْ بَيْنِ قَرْبٍ وَدَمٍ طَاهِرٌ فَكَذَا بَعْدَ الْمَوْتِ“.

(رد المحتار مع الدر المختار: كتاب الطهارة، ج، ۱، ص، ۲۰۶، دار الفكر)

(باب نمبر ۸)

انبیاء اور دودھ

داؤد علیہ السلام کا دودھ کے بارے میں استفسار کرنا

عبدالوہاب بن ابو حفص سے روایت ہے کہ:

”أُمْسَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَائِمًا، فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ إِفْطَارِهِ أُتِيَ بِشَرْبَةِ لَبَنٍ، فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ لَكُمْ هَذَا اللَّبَنُ؟ قَالُوا: مِنْ شَاتِنَا قَالَ: وَمِنْ أَيْنَ تَمَنُّهَا؟ قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، مِنْ أَيْنَ تَسْأَلُ؟ قَالَ: إِنَّا مَعَاشِرَ الرُّسُلِ، أَمْرُنَا أَنْ نَأْكُلَ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَنَعْمَلَ صَالِحًا“۔^۱

ترجمہ: ”داؤد علیہ السلام نے شام کی، روزہ دار تھے جب افطار کا وقت ہوا تو ان کے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا انہوں نے پوچھا یہ کہاں سے آیا ہے؟ بتایا گیا کہ ہماری بکریوں کا ہے، ان کی قیمت کہاں سے آئی ہے؟ انہوں نے کہا اے اللہ کے نبی! آپ کہاں سے پوچھ رہے ہیں یا کیوں پوچھ رہے ہیں؟ فرمایا ہم لوگ رسولوں کی جماعتیں ہیں ہمیں حکم ملا ہے کہ ہم حلال کھائیں اور عمل صالح کریں۔“

وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

۱... (شعب الایمان: المطاعم والمشارب وما يجب التورع عنه منها، الفصل الثالث في طيب المطعم والملبس واجتناب الحرام واتقاء الشبهاء، ج، ۷، ص، ۵۱۱، رقم الحدیث، ۵۳۸۵، مکتبۃ الرشد)

فصل نمبر (۱)

رسول اللہ ﷺ اور دودھ

رسول اللہ ﷺ کا دودھ کو منتخب کرنا

رسول اللہ ﷺ نے معراج کے موقع شراب کے مقابلے میں دودھ کو پسند فرمایا۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

”أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةَ أُسْرَى بِهِ بِإِيلِيَاءَ بِقَدْحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ، وَلَبَنٍ
فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا فَأَخَذَ اللَّبَنَ، قَالَ جَبْرِيلُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَذَاكَ
لِلْفِطْرَةِ، لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ“۔

ترجمہ: ”حضور ﷺ بیت المقدس تشریف لے گئے آپ کے سامنے دو پیالے

پیش کئے گئے ایک میں شراب تھی اور دوسرے میں دودھ تھا آپ ﷺ نے

دونوں کی طرف دیکھا اور پھر دودھ کا پیالہ لے لیا حضرت جبرائیل نے عرض کیا کہ

الحمد للہ کہ اللہ نے آپ کو پیدائشی راستہ یعنی اسلام بتایا اگر آپ شراب کے پیالہ کو

ہاتھ میں لے لیتے تو آپ ﷺ کی امت گمراہی میں گرفتار ہو جاتی۔“

حضرت مالک بن صعصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے معراج کا واقعہ

بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ:

أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرَى بِهِ: بَيْنَمَا أَنَا

فِي الْحَطِيمِ، وَرُبَّمَا قَالَ: فِي الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا إِذْ أَتَانِي آتٍ، فَقَدَّ:

۱..... (صحیح البخاری: کتاب تفسیر القرآن / باب قولہ: أُسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، رقم

الحدیث، ۴۳۴۰، دار طوق النجاة، بیروت)

(واللفظ له: صحیح مسلم: باب جواز شرب اللبن، رقم الحدیث، ۱۶۸)

قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: فَشَقَّ مَا بَيْنَ هَذِهِ إِلَى هَذِهِ فَقُلْتُ لِلْجَارُودِ وَهُوَ
 إِلَى جَنْبِي: مَا يَعْنِي بِهِ؟ قَالَ: مِنْ ثَغْرَةِ نَحْرِهِ إِلَى شِعْرَتِهِ، وَسَمِعْتُهُ
 يَقُولُ: مِنْ قِصِّهِ إِلَى شِعْرَتِهِ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِي، ثُمَّ أُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ
 ذَهَبٍ مَمْلُوءَةٍ إِيمَانًا، فَغَسَلَ قَلْبِي، ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ أُعِيدَ، ثُمَّ أُتِيْتُ
 بِدَابَّةٍ دُونَ الْبَغْلِ، وَفَوْقَ الْجِمَارِ أَبْيَضٌ، فَقَالَ لَهَا الْجَارُودُ: هُوَ
 الْبُرَاقُ يَا أَبَا حَمْرَةَ؟ قَالَ أَنَسٌ: نَعَمْ يَضَعُ خَطْوَهُ عِنْدَ أَقْصَى طَرْفِهِ،
 فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ، فَانْطَلَقَ بِي جِبْرِيلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا
 فَاسْتَفْتَحَ، فَقِيلَ مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟
 قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ
 الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا فِيهَا آدَمُ، فَقَالَ: هَذَا أَبُوكَ
 آدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ السَّلَامَ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْإِبْنِ
 الصَّالِحِ، وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ،
 فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟
 قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ
 الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا بِيَحْيَى وَعِيسَى، وَهُمَا ابْنَا
 الْخَالَةِ، قَالَ: هَذَا يَحْيَى وَعِيسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا، فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا، ثُمَّ
 قَالَ: مَرْحَبًا بِالْإِخِ الصَّالِحِ، وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ
 الثَّلَاثَةِ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟
 قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ
 الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يُوسُفُ، قَالَ: هَذَا يُوسُفُ
 فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْإِخِ الصَّالِحِ

وَالنَّبِيُّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ،
 قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ،
 قِيلَ: أَوْقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ، فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ
 فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ إِلَى إِدْرِيسَ، قَالَ: هَذَا إِدْرِيسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ
 فَسَلِّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدُّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ،
 ثُمَّ صَعِدَ بِي، حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟
 قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟
 قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ، فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا
 هَارُونُ، قَالَ: هَذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلِّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدُّ ثُمَّ
 قَالَ: مَرْحَبًا بِالأَخِ الصَّالِحِ، وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى
 السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: مَنْ
 مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مَرْحَبًا بِهِ،
 فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا مُوسَى، قَالَ: هَذَا مُوسَى
 فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلِّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدُّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالأَخِ الصَّالِحِ،
 وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، فَلَمَّا تَجَاوَزْتُ بَكِّي، قِيلَ لَهُ: مَا يُبْكِيكَ؟
 قَالَ: أَبُوكِ لِأَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَكْثَرُ مِمَّنْ
 يَدْخُلُهَا مِنْ أُمَّتِي، ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ
 جِبْرِيلُ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ،
 قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مَرْحَبًا بِهِ، فَنِعْمَ الْمَجِيءُ
 جَاءَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ: هَذَا أَبُوكَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ،
 قَالَ: فَسَلِّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدُّ السَّلَامَ، قَالَ: مَرْحَبًا بِالأَبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ

الصَّالِحِ، ثُمَّ رُفِعَتْ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى، فَإِذَا نَبَقَهَا مِثْلُ قِلَالٍ هَجَرَ،
وَإِذَا وَرَقَهَا مِثْلُ آذَانِ الْفَيْلَةِ، قَالَ: هَذِهِ سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى، وَإِذَا أَرْبَعَةٌ
أَنْهَارٍ: نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ، فَقُلْتُ: مَا هَذَانِ يَا جِبْرِيلُ؟
قَالَ: أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ، وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنَّيْلُ وَالْفُرَاتُ،
ثُمَّ رُفِعَ لِي الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ، ثُمَّ أُتِيْتُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ، وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ،
وَإِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ، فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ: هِيَ الْفِطْرَةُ الَّتِي أَنْتَ عَلَيْهَا
وَأُمَّتِكَ، ثُمَّ فَرَضْتُ عَلَى الصَّلَوَاتِ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ،
فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلَى مُوسَى، فَقَالَ: بِمَا أُمِرْتُ؟ قَالَ: أُمِرْتُ
بِخَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ، قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ صَلَاةً
كُلَّ يَوْمٍ، وَإِنِّي وَاللَّهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ، وَعَالَجْتُ بَنِي
إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ
لِأُمَّتِكَ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ
مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ،
فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ،
فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ فَقَالَ مِثْلَهُ،
فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى،
فَقَالَ: بِمِ أُمِرْتُ؟ قُلْتُ: أُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، قَالَ: إِنَّ
أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، وَإِنِّي قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ
قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ
فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ، قَالَ: سَأَلْتُ رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ، وَلَكِنَّ
أَرْضِي وَأَسْلَمُ، قَالَ: فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادَى مُنَادٍ: أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي،

وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي“۔

ترجمہ: ”میں حطیم میں اور (کبھی حطیم کی جگہ حجر) کہا لیٹا تھا کہ ایک آنے والا میرے پاس آیا پس اس نے (میرا سینہ) یہاں سے وہاں تک چاک کر ڈالا راوی کہتا ہے کہ میں نے جارود سے جو میرے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے پوچھا یہاں سے یہاں تک کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے کہا حلقوم سے زیر ناف تک تو اس نے میرا قلب نکالا پھر ایمان سے لبریز سونے کا ایک طشت میرے پاس لایا گیا پس میرا دل دھویا گیا پھر (وہیں) رکھ دیا گیا پھر میرے پاس خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا ایک سفید جانور لایا گیا جارود نے (حضرت انسؓ سے پوچھا) کہ اے ابو حمزہ وہ براق تھا؟ تو انسؓ نے کہا ہاں! وہ اپنے منتہائے نظر پر اپنا قدم رکھتا تھا آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے اس پر سوار کر دیا گیا اور وہ مجھے لے کر اڑا حتیٰ کہ آسمان دنیا پر آیا اس کا دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا گیا کون ہے؟ کہا جبرائیل علیہ السلام پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد ﷺ پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں! کہا گیا خوش آمدید کتنی بہترین تشریف آوری ہے پھر دروازہ کھول دیا جب اندر پہنچا تو وہاں حضرت آدم کو دیکھا جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ آپ کے والد آدم ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب دیا اور کہا اے نبی صالح اور پسر صالح خوش آمدید پھر جبرائیل علیہ السلام اوپر کو چلے حتیٰ کہ دوسرے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا گیا کون ہے؟ کہا جبرائیل علیہ السلام علیہ السلام پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد ﷺ پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں! کہا گیا خوش آمدید آپ ﷺ کی تشریف آوری کتنی مبارک

۱۔۔۔۔ (صحیح البخاری: کتاب المناقب باب المعراج، ج، ۵، ص، ۵۲، رقم الحدیث، ۳۸۸۷، دار طوق النجاة)

(واللفظ له: مسند أحمد، رقم الحدیث، ۱۷۸۳۵)

ہے پس دروازہ کھول دیا جب میں اندر پہنچا تو وہاں مکی اور عیسیٰ (علیہما السلام) کو دیکھا اور وہ دونوں خالہ زاد بھائی ہیں جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ مکی عیسیٰ علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب دے کر کہا برادر صالح اور نبی صالح خوش آمدید پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے تیسرے آسمان پر لے کر چڑھے اور دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا گیا کون ہے؟ کہا جبرائیل علیہ السلام پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد ﷺ پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے کہا ہاں! کہا گیا خوش آمدید آپ ﷺ کی تشریف آوری کتنی اچھی ہے اور دروازہ کھول دیا جب میں اندر جا پہنچا تو وہاں یوسف (علیہ السلام) کو دیکھا جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ یوسف ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب دے کر کہا اے برادر صالح اور نبی صالح خوش آمدید پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے اوپر لے کر چڑھے حتیٰ کہ چوتھے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا گیا کون ہے؟ کہا جبرائیل علیہ السلام پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے؟ کہا محمد ﷺ پوچھا گیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں! کہا گیا خوش آمدید، کتنی اچھی تشریف آوری ہے آپ ﷺ کی پھر دروازہ کھول دیا جب میں اندر حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس پہنچا تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ ادریس ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب دے کر کہا اے برادر صالح اور نبی صالح خوش آمدید پھر وہ مجھے لے کر اوپر چڑھے حتیٰ کہ پانچویں آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا گیا کون ہے؟ کہا جبرائیل علیہ السلام پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے؟ کہا محمد ﷺ پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں! کہا گیا خوش آمدید آپ ﷺ کی تشریف آوری کتنی اچھی ہے جب میں اندر پہنچا تو حضرت ہارون (علیہ السلام) ملے جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ ہارون ہیں انہیں سلام کیجئے میں

نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب دے کر کہا خوش آمدید! برادر صالح اور نبی صالح پھر جبرائیل علیہ السلام لے کر مجھے اوپر چڑھے حتیٰ کہ چھٹے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا گیا کون ہے؟ کہا جبرائیل علیہ السلام پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے؟ کہا محمد پوچھا گیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں! کہا گیا خوش آمدید! آپ ﷺ کا تشریف لانا کتنا مسرت بخش ہے جب میں اندر پہنچا تو حضرت موسیٰ (علیہ السلام) سے ملا جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ موسیٰ ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب دے کر کہا خوش آمدید! برادر صالح اور نبی صالح جب میں آگے بڑھا تو موسیٰ رونے لگے ان سے پوچھا گیا آپ ﷺ کیوں رورہے ہیں؟ کہنے لگے اس لئے رورہا ہوں کہ میرے بعد ایک نوجوان کو (نبی بنا کر) بھیجا گیا جس کی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ جنت میں داخل ہوں گے پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے ساتویں آسمان پر لے کر گئے اور انہوں نے دروازہ کھلوانا چاہا پوچھا گیا کون ہے؟ کہا محمد ﷺ پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں! کہا گیا خوش آمدید! آپ ﷺ کی تشریف آوری کتنی بہترین ہے جب میں اندر پہنچا تو حضرت ابراہیم (علیہ السلام) ملے جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ آپ ﷺ کے والد ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب دے کر کہا پسر صالح اور نبی صالح خوش آمدید پھر میرے سامنے سدرۃ المنتہیٰ کو ظاہر کیا گیا تو اس کے پھل (مقام) ہجر کے منکوں کی طرح اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح (بڑے) تھے اور میں نے وہاں چار نہریں دیکھیں دو پوشیدہ اور دو ظاہر میں نے کہا اے جبرائیل علیہ السلام یہ دو نہریں کیسی ہیں؟ انہوں نے کہا دو پوشیدہ نہریں تو جنت کی ہیں اور دو ظاہر نہریں تو نیل و فرات ہیں پھر میرے سامنے بیت معمور

پیش کیا گیا۔ پھر مجھے شراب، دودھ اور شہد کا ایک ایک پیالہ پیش کیا گیا۔ میں نے دودھ لے لیا تو جبرائیل نے کہا یہی فطرت ہے جس پر آپ ﷺ ہیں اور اسی پر آپ ﷺ کی امت رہے گی پھر میرے اوپر یومیہ پچاس نمازیں فرض ہوئیں میں واپس ہوا یہاں تک کہ حضرت موسیٰ کے پاس سے گزرا تو انہوں نے دریافت کیا آپ ﷺ کو کیا حکم ملا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا یومیہ پچاس نمازوں کا حکم ملا ہے حضرت موسیٰ نے کہا آپ ﷺ کی امت یومیہ پچاس نمازیں ادا نہیں کر سکتی۔ بخدا! میں نے آپ ﷺ سے پہلے لوگوں کا تجربہ کر لیا ہے اور بنی اسرائیل کے ساتھ بہت سخت برتاؤ کیا ہے لہذا آپ ﷺ اپنے رب کے پاس واپس جائے اور اپنی امت کے لئے تخفیف کی درخواست کیجئے میں واپس آ گیا تو اللہ تعالیٰ نے (پہلے پانچ پھر دوسری مرتبہ اور پانچ) یعنی کل دس نمازیں معاف فرما دیں) پھر میں حضرت موسیٰ کے پاس آیا تو انہوں نے ویسا ہی کہا پھر میں واپس گیا اور اللہ تعالیٰ نے (دو مرتبہ میں) دس نمازیں پھر معاف فرما دیں۔ پھر حضرت موسیٰ کے پاس واپس گیا اور اللہ تعالیٰ نے دو مرتبہ میں دس نمازیں معاف فرما دیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ کے پاس واپس آیا تو انہوں نے پھر وہی کہا میں پھر واپس گیا تو پانچ نمازیں پھر معاف ہوئیں اور مجھے یومیہ دس نمازوں کا حکم ہوا پھر واپس آیا تو حضرت موسیٰ نے پھر وہی کہا میں پھر واپس گیا تو (پانچ نمازیں پھر معاف ہوئی حتیٰ کہ اب) مجھے یومیہ پانچ نمازوں کا حکم ہوا میں پھر حضرت موسیٰ کے پاس آیا تو انہوں نے پوچھا آپ ﷺ کو کیا حکم ملا ہے؟ میں نے کہا یومیہ پانچ نمازوں کا انہوں نے کہا آپ ﷺ کی امت یومیہ پانچ نمازیں نہیں پڑھ سکتی اور میں نے آپ ﷺ سے پہلے لوگوں کا تجربہ کر لیا ہے اور بنی اسرائیل کے ساتھ سخت برتاؤ کیا ہے لہذا واپس جا کر اپنے رب سے اپنی امت کے لئے تخفیف کی درخواست

کیجئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے اتنی (زیادہ) درخواست کی کہ اب مجھے (مزید درخواست سے) شرم آتی ہے لہذا اب میں راضی ہوں اور تسلیم کرتا ہوں جب میں آگے بڑا تو ایک منادی نے آواز دی کہ میں نے اپنا فریضہ جاری کر دیا اور اپنے بندوں سے تخفیف کر دی۔

بعض روایات میں شراب اور دودھ کے ساتھ ایک پانی کے برتن کا تذکرہ بھی ہے۔ چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

حَتَّىٰ انْتَهَىٰ إِلَىٰ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَعَرِضَ عَلَيْهِ الْمَاءُ وَالْخَمْرُ وَاللَّبَنُ فَتَنَاوَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّبَنَ فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ: أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ، وَلَوْ شَرِبْتَ الْمَاءَ لَعَرِفْتَ وَغَرِقْتَ أُمَّتُكَ، وَلَوْ شَرِبْتَ الْخَمْرَ لَعَوَيْتَ وَغَوَيْتَ أُمَّتُكَ، ثُمَّ بُعِثَ لَهُ آدَمُ فَمَنْ دُونَهُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَأَمَّهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تِلْكَ اللَّيْلَةَ“^۱

ترجمہ: ”یہاں تک کہ آپ بیت المقدس تک پہنچ گئے، پھر پانی اور شراب اور دودھ

۱..... (دلائل النبوة للبيهقي: ج، ۲، ص، ۳۶۱، دار الكتب العلمية)

”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اللَّبَنُ فِي الْمَنَامِ فِطْرَةٌ“.

(مسند البزار: مسند أبي حمزة أنس بن مالك، ج، ۱، ص، ۳۰۷، رقم الحديث، ۱۰۰۵۹، مكتبة العلوم والحكم، المدينة المنورة)

قال الهيثمي: رَوَاهُ الْبَزَّازُ، وَفِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ، وَهُوَ ثِقَةٌ، وَفِيهِ لَيْنٌ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ“.

(مجمع الزوائد: كتاب التعبير / باب تعبير الرؤيا، ج، ۷، ص، ۱۸۳، رقم الحديث، ۱۱۷۶۹، مكتبة القدسي، القاهرة)

وقال الألباني: وبالجملة، فالحديث حسن بمجموع طريقه الموقوفين، إن لم يصح رفع الآخر منهما“.

(سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيء من فقهها وفوائدها: ج، ۵، ص، ۲۳۳، رقم الحديث، ۲۲۰۷، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض)

”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَحَبُّ الْقَيْدِ فِي الْمَنَامِ، وَأَكْرَهُ الْعُلَى، الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ، وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: اللَّبَنُ فِي الْمَنَامِ الْفِطْرَةُ“.

(مصنف لابن أبي شيبة: كتاب الايمان والرؤيا / ما ذكر عن أبي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الرُّؤْيَا، ج، ۶، ص، ۱۸۱، رقم الحديث، ۳۰۱۵۲، مكتبة الرشد، الرياض)

آپ پر پیش کیا گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے دودھ لے لیا، حضرت جبریل نے آپ کو کہا کہ آپ نے فطرت کو پایا ہے، اور اگر آپ پانی کو پی لیتے، تو آپ کی امت غرق ہو جاتی، اور اگر آپ شراب پی لیتے، تو آپ اور آپ کی امت بھٹک جاتی، پھر آپ کے لئے حضرت آدم، اور حضرت آدم سے نیچے کے انبیاء علیہم السلام کو جمع کیا گیا، جن کی رسول اللہ ﷺ نے اس رات امامت فرمائی۔

رسول اللہ ﷺ دودھ پیا کرتے تھے

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

”إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا فَلَمْ يَمْضِمْضْ، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَصَلَّى“ ۱۔

ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ نے دودھ پیا، لیکن کلی نہیں کی اور نہ وضو کیا، پھر نماز پڑھی۔“

عبداللہ بن بسر کہتے ہیں کہ:

”أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِأَبِيهِ وَهُوَ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ

بَيْضَاءَ فَاتَّاهُ فَأَخَذَ بِلِجَامِهَا فَقَالَ: أَنْزِلْ عَلَيَّ قَالَ: فَنَزَلَ عَلَيْنَا فَاتَى

بِتَمْرٍ وَسَوِيقٍ فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنْهُ ثُمَّ يَضَعُ النُّوْيَ عَلَى ظَهْرِ السَّبَابَةِ أَوْ

الْوَسْطَى أَوْ عَلَيْهِمَا جَمِيعًا ثُمَّ يَرْمِي بِهِ قَالَ: وَصُنِعَ لَهُ طَعَامٌ فَجَعَلَ

يَأْكُلُ مِنْهُ ثُمَّ أَتَاهُ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ أَوْ سَوِيقٍ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ أَعْطَاهُ الَّذِي

عَنْ يَمِينِهِ فَأَرَادَ أَنْ يَسِيرَ أَوْ يَرْتَجِلَ فَقَالَ ادْعُ لَنَا فَقَالَ: اللَّهُمَّ

بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ وَاعْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ“ ۲۔

ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ میرے والد کے پاس سے گزرے اور آپ ﷺ اپنے

۱۔۔۔۔ (السنن الكبرى للبيهقي: كتاب الطهارات / باب الرخصة في ترك المضمضة من ذلك، ج، ۱، ص، ۲۲۸، رقم الحديث، ۷۴۶، دار الكتب العلمية، بيروت)

۲۔۔۔۔ (السنن الكبرى للبيهقي: كتاب الصداق / باب ما يستحب من اجابة من دعاه الى طعام وإن لم يكن له سبب، ج، ۷، ص، ۴۲۷، رقم الحديث، ۱۲۵۹۸، دار الكتب العلمية، بيروت)

سفید خچر پر سوار تھے۔ اس نے آکر آپ ﷺ کی خچر کی لگام کو پکڑ لیا: آپ ﷺ ہم پر اتریں۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ہمارے پاس پڑاؤ کیا تو کھجور اور ستولائے گئے۔ آپ ﷺ کھجور کھا رہے تھے اور گھٹلی کو شہادت یا درمیان والی انگلی کے اوپر یا دونوں کے اوپر رکھ کر پھینک دیتے۔ راوی کہتے ہیں تو انہوں نے آپ کے لیے کھانا بنایا، آپ نے کھایا۔ پھر اس کے بعد دودھ یا ستولایا گیا۔ آپ نے پیا، پھر اس کو دیا جو آپ کے دائیں جانب تھا۔ آپ ﷺ نے چلنے یا کوچ کا ارادہ کیا تو اس نے کہا: ہمارے لیے دعا کیجئے تو رسول اللہ نے فرمایا: اے اللہ! ان کے رزق میں برکت دے اور ان کو معاف کر اور ان پر رحم فرما۔“

طحہ بن قیس الغفاریؒ فرماتے ہیں کہ:

”كَانَ أَبِي مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْطَلِقُوا بِنَا إِلَى بَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَانْطَلَقْنَا، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ اطْعِمِينَا فَجَاءَتْ بِحَشِيشَةٍ فَأَكَلْنَا، ثُمَّ قَالَ: يَا عَائِشَةُ اطْعِمِينَا فَجَاءَتْ بِحَيْسَةٍ مِثْلِ الْقَطَاةِ فَأَكَلْنَا، ثُمَّ قَالَ: يَا عَائِشَةُ اسْقِينَا فَجَاءَتْ بِعُسٍّ مِنْ لَبَنٍ فَشَرَبْنَا، ثُمَّ قَالَ: يَا عَائِشَةُ اسْقِينَا فَجَاءَتْ بِقَدَحٍ صَغِيرٍ فَشَرَبْنَا، ثُمَّ قَالَ: إِنْ شِئْتُمْ بِتُمْ، وَإِنْ شِئْتُمْ انْطَلَقْتُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ قَالَ: فَبَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعٌ فِي الْمَسْجِدِ مِنَ السَّحْرِ عَلَى بَطْنِي إِذَا رَجُلٌ يُحَرِّكُنِي بِرِجْلِهِ، فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ ضِجَّةٌ يُبْغِضُهَا اللَّهُ قَالَ: فَانْظَرْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“

میرے والد اصحاب صفہ میں سے تھے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عائشہؓ کے گھر چلو چنانچہ ہم چلے تو آپ نے فرمایا اے عائشہ! ہمیں کھانا کھلاؤ تو وہ

۱۔۔۔ (سنن ابی داؤد: أبواب النوم، باب فی الرجل یبسط علی بطنہ، ج، ۴، ص، ۳۰۹، رقم الحدیث، ۵۰۴۰، المكتبة العصرية، صيدا، بيروت)

ایک خاص قسم کی گھاس (ساگ کی طرح کی جسے کھایا جاتا ہے) لائیں چنانچہ ہم نے کھایا پھر آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ ہمیں کھلاؤ تو وہ مالیدہ، حبیس لائیں چڑیا کے برابر (بہت تھوڑا سا) ہم نے وہ کھالیا پھر آپ نے فرمایا اے عائشہ ہمیں پلاؤ تو وہ دودھ کا بڑا سا پیالہ لائیں سو ہم نے وہ پی لیا آپ نے فرمایا اے عائشہ ہمیں پلاؤ تو وہ ایک چھوٹا سا پیالہ لائیں دودھ کا ہم نے وہ پی لیا پھر آپ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو سو جاؤ اور چاہو تو مسجد چلے جاؤ۔ وہ کہتے ہیں کہ میں سحری کے وقت لیٹا ہوتا پیٹ کے بل تو اچانک کسی نے اپنے پاؤں سے مجھے ہلایا اور فرمایا کہ یہ لیٹنے کی ہیئت اللہ کو ناپسند ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ رسول اللہ تھے“

رسول اللہ ﷺ کو دودھ کا ہدیہ

سیدنا انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ:

”أَنَّ الْيَهُودَ كَانَتْ إِذَا حَاضَتْ مِنْهُمُ امْرَأَةٌ أَخْرَجُوهَا مِنَ الْبَيْتِ وَلَمْ يُوَاكِلُوهَا وَلَمْ يُشَارِبُوهَا وَلَمْ يُجَامِعُوهَا فِي الْبَيْتِ فَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ) قُلْ هُوَ أَذَى فَأَعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ وَاصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ غَيْرِ النِّكَاحِ فَقَالَتِ الْيَهُودُ: مَا يُرِيدُ هَذَا الرَّجُلُ أَنْ يَدْعَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِنَا إِلَّا خَالَفْنَا فِيهِ، فَجَاءَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَادُ بْنُ بَشِيرٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْيَهُودَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا أَفَلَا نَنْكِحُهُنَّ فِي الْمَحِيضِ؟ فَتَمَعَّرَ وَجْهَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ظَنَّنَا أَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلْتُهُمَا هَدِيَّةً مِنْ لَبَنٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَبَعَثَ فِي آثَرِهِمَا فَسَقَاهُمَا فَظَنَّا أَنَّهُ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا ۱۔
ترجمہ: ”یہودیوں کی عورت جب حائضہ ہوتی تو اس کو گھر سے نکال دیتے، نہ اس کے ساتھ مل کر کھاتے اور نہ پیتے تھے اور نہ گھر میں اس کے ساتھ رہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ سے اس (حائضہ) کے متعلق سوال کیا گیا تو اللہ نے (وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ) آخر تک نازل کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کے ساتھ گھروں میں رہو اور جماع کے علاوہ ہر کام کرو۔ یہود نے کہا: یہ شخص ہمارے کسی معاملے کو نہیں چھوڑتا، اس میں ہماری مخالفت کرتا ہے۔ سیدنا اسید حفیر اور عباد بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی ﷺ کے پاس آئے، انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہود ایسی ایسی باتیں کرتے ہیں حیض کے دنوں میں ہم ان سے جماع نہ کر لیں؟ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ متغیر ہو گیا، یہاں تک ہم نے گمان کیا کہ آپ ﷺ نے ان دونوں پر غصہ کیا ہے، وہ دونوں نکل گئے پھر انہوں نے نبی ﷺ کی طرف دودھ کا ہدیہ بھیجا، آپ نے ان کے پیچھے کسی کو بھیجا اور انہیں دودھ پلایا تب ہمیں یقین ہوا کہ آپ ﷺ ان پر ناراض نہیں ہیں۔“

ام الفضل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

”أَنَّهُمْ شَكُّوا فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَبَعَثَتْ إِلَيْهِ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَهُ“ ۲۔

ترجمہ: لوگوں نے عرفہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے متعلق شبہ کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ کا ایک کٹورہ پیش کیا گیا اور

۱.... (السنن الكبرى للبيهقي: كتاب الحيض رباب الرجل يُصِيبُ مِنَ الْحَائِضِ مَا ذُو الْجَمَاعِ، ج، ۱، ص، ۴۶۷، رقم الحديث، ۱۵۰۱، دار الكتب العلمية)
۲.... (صحيح البخاري: كتاب الأشربة رباب الشرب في الأقداح، ج، ۷، ص، ۱۱۳، رقم الحديث، ۵۶۳۶، دار طوق النجاة)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نوش فرمایا۔

رسول اللہ ﷺ کے انگوٹھے سے دودھ نکلنا

رسول اللہ ﷺ کی والدہ (حضرت آمنہ) سے روایت ہے کہ:

میں نے (آپ کی پیدائش کے بعد) آپ کے اوپر ایک برتن ڈھانپ دیا، مگر (صبح کو) میں

نے دیکھا کہ وہ برتن پھٹ کر آپ ﷺ کے اوپر سے ہٹ چکا ہے اور آپ ﷺ (اس حال

میں تھے کہ) اپنا انگوٹھا چوس رہے تھے جس سے دودھ نکل رہا تھا۔

رسول اللہ ﷺ کا دوران سفر دودھ سے روزہ افطار کرنا

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

”خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ إِلَى حُنَيْنٍ، وَالنَّاسُ

مُخْتَلِفُونَ، فَصَائِمٌ وَمُفْطِرٌ، فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى رَاحِلَتِهِ، دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ

لَبَنٍ أَوْ مَاءٍ، فَوَضَعَهُ عَلَى رَاحَتِهِ، أَوْ عَلَى رَاحِلَتِهِ، ثُمَّ نَظَرَ إِلَى النَّاسِ

فَقَالَ الْمُفْطِرُونَ لِلصَّوَامِ: أَفْطِرُوا“ ۲

ترجمہ: ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں حنین کی طرف تشریف لے گئے۔

مسلمانوں میں بعض حضرات تو روزے سے تھے اور بعض نے روزہ نہیں رکھا تھا

لیکن جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر پوری طرح بیٹھ گئے تو آپ نے

برتن میں دودھ یا پانی طلب فرمایا اور اسے اپنی اونٹنی پر یا اپنی ہتھیلی پر رکھا (اور پھر

پی لیا) پھر آپ نے لوگوں کو دیکھا تو جن لوگوں نے پہلے سے روزہ نہیں رکھا تھا

۱.... ”وعن أمه أنها قالت: فوضعت عليه الإناء فوجدته قد تفلق الإناء عنه وهو يمص إبهامه يشخب
أى يسيل لبنا“.

(السيرة الحلبية: باب ذكر مولده ﷺ وشرف وكرم، ج، ۱، ص، ۹۸، دارالكتب العلمية، بيروت)

۲.... (صحيح البخاري: كتاب المغازي/باب غزوة الفتح في رمضان، ج، ۵، ص، ۱۲۶، رقم
الحديث، ۴۲۷۷، دار طوق النجاة)

انہوں نے روزہ داروں سے کہا کہ اب روزہ توڑ لو۔

رسول اللہ ﷺ کو دودھ پلانے والیاں

کہا جاتا ہے کہ آپ ﷺ نے آٹھ عورتوں کا دودھ پیا ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ دس عورتوں کا دودھ پیا ہے جن میں خولہ بنت منذر بھی شامل ہیں۔ ایم ایمن عزیزہ کہتی ہیں کہ سب سے پہلے جس عورت نے آنحضرت ﷺ کو دودھ پلایا وہ ثویبہ ہیں۔ یہ ثویبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابولہب کی باندی تھیں۔ اس عورت کو ابولہب نے اس وقت آزاد کر دیا تھا جب اس نے ابولہب کو آپ ﷺ کی ولادت کی خوشخبری آ کر دی تھی (آپ ﷺ کی ولادت کے بعد) ثویبہ نے ابولہب سے آ کر کہا۔ ”کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے بھائی عبد اللہ کی بیوی کے یہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔“

رسول اللہ ﷺ کا ایک چھاتی سے دودھ پینا

حلیمہ سعدیہ جب رسول اللہ ﷺ کو دودھ پلانے کی غرض سے اپنے قافلے میں لائیں تو وہ کہتی ہیں کہ جب میں نے آپ ﷺ کو دودھ پلانے کے لئے گود میں لٹایا، آپ میری دہنی چھاتی سے دودھ پینے لگے، اور خدا کے حکم سے سیر ہو گئے۔ کیونکہ جب حلیمہ سعدیہ نے رسول اللہ ﷺ کے منہ میں اپنی بائیں چھاتی دینا چاہی تو آپ ﷺ نے اس کو نہیں پکڑا۔ حلیمہ سعدیہ کہتی ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کی یہی کیفیت رہی کہ آپ ﷺ دودھ پینے کے لئے دہنی چھاتی کو پکڑتے تھے۔ سبعیات میں ہے کہ حلیمہ سعدیہ کی ایک چھاتی میں دودھ نہیں ہوتا تھا مگر جب انہوں نے اس کو آپ ﷺ کے منہ کو لگایا تو اس میں دودھ کی

۱۔..... ”یقال إنه صلى الله عليه وسلم ارتضع من ثمانية من النساء، وقيل من عشرة بزيادة: خولة بنت المنذر، وأم أيمن عزيزة قالت: أول من أرضع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثويبة: أي بعد إرضاع أمه له كما سيأتي، قال: وثويبة هي جارية عمه أبي لهب، وقد أعتقها حين بشرته بولادته صلى الله عليه وسلم: أي فبانها قالت له: أما شعرت أن آمنة ولدت ولدا. وفي لفظ غلاما لأخيك عبد الله، فقال لها: أنت حرة.“

(السيرة الحلبية: باب ذكر رضاعه ﷺ وما اتصل به، ج، ۱، ص، ۱۲۴، دار الكتب العلمية، بيروت)

دھاریں بننے لگیں پھر آپ ﷺ کے بعد آپ کے بھائی (یعنی دایہ حلیمہ کے بیٹے عبد اللہ) نے بھی دودھ پیا اور وہ سیر ہو کر سو گئے۔ حالانکہ اس سے پہلے اس (کے بھوکا رہنے) کی وجہ سے وہ سو نہیں سکتے تھے۔ اس کے بعد حلیمہ سعدیہ کے شوہراٹھ کر اپنی کمزور اونٹنی کے پاس گئے تو دیکھا کہ اس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے ہیں انہوں نے اس کا دودھ نکالا اور ان دونوں نے سیر ہو کر پیا اور بڑے آرام سے رات گزاری۔ صبح کو حلیمہ سعدیہ کے شوہر نے کہا: ”حلیمہ! کیا تمہیں معلوم ہے خدا کی قسم تم بڑا مبارک بچہ لائی ہو“۔ میں نے کہا کہ خدا کی قسم میری آرزو یہی ہے۔ ۱

رسول اللہ ﷺ بکریوں کا دودھ خود دہتے تھے

رسول اللہ ﷺ کو اپنے ہاتھ سے کام کرنا پسند تھا۔

چنانچہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

”كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَبُ الْحِمَارَ، وَيَلْبَسُ

الصُّوفَ، وَيَعْتَقِلُ الشَّاةَ، وَيَأْتِي مُرَاعَاةَ الضَّيْفِ“۔ ۲

ترجمہ: ”رسول اللہ ﷺ گدھے پر سواری کر لیا کرتے تھے، اونی لباس پہن لیا

کرتے تھے، بکریوں کا دودھ (خود اپنے ہاتھ سے) دودھ لیا کرتے تھے اور مہمان

کی عزت و توقیر کرتے تھے“۔

۱.... ”قالت: فلما أخذته رجعت به إلى رحلي، فلما وضعته في حجري أقبل ثدياى بما شاء الله من لبن فشرب حتى روى: أي من الثدي الأيمن، وعرضت عليه الأيسر فاباه. قالت حلیمة: و كانت تلك حالته بعد: أي بعد ذلك: لا يقبل إلا ثديا واحدا وهو الأيمن.

وفي السبعيات للهمداني: أن أحد ثديي حلیمة كان لا يدر اللبن منه، فلما وضعته في فم رسول الله صلى الله عليه وسلم در اللبن منه. قالت: وشرب معه أخوه حتى روى ثم نام، وما كنا ننام معه قبل ذلك: أي فعدم نومه من الجوع، فقام زوجي إلى شارفنا تلك فإذا هي حافل: أي ممتلئة الضرع من اللبن، فجلب منها ما شرب وشربت حتى انتهينا ربا وشبعا، فبتنا بخير ليلة، يقول صاحبى حين أصبحنا: تعلمى والله يا حلیمة لقد أخذت نسمة مباركة، قلت: والله إنى لأرجو ذلك“

(السيرة الحلبية: باب ذكر رضاعه ﷺ وما اتصل به، ج، ۱، ص، ۱۳۲، دار الكتب العلمية، بيروت)

۲.... (المستدرک على الصحيحين: ج، ۱، ص، ۱۲۹، رقم الحديث، ۲۰۵، دار الكتب العلمية)

(فصل نمبر ۲)

دودھ اور صحابہؓ

حضرت ابو بکرؓ کا دودھ پینا

حضرت بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ:

”كُنْتُ غُلَامًا يَافِعًا أَرَعَى غَنَمًا لِعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ بِمَكَّةَ فَأَتَى عَلِيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَقَدْ فَرَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَا: يَا غُلَامُ! عِنْدَكَ لَبَنٌ تَسْقِينَا؟ قُلْتُ: إِنِّي مُؤْتَمَنٌ، وَلَسْتُ بِسَاقِيكُمَا، فَقَالَا: هَلْ عِنْدَكَ مِنْ جَذَعَةٍ لَمْ يَنْزُ عَلَيْهَا الْفَحْلُ بَعْدُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَأَتَيْتُهُمَا بِهَا، فَأَعْتَقَلَهَا أَبُو بَكْرٍ، وَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الضَّرْعَ فَدَعَا، فَحَفَلَ الضَّرْعُ، وَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ بِصَخْرَةٍ مُنْقَعِرَةٍ، فَحَلَبَ فِيهَا، ثُمَّ شَرِبَ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ سَقَانِي، ثُمَّ قَالَ لِلضَّرْعِ: أَقْلُصْ، فَاقْلُصَ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ، أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: عَلَّمَنِي مِنْ هَذَا الْمَقُولِ الطَّيِّبِ يَعْْنِي الْقُرْآنَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكَ غُلَامٌ مُعَلَّمٌ، فَأَخَذتَ مِنْ فِيهِ سَبْعِينَ سُورَةً مَا يُنَازِعُنِي فِيهَا أَحَدٌ“۔

ترجمہ: ”میں صحت میں جوان تھا۔ میں عقبہ بن ابو معیط کی بکریاں چرایا کرتا تھا مکہ میں۔ میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ابو بکرؓ بھی ساتھ تھے۔ دونوں

۱۔۔۔۔ (دلائل النبوة: باب من تقدم إسلامه) من الصحابة رضي الله عنهم، وما ظهر لأبي بكر من آياته، وما سمع طلحة من قول الراهب، وما ظهر لابن مسعود من آياته، وما رأى خالد بن سعيد في منامه، وغير ذلك، ج، ۲، ص، ۱۷۲، دار الكتب العلمية، بيروت)

مشرکین سے فرار ہو کر آئے تھے۔ دونوں نے کہا اے نوجوان! آپ کے پاس دودھ ہے کہ آپ ہمیں پلا دیں؟ میں نے بتایا کہ میرے پاس یہ بکریاں اور دودھ امانت ہیں، میں تمہیں نہیں پلا سکتا۔ پھر فرمایا کیا تیرے پاس کوئی ایسی بکری ہے جس پر کوئی نرنہ کودا ہوا بھی تک (یعنی گا بھن بھی نہ ہوئی ہوا بھی تک)۔ میں نے کہا (یعنی کوئی جھیرٹ بکری) میں پکڑ کر ان کے پاس لے آیا۔ ابو بکرؓ نے اس کو مضبوط پکڑ لیا، رسول اللہؐ نے اس کے تھنوں کو پکڑ کر دعا کی۔ چنانچہ اس کے تھنوں سے دودھ جاری ہو گیا۔ ابو بکرؓ ایک گہرا کٹورے نما پتھر اٹھالائے۔ حضورؐ نے اس میں دودھ نکالا، اس کے بعد انہوں نے اور ابو بکرؓ نے دودھ پیا پھر انہوں نے مجھے بھی پلایا اور اس کے بعد انہوں نے کھیری سے کہا کہ اچک لے یعنی سکڑ جا، وہ سکڑ گئی۔ کچھ دنوں بعد حضور ﷺ کے پاس گیا۔ میں نے کہا مجھے بھی اس پاک مقولہ میں سے کچھ تعلیم فرمائیں قرآن میں سے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک آپ سکھائے ہوئے لڑکے ہیں۔ میں حضور ﷺ کے منہ سے ستر سورتیں سیکھیں۔ میرے ساتھ ان کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں کر سکتا۔“

حضرت عمرؓ کو دودھ کا ہدیہ

عبدالرحمن بن عثمان کہتے ہیں کہ:

”صَاحِبُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى مَكَّةَ، فَأَهْدَى لَهُ رَكْبًا مِنْ ثَقِيفٍ سَطِيفَتَيْنِ مِنْ نَبِيدٍ، وَالسَّطِيفَةُ فَوْقَ الْإِدَاوَةِ وَدُونَ الْمَزَاةِ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ: فَشَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِحْدَاهُمَا، قَالَ حَجَّاجٌ: طَيِّبَةٌ، ثُمَّ أُهْدِيَ لَهُ لَبَنٌ فَعَدَلَهُ عَنْ شُرْبِ الْأُخْرَى حَتَّى اشْتَدَّ مَا فِيهَا، فَذَهَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِيَشْرَبَ مِنْهَا فَوَجَدَهُ قَدْ اشْتَدَّ، فَقَالَ:

اَكْسِرُوهُ بِالْمَاءِ فَإِنَّمَا كَانَ اشْتِدَادُهُ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ، بِالْحُمُوضَةِ أَوْ
 بِالْحَلَاوَةِ، فَقَدْ رَوَى عَنْ نَافِعِ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِيرَفًا: اذْهَبْ إِلَى إِخْوَانِنَا فَالْتَمِسْ لَنَا عِنْدَهُمْ
 شَرَابًا، فَاتَاهُمْ فَقَالُوا: مَا عِنْدَنَا إِلَّا هَذِهِ الْإِدَاوَةُ وَقَدْ تَغَيَّرَتْ، فَدَعَا
 بِهَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَذَاقَهَا، فَقَبَضَ وَجْهَهُ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّ
 عَلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ قَالَ نَافِعٌ: وَاللَّهِ مَا قَبَضَ وَجْهَهُ إِلَّا أَنَّهُا تَخَلَّلَتْ ۱۔
 ترجمہ: ”میں سفرِ مکہ میں حضرت عمرؓ کے ساتھ تھا ثقیف کے سوار نے دو مشکیزے
 نبیز کے دیے۔ آپ نے ان میں سے ایک کو پیا۔ پھر آپ کے لیے دودھ ہدیہ کیا
 گیا تو آپ نے دودھ اور نبیز چھوڑ دی۔ پھر کچھ دیر کے بعد نبیز پینے کے لیے آئے
 تو دیکھا وہ گاڑھا ہو چکا تھا تو آپ نے فرمایا: یہ اپنی مٹھاس یا ترش ذائقے کی وجہ
 سے گاڑھا ہوا ہے، اس میں پانی ملا دو، اسی طرح نافع سے بھی منقول ہے کہ آپ
 نے اس نبیز میں جو گاڑھا ہو گیا تھا پانی ملوایا تھا“۔

حضرت عمرؓ کے زخموں سے دودھ کا نکلنا

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ:

جب ابولولوہ نے حضرت عمرؓ پر نیزے کے دو وار کئے تو حضرت عمرؓ کو یہ خیال ہوا کہ شاید ان
 سے لوگوں کے حقوق میں کوئی ایسی کوتاہی ہوئی ہے جسے وہ نہیں جانتے ہیں۔ چنانچہ انہوں
 نے حضرت ابن عباس کو بلایا۔ حضرت عمرؓ کو ان سے بڑی محبت تھی۔ وہ ان کو اپنے قریب رکھتے
 تھے اور ان کی بات سنا کرتے تھے اور ان سے فرمایا میں یہ چاہتا ہوں کہ تم یہ پتہ کرو کہ کیا میرا
 قتل لوگوں کے مشورے سے ہوا ہے؟ چنانچہ حضرت ابن عباسؓ باہر چلے گئے۔ وہ مسلمانوں

۱۔۔۔۔ (السنن الكبرى للبيهقي: كتاب الأشربة والحد فيهما، باب ما جاء في الكسر بالماء، ج ۸، ص ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷

کی جس جماعت کے پاس سے گزرتے وہ روتے ہوئے نظر آتے۔ حضرت ابن عباسؓ نے حضرت عمرؓ کی خدمت میں واپس آ کر عرض کیا۔ اے امیر المؤمنین! میں جس جماعت کے پاس سے گزرا میں نے ان کو روتے ہوئے پایا۔ ایسے معلوم ہو رہا تھا کہ جیسے آج ان کا پہلا بچہ گم ہو گیا ہو۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا مجھے کس نے قتل کیا ہے؟ حضرت ابن عباسؓ نے کہا حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کے مجوسی غلام ابولولوہ نے۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں (جب حضرت عمرؓ کو پتہ چلا کہ ان کا قاتل مسلمان نہیں بلکہ مجوسی ہے) تو میں نے ان کے چہرے پر خوشی کے آثار دیکھے اور وہ کہنے لگے تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے میرا قاتل ایسے آدمی کو نہیں بنایا جو لا اِلهَ اِلَّا اللّٰهُ کہہ کر مجھ سے حجت بازی کر سکے۔ غور سے سنو۔ میں نے تم کو کسی عجمی کا فر غلام کو یہاں لانے سے منع کیا تھا لیکن تم نے میری بات نہ مانی۔ پھر فرمایا میرے بھائیوں کو بلا لاؤ۔ لوگوں نے پوچھا وہ کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبد الرحمن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ ان لوگوں کے پاس آدمی بھیجا پھر اپنا سر میری گود میں رکھ دیا۔ جب وہ حضرات آگئے تو میں نے کہا یہ سب آگئے ہیں تو فرمایا اچھا میں نے تو مسلمانوں کے معاملہ میں غور کیا ہے۔ میں نے آپ چھ حضرات کو مسلمانوں کا سردار اور قائد پایا ہے اور یہ امر خلافت صرف تم میں ہی ہوگا جب تک تم سیدھے رہو گے اس وقت تک لوگوں کی بات ٹھیک رہے گی۔ اگر مسلمانوں میں اختلاف ہو تو پہلے تم میں ہوگا۔ جب میں نے سنا کہ حضرت عمرؓ نے آپس میں اختلاف کا ذکر کیا ہے تو میں نے سوچا کہ اگرچہ حضرت عمرؓ یوں کہہ رہے ہیں کہ اگر اختلاف ہوا لیکن یہ اختلاف ضرور ہو کر رہے گا کیونکہ بہت کم ایسا ہوا ہے کہ حضرت عمرؓ نے کوئی چیز کہی اور میں نے اسے ہوتے ہوئے نہ دیکھا ہو۔ پھر ان کے زخموں سے بہت خون نکلا جس سے وہ کمزور ہو گئے۔ وہ چھ حضرات آپس میں چپکے چپکے باتیں کرنے لگے یہاں تک کہ مجھے خطرہ ہوا کہ یہ لوگ ابھی اپنے میں سے کسی ایک سے بیعت ہو جائیں گے۔ اس پر

میں نے کہا ابھی امیر المؤمنین زندہ ہیں اور ایک وقت میں دو خلیفہ نہیں ہو چاہئیں کہ وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں۔ (ابھی کسی کو خلیفہ نہ بناؤ) پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا مجھے اٹھاؤ۔ چنانچہ ہم نے ان کو اٹھایا پھر انہوں نے فرمایا کہ تم لوگ تین دن مشورہ کرو اور اس عرصہ میں حضرت صہیبؓ لوگوں کو نماز پڑھاتے رہیں۔ ان حضرات نے پوچھا ہم کن سے مشورہ کریں۔ انہوں نے فرمایا مہاجرین اور انصار سے اور یہاں جتنے لشکر ہیں ان کے سرداروں سے۔ اس کے بعد تھوڑا سا دودھ منگوایا اور اسے پیا تو دونوں زخموں میں سے دودھ کی سفیدی باہر آنے لگی جس سے حضرت عمرؓ نے سمجھ لیا کہ موت آنے والی ہے۔ پھر فرمایا اب اگر میرے پاس ساری دنیا ہو تو میں اسے موت کے بعد آنے والے ہولناک منظر کی گھبراہٹ کے بدلے میں دینے کو تیار ہوں۔ لیکن مجھے اللہ کے فضل سے امید ہے کہ میں خیر ہی دیکھوں گا۔ حضرت ابن عباسؓ نے کہا آپ نے جو کچھ فرمایا ہے اس کا بہترین بدلہ اللہ تعالیٰ آپ کو عطا فرمائے کیا یہ بات نہیں ہے کہ جس زمانے میں مسلمان مکہ میں خوف کی حالت میں زندگی گزار رہے تھے اس وقت حضور ﷺ نے یہ دعا فرمائی تھی کہ آپ کو ہدایت دے کر اللہ تعالیٰ دین کو اور مسلمانوں کو عزت عطا فرمائے۔ جب آپ مسلمانوں ہوئے تو آپ کا اسلام لانا عزت کا ذریعہ بنا، اور آپ کے ذریعہ سے اسلام اور حضور ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کھلم کھلا سامنے آئے اور آپ نے مدینہ کو ہجرت فرمائی اور آپ کی ہجرت فتح کا ذریعہ بنی۔ پھر جتنے غزوات میں حضور ﷺ نے مشرکین سے قتال فرمایا آپ کسی سے غیر حاضر نہ ہوئے۔ پھر حضور ﷺ کی وفات اس حال میں ہوئی کہ وہ آپ سے راضی تھے۔ پھر آپ نے حضور ﷺ کے طریقے کے مطابق حضور ﷺ کے بعد خلیفہ رسول کی خوب زوردار مدد کی اور ماننے والوں کو لے کر آپ نے نہ ماننے والوں کا مقابلہ کیا یہاں تک کہ لوگ طوعاً و کرہاً اسلام میں داخل ہو گئے۔ (بہت سے لوگ خوشی سے داخل ہوئے۔ کچھ ماحول اور حالات سے مجبور ہو کر داخل ہوئے) پھر ان خلیفہ کا اس حال میں انتقال ہوا کہ وہ آپ سے راضی

تھے۔ پھر آپ کو خلیفہ بنایا گیا اور آپ نے اس ذمہ داری کو اچھے طریقہ سے انجام دیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ سے بہت سے نئے شہر آباد کرائے (جیسے کوفہ اور بصرہ) اور (مسلمانوں کے لئے روم و فارس کے) سارے اموال جمع کر دیئے اور آپ کے ذریعہ دشمن کا قلع قمع کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے ہر گھر میں آپ کے ذریعہ دین کو بھی ترقی عطا فرمائی اور رزق میں بھی وسعت عطا فرمائی اور پھر اللہ نے آپ کو خاتمہ میں شہادت کا مرتبہ عطا فرمایا۔ یہ مرتبہ شہادت آپ کو مبارک ہو۔ پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا اللہ کی قسم! تم (ایسی باتیں کر کے) جسے دھوکہ دے رہے ہو اگر وہ ان باتوں کو اپنے لئے مان جائے گا تو وہ واقعی دھوکہ کھانے والا انسان ہے۔ پھر فرمایا اے عبد اللہ! کیا تم قیامت کے دن اللہ کے سامنے بھی میرے حق میں ان تمام باتوں کی گواہی دے سکتے ہو؟ حضرت ابن عباسؓ نے کہا جی ہاں۔ تو فرمایا اے اللہ! تیرا شکر ہے (کہ میری گواہی دینے کے لئے حضور ﷺ کے چچا زاد بھائی تیار ہو گئے ہیں پھر فرمایا) اے عبد اللہ بن عمر! میرے رخسار کو زمین پر رکھ دو (حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں) میں نے ان کا سر اپنی ران سے اٹھا کر اپنی پنڈلی پر رکھ دیا۔ تو فرمایا نہیں۔ میرے رخسار کو زمین پر رکھ دو۔ چنانچہ انہوں نے اپنی داڑھی اور رخسار کو اٹھا کر زمین پر رکھ دیا۔ اور فرمایا اے عمر! اگر اللہ نے تیری مغفرت نہ کی تو پھر اے عمر! تیری بھی ہلاکت ہے اور تیری ماں کی بھی ہلاکت ہے۔ اس کے بعد ان کی روح پرواز کر گئی۔ جب حضرت حضرت عمرؓ کا انتقال ہو گیا تو ان حضرات نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کے پاس پیغام بھیجا انہوں نے کہا حضرت عمرؓ آپ لوگوں کو حکم دے گئے ہیں کہ آپ لوگ مہاجرین اور انصار سے اور جتنے لشکر یہاں موجود ہیں ان کے امراء سے مشورہ کریں اگر آپ لوگ یہ کام نہیں کرو گے تو میں آپ لوگوں کے پاس نہیں آؤں گا۔ جب حسن بصری سے حضرت عمرؓ کے انتقال کے وقت کے عمل کا اور ان کے رب سے ڈرنے کا تذکرہ کیا گیا تو انہوں نے کہا مؤمن ایسے ہی کرتا ہے کہ عمل بھی اچھے طریقے سے کرتا ہے اور اللہ سے ڈرتا بھی ہے اور منافق عمل میں برا کرتا ہے اور اپنے بارے میں دھوکہ میں مبتلا رہتا

ہے۔ اللہ کی قسم! گزشتہ زمانے میں اور موجودہ زمانے میں، میں نے یہی پایا کہ جو بندہ اچھے عمل میں ترقی کرتا ہے وہ اللہ سے ڈرنے میں بھی ترقی کرتا ہے اور جو برے عمل میں ترقی کرتا ہے اس کا اپنے بارے میں دھوکہ بھی بڑھتا جاتا ہے۔

..... "أخرج الطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال: لما طعن أبو لؤلؤة عمر رضی اللہ عنہ طعنه طعنتین، فظن عمر أن له ذنباً فی الناس لا یعلمه، فدعا ابن عباس رضی اللہ عنہما وکان یحبه ویدنیہ ویسمع منه فقال: أحب أن تعلم: عن ملاً من الناس کان هذا؟ فخرج ابن عباس فکان لا یمر بملاً من الناس إلا وهم یبکون، فرجع إلى عمر فقال: یا امیر المؤمنین، ما مررت علی ملاً إلا رأیتهم یبکون، كأنهم فقدوا الیوم أبکار أولادهم. فقال من قتلنی؟ فقال: أبو لؤلؤة المجوسی عبد المغیره بن شعبه. قال ابن عباس: فرأیت البشر فی وجهه، فقال: الحمد لله الذی لم یتلنی أحد یحاجنی بقول لا إله إلا الله. أما إنی قد نهیتکم أن تجلبوا إلینا من العلوج أحداً فعصیتمونی.

ثم قال: أدعوا لی إخوانی. قالوا: ومن؟ قال: عثمان، وعلی، وطلحة، والزبیر، وعبد الرحمن بن عوف، وسعد بن أبی وقاص رضی اللہ عنہم فأرسل إليهم، ثم وضع رأسه فی حجری. فلما جاؤوا قلت: هؤلاء قد حضروا، قال: نعم، نظرت فی أمر المسلمین فوجدتکم ایها الستة رؤوس الناس وقادتهم، ولا یكون هذا الأمر إلا فیکم، ما استقیمت یستقیم أمر الناس، وإن یکن إختلاف یکن فیکم فما سمعته ذکر الإختلاف والشقاق وإن یکن؛ ظننت أنه کائن، لأنه قلما قال شیئاً إلا رأیته ثم نرفه الدم، فهمسوا بینهم حتی خشیت أن یبایعوا رجلاً منهم، فقلت: إن امیر المؤمنین حی بعد ولا یكون خلیفتان ینظر أحدهما إلى الآخر. فقال: إحملونی فحملناہ، فقال: تشاوروا ثلاثاً، ویصلی بالناس ضہیب. قالوا: من نشاور یا امیر المؤمنین؟ قال: شاوروا المهاجرین والأنصار وسراة من هنا من الأجناد. ثم دعا بشربة من لبن فشرب، فخرج بیاض اللبن من الجرحین، فعرف أنه الموت، فقال: الآن لو أن لی الدنیا کلها لافتدیت بها من هول المطلاع، وما ذاک والحمد لله أن اکون رأیت إلا خیراً. فقال (ابن عباس) وإن قلت فجزاک الله خیراً، ألیس قد دعا رسول الله صلی الله علیه وسلم أن یعز الله بک الدین والمسلمین إذ یخافون بمکة، فلما أسلمت کان إسلامک عزاً، وظهر بک الإسلام ورسول الله صلی الله علیه وسلم وأصحابه، وهاجرت إلى المدینة فکانت هجرتک فتحاً، ثم لم تغیب عن مشهد شہده رسول الله صلی الله علیه وسلم من قتال المشرکین من یوم کذا ویوم کذا. ثم قبض رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو عنک راض، فوازت الخلیفة بعده علی منهاج رسول الله صلی الله علیه وسلم فضربت بمن أقبل علی من أدبر حتی دخل الناس فی الإسلام طوعاً وکرهاً. ثم قبض الخلیفة وهو عنک راض. ثم ولیت بخیرها ولی الناس، مضر الله بک الأمصار، وجبی بک الأموال، ونفی بک العدو، وأدخل الله بک علی کل أهل بیت من توسعتهم فی دینهم وتوسعتهم فی أرزاقهم؛ ثم ختم لک بالشهادة؛ فهیناً لک.

فقال: واللہ إن المغرور من تغرونه، ثم قال: أتشهد لی یا عبد الله عند الله یوم القیامة؟ فقال: نعم، فیکال: اللهم لک الحمد، الصق خدی بالأرض یا عبد الله بن عمر فوضعتہ من فخذی علی ساقی

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

حضرت عمرؓ کا دودھ پیتے بچوں کا وظیفہ مقرر کرنا

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ:

ایک تجارتی قافلہ مدینہ منورہ آیا اور انہوں نے عید گاہ میں قیام کیا۔ حضرت عمرؓ نے حضرت عبد الرحمن بن عوفؓ سے فرمایا کیا تم اس بات کے لئے تیار ہو کہ ہم دونوں اس قافلہ کا چوروں سے پہرہ دیں؟ (انہوں نے کہا ٹھیک ہے) چنانچہ یہ دونوں حضرات رات بھر قافلہ کا پہرہ دیتے رہے اور باری باری نماز تہجد بھی پڑھتے رہے۔ حضرت عمرؓ نے ایک بچے کے رونے کی آواز سنی تو انہوں نے جا کر اس کی ماں سے کہا اللہ سے ڈرا اور اپنے بچے کا خیال کر اور پھر حضرت عمرؓ اپنی جگہ واپس آگئے۔ پھر بچے کے رونے کی آواز سنی تو حضرت عمرؓ نے جا کر دوبارہ اس کی ماں کو وہی بات کہی اور اپنی جگہ واپس آگئے۔ جب آخر رات ہوئی پھر انہوں نے اس بچے کی آواز سنی تو جا کر اس کی ماں سے کہا تیرا بھلا ہو میرا خیال ہے کہ تو بچے کے حق میں بری ہے، کیا بات ہے کہ تیرا بیٹا آج ساری رات آرام نہ کر سکا؟ اس عورت نے کہا اے اللہ کے بندے! آج رات تو (بار بار آ کر) تم نے مجھے تنگ کر دیا۔ میں بہلا بھسلا کر اس کا دودھ چھڑانا چاہتی ہوں لیکن یہ مانتا نہیں۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا تم اس کا دودھ کیوں چھڑانا چاہتی ہو؟ اس عورت نے کہا اتنے مہینے کا ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا تیرا بھلا ہو! اس کے دودھ چھڑانے میں جلدی نہ کر (پھر آپ وہاں سے واپس آئے) اور فجر کی نماز پڑھائی اور نماز میں بہت روئے، زیادہ

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

فقال: الصق خدی بالأرض، فترك لحيته وخذته حتى وقع بالأرض، فقال: ويلك وويل أمك يا عمر إن لم يغفر الله لك يا عمر ثم قبض رحمه الله. فلما قبض أرسلوا إلى عبد الله بن عمر رضي الله عنهما، فقال: لا آتيكم إن لم تفعلوا ما أمرك به من مشاورة المهاجرين والأنصار وسراة من هنا من الأجناد. قال لحسن وذكر له فعل عمر رضي الله عنه عند موته وحشيته من ربه فقال: هكذا المؤمن جمع إحساناً وشفقة، والمنافق جمع إساءة وغرّة، والله ما وجدت فيما مضى ولا فيما بقي عبداً إزداد إساءة إلا إزداد غرّة. قال الهيثمي: اسناده حسن.

(حياة الصحابة: جعل الأمر شوري بين المستصلحين له، ص، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲، دار الكتب العلمية)

رونے کی وجہ سے ان کا قرآن لوگوں کو سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ سلام پھیرنے کے بعد آپ نے لوگوں سے کہا عمر کے لئے ہلاکت ہو! اس نے مسلمانوں کے کتنے بچے مار ڈالے (کہ عمرؓ) نے اصول یہ بنایا دودھ چھڑانے کے بعد بچے کو وظیفہ ملے گا اس وجہ سے نہ معلوم کتنے بچوں کا دودھ قبل از وقت چھڑایا گیا ہوگا اور بچوں کو تکلیف ہوئی ہوگی) پھر اپنے منادی کو حکم دیا کہ وہ یہ اعلان کرے کہ خبردار! تم اپنے بچوں کا جلدی دودھ نہ چھڑاؤ کیونکہ ہم ہر دودھ پیتے مسلمان بچے کا بھی وظیفہ مقرر کریں گے اور تمام علاقوں میں بھی (اپنے گورنروں کو) یہ لکھوا بھیجا کہ ہم ہر دودھ پیتے مسلمان بچے کا بھی وظیفہ مقرر کریں گے۔

میرے پاس دودھ والا جانور نہیں

زید بن اسلم اپنے والد اسلم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ:

”خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى السُّوقِ، فَلِحَقَّتْ عُمَرَ امْرَأَةٌ شَابَّةٌ، فَقَالَتْ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، هَلْكَ زَوْجِي وَتَرَكَ صَبِيَّةً صَفَارًا، وَاللَّهِ مَا يُنْضِجُونَ كُرَاعًا، وَلَا لَهُمْ زَرْعٌ وَلَا ضَرْعٌ، وَخَشِيتُ أَنْ تَأْكُلَهُمُ الضَّبُعُ، وَأَنَا بِنْتُ خَفَافِ بْنِ إِيمَاءِ الْغِفَارِيِّ،

.....” عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: قدمت رُفْقَةً مِنَ التَّجَارِ فَنَزَلُوا الْمَصْلَى، فَقَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: هَلْ لَكَ أَنْ نَحْرُسَهُمُ اللَّيْلَةَ مِنَ السَّرْقِ؟ فَبَاتَا يَحْرُسَانِهِمَا وَيَصْلِيَانِ مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهَا، فَسَمِعَ عُمَرَ بَكَاءَ صَبِيٍّ فَتَوَجَّهَ نَحْوَهُ، فَقَالَ لِأُمِّهِ: إِنِّي أَحْسَنِي إِلَى صَبِيٍّ، ثُمَّ عَادَ إِلَى مَكَانِهِ فَسَمِعَ بَكَاءَ هِجْرَانٍ فَعَادَ إِلَى أُمِّهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ عَادَ إِلَى مَكَانِهِ فَلَمَّا كَانَ فِي آخِرِ اللَّيْلِ سَمِعَ بَكَاءَ هِجْرَانٍ فَاتَى أُمَّهُ فَقَالَ: وَيْحَكَ إِنِّي لِأَرَاكَ أُمَّ سَوْءٍ، مَا لِي أَرَى ابْنَكَ لَا يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ؟ قَالَتْ: يَا عَبْدَ اللَّهِ قَدْ بَرَّمْتَنِي هَذِهِ اللَّيْلَةَ، إِنِّي أَرِيغُهُ عَنِ الْفَطَامِ فَأَبِي، قَالَ: وَلِمَ؟ قَالَتْ: لِأَنَّ عُمَرَ لَا يَفْرُضُ إِلَّا لِلْفُطَمِ، قَالَ: وَكَمْ لَهُ؟ قَالَتْ: كَذَا وَكَذَا شَهْرًا، قَالَ: وَيْحَكَ لَا تُعْجِلِيهِ فَصَلِّيِ الْفَجْرَ وَمَا يَسْتَبِينَ النَّاسَ قِرَاءَةَ تَهْ نَغْلِبَةُ الْبِكَاءِ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: يَا بَوْسَاءَ لِعُمَرَ كَمَا قَتَلَ مِنْ أَوْلَادِ الْمُسْلِمِينَ؟ ثُمَّ أَمَرَ مَنَادِيًّا فَنَادَى: أَلَا، لَا تُعْجِلُوا صَبِيَانَكُمْ عَنِ الْفَطَامِ. فَإِنَا نَفْرُضُ لِكُلِّ مَوْلُودٍ فِي الْإِسْلَامِ، وَكَتَبَ بِذَلِكَ إِلَى الْآفَاقِ: إِنَا نَفْرُضُ لِكُلِّ مَوْلُودٍ فِي الْإِسْلَامِ. كَذَا فِي الْكَنْزِ.

(حياة الصحابة: باب كيف كان النبي ﷺ وأصحابه رضي الله عنهم ينفقون الاموال، جص،

۳۶۰، دار الكتب العلمية، بيروت)

وَقَدْ شَهِدَ أَبِي الْحُدَيْبِيَّةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَوَقَفَ مَعَهَا
عُمَرُ وَلَمْ يَمُضِ، ثُمَّ قَالَ: مَرَّ حَبَابًا بِنَسَبٍ قَرِيبٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى بَعِيرٍ
ظَهِيرٍ كَانَ مَرْبُوطًا فِي الدَّارِ، فَحَمَلَ عَلَيْهِ غِرَارَتَيْنِ مَلَأَهُمَا طَعَامًا،
وَحَمَلَ بَيْنَهُمَا نَفَقَةً وَثِيَابًا، ثُمَّ نَاولَهَا بِحِطَامِهِ، ثُمَّ قَالَ: اقْتَادِيهِ، فَلَنْ
يَفْنَى حَتَّى يَأْتِيَكُمُ اللَّهُ بِخَيْرٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَكْثَرَتْ
لَهَا؟ قَالَ عُمَرُ: ثَكَلْتُكَ أُمُّكَ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَى أَبَا هَذِهِ وَأَخَاهَا، قَدْ
حَاصِرًا حِصْنًا زَمَانًا فَافْتَتَحَاهُ، ثُمَّ أَصْبَحْنَا نَسْتَفِيءُ سُهُمَانَهُمَا فِيهِ“۔^۱
ترجمہ: ”میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ بازار گیا۔ عمر رضی اللہ عنہ سے
ایک نوجوان عورت نے ملاقات کی اور عرض کیا کہ امیر المؤمنین! میرے شوہر کی
وفات ہو گئی ہے اور چند چھوٹی چھوٹی بچیاں چھوڑ گئے ہیں۔ اللہ کی قسم کہ اب نہ ان
کے پاس بکری کے پائے ہیں کہ ان کو پکالیں، نہ کھیتی ہے نہ دودھ کے جانور ہیں۔
مجھے ڈر ہے کہ وہ فقر و فاقہ سے ہلاک نہ ہو جائیں۔ میں خفاف بن ایماء غفاری
رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہوں۔ میرے والد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ
حدیبیہ میں شریک تھے۔ یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس تھوڑی دیر کے لیے
کھڑے ہو گئے آگے نہیں بڑھے۔ پھر فرمایا مرحبا تمہارا خاندانی تعلق تو بہت قریبی
ہے۔ پھر آپ ایک بہت قوی اونٹ کی طرف مڑے جو گھر میں بندھا ہوا تھا اور
اس پر دو بورے غلے سے بھرے ہوئے رکھ دیئے۔ ان دونوں بوروں کے درمیان
روپیہ اور دوسری ضرورت کی چیزیں اور کپڑے رکھ دیئے اور اس کی نکیل ان کے
ہاتھ میں تھما کر فرمایا کہ اسے لے جایہ ختم نہ ہوگا اس سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ تجھے اس
سے بہتر دے گا۔ ایک صاحب نے اس پر کہا اے امیر المؤمنین! آپ نے اسے

۱.... (صحیح البخاری: کتاب المغازی/باب غزوة الحديبية، ج، ۵، ص، ۱۲۴، رقم الحديث،

۴۱۶۰، دار طوق النجاة)

بہت دے دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تیری ماں تجھے روئے اللہ کی قسم! اس عورت کے والد اور اس کے بھائی جیسے اب بھی میری نظروں کے سامنے ہیں کہ ایک مدت تک ایک قلعہ کے محاصرے میں وہ شریک رہے آخر اسے فتح کر لیا۔ پھر ہم صبح کو ان دونوں کا حصہ مال غنیمت سے وصول کر رہے تھے۔“

حضرت عمرؓ کا دودھ کے بارے میں استفسار کرنا

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ:

شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَبَنًا فَأَعْجَبَهُ قَالَ: لِلَّذِي سَقَاهُ: مِنْ أَيْنَ لَكَ هَذَا اللَّبَنُ؟ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ وَرَدَ عَلَيَّ مَاءٌ، قَدْ سَمَّاهُ، فَإِذَا نَعَمٌ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ، وَهُمْ يَسْقُونَ، فَحَلَبُوا إِلَيَّ مِنَ الْبَانِيهَا، فَجَعَلْتُهُ فِي سِقَائِي، وَهُوَ هَذَا، فَأَدْخَلَ عُمَرُ يَدَهُ، فَاسْتَقَاهُ“^۱

ترجمہ: ”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دودھ پیا اور ان کو کچھ تعجب سا ہوا، تو انہوں نے اس سے پوچھا جس نے پلایا تھا کہ یہ دودھ کہاں سے لائے تھے؟ اس نے بتایا کہ میں پانی کے فلاں گھاٹ پر گیا تھا وہاں صدقے کے جانور پانی پی رہے تھے اور وہ لوگ اونٹیوں کا دودھ پلا رہے تھے انہوں نے مجھے بھی نکال کر دیا تو میں نے بھی اپنے برتن میں ڈال لیا یہ وہی ہے؟ یہ سنتے ہی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہاتھ منہ میں ڈال کر قے کر ڈالی“۔

حضرت علیؓ کا دودھ سے قوم کے لوگوں کی مہمانی کرنا

حضرت علی بن ابوطالب فرماتے ہیں کہ:

مَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

۱... (شعب الایمان: المطاعم والمشارب وما يجب التورع عنه منها، الفصل الثالث في طيب المطعم والملبس واجتناب الحرام واتقاء الشبهاء، ج، ۷، ص، ۵۱۲، رقم الحديث، ۵۳۸۷، مكتبة الرشد)

وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ وَخَفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَرَفْتُ أَنِّي إِنْ بَادَأْتُ بِهَا قَوْمِي رَأَيْتُ مِنْهُمْ مَا أَكْرَهُ فَصَمْتُ عَلَيْهَا فَجَاءَ نَبِيَّ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ! إِنَّكَ إِنْ لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ بِهِ رَبُّكَ عَذَّبَكَ رَبُّكَ. قَالَ عَلِيٌّ: فَدَعَانِي فَقَالَ يَا عَلِيُّ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَمَرَنِي أَنْ أَنْذِرَ عَشِيرَتِي الْأَقْرَبِينَ فَعَرَفْتُ أَنِّي إِنْ بَادَأْتُهُمْ بِذَلِكَ رَأَيْتُ مِنْهُمْ مَا أَكْرَهُ فَصَمْتُ عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ جَاءَ نَبِيَّ جِبْرِيلُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنْ لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرْتُ بِهِ عَذَّبَكَ رَبُّكَ فَاصْنَعْ لَنَا يَا عَلِيُّ رِجْلَ رِجْلٍ شَاةٍ عَلَى صَاعٍ مِنْ طَعَامٍ وَأَعِدْ لَنَا عَسَّ لَبَنٍ ثُمَّ اجْمَعْ لِي بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَفَعَلْتُ فَاجْتَمَعُوا لَهُ وَهُمْ يَوْمَئِذٍ أَرْبَعُونَ رَجُلًا يَزِيدُونَ رَجُلًا أَنْ يَنْقُصُونَهُ فِيهِمْ أَعْمَامُهُ أَبُو طَالِبٍ وَحَمْزَةُ وَالْعَبَّاسُ وَأَبُو لَهَبٍ الْكَافِرُ الْخَبِيثُ فَقَدِمْتُ إِلَيْهِمْ تِلْكَ الْجَفْنَةَ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُدِيَّةً فَشَقَّهَا بِأَسْنَانِهِ ثُمَّ رَمَى بِهَا فِي نَوَاحِيهَا وَقَالَ كُلُوا بِسْمِ اللَّهِ فَأَكَلَ الْقَوْمُ حَتَّى نَهَلُوا عَنْهُ مَا يُرَى إِلَّا آثَارُ أَصَابِعِهِمْ وَاللَّهُ إِنْ كَانَ الرَّجُلُ مِنْهُمْ يَأْكُلُ مِثْلَهَا. ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اسْقِهِمْ يَا عَلِيُّ فَجِيتَ بِذَلِكَ الْقَعْبِ فَشَرِبُوا مِنْهُ حَتَّى نَهَلُوا جَمِيعًا وَائِمُّ اللَّهِ إِنْ كَانَ الرَّجُلُ مِنْهُمْ لَيْشْرَبُ مِثْلَهُ فَلَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُكَلِّمَهُمْ بَدَرَهُ أَبُو لَهَبٍ إِلَى الْكَلَامِ، فَقَالَ: لَهْدَمَا سَحَرَكُمُ صَاحِبِكُمْ. فَتَفَرَّقُوا وَلَمْ يُكَلِّمَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ. فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ

عَدَلْنَا بِمِثْلِ الَّذِي كُنْتَ صَنَعْتَ لَنَا بِالْأُمْسِ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ
فَإِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ بَدَرَنِي إِلَى مَا قَدْ سَمِعْتَ قَبْلَ أَنْ أَكَلَمَ الْقَوْمَ .
فَفَعَلْتُ، ثُمَّ جَمَعْتُهُمْ لَهُ فَصَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
كَمَا صَنَعَ بِالْأُمْسِ فَأَكَلُوا حَتَّى نَهَلُوا عَنْهُ ثُمَّ سَقَيْتُهُمْ فَشَرِبُوا مِنْ
ذَلِكَ الْقَعْبِ حَتَّى نَهَلُوا عَنْهُ وَآيَمُ اللَّهِ إِنْ كَانَ الرَّجُلُ مِنْهُمْ لِيَأْكُلْ
مِثْلَهَا وَيَشْرَبُ مِثْلَهَا. ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنِّي وَاللَّهِ مَا أَعْلَمُ شَابًا مِنَ الْعَرَبِ جَاءَ قَوْمَهُ
بِأَفْضَلِ مِمَّا جِئْتُكُمْ بِهِ. إِنِّي قَدْ جِئْتُكُمْ بِأَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ
ترجمہ: ”اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے اور مومنین جو آپ کی
اتباع کرتے ہیں ان کے لئے اپنا بازو جھکائیے۔“

تو رسول اللہ نے فرمایا کہ میں نے سمجھ لیا کہ اگر میں اس کام کے لئے اپنی قوم سے
ابتدا کروں گا تو مجھے ان سے مخالفت کو دیکھنا پڑے گا، جسے میں ناپسند کرتا
ہوں۔ لہذا میں نے اس پر خاموشی اختیار کر لی۔ لہذا میرے پاس جبرائیل امین
آئے۔ انہوں نے مجھے سے کہا، اے محمد! اگر آپ ایسا نہیں کریں گے جس کا
تیرے رب نے آپ کو حکم دیا ہے تو تیرا رب تجھے عذاب دے گا۔ حضرت علیؑ
فرماتے ہیں، لہذا حضور ﷺ نے مجھے بلایا اور فرمایا: اے علی! بے شک اللہ تعالیٰ
نے مجھے حکم دیا ہے اس بات کا کہ میں اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤں۔ لہذا میں
سمجھ گیا ہوں کہ اگر میں نے اس بات کا آغاز کیا تو مجھے مخالفت کا سامنا کرنا پڑے
گا۔ لہذا میں اس بات سے خاموش ہو گیا۔

۱.... (دلائل النبوة للبيهقي: باب مُبْتَدَأُ الْفَرَضِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَلَى
النَّاسِ وَمَا وَجَدَ فِي جَمْعِهِ قُرَيْشًا وَإِطْعَامِهِ إِيَّاهُمْ مِنَ الْبَرَكَاتِ فِي طَعَامِهِ، ج، ۲، ص، ۱۸۰، دارالكتب
العلمية، بيروت)

پھر میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے انہوں نے کہا: اے محمد (ﷺ)! اگر آپ اس پر عمل نہیں کریں گے جس کا آپ کو حکم ملا ہے تو رب آپ کو عذاب دے گا۔ اے علی! آپ بکری کا گوشت اور گندم کی روٹی تیار کروائیں اور ایک بڑا ٹپ دودھ کا انتظام کریں، اس کے بعد بنو عبدالمطلب کو جمع کریں۔

حضرت علیؓ کہتے ہیں اُس نے سارا انتظام کیا اور ان کو دعوت دی۔ وہ حضور ﷺ کے پاس جمع ہو گئے۔ وہ لوگ اس دن چالیس آدمی تھے۔ زیادہ کر رہے تھے ایک آدمی جس کو ان سے کم سمجھتے ان کے چچا ابوطالب اور حمزہ اور عباس اور ابولہب کافر خبیث۔ چنانچہ میں نے وہ تھال طعام ان کے قریب کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس میں چھوٹا حصہ لیا اور اس کو دانت سے چیرا، پھر اس طعام کو کناروں پر رکھ دیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ کے نام کے ساتھ کھانا شروع کرو۔ پوری قوم نے کھایا حتیٰ کہ اس سے شکم سیر ہو گئے۔ نہ نظر آیا اس سے مگر انگلیوں کے نشانات۔ اللہ کی قسم کوئی آدمی اس سے زیادہ نہیں کھا سکتا۔

اب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان کو دودھ پلائیے اے علی! پھر انہوں نے دودھ پیا، حتیٰ کہ سب سیر ہو گئے۔ اللہ کی قسم ایک آدمی اتنا ہی پی سکتا تھا۔ جب رسول اللہ نے ان سے بات کرنا چاہی تو ابولہب نے آپ کو بات کرنے سے روک دیا۔ اور کہنے لگے کہ اس نے تم لوگوں پر سحر کر دیا ہے۔ چنانچہ وہ سب منتشر ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ ان سے بات بھی نہ کر سکے۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ نے فرمایا: اے علی! آپ آج پھر کل کی طرح کھانے پینے کا انتظام کریں۔ ابولہب نے مجھے بات کرنے سے پہلے ہی روک دیا تھا لوگوں کے ساتھ بات کرنے سے۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ میں نے پھر کل کی طرح سارا انتظام کیا حضور ﷺ نے آج اس طرح کیا جیسے کل کیا تھا۔ آج پھر انہوں نے خوب شکم سیر ہو کر کھایا۔ پھر میں نے

ان کو دودھ پلایا اسی پیالے میں سے حتیٰ کہ وہ خوب سیر ہو گئے، جس قدر وہ کھا سکتے تھے اور جس قدر وہ پی سکتے تھے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
اے بنو عبدالمطلب! اللہ کی قسم بے شک میں نہیں جانتا کسی نوجوان کو کہ وہ اپنی قوم کے پاس اس سے بہتر اور افضل طریقے پر آیا ہو جس طرح میں آیا ہوں۔ میں تمہارے پاس آیا ہوں دنیا اور آخرت کے معاملے کے ساتھ۔“

حضرت انسؓ کا رسول اللہ ﷺ کو دودھ پلانا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کو مشروبات پلایا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

”لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِي هَذَا الشَّرَابَ كُلَّهُ: الْعَسَلَ وَالنَّبِيذَ، وَالْمَاءَ وَاللَّبَنَ“۔

ترجمہ: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے اس پیالہ سے تمام مشروبات پلائے ہیں، شہد بھی اور نبیذ بھی، اور پانی بھی، اور دودھ بھی۔“

رسول اللہ ﷺ کا حضرت ابو ہریرہؓ کو دودھ پلانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ:

”أَصَابَنِي جَهْدٌ شَدِيدٌ، فَلَقِيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَاسْتَقْرَأْتُهُ آيَةَ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ، فَدَخَلَ دَارَهُ وَفَتَحَهَا عَلَيَّ، فَمَشَيْتُ غَيْرَ بَعِيدٍ فَخَرَرْتُ لِرُجْحِي مِنَ الْجَهْدِ وَالْجُوعِ، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَيَّ رَأْسِي، فَقَالَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَقَامَنِي وَعَرَفَ الَّذِي بِي، فَانْطَلَقَ بِي إِلَى

۱۔... (صحیح مسلم: کتاب الأشربة/باب اباحة النبيذ الذي لم يشتمد ولم يصر مسكراً، ج، ۳، ص

۱۵۹۱، رقم الحديث، ۲۰۰۸، دار إحياء التراث العربی، بیروت)

رَحْلِهِ، فَأَمَرَ لِي بِعُسٍّ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ: عُدَّ يَا أَبَا هُرَيْرٍ
فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ، ثُمَّ قَالَ: عُدَّ فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ، حَتَّى اسْتَوَى بَطْنِي
فَصَارَ كَالِقَدْحِ، قَالَ: فَلَقِيْتُ عُمَرَ، وَذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي كَانَ مِنْ
أَمْرِي، وَقُلْتُ لَهُ: فَوَلَّى اللَّهُ ذَلِكَ مَنْ كَانَ أَحَقَّ بِهِ مِنْكَ يَا عُمَرُ،
وَاللَّهِ لَقَدْ اسْتَقْرَأْتُكَ الْآيَةَ، وَلَآنَا أَقْرَأُ لَهَا مِنْكَ، قَالَ عُمَرُ: وَاللَّهِ
لَأَنْ أَكُونَ أَذْخَلْتُكَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي مِثْلُ حُمْرِ النَّعَمِ“۔
ترجمہ: ”(فاقہ کی وجہ سے) میں سخت مشقت میں مبتلا تھا، پھر میری ملاقات عمر بن
خطاب رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور ان سے میں نے قرآن مجید کی ایک آیت
پڑھنے کے لیے کہا۔ انہوں نے مجھے وہ آیت پڑھ کر سنائی اور پھر اپنے گھر میں
داخل ہو گئے۔ اس کے بعد میں بہت دور تک چلتا رہا۔ آخر مشقت اور بھوک کی
وجہ سے میں منہ کے بل گر پڑا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم میرے سر کے پاس کھڑے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے
ابو ہریرہ! میں نے کہا حاضر ہوں، یا رسول اللہ! تیار ہوں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے کھڑا کیا۔ آپ سمجھ گئے کہ میں کس تکلیف میں مبتلا
ہوں۔ پھر آپ مجھے اپنے گھر لے گئے اور میرے لیے دودھ کا ایک بڑا پیالہ
منگوا یا۔ میں نے اس میں دودھ پیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوبارہ
پیو (ابو ہریرہ!) میں نے دوبارہ پیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اور پیو۔
میں نے اور پیا۔ یہاں تک کہ میرا پیٹ بھی پیالہ کی طرح بھر پور ہو گیا۔ ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر عمر رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے اپنا سارا واقعہ
بیان کیا اور کہا کہ اے عمر! اللہ تعالیٰ نے اسے اس ذات کے ذریعہ پورا کر دیا، جو

.....(صحیح البخاری: کتاب الأطعمة، ج، ۷، ص، ۶۸، رقم الحدیث، ۵۳۷۵، دار طوق النجاة)

آپ سے زیادہ مستحق تھی۔ اللہ کی قسم! میں نے تم سے آیت پوچھی تھی حالانکہ میں اسے تم سے بھی زیادہ بہتر طریقہ پر پڑھ سکتا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اگر میں نے تم کو اپنے گھر میں داخل کر لیا ہوتا اور تم کو کھانا کھلا دیتا تو لال لال (عمدہ) اونٹ ملنے سے بھی زیادہ مجھ کو خوشی ہوتی۔“

دودھ عمار بن یاسر کا آخری مشروب

ابوالختری سے روایت ہے کہ:

”أَنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ أَتَى بِشْرَبَةٍ مِنْ لَبَنٍ فَضَحِكَ، فَقِيلَ لَهُ: مَا يُضْحِكُكَ؟ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: آخِرُ شَرَابٍ أَشْرَبُهُ حَتَّى أَمُوتَ“۔

ترجمہ: ”عمار بن یاسر کے پاس دودھ کا شربت لایا گیا تھا، وہ ہنس پڑے تھے۔ ان سے پوچھا گیا کیوں ہنسے ہیں؟ فرمایا کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا آخری مرتبہ دودھ پینا، جو میں پیوں گا (یہی ہوگا) حتیٰ کہ مر جاؤں گا۔“

حضرت سلمہ کا دودھ پینا

حضرت سلمہ فرماتے ہیں کہ:

”قَدِمْنَا الْحُدَيْبِيَّةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ أَرْبَعٌ عَشْرَةَ مِائَةً، وَعَلَيْهَا خَمْسُونَ شَاةً لَا تُرْوِيهَا، قَالَ: فَقَعَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَبَا الرِّكِيَّةِ، فِيمَا دَعَا، وَإِمَّا بَصَقَ فِيهَا، قَالَ: فَجَاشَتْ، فَسَقَيْنَا وَاسْتَقَيْنَا، قَالَ: ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانَا لِلْبَيْعَةِ فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ، قَالَ: فَبَايَعْتُهُ أَوَّلَ النَّاسِ،

۱۰۴... (دلائل النبوة للبيهقي: باب ما جاء في إخباره عن الفئدة الباغية منهما بما جعله علامة لمعرفتهم، ج ۶، ص ۴۲۱، دار الكتب العلمية، بيروت)

ثُمَّ بَايَعَ، وَبَايَعَ، حَتَّى إِذَا كَانَ فِي وَسْطِ مِنَ النَّاسِ، قَالَ: بَايَعُ يَا
 سَلَمَةَ قَالَ: قُلْتُ: قَدْ بَايَعْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي أَوَّلِ النَّاسِ، قَالَ:
 وَأَيْضًا، قَالَ: وَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزْلًا يَعْنِي
 لَيْسَ مَعَهُ سِلَاحٌ، قَالَ: فَأَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 حَجَفَةً أَوْ دَرَقَةً، ثُمَّ بَايَعَ، حَتَّى إِذَا كَانَ فِي آخِرِ النَّاسِ، قَالَ: أَلَا
 تُبَايَعُنِي يَا سَلَمَةَ؟ قَالَ: قُلْتُ: قَدْ بَايَعْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي أَوَّلِ
 النَّاسِ، وَفِي أَوْسَطِ النَّاسِ، قَالَ: وَأَيْضًا، قَالَ: فَبَايَعْتُهُ الثَّلَاثَةَ، ثُمَّ قَالَ
 لِي: يَا سَلَمَةَ، أَيْنَ حَجَفَتُكَ أَوْ دَرَقَتُكَ الَّتِي أُعْطَيْتُكَ؟، قَالَ:
 قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَقِينِي عَمَى عَامِرٍ عَزْلًا، فَأَعْطَيْتُهُ إِيَّاهَا، قَالَ:
 فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: إِنَّكَ كَالَّذِي
 قَالَ الْأَوَّلُ: اللَّهُمَّ أَبْغِنِي حَبِيبًا هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي، ثُمَّ إِنَّ
 الْمُشْرِكِينَ رَأَسَلُونَا الصُّلْحَ حَتَّى مَشَى بَعْضُنَا فِي بَعْضٍ،
 وَاصْطَلَحْنَا، قَالَ: وَكُنْتُ تَبِيعًا لِطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أُسْقَى فَرَسَهُ،
 وَأَحْسَهُ، وَأَخْدَمَهُ، وَآكَلُ مِنْ طَعَامِهِ، وَتَرَكْتُ أَهْلِي وَمَالِي مُهَاجِرًا
 إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَلَمَّا اصْطَلَحْنَا نَحْنُ
 وَأَهْلُ مَكَّةَ، وَاخْتَلَطَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ، أَتَيْتُ شَجْرَةَ فَكَسَحْتُ شَوْكَهَا
 فَاضْطَجَعْتُ فِي أَصْلِهَا، قَالَ: فَاتَانِي أَرْبَعَةٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ
 مَكَّةَ، فَجَعَلُوا يَقْعُونَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
 فَأَبْغَضْتُهُمْ، فَتَحَوَّلْتُ إِلَى شَجْرَةِ أُخْرَى، وَعَلَّقُوا سِلَاحَهُمْ
 وَاصْطَجَعُوا، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ نَادَى مُنَادٍ مِنْ أَسْفَلِ الْوَادِي، يَا
 لِمُهَاجِرِينَ، قُتِلَ ابْنُ زُنَيْمٍ، قَالَ: فَاخْتَرَطْتُ سَيْفِي، ثُمَّ شَدَدْتُ عَلَيَّ

أُولَئِكَ الْأَرْبَعَةُ وَهُمْ رُقُودٌ، فَأَخَذْتُ سِلَاحَهُمْ، فَجَعَلْتُهُ ضِعْفًا فِي يَدِي، قَالَ: ثُمَّ قُلْتُ، وَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ، لَا يَرْفَعُ أَحَدٌ مِنْكُمْ رَأْسَهُ إِلَّا ضَرَبْتُ الَّذِي فِيهِ عَيْنَاهُ، قَالَ: ثُمَّ جِئْتُ بِهِمْ أَسْوَاقَهُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَجَاءَ عَمِّي عَامِرٌ بِرَجُلٍ مِنَ الْعَبَلَاتِ، يُقَالُ لَهُ: مِكَرَزٌ يَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَرَسٍ، مُجَفَّفٍ فِي سَبْعِينَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: دَعُوهُمْ، يَكُنْ لَهُمْ بَدْءُ الْفُجُورِ، وَثَنَاهُ، فَعَفَا عَنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنْزَلَ اللَّهُ: (وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ) الْآيَةَ كُلَّهَا، قَالَ: ثُمَّ خَرَجْنَا رَاجِعِينَ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا بَيْنَنَا وَبَيْنَ بَنِي لَحْيَانَ جَبَلٌ، وَهُمْ الْمُشْرِكُونَ، فَاسْتَغْفَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ رَقِيَ هَذَا الْجَبَلَ اللَّيْلَةَ كَأَنَّهُ طَلِيعَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ، قَالَ سَلَمَةُ: فَرَقِيتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ، فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظَهْرِهِ مَعَ رَبَاحٍ غُلَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا مَعَهُ، وَخَرَجْتُ مَعَهُ بِفَرَسٍ طَلْحَةَ أَنْدِيهِ مَعَ الظَّهْرِ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْفَزَارِيُّ قَدْ أَغَارَ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَأْفَقَهُ أَجْمَعٌ، وَقَتَلَ رَاعِيَهُ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَبَّاحُ، خُذْ هَذَا الْفَرَسَ فَأَبْلِغْهُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ، وَأَخْبِرْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ قَدْ أَغَارُوا عَلَى سَرْحِهِ، قَالَ: ثُمَّ قُمْتُ عَلَى أَكْمَةٍ، فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِينَةَ، فَنَادَيْتُ

ثَلَاثًا: يَا صَبَاحَاهُ، ثُمَّ خَرَجْتُ فِي آثَارِ الْقَوْمِ أُرْمِيهِمْ بِالنَّبْلِ وَأَرْتَجِزُ،
 أَقُولُ: أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضْعِ، فَأَلْحَقُ رَجُلًا مِنْهُمْ
 فَأُصِكُ سَهْمًا فِي رَحْلِهِ، حَتَّى خَلَصَ نَصْلُ السَّهْمِ إِلَى كَتِفِهِ، قَالَ:
 قُلْتُ: خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضْعِ قَالَ: فَوَاللَّهِ، مَا
 زِلْتُ أُرْمِيهِمْ وَأَعْقِرُ بِهِمْ، فَإِذَا رَجَعَ إِلَيَّ فَارِسٌ أَتَيْتُ شَجْرَةً،
 فَجَلَسْتُ فِي أَصْلِهَا، ثُمَّ رَمَيْتُهُ فَعَقَرْتُ بِهِ، حَتَّى إِذَا تَضَاقَقَ الْجَبَلُ،
 فَدَخَلُوا فِي تَضَاقِقِهِ، عَلَوْتُ الْجَبَلَ فَجَعَلْتُ أُرْدِيهِمْ بِالْحِجَارَةِ،
 قَالَ: فَمَا زِلْتُ كَذَلِكَ أَتْبَعُهُمْ حَتَّى مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ بَعِيرٍ مِنْ ظَهْرِ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا خَلَفْتُهُ وَرَاءَ ظَهْرِي، وَخَلَّوْا
 بَيْنِي وَبَيْنَهُ، ثُمَّ أَتْبَعْتُهُمْ أُرْمِيهِمْ حَتَّى أَكْثَرُوا أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِينَ بُرْدَةً،
 وَثَلَاثِينَ رُمْحًا، يَسْتَخِفُّونَ وَلَا يَطْرَحُونَ شَيْئًا إِلَّا جَعَلْتُ عَلَيْهِ آرَامًا
 مِنَ الْحِجَارَةِ يَعْرِفُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ،
 حَتَّى أَتَوْا مُتَضَاقِقًا مِنْ ثَنِيَّةٍ، فَإِذَا هُمْ قَدْ أَتَاهُمْ فَلَانُ بْنُ بَدْرٍ الْفَزَارِيُّ،
 فَجَلَسُوا يَتَضَحَّوْنَ يَعْنِي يَتَغَدَّوْنَ وَجَلَسْتُ عَلَى رَأْسِ قَرْنٍ، قَالَ
 الْفَزَارِيُّ: مَا هَذَا الَّذِي أَرَى؟ قَالُوا: لَقِينَا مِنْ هَذَا الْبُرْحِ، وَاللَّهِ، مَا
 فَارَقْنَا مِنْذُ غَلَسِ يَرْمِينَا حَتَّى انْتَزَعَ كُلُّ شَيْءٍ فِي أَيْدِينَا، قَالَ: فَلْيَقُمْ
 إِلَيْهِ نَفَرٌ مِنْكُمْ أَرْبَعَةً، قَالَ: فَصَعِدَ إِلَيَّ مِنْهُمْ أَرْبَعَةٌ فِي الْجَبَلِ،
 قَالَ: فَلَمَّا أَمَكُونِي مِنَ الْكَلَامِ، قَالَ: قُلْتُ: هَلْ تَعْرِفُونِي؟ قَالُوا: لَا،
 وَمَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: قُلْتُ: أَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ، وَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَهُ
 مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا أَطْلُبُ رَجُلًا مِنْكُمْ إِلَّا أَدْرَكْتُهُ، وَلَا
 يَطْلُبُنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ فَيُدْرِكُنِي، قَالَ أَحَدُهُمْ: أَنَا أَظُنُّ، قَالَ: فَرَجَعُوا،

فَمَا بَرِحْتُ مَكَانِي حَتَّى رَأَيْتُ فَوَارِسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّلُونَ الشَّجَرَ، قَالَ: فَإِذَا أَوْلَهُمُ الْأَخْرَمُ الْأَسَدِيُّ، عَلَى إِثْرِهِ أَبُو قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ، وَعَلَى إِثْرِهِ الْمُقَدَّادُ بْنُ الْأَسْوَدِ الْكِنْدِيُّ، قَالَ: فَأَخَذْتُ بَعْنَانَ الْأَخْرَمِ، قَالَ: فَوَلُّوا مُدْبِرِينَ، قُلْتُ: يَا أَخْرَمُ، احْذَرَهُمْ لَا يَقْتَطِعُوكَ حَتَّى يَلْحَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ، قَالَ: يَا سَلَمَةُ، إِنْ كُنْتَ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتَعْلَمُ أَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ، وَالنَّارَ حَقٌّ، فَلَا تَحُلْ بَيْنِي وَبَيْنَ الشَّهَادَةِ، قَالَ: فَخَلَيْتُهُ، فَالْتَقَى هُوَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ، قَالَ: فَعَقَرَ بَعْدَ الرَّحْمَنِ فَرَسَهُ، وَطَعَنَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَتَلَهُ، وَتَحَوَّلَ عَلَى فَرَسِهِ، وَلِحَقَّ أَبُو قَتَادَةَ فَارِسُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرَّحْمَنِ، فَطَعَنَهُ فَقَتَلَهُ، فَوَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَتَبِعْتُهُمْ أَعْدُو عَلَى رِجْلِي حَتَّى مَا أَرَى وَرَأَيْتُ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا غُبَارِهِمْ شَيْئًا حَتَّى يَعْدِلُوا قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ إِلَى شِعْبٍ فِيهِ مَاءٌ يُقَالُ لَهُ: ذَوْ قَرْدٍ لِيَشْرَبُوا مِنْهُ وَهُمْ عَطَاشٌ، قَالَ: فَنَظَرُوا إِلَيَّ أَعْدُو وَرَاءَهُمْ، فَخَلَيْتُهُمْ عَنْهُ يَعْنِي أَجَلَيْتُهُمْ عَنْهُ فَمَا ذَاقُوا مِنْهُ قَطْرَةً، قَالَ: وَيَخْرُجُونَ فَيَسْتَدُونَ فِي ثَنِيَّةٍ، قَالَ: فَأَعْدُو فَأَلْحَقُ رَجُلًا مِنْهُمْ فَأَصُكُّهُ بِسَهْمٍ فِي نَعْصِ كَتِفِهِ، قَالَ: قُلْتُ: خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضْعِ قَالَ: يَا ثِكْلَتُهُ أُمَّهُ، أَكْوَعُهُ بُكْرَةً؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ يَا عَدُو نَفْسِهِ، أَكْوَعُكَ بُكْرَةً، قَالَ: وَأَرَدُوا فَرَسَيْنِ عَلَى ثَنِيَّةٍ، قَالَ: فَجِئْتُ بِهِمَا أُسُوقَهُمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَلِحَقْنِي غَامِرٌ بِسَطِيحَةٍ فِيهَا مَذَقَةٌ مِنْ لَبَنٍ، وَسَطِيحَةٌ

فِيهَا مَاءٌ، فَتَوَضَّأْتُ وَشَرِبْتُ، ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِي حَلَّاهُمْ عَنْهُ، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَخَذَ تِلْكَ الْإِبِلَ وَكُلَّ شَيْءٍ اسْتَنْقَذْتُهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، وَكُلَّ رُمَحٍ وَبُرْدَةٍ، وَإِذَا بِلَالٌ نَحَرَ نَاقَةَ مِنَ الْإِبِلِ الَّتِي اسْتَنْقَذْتُ مِنَ الْقَوْمِ، وَإِذَا هُوَ يَشْوِي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَبِدِهَا وَسَنَامِهَا، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، خَلَّنِي فَأَنْتَخِبُ مِنَ الْقَوْمِ مِائَةَ رَجُلٍ فَاتَّبِعُ الْقَوْمَ، فَلَا يَبْقَى مِنْهُمْ مُخْبِرٌ إِلَّا قَتَلْتُهُ، قَالَ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِدُهُ فِي ضَوْءِ النَّارِ، فَقَالَ: يَا سَلَمَةَ، أَتَرَاكَ كُنْتَ فَاعِلًا؟ قُلْتُ: نَعَمْ، وَالَّذِي أَكْرَمَكَ، فَقَالَ: إِنَّهُمْ الْآنَ لِيُقْرُونَ فِي أَرْضِ غَطَفَانَ، قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ غَطَفَانَ، فَقَالَ: نَحَرَ لَهُمْ فَلَانَ جَزُورًا فَلَمَّا كَشَفُوا جِلْدَهَا رَأَوْا غُبَارًا، فَقَالُوا: أَتَاكُمْ الْقَوْمُ، فَخَرَجُوا هَارِبِينَ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ خَيْرَ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ أَبُو قَتَادَةَ، وَخَيْرَ رَجَالِنَا سَلَمَةَ، قَالَ: ثُمَّ أَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَيْنِ سَهْمِ الْفَارِسِ، وَسَهْمَ الرَّاجِلِ، فَجَمَعَهُمَا لِي جَمِيعًا، ثُمَّ أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ عَلَى الْعُضْبَاءِ رَاجِعِينَ إِلَى الْمَدِينَةِ، قَالَ: فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ، قَالَ: وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ لَا يُسَبِّقُ شِدًّا، قَالَ: فَجَعَلَ يَقُولُ: أَلَا مُسَابِقُ إِلَى الْمَدِينَةِ؟ هَلْ مِنْ مُسَابِقٍ؟ فَجَعَلَ يُعِيدُ ذَلِكَ قَالَ: فَلَمَّا سَمِعْتُ كَلَامَهُ، قُلْتُ: أَمَا تُكْرِمُ كَرِيمًا، وَلَا تَهَابُ شَرِيفًا، قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، بِأَبِي وَأُمِّي، ذَرْنِي

فَلِأَسْبَقِ الرَّجُلَ، قَالَ: إِنَّ شِئْتَ، قَالَ: قُلْتُ: أَذْهَبُ إِلَيْكَ وَتَنِيْتُ
 رِجْلِي، فَطَفَرْتُ فَعَدَوْتُ، قَالَ: فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ
 اسْتَبَقِي نَفْسِي، ثُمَّ عَدَوْتُ فِي إِثْرِهِ، فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ،
 ثُمَّ إِنِّي رَفَعْتُ حَتَّى أَلْحَقَهُ، قَالَ: فَأَصُكُّهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، قَالَ: قُلْتُ: قَدْ
 سُبِقْتَ وَاللَّهِ، قَالَ: أَنَا أَظُنُّ، قَالَ: فَسَبَقْتُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ، قَالَ: فَوَاللَّهِ،
 مَا لَبِثْنَا إِلَّا ثَلَاثَ لَيَالٍ حَتَّى خَرَجْنَا إِلَى خَيْبَرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَجَعَلَ عَمِّي عَامِرٌ يَرْتَجِزُ بِالْقَوْمِ تَاللَّهِ لَوْلَا اللَّهُ
 مَا اهْتَدَيْنَا، وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا، وَنَحْنُ عَنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَغْنَيْنَا،
 فَثَبَّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا، وَأَنْزَلَنُ سَكِينَةً عَلَيْنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: أَنَا عَامِرٌ، قَالَ: غَفَرَ لَكَ رَبُّكَ،
 قَالَ: وَمَا اسْتَغْفَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْإِنْسَانِ يَخْصُهُ
 إِلَّا اسْتَشْهَدَ، قَالَ: فَنَادَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ عَلَى جَمَلٍ لَهُ: يَا
 نَبِيَّ اللَّهِ، لَوْلَا مَا مَتَّعْتَنَا بِعَامِرٍ، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا خَيْبَرَ، قَالَ: خَرَجَ
 مَلِكُهُمْ مَرْحَبٌ يَخْطِرُ بِسَيْفِهِ، وَيَقُولُ: قَدْ عَلِمْتُ خَيْبَرَ أَنِّي مَرْحَبٌ
 شَاكِي السَّلَاحِ بَطْلٌ مُجْرَبٌ إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلْهَبُ، قَالَ: وَبَرَزَ
 لَهُ عَمِّي عَامِرٌ، فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتُ خَيْبَرَ أَنِّي عَامِرُ شَاكِي السَّلَاحِ بَطْلٌ
 مُغَامِرٌ، قَالَ: فَاخْتَلَفَا ضَرْبَتَيْنِ، فَوَقَعَ سَيْفٌ مَرْحَبٍ فِي ثُرْسِ عَامِرٍ،
 وَذَهَبَ عَامِرٌ يَسْفُلُ لَهُ، فَرَجَعَ سَيْفُهُ عَلَى نَفْسِهِ، فَقَطَعَ أَكْحَلَهُ،
 فَكَانَتْ فِيهَا نَفْسُهُ، قَالَ سَلَمَةُ: فَخَرَجْتُ، فَإِذَا نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُونَ: بَطْلٌ عَمَلُ عَامِرٍ، قَتَلَ نَفْسَهُ،
 قَالَ: فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ

اللہ، بَطْلَ عَمَلٍ عَامِرٍ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ ذَلِكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِكَ، قَالَ: كَذَبَ مَنْ قَالَ ذَلِكَ، بَلْ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ أُرْسِلَنِي إِلَى عَلِيٍّ وَهُوَ أَرْمَدٌ، فَقَالَ: لَا عَطِيقَ الرَّايَةِ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أَوْ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولَهُ، قَالَ: فَاتَيْتُ عَلِيًّا، فَجِئْتُ بِهِ أَقْوَدُهُ وَهُوَ أَرْمَدٌ، حَتَّى أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَسَقَ فِي عَيْنَيْهِ فَبَرَأَ وَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ، وَخَرَجَ مَرْحَبٌ، فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتُ خَيْرَ أُنِي مَرْحَبٌ... شَاكِي السَّلَاحِ بَطْلُ مَجْرَبٍ إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ، فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا الَّذِي سَمَّيْتُ أُمِّي حَيْدَرَةَ... كَلَيْتُ غَابَاتٍ كَرِيهَ الْمَنْظَرَةَ أَوْ فِيهِمْ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَةَ قَالَ: فَضْرَبَ رَأْسَ مَرْحَبٍ فَقَتَلَهُ، ثُمَّ كَانَ الْفَتْحُ عَلَى يَدَيْهِ“ ۱۔

ترجمہ: ”ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ کے مقام پر آئے اور ہم چودہ سو کی تعداد میں تھے اور ہمارے پاس پچاس بکریاں تھیں وہ سیراب نہیں ہو رہی تھیں راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کنوئیں کے کنارے بیٹھ گئے یا تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی اور یا اس میں آپ ﷺ نے اپنا لعاب دہن ڈالا راوی کہتے ہیں کہ پھر اس کنوئیں میں جوش آ گیا پھر ہم نے اپنے جانوروں کو بھی سیراب کیا اور خود ہم بھی سیراب ہو گئے پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں درخت کی جڑ میں بیٹھ کر بیعت کے لئے بلایا راوی کہتے ہیں کہ لوگوں میں سے سب سے پہلے میں نے بیعت کی پھر اور لوگوں نے بیعت کی یہاں تک کہ جب آدھے لوگوں نے بیعت کر لی تو آپ ﷺ نے فرمایا ابو سلمہ بیعت کرو میں نے عرض کیا اللہ کے رسول

۱۔.... (صحیح مسلم: کتاب الجہاد والسیر / باب غزوة ذی قرد و غیرہا، ج، ۳، ص، ۱۳۳۳، رقم

الحديث، ۱۸۰۷، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

میں تو سب سے پہلے بیعت کر چکا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا پھر دوبارہ کر لو اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا کہ میرے پاس کوئی اسلحہ وغیرہ نہیں ہے تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک ڈھال عطا فرمائی (اس کے بعد) پھر بیعت کا سلسلہ شروع ہو گیا جب سب لوگوں نے بیعت کر لی تو آپ ﷺ نے فرمایا اے سلمہ کیا تو نے بیعت نہیں کی میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول (ﷺ) لوگوں میں سب سے پہلے تو میں نے بیعت کی اور لوگوں کے درمیان میں بھی میں نے بیعت کی آپ ﷺ نے فرمایا پھر کر لو حضرت سلمہؓ کہتے ہیں کہ میں نے تیسری مرتبہ بیعت کی پھر آپ ﷺ نے مجھے فرمایا! اے سلمہؓ وہ ڈھال کہاں ہے جو میں نے تجھے دی تھی میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول (ﷺ) میرے چچا عامر کے پاس کوئی اسلحہ وغیرہ نہیں تھا وہ ڈھال میں نے ان کو دے دی حضرت سلمہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسکرا پڑے اور فرمایا کہ تو بھی اس آدمی کی طرح ہے کہ جس نے سب سے پہلے دعا کی تھی اے اللہ مجھے وہ دوست عطا فرما جو مجھے میری جان سے زیادہ پیارا ہو پھر مشرکوں نے ہمیں صلح کا پیغام بھیجا یہاں تک کہ ہر ایک جانب کا آدمی دوسری جانب جانے لگا اور ہم نے صلح کر لی حضرت سلمہؓ کہتے ہیں کہ میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ کی خدمت میں تھا اور میں ان کے گھوڑے کو پانی پلاتا تھا اور اسے چرایا کرتا اور ان کی خدمت کرتا اور کھانا بھی ان کے ساتھ ہی کھاتا کیونکہ میں اپنے گھر والوں اور اپنے مال و اسباب کو چھوڑ کر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کر آیا تھا پھر جب ہماری اور مکہ والوں کی صلح ہو گئی اور ایک دوسرے سے میل جول ہونے لگا تو میں ایک درخت کے پاس آیا اور اس کے نیچے سے کانٹے وغیرہ صاف کر کے اس کی جڑ میں لیٹ گیا اور اسی دوران مکہ کے مشرکوں میں سے چار آدمی آئے اور رسول اللہ ﷺ کو برا بھلا کہنے لگے مجھے ان مشرکوں

پر بڑا غصہ آیا پھر میں دوسرے درخت کی طرف آ گیا اور انہوں نے اپنا اسلحہ لٹکایا اور لیٹ گئے وہ لوگ اس حال میں تھے کہ اسی دوران وادی کے نشیب میں سے ایک پکارنے والے نے پکارا اے مہاجرین ابن زقیم شہید کر دئے گئے میں نے یہ سنتے ہی اپنی تلوار سیدھی کی اور پھر میں نے ان چاروں پر اس حال میں حملہ کیا کہ وہ سو رہے تھے اور ان کا اسلحہ میں نے پکڑ لیا اور ان کا ایک گٹھا بنا کر اپنے ہاتھ میں رکھا پھر میں نے کہا قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے حضرت محمد ﷺ کے چہرہ اقدس کو عزت عطا فرمائی تم میں سے کوئی اپنا سر نہ اٹھائے ورنہ میں تمہارے اس حصہ میں ماروں گا کہ جس میں دونوں آنکھیں ہیں راوی کہتے ہیں کہ پھر میں ان کو کھینچتا ہوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا اور میرے چچا حضرت عامرؓ بھی قبیلہ عبلات کے آدمی کو جسے مکرز کہا جاتا ہے اس کے ساتھ مشرکوں کے ستر آدمیوں کو گھسیٹ کر رسول اللہ کی خدمت میں لائے حضرت عامرؓ جھول پوش گھوڑے پر سوار تھے رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف دیکھا اور پھر فرمایا ان کو چھوڑ دو کیونکہ جھگڑے کی ابتداء بھی انہی کی طرف سے ہوئی اور تکرار بھی انہی کی طرف سے، الغرض رسول اللہ ﷺ نے ان کو معاف فرما دیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی اور وہ اللہ کہ جس نے ان کے ہاتھوں کو تم سے روکا اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے روکا مکہ کی وادی میں بعد اس کے کہ تم کو ان پر فتح اور کامیابی دے دی تھی۔ پھر ہم مدینہ منورہ کی طرف نکلے راستہ میں ہم ایک جگہ اترے جس جگہ ہمارے اور بنی لحيان کے مشرکوں کے درمیان ایک پہاڑ حائل تھا رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کے لئے مغفرت کی دعا فرمائی جو آدمی اس پہاڑ پر چڑھ کر نبی ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کے لئے پہرہ دے حضرت سلمہ فرماتے ہیں کہ میں اس پہاڑ پر دو یا تین مرتبہ چڑھا پھر ہم مدینہ منورہ پہنچ گئے رسول اللہ

نے اپنے اونٹ رباح کے ساتھ بھیج دیئے جو کہ رسول اللہ ﷺ کا غلام تھا میں بھی ان اونٹوں کے ساتھ حضرت ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار ہو کر نکلا جب صبح ہوئی تو عبدالرحمن فراری نے رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں کو لوٹ لیا اور ان سب اونٹوں کو ہانک کر لے گیا اور اس نے آپ ﷺ کے چرواہے کو قتل کر دیا حضرت سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے رباح یہ گھوڑا پکڑ اور اسے حضرت طلحہ بن عبید اللہ کو پہنچا دے اور رسول اللہ کو خبر دے کہ مشرکوں نے آپ ﷺ کے اونٹوں کو لوٹ لیا ہے حضرت سلمہ کہتے ہیں کہ پھر میں ایک ٹیلے پر کھڑا ہوا اور میں نے اپنا رخ مدینہ منورہ کی طرف کر کے بہت بلند آواز سے پکارا یا صباحا پھر میں ان لٹیروں کے پیچھے ان کو تیر مارتا ہوا اور رجز پڑھتے ہوئے نکلا میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کا دن ان ذیلیوں کی بربادی کا دن ہے۔ میں ان میں سے ایک ایک آدمی سے ملتا اور اسے تیر مارتا یہاں تک کہ تیر ان کے کندھے سے نکل جاتا اور میں کہتا کہ یہ وار پکڑ، میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کا دن ان ذیلیوں کی بربادی کا دن ہے۔ حضرت سلمہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم میں ان کو لگا تار تیر مارتا رہا اور ان کو زخمی کرتا رہا تو جب ان میں سے کوئی سوار میری طرف لوٹتا تو میں درخت کے نیچے آ کر اس درخت کی جڑ میں بیٹھ جاتا پھر میں اس کو ایک تیر مارتا جس کی وجہ سے وہ زخمی ہو جاتا یہاں تک کہ وہ لوگ پہاڑ کے تنگ راستہ میں گھسے اور میں پہاڑ پر چڑھ گیا اور وہاں سے میں نے ان کو پتھر مارنے شروع کر دئے۔ حضرت سلمہ کہتے ہیں کہ میں لگا تار ان کا پیچھا کرتا رہا یہاں تک کہ کوئی اونٹ جو اللہ نے پیدا کیا ہو اور وہ رسول اللہ ﷺ کی سواری کا ہو ایسا نہیں ہوا کہ اسے میں نے اپنی پشت کے پیچھے نہ چھوڑ دیا ہو حضرت سلمہ کہتے ہیں پھر میں نے ان کے پیچھے تیر پھینکے یہاں تک کہ ان لوگوں نے ہلکا ہونے کی خاطر تیس چادریں اور تیس نیزوں سے زیادہ پھینک دیئے

سوائے اس کے کہ وہ لوگ جو چیز بھی پھینکتے ہیں پتھروں سے میل کی طرح اس پر نشان ڈال دیتا کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ پہچان لیں یہاں تک کہ وہ ایک تنگ گھائی پر آگئے اور فلاں بن بدر فرازی بھی ان کے پاس آ گیا سب لوگ دوپہر کا کھانا کھانے کے لئے بیٹھ گئے اور میں پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کر بیٹھ گیا فرازی کہنے لگا کہ یہ کون سا آدمی ہمیں دیکھ رہا ہے لوگوں نے کہا اس آدمی نے ہمیں بڑا تنگ کر رکھا ہے اللہ کی قسم اندھیری رات سے ہمارے ساتھ ہے اور لگاتار ہمیں تیر مار رہا ہے یہاں تک کہ ہمارے پاس جو کچھ بھی تھا اس نے سب کچھ چھین لیا ہے فرازی کہنے لگا کہ تم میں سے چار آدمی اس کی طرف کھڑے ہوں اور اسے مار دیں حضرت سلمہ کہتے ہیں ان میں سے چار آدمی میری طرف پہاڑ پر چڑھے تو جب وہ اتنی دور تک پہنچ گئے جہاں میری بات سن سکیں حضرت سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کیا تم مجھے پہچانتے ہو انہوں نے کہا نہیں اور تم کون ہو میں نے جواب میں کہا میں سلمہ بن اکوع ہوں اور قسم ہے اس ذات کی جس نے حضرت محمدؐ کے چہرہ اقدس کو بزرگی عطا فرمائی ہے میں تم میں سے جسے چاہوں مار دوں اور تم میں سے کوئی مجھے نہیں مار سکتا۔ ان میں سے ایک آدمی کہنے لگا کہ ہاں لگتا تو ایسے ہی ہے پھر وہ سب وہاں سے لوٹ پڑے اور میں ابھی تک اپنی جگہ سے چلا ہی نہیں تھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سواروں کو دیکھ لیا جو کہ درختوں میں گھس گئے حضرت سلمہ کہتے ہیں کہ ان میں سب سے آگے حضرت اخرم اسدیؓ تھے اور ان کے پیچھے حضرت ابو قتادہؓ تھے اور ان کے پیچھے حضرت مقداد بن اسور کندی تھے حضرت سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے جا کر اخرم کے گھوڑے کی لگام پکڑی وہ لٹیرے بھاگ پڑے میں نے کہا اے اخرم ان سے ذرا بچ کے رہنا ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں مار ڈالیں جب تک کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ نہ آ

جائیں۔ اخرم کہنے لگے اے ابو سلمہ اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو اور اس بات کا یقین رکھتے ہو کہ جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے تو تم میرے اور میری شہادت کے درمیان رکاوٹ نہ ڈالو۔ حضرت سلمہؓ کہتے ہیں کہ میں نے ان کو چھوڑ دیا اور پھر اخرم کا مقابلہ عبدالرحمن فرازی سے ہوا۔ اخرم نے عبدالرحمن کے گھوڑے کو زخمی کر دیا اور پھر عبدالرحمن نے اخرم کو برچھی مار کر شہید کر دیا اور اخرم کے گھوڑے پر چڑھ کر بیٹھ گیا اسی دوران میں رسول اللہ ﷺ کے شہسوار حضرت ابوقنادہ آگئے (جب انہوں نے یہ منظر دیکھا) تو حضرت ابوقنادہ نے عبدالرحمن فرازی کو بھی برچھی مار کر قتل کر دیا (اور پھر فرمایا) قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے حضرت محمد ﷺ کے چہرہ اقدس کو بزرگی عطا فرمائی ہے میں ان کے تعاقب میں لگا رہا اور میں اپنے پاؤں سے ایسے بھاگ رہا تھا کہ مجھے اپنے پیچھے حضرت محمدؐ کا کوئی صحابی بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا اور نہ ہی ان کا گرد و غبار یہاں تک کہ وہ لیٹرے سورج غروب ہونے سے پہلے ایک گھاٹی کی طرف آئے جس میں پانی تھا جس گھاٹی کو ذی قرد کہا جاتا تھا تا کہ وہ لوگ اسی گھاٹی سے پانی پییں کیونکہ وہ پیاسے تھے حضرت سلمہ کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے دیکھا اور میں ان کے پیچھے دوڑتا ہوا چلا آ رہا تھا بالآخر میں نے ان کو پانی سے ہٹایا وہ اس سے ایک قطرہ بھی نہ پی سکے۔ حضرت سلمہؓ کہتے ہیں کہ اب وہ کسی اور گھاٹ کی طرف نکلے میں بھی ان کے پیچھے بھاگا اور ان میں سے ایک آدمی کو پا کر میں نے اس کے شانے کی ہڈی میں ایک تیر مارا، میں نے کہا پکڑ اس کو اور میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کا دن کمینوں کی بربادی کا دن ہے۔ وہ کہنے لگا اس کی ماں اس پر روئے کیا یہ وہی اکوع تو نہیں جو صبح کو میرے ساتھ تھا میں نے کہا ہاں اے اپنی جان کے دشمن جو صبح کے وقت تیرے ساتھ تھا۔ حضرت سلمہؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے دو گھوڑے ایک

گھائی پر چھوڑ دیئے تو میں ان دونوں گھوڑوں کو ہنکا کر رسول اللہ ﷺ کی طرف لے آیا حضرت سلمہؓ کہتے ہیں کہ وہاں عامر سے میری ملاقات ہوئی ان کے پاس ایک چھاگل تھا جس میں دودھ تھا اور ایک مشکیزے میں پانی تھا۔ پانی سے میں نے وضو کیا اور دودھ پی لیا پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپؐ اسی پانی والی جگہ پر تھے جہاں سے میں نے لیٹروں کو بھگا دیا تھا اور میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے وہ اور تمام چیزیں جو میں نے مشرکوں سے چھین لی تھیں اور سب نیزے اور چادریں لے لیں اور حضرت بلال نے ان اونٹوں میں جو میں نے لیٹروں سے چھینے تھے ایک اونٹ کو ذبح کیا اور اس کی کلیجی اور کوہان کو رسول اللہ ﷺ کے لئے بھونا۔ حضرت سلمہؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول (ﷺ) مجھے اجازت مرحمت فرمائیں تاکہ میں لشکر میں سے سو آدمیوں کا انتخاب کروں اور پھر میں ان لیٹروں کا مقابلہ کروں اور جب تک میں ان کو قتل نہ کر ڈالوں اس وقت تک نہ چھوڑوں کہ وہ جا کر اپنی قوم کو خبر دیں حضرت سلمہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ آگ کی روشنی میں آپؐ کی داڑھیں مبارک ظاہر ہو گئیں آپ ﷺ نے فرمایا اے سلمہ اب تو وہ غطفان کے علاقہ میں ہوں گے اسی دوران علاقہ غطفان سے ایک آدمی آیا اور وہ کہنے لگا کہ فلاں آدمی نے ان کے لئے ایک اونٹ ذبح کیا تھا اور ابھی اس اونٹ کی کھال ہی اتار پائے تھے کہ انہوں نے کچھ غبار دیکھا تو وہ کہنے لگے کہ لوگ آگئے وہ لوگ وہاں سے بھی بھاگ کھڑے ہوئے تو جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آج کے دن ہمارے بہترین سواروں میں سے بہتر سوار حضرت قتادہ ہیں اور پیادوں میں سب سے بہتر حضرت سلمہؓ ہیں، پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے دو حصے عطا فرمائے اور ایک سوار کا حصہ اور ایک پیادہ کا حصہ اور دونوں حصے اکٹھے مجھے ہی

عطا فرمائے پھر رسول اللہ ﷺ نے غضباء اونٹنی پر مجھے اپنے پیچھے بٹھایا اور ہم سب مدینہ منورہ واپس آگئے دوران سفر انصار کا ایک آدمی جس سے دوڑنے میں کوئی آگے نہیں بڑھ سکتا تھا وہ کہنے لگا کیا کوئی مدینہ تک میرے ساتھ دوڑ لگانے والا ہے اور وہ بار بار یہی کہتا رہا۔ حضرت سلمہؓ کہتے ہیں جب میں نے اس کا چیلنج سنا تو میں نے کہا کیا تجھے کسی بزرگ کی بزرگی کا لحاظ نہیں اور کیا تو کسی بزرگ سے ڈرتا نہیں اس انصاری شخص نے کہا نہیں، سوائے رسول اللہ کے۔ حضرت سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان مجھے اجازت عطا فرمائیں تاکہ میں اس آدمی سے دوڑ لگاؤں آپ نے فرمایا اگر تو چاہتا ہے تو حضرت سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے اس انصاری سے کہا کہ میں تیری طرف آتا ہوں اور میں نے اپنا پاؤں ٹیڑھا کیا پھر میں کود پڑا اور دوڑنے لگا اور پھر جب ایک یا دو چڑھائی باقی رہ گئی تو میں نے سانس لیا پھر میں اس کے پیچھے دوڑا پھر جب ایک یا دو چڑھائی باقی رہ گئی تو پھر میں نے سانس لیا پھر میں دوڑا یہاں تک کہ میں نے اس کے دونوں شانوں کے درمیان میں ایک گھونسا مارا اور میں نے کہا اللہ کی قسم میں آگے بڑھ گیا اور پھر اس سے پہلے مدینہ منورہ پہنچ گیا حضرت سلمہؓ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم ابھی ہم مدینہ منورہ میں صرف تین راتیں ہی ٹھہرے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر کی طرف نکل پڑے حضرت سلمہ کہتے ہیں کہ میرے چچا حضرت عامرؓ نے رجزیہ اشعار پڑھنے شروع کر دیے۔ اللہ کی قسم اگر اللہ کی مدد نہ ہوتی تو ہمیں ہدایت نہ ملتی اور نہ ہم صدقہ کرتے اور نہ ہی ہم نماز پڑھتے اور ہم تیرے فضل سے مستغنی نہیں ہیں اور تو ہمیں ثابت قدم رکھ جب ہم دشمن سے ملیں اور اے اللہ ہم پر سکینت نازل فرما۔ جب یہ رجزیہ اشعار سنے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کون ہے انہوں نے عرض کیا میں

عامر ہوں آپ ﷺ نے فرمایا تیرا رب تیری مغفرت فرمائے۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی انسان کے لئے خاص طور پر مغفرت کی دعا فرماتے تو وہ ضرور شہادت کا درجہ حاصل کرتا۔ حضرت سلمہؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ بن خطاب جب اپنے اونٹ پر تھے کہ بلند آواز سے پکارا اے اللہ کے نبی! آپ ﷺ نے ہمیں عامر سے کیوں نہ فائدہ حاصل کرنے دیا آپ ﷺ نے فرمایا جب ہم خیبر آئے تو ان کا بادشاہ مرحب اپنی تلوار لہراتا ہوا نکلا اور کہتا ہے، خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں اسلحہ سے مسلح، بہادر تجربہ کار ہوں جس وقت جنگ کی آگ بھڑکنے لگتی ہے۔ حضرت سلمہؓ کہتے ہیں کہ یہ میرے چچا عامر اس کے مقابلے کے لئے نکلے اور انہوں نے بھی یہ رجز یہ اشعار پڑھے خیبر جانتا ہے کہ میں عامر ہوں اسلحہ سے مسلح اور بے خوف جنگ میں گھسنے والا ہوں۔ حضرت سلمہؓ کہتے ہیں کہ عامر اور مرحب دونوں کی ضربیں مختلف طور پر پڑنے لگیں مرحب کی تلوار عامر کی ڈھال پر لگی اور عامر نے نیچے سے مرحب کو تلوار ماری تو حضرت عامر کی اپنی تلوار خود اپنے ہی لگ گئی جس سے ان کے شہ رگ کٹ گئی اور اسی نتیجہ میں وہ شہید ہو گئے۔ حضرت سلمہؓ کہتے ہیں کہ میں نکلا تو میں نے نبی ﷺ کے چند صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا وہ کہنے لگے حضرت عامر کا عمل ضائع ہو گیا انہوں نے اپنے آپ کو خود مار ڈالا ہے۔ حضرت سلمہؓ کہتے ہیں نبی ﷺ کی خدمت میں روتا ہوا آیا اور میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول (ﷺ) عامر کا عمل ضائع ہو گیا؟ رسول اللہ نے فرمایا یہ کس نے کہا ہے۔ میں نے عرض کیا آپ ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ لوگوں نے کہا ہے آپ ﷺ نے فرمایا جس نے بھی کہا ہے جھوٹ کہا ہے بلکہ عامر کے لئے دگنا اجر ہے پھر آپ نے مجھے حضرت علیؓ کی طرف بھیجا ان کی آنکھ دکھ رہی تھی آپ ﷺ نے فرمایا میں جھنڈا ایسے آدمی کو دوں گا کہ جو اللہ اور اس

کے رسول سے محبت رکھتا ہو یا اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت رکھتے ہوں حضرت سلمہؓ کہتے ہیں کہ میں نے علی کو پکڑ کر آپ ﷺ کی خدمت میں لے کر آیا کیونکہ علیؓ کی آنکھیں دکھ رہی تھیں آپؓ نے حضرت علیؓ کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا تو ان کی آنکھیں اسی وقت ٹھیک ہو گئیں۔ آپ ﷺ نے ان کو جھنڈا عطا فرمایا اور مرحب یہ کہتا ہوا نکلا خیر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں اسلحہ سے مسلح، بہادر تجربہ کار ہوں جب جنگ کی آگ بھڑکنے لگتی ہے۔ تو پھر حضرت علیؓ نے بھی جواب میں کہا کہ میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا ہے اس شیر کی طرح جو جنگوں میں ڈراؤنی صورت ہوتا ہے۔ میں لوگوں کو ایک صاع کے بدلہ اس سے بڑا پیمانہ دیتا ہوں۔ حضرت سلمہؓ کہتے ہیں کہ پھر حضرت علیؓ نے مرحب کے سر پر ایک ضرب لگائی تو وہ قتل ہو گیا پھر خیر حضرت علیؓ کے ہاتھوں پر فتح ہو گیا۔

حضرت مقدادؓ کا رسول اللہ ﷺ کا دودھ پینا

حضرت مقدادؓ سے روایت ہے کہ:

”أَقْبَلْتُ أَنَا وَصَاحِبَانِ لِي، وَقَدْ ذَهَبَتْ أَسْمَاعُنَا وَأَبْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ، فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ أَنْفُسَنَا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْهُمْ يَقْبَلُنَا، فَاتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ بِنَا إِلَى أَهْلِهِ، فَإِذَا ثَلَاثَةٌ أَعْنَزُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْتَلِبُوا هَذَا اللَّبَنَ بَيْنَنَا، قَالَ: فَكُنَّا نَحْتَلِبُ فَيَشْرَبُ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْنَا نَصِيبَهُ، وَنَرْفَعُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيبَهُ، قَالَ: فَيَجِيءُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيمًا لَا يُوقِظُ نَائِمًا، وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ، قَالَ: ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي، ثُمَّ يَأْتِي شَرَابَهُ فَيَشْرَبُ، فَاتَانِي الشَّيْطَانُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَقَدْ شَرِبْتُ نَصِيبِي، فَقَالَ: مُحَمَّدٌ يَأْتِي الْأَنْصَارَ

فَيَتَحَفَرُونَهُ، وَيُصِيبُ عِنْدَهُمْ مَا بِهِ حَاجَةٌ إِلَى هَذِهِ الْجُرْعَةِ، فَاتَيْتُهَا
فَشَرِبْتُهَا، فَلَمَّا أَنْ وَعَلْتُ فِي بَطْنِي، وَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ إِلَيْهَا سَبِيلٌ،
قَالَ: نَدَمَنِي الشَّيْطَانُ، فَقَالَ: وَيْحَكَ، مَا صَنَعْتَ أَشْرَبْتَ شَرَابَ
مُحَمَّدٍ، فَيَجِيءُ فَلَا يَجِدُهُ فَيَدْعُو عَلَيْكَ فَتَهْلِكُ فَتَذْهَبُ دُنْيَاكَ
وَآخِرَتُكَ، وَعَلَى شَمْلَةٍ إِذَا وَضَعْتُهَا عَلَى قَدَمِي خَرَجَ رَأْسِي، وَإِذَا
وَضَعْتُهَا عَلَى رَأْسِي خَرَجَ قَدَمَايَ، وَجَعَلَ لَا يَجِيئُنِي النَّوْمُ، وَأَمَّا
صَاحِبَايَ فَنَامَا وَلَمْ يَصْنَعَا مَا صَنَعْتُ، قَالَ: فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يُسَلِّمُ، ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى، ثُمَّ أَتَى
شَرَابَهُ فَكَشَفَ عَنْهُ، فَلَمْ يَجِدْ فِيهِ شَيْئًا، فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ،
فَقُلْتُ: الْآنَ يَدْعُو عَلَيَّ فَأَهْلِكُ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ، أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِي،
وَأَسْقِ مَنْ أَسْقَانِي، قَالَ: فَعَمَدْتُ إِلَى الشَّمْلَةِ فَشَدَدْتُهَا عَلَيَّ،
وَأَخَذْتُ الشَّفْرَةَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى الْأَعْزُرِ أَيُّهَا أَسْمَنُ، فَأَذْبَحُهَا لِرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا هِيَ حَافِلَةٌ، وَإِذَا هُنَّ حُفْلٌ كُلُّهُنَّ،
فَعَمَدْتُ إِلَى إِنَاءِ لَيْلٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانُوا
يَطْمَعُونَ أَنْ يَحْتَلِبُوا فِيهِ، قَالَ: فَحَلَبْتُ فِيهِ حَتَّى عَلْتُهُ رَغْوَةً، فَجِئْتُ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَشْرَبْتُمْ شَرَابَكُمْ
اللَّيْلَةَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَشْرَبْتُ، فَشَرِبْتُ، ثُمَّ نَاوَلَنِي،
فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَشْرَبْتُ، فَشَرِبْتُ، ثُمَّ نَاوَلَنِي، فَلَمَّا عَرَفْتُ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَوَى وَأَصَبْتُ دَعْوَتَهُ، ضَحِكْتُ
حَتَّى أُلْقَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
إِحْدَى سَوَاتِكِ يَا مِقْدَادُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَانَ مِنْ أَمْرِي

كُذِّبَ وَ كَذَّبَ وَ فَعَلْتُ كَذَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا هَذِهِ إِلَّا رَحْمَةٌ مِنَ اللَّهِ، أَفَلَا كُنْتَ آذِنْتَنِي فَنُوقِظُ صَاحِبِينَا فَيُصِيبَانِ مِنْهَا، قَالَ: فَقُلْتُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا أَبَالِي إِذَا أَصَبْتُهَا وَأَصَبْتُهَا مَعَكَ مَنْ أَصَابَهَا مِنَ النَّاسِ“ ۱۔

ترجمہ: ”میں اور میرے دوست بھی آئے اور تکلیف کی وجہ سے ہماری قوت سماعت اور قوت بصارت چلی گئی تھی ہم نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ (رضی اللہ عنہم) پر پیش کیا تو اس میں سے کسی نے بھی ہمیں قبول نہیں کیا پھر ہم نبی ﷺ کی خدمت میں آئے آپ ﷺ ہمیں اپنے گھر کی طرف لے گئے تین بکریاں تھیں نبی ﷺ نے فرمایا ان بکریوں کا دودھ نکالو پھر ہم ان کا دودھ نکالتے تھے اور ہم میں سے ہر ایک آدمی اپنے حصے کا دودھ پیتا اور ہم نبی ﷺ کا حصہ اٹھا کر رکھ دیتے راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ رات کے وقت تشریف لاتے سلام کرتے کہ سونے والا بیدار نہ ہوتا اور جاگنے والا سن لیتا پھر آپ ﷺ مسجد میں تشریف لاتے اور نماز پڑھتے پھر آپ اپنے دودھ کے پاس آئے اور اسے پیتے ایک رات شیطان آیا جبکہ میں اپنے حصے کا دودھ پی چکا تھا شیطان کہنے لگا کہ محمد انصار کے پاس آتے ہیں اور آپ کو تحفے دیتے ہیں اور آپ ﷺ کو جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے وہ مل جاتی ہے آپ ﷺ کو اس ایک گھونٹ دودھ کی کیا ضرورت ہوگی پھر میں آیا اور میں نے وہ دودھ پی لیا جب وہ دودھ میرے پیٹ میں چلا گیا اور مجھے اس بات کا یقین ہو گیا کہ اب آپ ﷺ کو دودھ ملنے کا کوئی راستہ نہیں ہے تو شیطان نے مجھے ندامت دلائی اور کہنے لگا تیری خرابی ہو تو نے یہ کیا کیا تو نے محمد ﷺ کے حصے کا دودھ بھی پی لیا آپ آئیں گے اور وہ دودھ نہیں

۱۔.... (صحیح مسلم: کتاب الأشربة/باب إكرام الضيف وفضل إثاره، ج، ۳، ص، ۱۲۵،

الحدیث، ۲۰۵۵، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

پائیں گے تو تجھے بددعا دیں گے تو ہلاک ہو جائے گا اور تیری دنیا و آخرت برباد ہو جائے گی میرے پاس ایک چادر تھی جب میں اسے اپنے پاؤں پر ڈالتا تو میرا سر کھل جاتا اور جب میں اسے اپنے سر پر ڈالتا تو میرے پاؤں کھل جاتے اور مجھے نیند بھی نہیں آ رہی تھی جبکہ میرے دونوں ساتھی سو رہے تھے انہوں نے وہ کام نہیں کیا جو میں نے کیا تھا بالآخر نبی ﷺ تشریف لائے اور نماز پڑھی پھر آپ اپنے دودھ کی طرف آئے برتن کھولا تو اس میں آپ ﷺ نے کچھ نہ پایا تو آپ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا میں نے دل میں کہا اب آپ میرے لئے بددعا فرمائیں گے پھر میں ہلاک ہو جاؤں گا تو آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ! تو اسے کھلا جو مجھے کھلائے اور تو اسے پلا جو مجھے پلائے (میں نے یہ سن کر) اپنی چادر مضبوط کر کے باندھ لی پھر میں چھری پکڑ کر بکریوں کی طرف چل پڑا کہ ان بکریوں میں سے جو موٹی بکری ہو اسے رسول اللہ ﷺ کے لئے ذبح کر ڈالوں میں نے دیکھا کہ اس میں ایک تھن دودھ سے بھرا پڑا ہے بلکہ سب بکریوں کے تھن دودھ سے بھرے پڑے تھے پھر میں نے اس گھر کے برتنوں میں سے وہ برتن لیا کہ جس میں دودھ نہیں دوہا جاتا تھا پھر میں نے اس برتن میں دودھ نکالا یہاں تک کہ دودھ کی جھاگ اوپر تک آگئی پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم نے رات کو اپنے حصہ کا دودھ پی لیا تھا میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ دودھ پییں آپ نے وہ دودھ پیا پھر آپ نے مجھے دیا پھر جب مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ ﷺ سیر ہو گئے ہیں اور آپ ﷺ کی دعا میں نے لے لی ہے تو میں ہنس پڑا یہاں تک کہ مارے خوشی کے میں زمین پر لوٹ پوٹ ہونے لگا نبی ﷺ نے فرمایا اے مقداد یہ تیری ایک بری عادت ہے میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میرے ساتھ تو اس طرح کا

معاملہ ہوا ہے اور میں نے اس طرح کر لیا ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا اس وقت کا دودھ سوائے اللہ کی رحمت کے اور کچھ نہ تھا تو نے مجھے پہلے ہی کیوں نہ بتا دیا تا کہ ہم اپنے ساتھیوں کو بھی جگا دیتے وہ بھی اس میں سے دودھ پی لیتے میں نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے جب آپ نے یہ دودھ پی لیا ہے اور میں نے بھی یہ دودھ پی لیا ہے تو اب مجھے اور کوئی پرواہ نہیں (یعنی میں نے اللہ کی رحمت حاصل کر لی ہے تو اب مجھے کیا پرواہ (بوجہ خوشی) کہ لوگوں میں سے کوئی اور بھی یہ رحمت حاصل کرے یا نہ کرے)۔“

محتاجوں کو دودھ دینے والے اعرابی کے لئے خوشخبری

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ:

”جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْهَجْرَةِ، فَقَالَ: وَيْحَكَ إِنَّ الْهَجْرَةَ شَأْنُهَا شَدِيدٌ، فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتُعْطِي صَدَقَتَهَا، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتَحْلُبُهَا يَوْمَ وُرُودِهَا، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاعْمَلْ مِنْ وِرَاءِ الْبِحَارِ، فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتْرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا“۔

ترجمہ: ”ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کا حال پوچھنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ پر افسوس! ہجرت تو بہت مشکل ہے۔ تمہارے پاس کچھ اونٹ بھی ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں ہیں۔ فرمایا تم اس کی زکوٰۃ ادا کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا جی ہاں ادا کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹنیوں کا دودھ دوسرے (محتاجوں)

۱.... (صحیح البخاری: کتاب مناقب الانصار / باب ہجرتہ النبوی صلی اللہ علیہ وسلم وأصحابہ إلی المدینة، ج، ۵، ص، ۶۵، رقم الحدیث، ۳۹۲۳، دار طوق النجاة)

کو بھی دوہنے کے لیے دے دیا کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا کہ ایسا بھی کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں گھاٹ پر لے جا کر (محتاجوں کے لیے) دوہتے ہو؟ اس نے عرض کیا ایسا بھی کرتا ہوں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تم سات سمندر پار عمل کرو، اللہ تعالیٰ تمہارے کسی عمل کا بھی ثواب کم نہیں کرے گا۔

”پھر تم سات سمندر پار عمل کرو“ کا مطلب

رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان ”پھر تم سات سمندر پار عمل کرو“ کا مطلب یہ ہے کہ تم جس جگہ عمل کرو گے تجھے ثواب ملے گا، تمہارا عمل ضائع نہیں ہوگا۔

وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ



۱..... ”اعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبَحَارِ مُبَالِغَةً فِي إِعْلَامِهِ بِأَنَّ عَمَلَهُ لَا يَضِيعُ فِي أَى مَوْضِعٍ“
(فتح الباري: کتاب مناقب الانصار باب هجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وأصحابہ إلی المدینة، ج، ۷، ص، ۲۵۹، تحت رقم الحدیث، ۳۹۲۳، دار المعرفۃ، بیروت)

(باب نمبر ۹)

دودھ سے متعلق مختلف واقعات

ایک آدمی کا والدین کے لئے پوری رات دودھ لے کر کھڑا رہنا

حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

”بَيْنَمَا ثَلَاثَةٌ نَفَرٍ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَمْشُونَ، إِذْ أَصَابَهُمْ مَطَرٌ، فَأَوَّأُوا إِلَى غَارٍ فَانطَبَقَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: إِنَّهُ وَاللَّهِ يَا هَؤُلَاءِ، لَا يُنَجِّيكُمْ إِلَّا الصَّدَقُ، فَلِيدِعُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بِمَا يَعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ صَدَقَ فِيهِ، فَقَالَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ: اللَّهُمَّ! إِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَجِيرٌ عَمِلَ لِي عَلَى فَرَقٍ مِنْ أَرْزٍ، فَذَهَبَ وَتَرَكَهُ، وَأَنَّى عَمَدْتُ إِلَى ذَلِكَ الْفَرَقِ فَزَرَعْتُهُ، فَصَارَ مِنْ أَمْرِهِ أَنِّي اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقْرًا، وَأَنَّهُ أَتَانِي يَطْلُبُ أَجْرَهُ، فَقُلْتُ لَهُ: اعْمِدْ إِلَى تِلْكَ الْبَقْرِ فَسُقْهَا، فَقَالَ لِي: إِنَّمَا لِي عِنْدَكَ فَرَقٌ مِنْ أَرْزٍ، فَقُلْتُ لَهُ: اعْمِدْ إِلَى تِلْكَ الْبَقْرِ، فَإِنَّهَا مِنْ ذَلِكَ الْفَرَقِ فَسَاقَهَا، فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا، فَانْسَاحَتْ عَنْهُمْ الصَّخْرَةُ، فَقَالَ الْآخَرُ: اللَّهُمَّ! إِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، فَكُنْتُ آتِيَهُمَا كُلَّ لَيْلَةٍ بِلَبَنِ غَنَمِ لِي، فَأَبْطَأْتُ عَلَيْهِمَا لَيْلَةً، فَجِئْتُ وَقَدْ رَقَدَا وَأَهْلِي وَعِيَالِي يَتَضَاغُونَ مِنَ الْجُوعِ، فَكُنْتُ لَا أُسْقِيهِمْ حَتَّى يَشْرَبَ أَبُوَايَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُمَا، وَكَرِهْتُ أَنْ أَدْعُهُمَا، فَيَسْتَكِنَا لِشَرْبَتِيهِمَا، فَلَمْ أَزَلْ أَنْتَظِرُ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ، فَإِنْ كُنْتُ

تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرَّجْ عَنَّا، فَاَنْسَاحَتْ عَنْهُمْ الصَّخْرَةُ حَتَّى نَظَرُوا إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ الْآخِرُ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي ابْنَةٌ عَمٌّ، مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَأَنِّي رَاوَدْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا فَأَبَتْ، إِلَّا أَنْ آتَيْهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ، فَطَلَبْتُهَا حَتَّى قَدَرْتُ، فَأَتَيْتُهَا بِهَا فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهَا، فَأَمُكِّنْنِي مِنْ نَفْسِهَا، فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رَجُلَيْهَا، فَقَالَتْ: اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَفْضُ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ، فَقُمْتُ وَتَرَكَتُ الْمِائَةَ دِينَارٍ، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرَّجْ عَنَّا، فَفَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَخَرَجُوا“۔

ترجمہ: ”تم سے پہلے لوگوں میں سے تین آدمی چلے جا رہے تھے یا یکا یک ان پر بارش ہونے لگی تو وہ سب ایک غار میں پناہ گیر ہوئے اور اس غار کا منہ ان پر بند ہو گیا پس ایک نے دوسرے سے کہا صاحبو! واللہ بجز سچائی کے کوئی چیز تم کو نجات نہ دے گی، لہذا تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ اس چیز کے وسیلہ سے دعا مانگے جس کی نسبت وہ جانتا ہو کہ اس نے اس عمل میں سچائی کی ہے اتنے میں ایک نے کہا اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ میرا ایک مزدور تھا جس نے فرق چاول کے بدلے میرا کام کر دیا تھا وہ چلا گیا اور مزدوری چھوڑ گیا تھا میں نے اس فرق کو لے کر زراعت کی پھر اس کی پیداوار سے ایک گائے خرید لی (چند دن کے بعد) وہ مزدور میرے پاس اپنی مزدوری لینے آیا میں نے اس سے کہا کہ اس گائے کو ہانک لے جا اس نے کہا (مذاق نہ کرو) میرا تو تمہارے ذمہ صرف ایک فرق چاول تھا (یہ گائے کیسی) میں نے کہا اس گائے کو ہانک لے جا کیونکہ یہ گائے اس فرق کی پیداوار ہے میں نے خریدی ہے بس وہ اس کو ہانک لے گیا اے اللہ تو جانتا ہے کہ

۱۔۔۔۔ (صحیح البخاری: کتاب احادیث الانبیاء، باب حدیث الغار، ج، ۴، ص، ۲، ۱، رقم الحدیث، ۳۳۶۵، دار طوق النجاة)

یہ کام میں نے تیرے خوف سے کیا ہے تو اب ہم سے (اس پتھر کو) ہٹا دے چنانچہ وہ پتھر کچھ ہٹ گیا پھر دوسرے نے (خلوص کے ساتھ) دعا کی کہ اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ میرے ماں باپ بہت سن رسیدہ تھے میں روزانہ رات کو ان کے لئے اپنی بکریوں کا دودھ لے جاتا تھا ایک رات اتفاق سے ان کے پاس اتنی دیر سے پہنچا کہ وہ سو چکے تھے۔ اور میرے بال بچے بھوک کی وجہ سے بلبلا رہے تھے۔ (مگر) میں اپنے تڑپتے ہوئے بال بچوں کو ماں باپ سے پہلے اس لئے دودھ نہ پلاتا تھا کہ وہ سو رہے تھے اور ان کو جگانا مناسب نہیں سمجھا اور نہ ان کو چھوڑنا گوارا ہوا کہ وہ اس (دودھ) کے نہ پینے کی وجہ سے کمزور ہو جائیں لہذا میں رات بھر برابر انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ سویرا ہو گیا اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میں نے صرف تیرے خوف سے کیا ہے۔ تو اب ہم سے اس پتھر کو ہٹا دے چنانچہ وہ پتھر ان پر سے (تھوڑا سا) اور ہٹ گیا اور اتنا ہٹ گیا کہ انہوں نے آسمان کو دیکھا اس کے بعد تیسرے نے دعا کی اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ میرے چچا کی بیٹی تھی جو مجھ کو سب آدمیوں سے زیادہ محبوب تھی میں نے اس سے ہم بستر ہونے کی خواہش کی مگر وہ بغیر سوا شرفیاں لینے کے رضامند نہ ہوئی اس لئے میں نے مطلوبہ شرفیاں حاصل کرنے کے لئے دوڑ دھوپ کی جب وہ مجھے مل گئیں تو میں نے وہ شرفیاں اس کو دے دیں اور اس نے مجھے اپنے اوپر قابو دے دیا جب میں اس کی دونوں ٹانگوں کے بیچ میں بیٹھ گیا تو اس نے کہا اللہ سے خوف کر اور (مروجہ قانونی اختیارات حاصل کئے بغیر) مہربکارت کو ناحق نہ توڑ پس میں اٹھ کھڑا ہوا اور وہ سو شرفیاں بھی چھوڑ دیں اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ میں نے تجھ سے ڈر کر یہ کام چھوڑ دیا تو اب (اس پتھر کو) ہم سے ہٹا دے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے وہ پتھر پوری طرح ان پر سے ہٹا دیا اور وہ (تینوں) باہر نکل آئے۔“

ماں کا دودھ پیتے ہوئے بچے کا دعا کرنا

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

بَيْنَا امْرَأَةٌ تُرْضِعُ ابْنَهَا إِذْ مَرَّ بِهَا رَاكِبٌ وَهِيَ تُرْضِعُهُ، فَقَالَتْ اللَّهُمَّ لَا تُمِيتِ ابْنِي، حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ هَذَا، فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ، ثُمَّ رَجَعَ فِي الشَّدِيِّ، وَمُرَّ بِامْرَأَةٍ تُجَرَّرُ وَيُلْعَبُ بِهَا، فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهَا، فَقَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا، فَقَالَ أَمَّا الرَّاَكِبُ فَإِنَّهُ كَافِرٌ، وَأَمَّا الْمَرْأَةُ فَإِنَّهُمْ يَقُولُونَ لَهَا تَزْنِي، وَتَقُولُ حَسْبِيَ اللَّهُ، وَيَقُولُونَ تَسْرِقُ، وَتَقُولُ حَسْبِيَ اللَّهُ“۔

ترجمہ: ”ایک عورت اپنے بچہ کو دودھ پلا رہی تھی۔ اتفاقاً اس طرف سے ایک سوار گزرا اور وہ اپنے بچہ کو دودھ پلا رہی تھی تو اس نے کہا اے اللہ! میرے بیٹے کو مرنے سے پہلے اس سوار کی طرح کر دے۔ اس بچہ نے کہا اے اللہ! مجھے اس طرح نہ کرنا اس کے بعد وہ پھر پستان کی طرف جھک پڑا پھر کچھ دیر بعد ادھر سے ایک عورت کو کچھ لوگ کھینچتے ہوئے لے جا رہے تھے اور کچھ لوگ اس پر ہنس رہے تھے۔ بچہ کی ماں نے کہا اے اللہ! میرے بیٹے کو اس عورت کی مثل نہ کرنا۔ بچہ نے کہا اے اللہ! مجھے اس جیسا کر دے۔ اور اس نے (اپنے اس کہنے کی وجہ سے یہ) بیان کی کہ یہ سوار تو کافر ہے لیکن یہ عورت ایسی ہے کہ لوگ اس کی نسبت کہتے ہیں کہ زنا کرتی ہے اور وہ کہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ میری حمایت کے لئے کافی ہے اور لوگ اس کی نسبت کہتے ہیں کہ یہ چوری کرتی ہے اور وہ کہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ میری حمایت کے لئے کافی ہے۔“

۱۔۔۔۔ (صحیح البخاری: کتاب احادیث الانبیاء، باب حدیث الغار، ج، ۴، ص، ۴۳، رقم

الحدیث، ۳۴۶۶، دار طوق النجاة)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ماں کی گود میں گفتگو کرنا

امام بغوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ:

”أَنَّ إِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلَ تَكَلَّمَ فِي الْمَهْدِ“^۱

ترجمہ: ”بلاشبہ ابراہیم علیہ السلام نے گود میں گفتگو کی“۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گود میں کلام کرنا

جب حضرت مریم سلام اللہ علیہا نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا اور قوم فرطہ حیرت میں پڑ گئی، تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت اپنی ماں کی گود میں لیٹے دودھ پی رہے تھے۔ لوگوں کی گفتگو سن کر آپ نے دودھ پینا چھوڑ دیا، قوم کی طرف متوجہ ہو کر بائیں طرف سہارا لیتے ہوئے دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت سے اپنی طرف اشارہ کر کے کلام فرمایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”قَالَ: إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنْتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا. وَبَرًّا بِوَالِدَتِي وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا. وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا“^۲

ترجمہ: ”وہ بچہ بول اٹھا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں مجھے اس نے کتاب عطا فرمائی اور اس نے مجھے نبی بنایا۔ اور مجھے برکت والا بنایا میں جہاں کہیں بھی ہوں، اور اس نے مجھے نماز پڑھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا جب تک کہ میں زندہ رہوں اور مجھے اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا بنایا، اور مجھے سرکش بد بخت نہیں بنایا اور مجھ پر سلام ہے جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مجھے موت آئے گی اور

۱..... (فتح الباری: ج، ۶، ص، ۲۸۰، دار المعرفۃ، بیروت)

۲..... (سورۃ مریم: رقم الآیۃ، ۳۰ الی ۳۳، پارہ، ۱۶)

جس دن زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا۔“

حضرت یحییٰ علیہ السلام کا ماں کی گود میں کلام کرنا
امام ضحاک رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تفسیر میں بیان فرمایا ہے کہ:

”أَنَّ يَحْيَى تَكَلَّمَ فِي الْمَهْدِ“ ۱۔

ترجمہ: ”بلاشبہ یحییٰ علیہ السلام نے گود میں گفتگو کی۔“

دودھ پیتے بچے کا جرتج کی گواہی دینا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”كَانَ رَجُلٌ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ يُقَالُ لَهُ جُرَيْجٌ يُصَلِّي، فَجَاءَتْهُ أُمُّهُ،

فَدَعَتْهُ، فَأَبَى أَنْ يُجِيبَهَا، فَقَالَ: أَجِيبُهَا أَوْ أَصَلِّي، ثُمَّ أَتَتْهُ فَقَالَتْ:

اللَّهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتَّى تُرِيَهُ وَجُوهَ الْمُؤْمِسَاتِ، وَكَانَ جُرَيْجٌ فِي

صَوْمَعَتِهِ، فَقَالَتْ امْرَأَةٌ: لَا فِتْنَنَ جُرَيْجًا، فَتَعَرَّضْتُ لَهُ، فَكَلَّمْتُهُ فَأَبَى،

فَأَتَتْ رَاعِيًا، فَأَمَّكَنْتُهُ مِنْ نَفْسِهَا، فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ: هُوَ مِنْ

جُرَيْجٍ، فَأَتَوْهُ، وَكَسَرُوا صَوْمَعَتَهُ، فَأَنْزَلُوهُ وَسَبُّوهُ، فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى ثُمَّ

أَتَى الْغُلَامَ، فَقَالَ: مَنْ أَبُوكَ يَا غُلَامُ؟ قَالَ: الرَّاعِي، قَالُوا: نَبِيٌّ

صَوْمَعَتِكَ مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ: لَا، إِلَّا مِنْ طِينٍ“ ۲۔

ترجمہ: ”بنی اسرائیل میں ایک صاحب تھے، جن کا نام جرتج تھا۔ وہ نماز پڑھ رہے

تھے کہ ان کی والدہ آئیں اور انہیں پکارا۔ انہوں نے جواب نہیں دیا۔ سوچتے

رہے کہ جواب دوں یا نماز پڑھوں۔ پھر وہ دوبارہ آئیں اور (غصے میں) بددعا کر

گئیں، اے اللہ! اسے موت نہ آئے جب تک کسی بدکار عورت کا منہ نہ دیکھ لے۔

۱۔۔۔۔ (فتح الباری: ج، ۶، ص، ۴۸۰، دار المعرفۃ، بیروت)

۲۔۔۔۔ (صحیح البخاری: کتاب المظالم والغصب، ج، ۳، ص، ۱۳۷، رقم الحدیث، ۲۴۸۲، دار طوق

النجاة)

جرتج اپنے عبادت خانے میں رہتے تھے۔ ایک عورت نے (جو جرتج کے عبادت خانے کے پاس اپنی مویشی چرایا کرتی تھی اور فاحشہ تھی) کہا کہ جرتج کو فتنہ میں ڈالے بغیر نہ رہوں گی۔ چنانچہ وہ ان کے سامنے آئی اور گفتگو کرنی چاہی، لیکن انہوں نے منہ پھیر لیا۔ پھر وہ ایک چرواہے کے پاس گئی اور اپنے جسم کو اس کے قابو میں دے دیا۔ آخر لڑکا پیدا ہوا۔ اور اس عورت نے الزام لگایا کہ یہ جرتج کا لڑکا ہے۔ قوم کے لوگ جرتج کے یہاں آئے اور ان کا عبادت خانہ توڑ دیا۔ انہیں باہر نکالا اور گالیاں دیں۔ لیکن جرتج نے وضو کیا اور نماز پڑھ کر اس لڑکے کے پاس آئے۔ انہوں نے اس سے پوچھا۔ بچے! تمہارا باپ کون ہے؟ بچہ (اللہ کے حکم سے) بول پڑا کہ چرواہا! (قوم خوش ہو گئی اور) کہا کہ ہم آپ کے لیے سونے کا عبادت خانہ بنوادیں۔ جرتج نے کہا کہ میرا گھر تو مٹی ہی سے بنے گا۔

بچے کا ماں کو تسلی دینا

حضرت صہیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”كَانَ مَلِكٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ، فَلَمَّا كَبِرَ، قَالَ لِلْمَلِكِ: إِنِّي قَدْ كَبِرْتُ، فَابْعَثْ إِلَيَّ غُلَامًا أَعْلَمُهُ السَّحْرَ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ غُلَامًا يُعَلِّمُهُ، فَكَانَ فِي طَرِيقِهِ، إِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ فَقَعَدَ إِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهُ، فَأَعْجَبَهُ فَكَانَ إِذَا أَتَى السَّاحِرَ مَرًّا بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ إِلَيْهِ، فَإِذَا أَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهُ، فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى الرَّاهِبِ، فَقَالَ: إِذَا خَشِيتَ السَّاحِرَ، فَقُلْ: حَبَسَنِي أَهْلِي، وَإِذَا خَشِيتَ أَهْلَكَ فَقُلْ: حَبَسَنِي السَّاحِرُ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَتَى عَلَى دَابَّةٍ عَظِيمَةٍ قَدْ حَبَسَتِ النَّاسَ، فَقَالَ: الْيَوْمَ أَعْلَمُ السَّاحِرَ أَفْضَلُ أَمْ الرَّاهِبُ أَفْضَلُ؟ فَأَخَذَ حَجْرًا، فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ أَمْرُ الرَّاهِبِ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ أَمْرِ

السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هَذِهِ الدَّابَّةَ، حَتَّى يَمْضِيَ النَّاسُ، فَرَمَاهَا فَقَتَلَهَا،
وَمَضَى النَّاسُ، فَاتَى الرَّاهِبَ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ: أَيُّ بُنَى أَنْتَ
الْيَوْمَ أَفْضَلُ مِنِّي، قَدْ بَلَغَ مِنْ أَمْرِكَ مَا أَرَى، وَإِنَّكَ سَتُبْتَلَى، فَإِنْ
ابْتُلِيتَ فَلَا تَدُلَّ عَلَيَّ، وَكَانَ الْغُلَامُ يُبْرِءُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ،
وَيُدَاوِي النَّاسَ مِنْ سَائِرِ الْأَدْوَاءِ، فَسَمِعَ جَلِيسٌ لِلْمَلِكِ كَانَ قَدْ
عَمِيَ، فَاتَاهُ بِهَدَايَا كَثِيرَةٍ، فَقَالَ: مَا هَاهُنَا لَكَ أَجْمَعُ، إِنْ أَنْتَ
شَفَيْتَنِي، فَقَالَ: إِنِّي لَا أَشْفِي أَحَدًا إِلَّا مَا يَشْفِي اللَّهُ، فَإِنْ أَنْتَ آمَنْتَ
بِاللَّهِ دَعَوْتُ اللَّهَ فَشَفَاكَ، فَأَمَّنَ بِاللَّهِ فَشَفَاهُ اللَّهُ، فَاتَى الْمَلِكَ
فَجَلَسَ إِلَيْهِ كَمَا كَانَ يَجْلِسُ، فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: مَنْ رَدَّ عَلَيْكَ
بَصْرَكَ؟ قَالَ: رَبِّي، قَالَ: وَلَكَ رَبٌّ غَيْرِي؟ قَالَ: رَبِّي وَرَبُّكَ
اللَّهُ، فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتَّى دَلَّ عَلَى الْغُلَامِ، فَجِيءَ بِالْغُلَامِ،
فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: أَيُّ بُنَى قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا تُبْرِءُ الْأَكْمَهَ
وَالْأَبْرَصَ، وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ، فَقَالَ: إِنِّي لَا أَشْفِي أَحَدًا، إِلَّا مَا يَشْفِي
اللَّهُ، فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتَّى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ، فَجِيءَ
بِالرَّاهِبِ، فَقِيلَ لَهُ: ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ، فَأَبَى، فَدَعَا بِالْمِثْشَارِ، فَوَضَعَ
الْمِثْشَارَ فِي مَفْرِقِ رَأْسِهِ، فَشَقَّه حَتَّى وَقَعَ شِقَاؤُهُ، ثُمَّ جِيءَ بِجَلِيسِ
الْمَلِكِ فَقِيلَ لَهُ: ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ، فَأَبَى فَوَضَعَ الْمِثْشَارَ فِي مَفْرِقِ
رَأْسِهِ، فَشَقَّه بِهِ حَتَّى وَقَعَ شِقَاؤُهُ، ثُمَّ جِيءَ بِالْغُلَامِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ
دِينِكَ، فَأَبَى فَدَفَعَهُ إِلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: اذْهَبُوا بِهِ إِلَى جَبَلٍ
كَذَا وَكَذَا، فَاصْعَدُوا بِهِ الْجَبَلَ، فَإِذَا بَلَغْتُمْ ذُرْوَتَهُ، فَإِنْ رَجَعَ عَنْ
بَيْنِهِ، وَإِلَّا فَاطْرَحُوهُ، فَذْهَبُوا بِهِ فَصَعِدُوا بِهِ الْجَبَلَ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ

اَكْفَيْنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ، فَرَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلَ فَسَقَطُوا، وَجَاءَ يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ، فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ؟ قَالَ: كَفَانِيهِمُ اللَّهُ، فَدَفَعَهُ إِلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: اذْهَبُوا بِهِ فَأَحْمِلُوهُ فِي قُرُقُورٍ، فَتَوَسَّطُوا بِهِ الْبَحْرَ، فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا فَأَقْدِفُوهُ، فَذَهَبُوا بِهِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ اَكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ، فَاكْفَأَتْ بِهِمُ السَّفِينَةُ فَعَرِقُوا، وَجَاءَ يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ، فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ؟ قَالَ: كَفَانِيهِمُ اللَّهُ، فَقَالَ لِلْمَلِكِ: إِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِي حَتَّى تَفْعَلَ مَا أَمُرُكَ بِهِ، قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: تَجْمَعُ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، وَتَصْلُبُنِي عَلَى جِدْعٍ، ثُمَّ خُذْ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِي، ثُمَّ ضَعِ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ، ثُمَّ قُلْ: بِاسْمِ اللَّهِ رَبِّ الْغُلَامِ، ثُمَّ ارْمِنِي، فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ قَتَلْتَنِي، فَجَمَعَ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، وَصَلَبَهُ عَلَى جِدْعٍ، ثُمَّ أَخَذَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ، ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ، ثُمَّ قَالَ: بِاسْمِ اللَّهِ، رَبِّ الْغُلَامِ، ثُمَّ رَمَاهُ فَوَقَعَ السَّهْمُ فِي صُدْغِهِ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي صُدْغِهِ فِي مَوْضِعِ السَّهْمِ فَمَاتَ، فَقَالَ النَّاسُ: آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ، آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ، آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ، فَأَتَى الْمَلِكُ فَقِيلَ لَهُ: أَرَأَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْذَرُ؟ قَدْ وَاللَّهِ نَزَلَ بِكَ حَذْرُكَ، قَدْ آمَنَ النَّاسُ، فَأَمَرَ بِالْأَخْذُودِ فِي أَفْوَاهِ السُّكَّكِ، فَخُدَّتْ وَأَضْرَمَ النَّيْرَانَ، وَقَالَ: مَنْ لَمْ يَرْجِعْ عَنْ دِينِهِ فَأَحْمُوهُ فِيهَا، أَوْ قِيلَ لَهُ: اقْتَحِمْ، فَفَعَلُوا حَتَّى جَاءَتْ امْرَأَةٌ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَتَقَاعَسَتْ أَنْ تَقَعَ فِيهَا، فَقَالَ لَهَا الْغُلَامُ: يَا أُمَّهُ اصْبِرِي فَإِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ ۚ

(صحيح مسلم: كتاب الزهد والرقائق/باب قصة أصحاب الأخدود والشاجر والراهب والغلام، ج، ۴، ص، ۲۲۹۹، رقم الحديث، ۳۰۰۵، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

ترجمہ: ”تم سے پہلے ایک بادشاہ تھا جس کے پاس ایک جادوگر تھا جب وہ جادوگر بوڑھا ہو گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں تو آپ میرے ساتھ ایک لڑکے کو بھیج دیں تاکہ میں اسے جادو سکھا سکوں تو بادشاہ نے ایک لڑکا جادو سیکھنے کے لئے جادوگر کی طرف بھیج دیا جب وہ لڑکا چلا تو اس کے راستے میں ایک راہب تھا تو وہ لڑکا اس راہب کے پاس بیٹھا اور اس کی باتیں سننے لگا جو کہ اسے پسند آئیں پھر جب بھی وہ جادوگر کے پاس آتا اور راہب کے پاس سے گزرتا تو اس کے پاس بیٹھتا (اور اس کی باتیں سنتا) اور جب وہ لڑکا جادوگر کے پاس آتا تو وہ جادوگر اس لڑکے کو (دیر سے آنے کی وجہ سے) مارتا تو اس لڑکے نے اس کی شکایت راہب سے کی تو راہب نے کہا کہ اگر تجھے جادوگر سے ڈر ہو تو کہہ دیا کر کہ مجھے میرے گھر والوں نے روک لیا تھا اور جب تجھے گھر والوں سے ڈر ہو تو کہہ دیا کر کہ مجھے جادوگر نے روک لیا تھا۔ اسی دوران ایک بہت بڑے درندے نے لوگوں کا راستہ روک لیا (جب لڑکا اس طرف آیا) تو اس نے کہا میں آج جاننا چاہوں گا کہ جادوگر افضل ہے یا راہب افضل ہے اور پھر ایک پتھر پکڑا اور کہنے لگا اے اللہ اگر تجھے جادوگر کے معاملہ سے راہب کا معاملہ زیادہ پسندیدہ ہے تو اس درندے کو مار دے تاکہ لوگوں کا آنا جانا ہو اور پھر وہ پتھر اس درندے کو مار کر اسے قتل کر دیا اور لوگ گزرنے لگے پھر وہ لڑکا راہب کے پاس آیا اور اسے اس کی خبر دی تو راہب نے اس لڑکے سے کہا اے میرے بیٹے آج تو مجھ سے افضل ہے کیونکہ تیرا معاملہ اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ جس کی وجہ سے تو عنقریب ایک مصیبت میں مبتلا کر دیا جائے گا پھر اگر تو (کسی مصیبت میں) مبتلا کر دیا جائے تو کسی کو میرا نہ بتانا اور وہ لڑکا مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو صحیح کر دیتا تھا بلکہ لوگوں کا ساری بیماری سے علاج بھی کر دیتا تھا بادشاہ کا ایک ہم نشین اندھا ہو گیا

اس نے لڑکے کے بارے میں سنا تو وہ بہت سے تحفے لے کر اس کے پاس آیا اور اسے کہنے لگا کہ اگر تم مجھے شفا دے دو تو یہ سارے تحفے جو میں یہاں لے کر آیا ہوں وہ سارے تمہارے لئے ہیں اس لڑکے نے کہا میں تو کسی کو شفا نہیں دے سکتا شفاء تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے تو اگر تو اللہ پر ایمان لے آئے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا کہ وہ تجھے شفاء دے دے پھر وہ (شخص) اللہ پر ایمان لے آیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے شفاء عطا فرمادی پھر وہ آدمی بادشاہ کے پاس آیا اور اس کے پاس بیٹھ گیا جس طرح کہ وہ پہلے بیٹھا کرتا تھا بادشاہ نے اس سے کہا کہ کس نے تجھے تیری بینائی واپس لوٹادی اس نے کہا میرے رب نے اس نے کہا کیا میرے علاوہ تیرا اور کوئی رب بھی ہے اس نے کہا میرا اور تیرا رب اللہ ہے پھر بادشاہ اس کو پکڑ کر اسے عذاب دینے لگا تو اس نے بادشاہ کو لڑکے کے بارے میں کہا پھر جب وہ لڑکا آیا تو بادشاہ نے اس لڑکے سے کہا کہ اے بیٹے! کیا تیرا جادو اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ اب تو مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو بھی صحیح کرنے لگ گیا ہے اور ایسے ایسے کرتا ہے؟ لڑکے نے کہا میں تو کسی کو شفا نہیں دیتا بلکہ شفاء تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے بادشاہ نے اسے پکڑ کر عذاب دیا یہاں تک کہ اس نے راہب کے بارے میں بادشاہ کو بتا دیا راہب آیا تو اس سے کہا گیا کہ تو اپنے مذہب سے پھر جا، راہب نے انکار کر دیا پھر بادشاہ نے آرا منگوایا اور اس راہب کے سر پر رکھ کر اس کا سر چیر کر اس کے دو ٹکڑے کر دیئے پھر بادشاہ کے ہم نشین کو لایا گیا اور اس سے بھی کہا گیا کہ تو اپنے مذہب سے پھر جا اس نے بھی انکار کر دیا بادشاہ نے اس کے سر پر بھی آرا رکھ کر سر کو چیر کر اس کے دو ٹکڑے کر وادیئے پھر اس لڑکے کو بلوایا گیا وہ آیا تو اس سے بھی یہی کہا گیا کہ اپنے مذہب سے پھر جا اس نے بھی انکار کر دیا تو بادشاہ نے اس لڑکے کو اپنے کچھ ساتھیوں کے حوالے کر کے کہا اسے فلاں پہاڑ پر

لے جاؤ اور اسے اس پہاڑ کی چوٹی پر چڑھاؤ اگر یہ اپنے مذہب سے پھر جائے تو اسے چھوڑ دینا اور اگر انکار کر دے تو اسے پہاڑ کی چوٹی سے نیچے پھینک دینا چنانچہ بادشاہ کے ساتھی اس لڑکے کو پہاڑ کی چوٹی پر لے گئے تو اس لڑکے نے کہا اے اللہ تو مجھے ان سے کافی ہے جس طرح تو چاہے مجھے ان سے بچالے اس پہاڑ پر فوراً ایک زلزلہ آیا جس سے بادشاہ کے وہ سارے ساتھی گر گئے اور وہ لڑکا چلتے ہوئے بادشاہ کی طرف آ گیا بادشاہ نے اس لڑکے سے پوچھا کہ تیرے ساتھیوں کا کیا ہوا لڑکے نے کہا اللہ پاک نے مجھے ان سے بچالیا ہے بادشاہ نے پھر اس لڑکے کو اپنے ساتھیوں کے حوالے کر کے کہا اسے ایک چھوٹی کشتی میں لے جا کر سمندر کے درمیان میں پھینک دینا اگر یہ اپنے مذہب سے نہ پھرے بادشاہ کے ساتھی اس لڑکے کو لے گئے تو اس لڑکے نے کہا اے اللہ تو جس طرح چاہے مجھے ان سے بچالے پھر وہ کشتی بادشاہ کے ان ساتھیوں سمیت الٹ گئی اور وہ سارے کے سارے غرق ہو گئے اور وہ لڑکا چلتے ہوئے بادشاہ کی طرف آ گیا بادشاہ نے اس لڑکے سے کہا تیرے ساتھیوں کا کیا ہوا اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بچالیا ہے پھر اس لڑکے نے بادشاہ سے کہا تو مجھے قتل نہیں کر سکتا جب تک کہ اس طرح نہ کرو جس طرح کہ میں تجھے حکم دوں بادشاہ نے کہا وہ کیا؟ اس لڑکے نے کہا سارے لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کرو اور مجھے سولی کے تختے پر لٹکاؤ پھر میرے ترکش سے ایک تیر کو پکڑو پھر اس تیر کو کمان کے حلقہ میں رکھو اور پھر کہو اس اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے پھر مجھے تیر مارو اگر تم اس طرح کرو تو مجھے قتل کر سکتے ہو پھر بادشاہ نے لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کیا اور پھر اس لڑکے کو سولی کے تختے پر لٹکا دیا پھر اس کے ترکش میں سے ایک تیر لیا پھر اس تیر کو کمان کے حلقہ میں رکھ کر کہا اس اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے پھر وہ تیر اس لڑکے کو مارا تو وہ تیر اس

لڑکے کی کپٹی میں جا گھسا تو لڑکے نے اپنا ہاتھ تیر لگنے والی جگہ پر رکھا اور مر گیا تو سب لوگوں نے کہا ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے، بادشاہ کو اس کی خبر دی گئی اور اس سے کہا گیا تجھے جس بات کا ڈر تھا اب وہی بات آن پہنچی کہ لوگ ایمان لے آئے تو پھر بادشاہ نے گلیوں کے دھانوں پر خندق کھودنے کا حکم دیا پھر خندق کھودی گئی اور ان خندقوں میں آگ جلا دی گئی بادشاہ نے کہا جو آدمی اپنے مذہب سے پھرنے سے باز نہیں آئے گا تو میں اس آدمی کو اس خندق میں ڈلوادوں گا تو انہیں خندق میں ڈال دیا گیا یہاں تک کہ ایک عورت آئی اور اس کے ساتھ ایک بچہ بھی تھا وہ عورت خندق میں گرنے سے گھبرائی تو اس عورت کے بچے نے کہا اے امی جان صبر کر کیونکہ تو حق پر ہے۔“

رسول اللہ ﷺ کا بچپن میں کلام کرنا

امام واقدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی سیرت کی کتاب میں لکھا ہے کہ:

”أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَلَّمَ أَوَائِلَ مَا وُلِدَ“۔^۱

ترجمہ: ”بلاشبہ نبی اکرم ﷺ نے بچپن میں گفتگو فرمائی۔“

مبارک الیمامہ کا کلام کرنا

صحابی رسول حضرت معقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

”حَجَجْتُ حَجَّةَ الْوُدَاعِ فَدَخَلْتُ دَارًا بِمَكَّةَ، فَرَأَيْتُ فِيهَا رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَجْهُهُ مِثْلُ دَارَةِ الْقَمَرِ، وَسَمِعْتُ مِنْهُ

عَجَبًا: جَاءَهُ رَجُلٌ بِغُلَامٍ يَوْمَ وُلِدَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا غُلَامُ! مَنْ أَنَا؟ قَالَ: أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ! قَالَ: صَدَقْتَ

۱..... (فتح الباری: ج، ۶، ص، ۲۸۰، دار المعرفۃ، بیروت)

بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ، ثُمَّ إِنَّ الْغُلَامَ لَمْ يَتَكَلَّمْ بَعْدَ ذَلِكَ حَتَّى شَبَّ،
قَالَ: قَالَ أَبِي: فَكُنَّا نُسَمِّيهِ: مُبَارَكُ الْيَمَامَةِ“۔

ترجمہ: ”میں نے حج کیا تھا حجۃ الداع میں لہذا میں ایک گھر میں داخل ہوا تھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس میں دیکھا آپ کا چہرہ چاند کی گولائی کی طرح تھا اور میں نے ان سے عجب بات سنی تھی کہ ان کے پاس ایک آدمی ایک لڑکے کو لایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے بچے میں کون ہوں؟ اس نے کہا آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا تم نے سچ کہا ہے اللہ تجھ میں برکت تھے۔ اس کے بعد اس لڑکے نے جو ان ہونے تک کوئی کلام نہ کیا۔ کہتے ہیں کہ میرے والد نے کہا کہ ہم لوگ اس شخص کو یمامہ کا مبارک کہتے تھے۔“

ماشطہ کے بیٹے کا گفتگو کرنا

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”لَمَّا أُسْرِيَ بِي مَرَّتْ بِي رَائِحَةٌ طَيِّبَةٌ، فَقُلْتُ: مَا هَذِهِ الرَّائِحَةُ؟
فَقَالُوا: هَذِهِ رَائِحَةُ مَاشِطَةِ ابْنَةِ فِرْعَوْنَ وَأَوْلَادِهَا كَانَتْ تَمْشِطُهَا
فَوْقَ الْمَشْطِ مِنْ يَدِهَا، فَقَالَتْ: بِسْمِ اللَّهِ. فَقَالَتْ ابْنَتُهُ: أَبِي؟
فَقَالَتْ: لَا، بَلْ رَبِّي وَرَبُّكَ وَرَبُّ أَبِيكَ. فَقَالَتْ: أَخْبِرْ بِذَلِكَ
أَبِي، قَالَتْ: نَعَمْ. فَأَخْبَرْتُهُ فَدَعَا بِهَا وَبِوَلَدِهَا فَقَالَتْ: لِي إِلَيْكَ
حَاجَةٌ. فَقَالَ: مَا هِيَ؟ قَالَتْ: تَجْمَعُ عِظَامِي وَعِظَامَ وَلَدِي فَتَدْفِنُهُ
جَمِيعًا فَقَالَ: ذَلِكَ لَكَ عَلَيْنَا مِنَ الْحَقِّ فَآتِي بِأَوْلَادِهَا فَأَلْقِي

۱.... (دلائل النبوة للبيهقي: جماع أبواب دلائل النبوة سوى ما مضى في هذا الكتاب ما ظهر منها على نبينا محمد صلى الله عليه وسلم من وقت الولادة إلى أن بعث بالرسالة ثم من وقت الرسالة إلى وقت الهجرة ثم من وقت الهجرة إلى آخر مغازيه المعروفة وأسفاره المشهورة مؤرخا بتواريخه المنقولة وسوى ما مضى في ذكر الوفود والبعوث/باب ما جاء في شهادة الرضيع والأبكم لنبينا صلى الله عليه وسلم بالرسالة إن صححت فيه الرواية، ج، ۶، ص، ۵۹، دار الكتب العلمية، بيروت)

وَاحِدًا وَاحِدًا حَتَّى إِذَا كَانَ آخِرُ وُلْدِهَا وَكَانَ صَبِيًّا مُرْضِعًا، فَقَالَ :
 اصْبِرِي يَا أُمَّهُ فَإِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ، ثُمَّ أُلْقِيَتْ مَعَ وُلْدِهَا، قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَكَلَّمْتُ أَرْبَعَةَ وَهَمَّ صِغَارًا: هَذَا وَشَاهِدُ
 يُوسُفَ، وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ وَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ“۔^۱

ترجمہ: ”معراج کی رات مجھ پر ایک عمدہ ہوا گزری، میں نے پوچھا: یہ ہوا کس کی
 ہے؟ (فرشتوں نے) کہا: یہ فرعون کی بیٹی کی باندی اور اس کی اولاد کی خوشبو ہے،
 وہ اسے کھنگی کیا کرتی تھی۔ ایک دن اس کے ہاتھ سے کھنگی گر گئی اس نے کہا:
 بسم اللہ۔ (اللہ تعالیٰ کے نام سے) فرعون کی بیٹی نے کہا: (تو نے جو اللہ تعالیٰ کا
 نام لیا ہے اس سے مراد میرا باپ ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ بلکہ میرا رب اور تیرا
 رب اور تیرے باپ کا رب (مراد ہے) اس نے کہا: میں یہ بات اپنے باپ کو
 بتاؤں؟ اس نے کہا بتا دو۔ اس نے فرعون کو یہ بات بتادی، فرعون نے اس کو بچوں
 سمیت بلوایا۔ اس نے فرعون سے کہا: مجھے تجھ سے ایک ضروری کام ہے۔ اس نے
 کہا: وہ کیا ہے؟ اس نے کہا (جب تو ہمیں مار چکے تو) میری اور میرے بچوں کی
 ہڈیاں جمع کر کے اکھٹی ایک جگہ دفن کر دینا۔ اس نے کہا: ٹھیک ہے، یہ تیرا حق
 ہے۔ اس نے اس کے بچوں کو ایک ایک کر کے مار دیا۔ جب آخری بچے کو مارنے
 لگا، یہ شیر خوار بچہ تھا تو اس نے اپنی ماں سے کہا: اے میری ماں! تو صبر کرنا کیونکہ تو
 حق پر ہے۔ پھر اس بچے کو اور اس کی ماں کو قتل کر دیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے
 فرمایا: بچپن میں چار بچوں نے کلام کیا۔ (۱) یہ بچہ (۲) وہ بچہ جس نے حضرت
 یوسف علیہ السلام کے حق میں گواہی دی تھی۔ (۳) جرج کے متعلق گواہی دینے
 والا بچہ (۴) اور حضرت عیسیٰ“۔

۱.... (المستدرک للحاکم: ج، ۲، ص، ۵۳۸، رقم الحدیث، ۳۸۳۵، دارالکتب العلمیہ، بیروت)
 قال الحاکم: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرَجْ لَهُ.

شیر خوار بچے کا حضرت یوسف علیہ السلام کی گواہی دینا

جب یوسف علیہ السلام کو عزیز مصر کی بیوی زلیخا نے گناہ پر آمادہ کرنے کی بہت کوشش کی، اور کمرے میں لے جا کر سارے دروازوں کو تالا لگا دیا اور ہیئت لک کا نعرہ لگا کر واضح الفاظ میں گناہ کی دعوت دی، تو حضرت یوسف علیہ السلام نے اس گناہ سے بچنے کے لیے وہاں سے بھاگ جانے کا فیصلہ فرمایا اور دل میں بارگاہِ ایزدی میں عرض کرنے لگے، میری عزت کی حفاظت فرما اور اس گناہ سے بچنے کی کوئی نہ کوئی سبیل نکال۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو الہام کیا کہ اے یوسف! بھاگ جاؤ، عرض کیا اے اللہ! دروازے بند چابیاں زلیخا کی جیب میں، کیسے بھاگوں، فرمایا اے یوسف! بھاگنا تیرا کام ہے اور دروازوں کے تالوں کو کھولنا میرا کام ہے۔ چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام بھاگے تو ساتوں دروازوں کے تالے ٹوٹ گئے اور دروازے خود بخود کھلتے چلے گئے۔ عزیز مصر کی بیوی نے آپ کا پیچھا کیا جب آپ آخری دروازے پر پہنچے تو آپ کی قمیص کو زلیخا نے پیچھے سے پکڑ کر زور سے کھینچا اور آپ باہر کی طرف لپکے، اسی کھینچا تانی میں آپ کی قمیص پیچھے سے پھٹ گئی، دونوں اس حالت میں باہر نکلے تو انہوں نے عزیز مصر کو اپنے سامنے موجود پایا۔ زلیخا نے بڑی چالاکی سے حضرت یوسف علیہ السلام پر دست درازی کا الزام لگا دیا اور اپنی مظلومیت کا ڈھول پینا شروع کر دیا، اور اپنے شوہر کے سامنے گفتگو کا انداز ایسا رکھا کہ اسے یوسف علیہ السلام پر غصہ آئے، قرآن مجید نے زلیخا کے پرفریب چال کو درج ذیل انداز میں بیان فرمایا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيصَهُ مِنْ دُبُرٍ وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ قَالَتْ

مَا جَزَاءُ مَنْ أَرَادَ بِأَهْلِكَ سُوءًا إِلَّا أَنْ يُسْجَنَ أَوْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۗ

ترجمہ: ”اور وہ دونوں آگے پیچھے دروازے کی طرف دوڑے اور اس عورت نے

پیچھے سے اس کا کرتہ چیر دیا اور دونوں نے اس عورت کے سردار کو دروازہ کے پاس پالیا۔ وہ کہنے لگی جو شخص تیرے گھر والوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے اس کی سزا اس کے علاوہ کچھ نہیں کہ اسے جیل میں ڈال دیا جائے یا دروناک سزا دی جائے۔

حضرت یوسف علیہ السلام عزیز مصر سے مخاطب ہوئے، میرے شفیق آقا! میں احسان فراموش نہیں ہوں، درحقیقت زلیخا مجھ پر الزام لگا رہی ہے، اور سارے واقعے سے عزیز مصر کو باخبر کیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

”قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِي عَنْ نَفْسِي“ ۱۔

ترجمہ: ”یوسف علیہ السلام نے کہا مجھے ذات سے اس (زلیخا) نے پھسلانے کی کوشش کی۔“

عزیز مصر کے سامنے جب حضرت یوسف علیہ السلام نے ساری حقیقت واضح کر دی تو اس کے لئے فیصلہ کرنا مشکل ہو گیا کہ ان دونوں میں سے سچا کون ہے اور جھوٹا کون۔ عزیز مصر نے دل میں یہ بھی سوچا کہ اگر میں نے اپنی بیوی کے نام الزام لگایا تو خاندان میں بڑی بے عزتی ہوگی، چنانچہ اس نے فیصلہ حضرت یوسف کے خلاف کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی پاکدامنی اور عفت کی گواہی دینے کے لئے زلیخا کے گھر سے ایک شیر خوار بچے کو قوت گویائی دے دی۔ قرآن مجید نے چار مہینے کے بچے کے الفاظ اپنے معجزانہ انداز میں بیان کیے ہیں جو اس نے عفتِ یوسف علیہ السلام کے لئے ادا کیے تھے۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا إِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدًّا مِنْ قَبْلِ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ

الْكَاذِبِينَ وَإِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدًّا مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصَّادِقِينَ“ ۲۔

ترجمہ: ”اور اس کے خاندان میں سے ایک گواہی دینے والے نے گواہی دی کہ

۱۔....(سورۃ یوسف: رقم الآیۃ، ۲۶، پارہ، ۱۲)

۲۔....(سورۃ یوسف: رقم الآیۃ، ۲۶، پارہ، ۱۲)

اگر اس کا کرتہ سامنے سے پھاڑا گیا ہے تو عورت نے سچ کہا اور یہ شخص جھوٹے لوگوں میں سے ہے۔ اور اگر اس کا کرتہ پیچھے سے پھاڑا گیا تو اس عورت نے جھوٹ کہا اور یہ بچوں میں سے ہے۔“

جب تک دودھ تھن میں نہ چلا جائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ حَتَّى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ، وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَذُخَانُ جَهَنَّمَ“۔^۱

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے والا انسان دوزخ میں داخل نہیں ہوگا جب تک کہ دودھ تھن میں واپس نہ چلا جائے۔ (یہ ناممکن ہے) اور اللہ کی راہ میں پہنچنے والی گرد و غبار اور دوزخ کا دھواں جمع نہیں ہو سکتے۔“

نیک آدمی کا دودھ کی تمنا کرنا

مروی ہے کہ:

أَنَّ مَلَكََيْنِ تَلَقِيَا أَحَدَهُمَا نَازِلٌ وَالْآخَرُ طَالِعٌ، فَتَسَاءَ لَا عَنْ حَالِيهِمَا فَقَالَ أَحَدُهُمَا: اشْتَهَى يَهُودِيٌّ سَمَكًا طَرِيًّا فَأَمَرْتُ بِتَحْصِيلِهِ لَهُ، وَقَالَ الْآخَرُ: مُسْلِمٌ صَالِحٌ تَمَنَّى لَبَنًا أَوْ عَسَلًا وَقَدْ اشْتَرَاهُ، وَأَمَرْتُ أَنْ أُصَبَّهُ وَأَحْرِمَهُ مِنْهُ“۔^۲

ترجمہ: ”دو فرشتوں کی باہم ملاقات ہوئی، ایک زمین پر اتر رہا تھا، اور دوسرا آسمان پر چڑھ رہا تھا، ایک دوسرے کا حال پوچھا، ان میں سے ایک کہنے لگا کہ ایک یہودی نے تازہ مچھلی کی خواہش کی ہے، چنانچہ مجھے حکم ہوا کہ اس کی یہ فرمائش پوری

۱.... (سنن الترمذی: أبواب فضائل الجهاد، باب ما جاء في فضل الغبار في سبيل الله، ج، ۳، ص

۲۲۳، رقم الحدیث، ۱۶۳۳، دار الغرب الإسلامي، بیروت)

۲.... (مرقاة المفاتيح: كتاب الأطعمة، ج، ۷، ص، ۲۷۲، تحت رقم الحدیث، ۴۲۲۹، دار الفكر)

کروں، اور مچھلی مہیا کروں، دوسرے فرشتے نے کہا کہ ایک نیک صالح مسلمان نے دودھ یا شہد کی تمنا کی ہے، حالانکہ وہ خرید بھی چکا ہے، مجھے حکم ہوا کہ میں انڈیل دوں، اور اسے محروم کر دوں۔“

قبیلہ کے سردار کا شکرانے کے طور پر دودھ پلانا

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ:

”كُنَّا فِي مَسِيرٍ لَنَا فَنَزَلْنَا، فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ، فَقَالَتْ: إِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ سَلِيمٍ، وَإِنَّ نَفَرًا غَيْبٌ، فَهَلْ مِنْكُمْ رَاقٍ؟ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مَا كُنَّا نَأْبَهُ بِرُقِيَّةٍ، فَرَقَاهُ فَبَرَاءً، فَأَمَرَ لَهُ بِثَلَاثِينَ شَاةً، وَسَقَانَا لَبَنًا، فَلَمَّا رَجَعَ قُلْنَا لَهُ: أَكُنْتَ تُحْسِنُ رُقِيَّةً أَوْ كُنْتَ تَرْقِي؟ قَالَ: لَا، مَا رَقَيْتُ إِلَّا بِأَمِّ الْكِتَابِ، قُلْنَا: لَا تُحَدِّثُوا شَيْئًا حَتَّى نَأْتِيَ أَوْ نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَكَرْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: وَمَا كَانَ يُدْرِيهِ أَنَّهَا رُقِيَّةٌ؟ ائْسِمُوا وَاضْرِبُوا إِلَىٰ بَسْمِهِمْ“

ترجمہ: ”ہم ایک فوجی سفر میں تھے (رات میں) ہم نے ایک قبیلہ کے نزدیک پڑاؤ کیا۔ پھر ایک لونڈی آئی اور کہا کہ قبیلہ کے سردار کو بچھونے کاٹ لیا ہے اور ہمارے قبیلے کے مرد موجود نہیں ہیں، کیا تم میں کوئی بچھو کا جھاڑ پھونک کرنے والا ہے؟ ایک صحابی (خود ابوسعید) اس کے ساتھ کھڑے ہو گئے، ہم کو معلوم تھا کہ وہ جھاڑ پھونک نہیں جانتے لیکن انہوں نے قبیلہ کے سردار کو جھاڑ اتوا سے صحت ہو گئی۔ اس نے اس کے شکرانے میں تیس بکریاں دینے کا حکم دیا اور ہمیں دودھ پلایا۔ جب وہ جھاڑ پھونک کر کے واپس آئے تو ہم نے ان سے پوچھا کیا تم واقعی

۱۔۔۔۔ (صحیح البخاری: کتاب فضائل القرآن / باب فضل فاتحہ الكتاب، ج، ۶، ص، ۱۸۷، رقم الحدیث، ۵۰۰۷، دار طوق النجاة)

کوئی منتر جانتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں میں نے تو صرف سورۃ فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کر دیا تھا۔ ہم نے کہا کہ اچھا جب تک ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق نہ پوچھ لیں ان بکریوں کے بارے میں اپنی طرف سے کچھ نہ کہو۔ چنانچہ ہم نے مدینہ پہنچ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہوں نے کیسے جانا کہ سورۃ فاتحہ منتر بھی ہے۔ (جاؤ یہ مال حلال ہے) اسے تقسیم کر لو اور اس میں میرا بھی حصہ لگانا۔

قیدی عورت کا بچوں کو دودھ پلانا

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ:

”قَدِمَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبِيًّا، فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبِيِّ قَدْ تَحَلَّبُ ثَدْيَهَا تَسْقِي، إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبِيِّ أَخَذَتْهُ، فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ، فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُرُونَ هَذِهِ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ قُلْنَا: لَا، وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَيَّ أَنْ لَا تَطْرَحَهُ، فَقَالَ: لِلَّهِ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هَذِهِ بَوْلِدِهَا“۔^۱

ترجمہ: ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے قیدیوں میں ایک عورت تھی جس کا پستان دودھ سے بھرا ہوا تھا اور وہ دوڑ رہی تھی، اتنے میں ایک بچہ اس کو قیدیوں میں ملا اس نے جھٹ اپنے پیٹ سے لگا لیا اور اس کو دودھ پلانے لگی۔ ہم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم خیال کر سکتے ہو کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے ہم نے عرض کیا کہ نہیں جب تک اس کو قدرت ہوگی یہ اپنے بچے کو آگ میں نہیں پھینک سکتی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

۱..... (صحیح البخاری: کتاب الادب رباب رَحْمَةِ الْوَالِدِ وَتَقْبِيلِهِ وَمُعَانَقَتِهِ، ج، ۸، ص، ۸، رقم الحدیث،

۵۹۹۹، دار طوق النجاة)

نے اس پر فرمایا کہ اللہ اپنے بندوں پر اس سے بھی زیادہ رحم کرنے والا ہے جتنا یہ عورت اپنے بچہ پر مہربان ہو سکتی ہے۔

حجر اسود دودھ سے سفید تھا

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ:

”نَزَلَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ

خَطَايَا بَنِي آدَمَ“۔

ترجمہ: ”حجر اسود جب جنت سے اتارا گیا تو دودھ سے بھی زیادہ سفید تھا لیکن بنی

آدم کے گناہوں نے اسی سیاہ کر دیا۔“

حضرت ابراہیم بن ادہمؒ کا چرواہے سے دودھ مانگنا

حضرت ابراہیم بن ادہمؒ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے جنگل کے ایک چرواہے سے کہا کہ مجھے دودھ یا پانی چاہیے۔ چرواہے نے کہا کہ دونوں چیزیں موجود ہیں۔ آپ کونسی چیز پسند فرمائیں گے؟ میں نے کہا کہ پانی۔ اس نے اپنی لاشی ایک پتھر پر ماری۔ پتھر سے چشمہ پھٹ پڑا۔ میں نے پانی پیا۔

”فاذا هو أبرد من الثلج وأحلى من العسل“۔

ترجمہ: ”وہ پانی برف سے زیادہ ٹھنڈا اور شہد سے زیادہ میٹھا تھا“۔

میں حیران رہ گیا۔ چرواہے نے کہا:

”لا تتعجب فان العبد اذا أطاع مولاه أطاعه كل شيء“۔

ترجمہ: ”بندہ جب اللہ کی اطاعت کرے تو ہر شے اس کی اطاعت کرتی ہے“۔

۱۔.... (سنن الترمذی: أبواب الحج باب ما جاء في فضل الحجر الأسود، والركن، والمقام، ج، ۲،

ص، ۲۱۸، رقم الحدیث، ۸۷۷، دار الغرب الإسلامي، بیروت)

دودھ پیتے بچے کا انگوٹھا چوسنے کی وجہ

عرائس میں ہے کہ فرعون نے (جب حضرت موسیٰ کی پیدائش کے ڈر سے) یہ حکم دیا کہ بنی اسرائیل میں پیدا ہونے والے ہر بچہ کو قتل کر دیا جائے تو عورتیں یہ کرنے لگیں کہ جب کوئی بچہ پیدا ہوتا تو اسے لے کر چپکے سے کسی وادی یا غار میں لے جاتیں اور اس میں بچے کو چھپا دیتیں اللہ تعالیٰ اس بچے کے لئے فرشتوں میں سے کسی کو متعین فرمادیتا جو اس کو کھلاتا پلاتا یہاں تک کہ (بڑے ہو کر وہ بچہ) لوگوں میں آملتا (سامری جادوگر جو اسی زمانے میں پیدا ہوا تھا) اس کی ماں نے اسے بھی اسی طرح ایک غار میں چھپا دیا تھا۔ اس کے پاس جو فرشتہ (اس کو کھلانے پلانے کے لئے) آیا وہ حضرت جبرائیل تھے۔ یہ سامری اس غار میں (انگھوٹا چوسا کرتا تھا اور) اس کے ایک ہاتھ کے انگوٹھے میں سے مسکھ نکلتا تھا اور دوسرے سے شہد نکلتا تھا، اسی وجہ سے جب دودھ پینے والا بچہ بھوکا ہوتا ہے تو وہ اپنا انگوٹھا چوستا ہے۔ چنانچہ انگوٹھا چوسنے کے متعلق روایت ہے کہ اس میں اللہ نے ان کے لئے رزق رکھ دیا ہے یہ سامری ایک منافق تھا جو ظاہر میں حضرت موسیٰ پر ایمان لے آنے کا دعویٰ کرتا تھا اور اپنے کفر کو چھپاتا تھا۔

حضرت عیسیٰ سے ہر نی کا اپنے بچوں کو دودھ پلانے کی درخواست کرنا بیان کیا جاتا ہے کہ:

”مر عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام بصیاد قد صاد ظبیا فقالت یا

روح اللہ استأذن لی الصیاد أرضع أولادی وأعود إلیه فأخبره

.....”وفی العرائس أن فرعون لما أمر بذبح أبناء بنی اسرائیل جعلت المرأة: أى بعض النساء كما لا يخفى إذا ولدت الغلام انطلقت به سرا إلى واد أو غار فأخفته فيه، فقیض اللہ سبحانه وتعالی له ملكا من الملائكة يطعمه ویسقيه حتى یختلط بالناس، و كان الذی أتى السامری لما جعلته أمه فی غار من الملائكة جبریل علیہ الصلاة والسلام، فكان أى السامری یمص من إحدى إبهامیه سمنا ومن الأخرى عسلا، ومن ثم إذا جاع المرضع یمص إبهامه فیروی من المص، قد جعل اللہ له فیہ رزقا. والسامری هذا كان منافقا یظهر الإسلام لموسى علیہ الصلاة والسلام ویخفی الكفر.“

(السیرة الحلبیة: باب ذکر مولده ﷺ وشرف وكرم، ج، ۱، ص، ۹۹، دار الكتب العلمیة، بیروت)

بذلک فقال الصیاد إنها لا تعود فقالت یا رسول اللہ إن لم أعد
فأكون ممن وجد الماء یوم الجمعة ولم یغتسل فأطلقها فأرضعتهم
ثم رجعت فأخذ عیسیٰ لبنة من ذهب لیدفعها إلى الصیاد عوضا
عن الظیة فوجده قد ذبحها فدعا علیه برفع البركة فصارت
دعوته فی الصیادین إلى یوم القیامة“۔^۱

ترجمہ: ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک ہرنی پر گزر رہا جسے شکاری نے جال میں
جکڑ رکھا تھا۔ ہرنی نے آپ سے عرض کیا اے روح اللہ! مجھے اس سے اتنی دیر کے
لیے اجازت دلا دیجئے کہ میں اپنے بچوں کو دودھ پلا آؤں۔ آپ نے شکاری کو
چھوڑنے کا حکم دیا تو وہ کہنے لگا یہ نہیں آئے گی۔ ہرنی نے پکار کر کہا اے روح اللہ!
اگر میں وعدہ کے مطابق واپس نہ آئی تو میرا حال اس شخص سے بدتر ہو جسے جمعہ
مبارک کو پانی بھی میسر ہو اور پھر وہ غسل نہ کرے۔ شکاری نے آپ کے کہنے پر
ہرنی کو چھوڑ دیا اور وہ بچوں کو دودھ پلا کر واپس لوٹ آئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
نے شکاری کو سونے کی ڈلی دے کر اسے آزاد کرنے کی خواہش کا اظہار کیا مگر وہ
ذبح کر چکا تھا آپ نے یہ منظر دیکھ کر اسے بددعا دی کہ تجھے برکت نصیب نہ ہو
چنانچہ ان کی دعا کا نتیجہ ہے آج تک شکاریوں کے لیے برکت نہیں ہوتی“۔

دجال کی دعا سے جانور زیادہ دودھ دیں گے

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

”خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَكَانَ أَكْثَرَ خُطْبَتِهِ

ذِكْرَ الدَّجَالِ، يُحَدِّثُنَا عَنْهُ حَتَّى فَرَّغَ مِنْ خُطْبَتِهِ فَكَانَ فِيمَا قَالَ لَنَا

۱.... (نزہة المجالس ومنتخب النفائس: باب فی فضل الجمعة و یومها و لیلتها و کرمها، ج،

۱، ص ۱۳۶، المطبعة الکاستلیة، مصر)

يَوْمَئِذٍ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا إِلَّا حَذَرَ أُمَّتَهُ الدَّجَالَ، وَإِنِّي آخِرُ
الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ، وَهُوَ خَارِجٌ فِيكُمْ لَا مَحَالَةَ، فَإِن يَخْرُجُ
وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ فَأَنَا حَجِيجُ كُلِّ مُسْلِمٍ، وَإِن يَخْرُجُ فِيكُمْ بَعْدِي
فَكُلُّ امْرِئٍ حَجِيجُ نَفْسِهِ، وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، إِنَّهُ يَخْرُجُ
مِنْ خَلَّةٍ بَيْنَ الْعِرَاقِ وَالشَّامِ، فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا، يَا عِبَادَ اللَّهِ
فَاثْبُتُوا فَإِنَّهُ يَبْدَأُ فَيَقُولُ: أَنَا نَبِيٌّ وَلَا نَبِيَّ بَعْدِي، ثُمَّ يُثْنِي حَتَّى يَقُولَ:
أَنَا رَبُّكُمْ وَإِنَّكُمْ لَمْ تَرَوْا رَبَّكُمْ حَتَّى تَمُوتُوا، وَإِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ
كَافِرٌ يَقْرَأُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ، فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَتَّقِلْ فِي وَجْهِهِ، وَلْيَقْرَأْ
فَوَاتِحَ سُورَةِ أَصْحَابِ الْكَهْفِ، وَإِنَّهُ يُسَلِّطُ عَلَى نَفْسٍ مِنْ بَنِي آدَمَ
فَيَقْتُلُهَا، ثُمَّ يُحْيِيهَا، وَأَنَّهُ لَا يَعْدُو ذَلِكَ وَلَا يُسَلِّطُ عَلَى نَفْسٍ
غَيْرِهَا، وَأَنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارًا فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ، فَمَنْ
ابْتَلَى بِنَارِهِ فَلْيُغْمِضْ عَيْنَيْهِ وَلْيَسْتَعِثْ بِاللَّهِ تَكُونَ عَلَيْهِ بَرْدًا وَسَلَامًا
كَمَا كَانَتْ النَّارُ بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَأَنَّ مِنْ
فِتْنَتِهِ أَنْ يَمُرَّ عَلَى الْحَيِّ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيُصَدِّقُونَهُ فَيَدْعُو لَهُمْ فَتُمْطِرُ
السَّمَاءُ عَلَيْهِمْ مِنْ يَوْمِهِمْ وَتُخْصِبُ لَهُمُ الْأَرْضُ مِنْ يَوْمِهَا، وَتَرُوحُ
عَلَيْهِمْ مَا شِئْتُهُمْ مِنْ يَوْمِهَا أَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنَهُ وَأَمَدَهُ خَوَاصِرَ
وَأَدْرَهُ ضُرُوعًا، وَيَمُرُّ عَلَى الْحَيِّ فَيَكْفُرُونَ بِهِ وَيُكَذِّبُونَهُ فَيَدْعُو
عَلَيْهِمْ فَلَا يُصْبِحُ لَهُمْ سَارِحٌ يَسْرَحُ، وَأَنَّ أَيَّامَهُ أَرْبَعُونَ فَيَوْمٌ كَسَنَةٍ
وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَيَوْمٌ كَالْأَيَّامِ، وَآخِرُ أَيَّامِهِ كَالسَّرَابِ،
يُصْبِحُ الرَّجُلُ عِنْدَ بَابِ الْمَدِينَةِ فَيُمْسِي قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ بَابَهَا الْآخِرَةَ
قَالُوا: كَيْفَ نُصَلِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي تِلْكَ الْأَيَّامِ الْقِصَارِ؟

قَالَ: تَقْدُرُونَ فِيهَا ثُمَّ تُصَلُّونَ كَمَا تَقْدُرُونَ فِي الْأَيَّامِ الطَّوَالِ ۚ
 ترجمہ: ”ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا، اس دن زیادہ گفتگو و مجال
 کے موضوع پر فرمائی، آپ نے اس کے بارے میں باتیں کرتے کرتے خطبہ ختم
 فرما دیا۔ اس دن آپ ﷺ نے مجال کے بارے میں جو کچھ بتایا اس میں سے یہ
 بھی تھا کہ ”اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا ہے، اس نے اپنی امت کو
 مجال کے خطرے سے آگاہ کیا، اور میں سب سے آخری نبی ہوں، اور تم آخری
 امت ہو۔ اور وہ تمہارے اندر لازمی ظاہر ہوگا، اگر وہ میری موجودگی میں تمہارے
 اندر ظاہر ہو گیا تو ہر مسلمان کی طرف سے اس کا مقابلہ میں کروں گا اور اگر وہ
 میرے بعد آیا تو ہر شخص اپنا ذمہ دار ہوگا۔ اور ہر مسلمان کا نگران خود اللہ تعالیٰ ہوگا،
 وہ عراق اور شام کے درمیان خلد (کے مقام) سے نکلے گا، وہ دائیں اور بائیں
 بہت فساد پھیلانے گا، اے اللہ کے بندو، ثابت قدم رہنا، کیونکہ وہ شروع میں
 نبوت کا دعویٰ کرے گا حالانکہ آخری نبی میں ہوں، پھر وہ مزید آگے بڑھے گا اور
 خدائی کا دعویٰ کر دے گا، کہے گا: میں تمہارا رب ہوں، حالانکہ زندگی میں تم رب کو
 نہیں دیکھ سکتے، اس کی آنکھوں کے درمیان ”کافر“ لکھا ہوا ہوگا، ہر مومن اس کو
 پڑھ سکے گا، جو شخص اس کو ملے، وہ اس کی طرف تھوک دے اور سورۃ کہف کی
 ابتدائی آیات پڑھے، وہ ایک شخص کو پکڑ کر قتل کر دے گا پھر اس کو زندہ کر دے
 گا، اور وہ اس ایک شخص کے علاوہ اور کسی پر مسلط نہیں ہو سکے گا اور نہ کسی پر زیادتی
 کر سکے گا۔ اس کے فتنہ میں سے یہ بھی ہے کہ اس کے ساتھ جنت اور دوزخ ہو
 گی، اس کی دوزخ حقیقت میں جنت ہوگی اور اس کی جنت اصل میں آگ ہو

۱.... (المستدرک علی الصحیحین: کتاب الفتن والملاحم، ج، ۴، ص، ۵۸۰، رقم الحدیث

۸۶۲۰، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهَذِهِ السِّيَاقَةِ.

گی، جو شخص اس کی آگ کی آزمائش کو قبول کر لے گا، اپنی آنکھوں کو بند کر کے اس میں داخل ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگے گا تو وہ آگ اس کے لئے سلامتی والی ٹھنڈی ہو جائے گی، جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ ٹھنڈی ہو گئی تھی۔ اس کے فتنے میں سے یہ بھی ہوگا کہ وہ جس قبیلے میں سے گزرے گا وہ اس پر ایمان لے آئیں گے اور اس کی تصدیق کریں گے۔ یہ ان کے لئے دعا کرے گا تو اسی دن آسمان سے ان پر برسات نازل ہو جائے گی، اسی دن پوری زمین سرسبز کر دے گا۔ ایک ہی دن میں ان کے مویشی پہلے سے تندرست اور توانا اور زیادہ دودھ والے ہو جائیں گے، وہ ایک اور قبیلے سے گزرے گا تو وہاں کے باشندے اس کا انکار کریں گے، اس کو جھٹلائیں گے، وہ ان کے لئے بد دعا کرے گا تو ان کے لئے کوئی چرواہا نہیں رہے گا جو ان کے مال مویشی چرائے، وہ چالیس دن رہے گا۔ پہلا دن ایک سال کے برابر ہوگا، دوسرا ایک مہینے کے برابر، تیسرا ایک ہفتے کے برابر، اور اس کے بعد کے دن ہمارے عام دنوں دنوں کی طرح ہوں گے، اور اس کا آخری دن سراب کی طرح ہوگا، ایک شخص مدینہ کے دروازے کے پاس صبح کرے گا، وہ دوسرے دروازے تک نہیں پہنچا ہوگا کہ شام ہو جائے گی، صحابہ کرامؓ نے پوچھا: یا رسول اللہ! ان چھوٹے چھوٹے دنوں میں ہم نماز کیسے پڑھیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جیسے لمبے دنوں میں وقت کا حساب لگا کر نمازیں پڑھی ہوں گی اسی طرح ان مختصر ایام میں نمازیں پڑھنا۔“

مَشْنَأُ

وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَتَمُّ وَأَحْكَمُ

شبیر احمد عثمانی، خادم مدرسہ الحراء، شین کلف، ڈیویز بری، برطانیہ

مؤرخہ ۲۷ رجب ۱۴۳۶ھ بمطابق ۱۶ مئی ۲۰۱۵ء بروز ہفتہ صبح تین بجے کتاب ہذا کی تکمیل ہوئی۔

دُودھ

کے فضائل و احکام

دودھ کے فضائل و احکام پر ایک منفرد کتاب



الحاصلی کیشنز

شیر احمد عثمانی

مہتمم و خطیب مدرسہ، شیخ کلف، ڈیویز بری، برطانیہ